فتاوی رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

الاحادیث النبویۃ من التصانیف الرضویۃ

المعروف

امام احمد رضا اور علم حدیث

جلد سوئم

افادات ○ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

فتاوی رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

الاحادیث النبویۃ من التصانیف الرضویۃ

المعروف

امام احمد رضا اور علم حدیث

جلد سوئم

افادات

اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

جمع و ترتیب

محمد عیسیٰ رضوی قادری
الجامعۃ الرضویۃ مظہر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شبیر برادرز ۴۰۔ بی اردو بازار لاہور

نام کتاب	———	امام احمد رضا اور علم حدیث
افادات	———	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
جمع و ترتیب	———	مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری
تعداد	———	500
طبع اول	———	2001ء
ناشر	———	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
قیمت	———	

مطبع: یو اینڈ می پرنٹرز' لاہور

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40-B اُردو بازار لاہور فون 7246006

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

مجدد ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں۔ قدرت نے انہیں گوناگوں خصوصیات کا حامل بنایا انہیں مختلف علوم و فنون میں درک حاصل تھا اور پچاس سے زائد فنون میں ان کی تصانیف عالیہ یادگار ہیں جو ان کی عبقریت و شان تجدید پر شاہد عدل ہیں یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کی بڑی بڑی درسگاہوں اور یونیورسٹیوں میں ان پر تحقیق ہو رہی ہے جس کے نتیجے میں محققین و دانشور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کر رہے ہیں۔ امام احمد رضا کی علوم و فنون پر مہارت و انفرادیت اور تصلب فی الدین اور احیاء سنت کی ہی کا نتیجہ ہے کہ وہ آج آفاقی و عالمی شہرت کے حامل ہیں۔

زیر نظر کتاب ،امام احمد رضا اور علم حدیث' جلد سوم اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جس میں امام احمد رضا کی بصیرت حدیث اور علم حدیث میں انفرادیت کو واضح کیا گیا ہے اور اس کی طرز تالیف اور دیگر ضروری چیزوں پر جلد اول کے آغاز میں سرنامۂ سخن کے عنوان سے گفتگو کی گئی ہے اس لئے یہاں پر اعادہ کی حاجت نہیں۔

ازیں پیشتر اس کتاب کی دو جلد عالی جناب حافظ قمر الدین صاحب رضوی مالک "رضوی کتاب گھر، دہلی" نے شائع ور ہم بے پناہ مشکورہ ہیں ہمدرد قوم و ملت عالیجناب الحاج مظہر الدین صاحب رضوی مہتمم الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج کا کہ وہ اپنے ادارے کی جانب سے اس کتاب کی تیسری جلد شائع کر رہے ہیں کا امتیازی وصف یہ ہے کہ وہ الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم یکہ و تنہا چلاتے ہیں۔ شکر گزار ہیں مخلص گرامی جناب حافظ و قاری محمد احسان صاحب رضوی کا جن کی عمل سے حاجی صاحب موصوف نے اس کی اشاعت کا بار گراں اٹھایا۔ اور ہم حضرات کے ممنون ہیں جو ہمارے اس کام میں مدد و معاون رہے۔

محمد عیسیٰ رضوی قادری

الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج ضلع قنوج

تعارف

فتاوی رضویہ جلد نہم

مسائل شرعیہ اور مراسم اسلامیہ کے مشتملات و مسلمات کا نابغۂ روزگار فقہی انسائیکلوپیڈیا "فتاوی رضویہ جلد نہم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے علوم اسلامیہ پر مہارت و دسترس اور تفقہ فی الدین کا انمٹ ثبوت اور نقش جلی ہے۔

اس جلد میں کتاب الحظر والاباحۃ اور اس کے بیشتر متعلقات پر مدلل و مفصل انداز میں خامہ آرائیاں کی گئی ہیں اور اس جلد میں جو منتشر و غیر مربوط مسائل و مباحث ہیں وہ ان عنوانات و مضامین پر منقسم ہیں۔

عقائد، ایمان و کفر، شرک و ارتداد، گناہ و توبہ، اکل و شرب، طعام ولیمہ و ضیافت اور مہمانی، ظروف و زیور اور انگشتری، سونا، چاندی، پیتل، لوہا اور تانبا کا استعمال، لباس، عمامہ و ٹوپی اور جوتا، دیکھنا و چھونا، پردہ و حجاب، سلام، مصافحہ و معانقہ اور بوسہ، داڑھی، ختنہ اور حجامت، زینت، سرمہ و مسی، خضاب، مسواک، کسب معاش، تعلیم و تعلم و فضیلۃ العلم والعلماء، لہو و لعب راگ و مزامیر اور رقص و مزاح، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، مرض، تداوی، و تیمارداری، آداب مسجد و قبلہ و تلاوت و خطبہ اور آداب جماع و وطی، موالات، صحبت و محبت اور عداوت، جھوٹ اور غیبت اور فریب و بد عہدی، ظلم و ایذائے مسلم، بغض و تکبر، سلوک و برتاؤ اور حقوق انسانی، تحائف و ہدایا، ایصال ثواب و صدقہ اور سوال، مجالس میلاد و ذکر شہادت، مراثی، ذکر و دعا، نوحہ اور جزع و فزع، تعزیہ اور اس کے متعلقہ بدعات و خرافات، طہارت و نماز اور امامت، نکاح و طلاق اور عدت، حقوق زوجین، حقوق والدین، و حقوق اولاد، غیر اسلامی رسم و رواج، بدعات و خرافات و منکرات، اسراف و تبذیر، تشبہ بالغیر و شعار کفار و ہنود، تصاویر اور ان کے احکام، جانوروں کا پالنا، لڑانا اور ان پر رحم و ظلم، آثار مقدسہ اور ان سے تبرک و توسل، تقدیر و تدبیر، شکار و ذبیحہ اور گوشت، اور اشاعت سنیت وغیرہ۔

ان عنوانات کے علاوہ دیگر بے شمار مسائل ایسے ہیں جنہیں کسی عنوان و شہ سرخیوں سے

منسوب ومنضبط کرنا مشکل ودشوار ہے وہ شتات ومتفرقات ہیں۔

اور اس جلد میں جملہ ۱۲ تحقیقی وعلمی گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں اور تمام رسائل سے احادیث کا استخراج واندراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف ان کے حقیقی مقام پر عرض کروں گا۔

اور ایک رسالہ بنام "الحجة المؤتمنة فی آیة الممتحنة" شریک اشاعت نہیں ہے۔

اس رسالے میں امام احمد رضا نے ایک اسلامی مفکر ہونے کی حیثیت سے اس دور کے ابھرے ہوئے مسائل کا اسلامی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جب کہ غیر اسلامی تحریکیں ہندو مسلم اتحاد وداد کے نعرے بلند کر رہی تھیں، یہ ایک کھلی ہوئی سازش تھی مگر اس کے خلاف کسی کو زبان کھولنے کی جرأت وہمت نہ ہوتی تھی گویا کہ ہر طرف شہر خموشاں آباد تھا، ایسے ماحول میں داعی الی الحق مجدد اسلام امام احمد رضا خان بریلوی نے لافانی تحریر کے ذریعہ کلمہ حق بلند کیا اور ہندو مسلم اتحاد کی سازش کے بھیانک واندوہناک نتائج سے ۱۳۳۹ھ میں یہ رسالہ لکھ کر امت مسلمہ کو آگاہ وخبردار کیا تھا اور انہیں خواب غفلت سے جگانے اور قوم مسلم میں نئی روح پھونکنے کی کوشش فرمائی۔ آہ! وہ نتائج آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اقتدار چھن چکا ہے۔ بابری مسجد شہید کردی گئی ہے۔ مسلمانوں پر ہندو ہر طرف ہر شعبہ میں ظلم وتشدد پر آمادہ ہیں۔ تعلیم وتہذیب اور اقتصادیات سب متاثر ہیں۔

اور اس رسالے میں مسلمانوں کی سماجی معاشی اور اقتصادی مسائل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

زیر نظر علمی واصلاحی شاہکار ۱۱۲۷ سوالوں کے تحقیقی وعلمی اور مدلل ومبرہن جوابات پر مشتمل ہے۔

معاشرت انسانی سے متعلق ضروریات ومسائل پر مشتمل یہ عظیم مجموعۂ فتاوی کلاں سائز کے ۵۸۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل ومسائل کے تکررات کو چھوڑ کر ۷۷۲ حدیثیں حوالۂ قلم ہیں۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

قوی الایمان کو توکل علی اللہ کرتے ہوئے مجذوم سے مخالطت میں کچھ نقصان نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے حق میں اختلاط سے احتراز ہی بہتر ہے اس مضمون پر چار حدیثیں۔

۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ایک) مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا کل معی بسم اللہ ثقۃ باللہ و توکلا علی اللہ۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ بسند حسن و ابن حبان و الحاکم و صححاہ۔

کھا میرے ساتھ اللہ کا نام لے کر اور اللہ ہی پر تکیہ ہے اللہ ہی پر بھروسہ۔ (مولف)

(ترمذی ۲/ ۴، باب ماجاء فی الاکل من المجذوم)

۲۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرمن المجذوم کما تفر من الاسد۔ اخرجہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۵۰، باب الجذام)

۳۔ دوسری حدیث میں ہے۔ اتقوا صاحب الجذام کما یتقی السبع اذا ھبط وادیا فاھبطوا غیرہ۔ رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو۔

(مولف) (کنزالعمال، ۱۰/ ۲۹)

۴۔ نیز حدیث میں ہے کلم المجذوم و بینک و بینہ قید رمح او رمحین رواہ ابن السنی و ابونعیم فی الطب النبوی عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجذوم سے اس طرح بات کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک دو نیزے کا فاصلہ ہو۔

(مولف) (کنزالعمال، ۱۰/ ۲۹)

خدا کا واسطہ دے کر مانگنے والے کو کچھ دینا چاہیے جب کہ وہ بیجا سوال نہ کرے

۵۔ حدیث میں ہے۔ ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

وہ ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا جائے پھر وہ اس سائل کو نہ دے جب کہ اس نے کوئی بیجا سوال نہ کیا ہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص د" (کنز العمال، ۶، ۳۱۵)

ریشم اور سونا مردوں کے لئے حرام ہیں حدیث میں ہے

۶۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذان حرامان علی ذکور امتی حل لاناثهم۔

یہ دونوں یعنی ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶"

حلال و حرام کے علاوہ بھی کچھ چیزیں ایسی ہیں جن سے مومن کو احتراز کرنا چاہیے حدیث میں ہے۔

۷۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحلال بین و الحرام بین و مابینهما مشتبهات لایعلمهن کثیر من الناس۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حلال و حرام ظاہر ہیں اور جو ان دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں ان کو اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۹"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۶، باب الوقوف عند الشبہات)

علمائے کرام انبیاء عظام علیھم الصلاۃ والسلام کے وارث ہیں

۸۔ اخرج ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة و ابن حبان و البیهقی عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول (فذکر الحدیث فی فضل العلم و فی آخره) ان العلمأ ورثة الانبیاء ان الانبیاء لم یورثوا دینارا و لادرهما و انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

علماء وارث انبیاء کے ہیں انبیاء نے درم و دینار ترکہ میں نہ چھوڑے علم اپنا ورثہ چھوڑا ہے جس نے علم پایا اس نے بڑا حصہ پایا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲" (ابن ماجہ ۱/ ۲۰، باب فضل العلم)

الحث علی طلب العلم)

انسان پر اپنے محسن کا شکر ادا کرنا ضروری ہے ورنہ وہ اپنے رب کا ناشکرا کہلائے گا اس پر چند حدیثیں

۹۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود است لایشکر اللہ من لایشکر الناس۔ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر نہیں کیا۔ (مولف) اخرجہ ابوداؤد و الترمذی و صححہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۶۲، باب فی شکر المعروف)

۱۰۔ فرمودہ است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر نہیں کیا۔ (مولف) اخرجہ احمد فی المسند و الترمذی فی الجامع و الضیاء فی المختارۃ بسند حسن عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹" (ترمذی ۲/ ۱۷، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

۱۱۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمدہ من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر۔ جو قلیل پر شکر نہیں کرتا وہ کثیر پر بھی شکر بجا نہیں لاتا ہے۔ (مولف) اخرجہ عبداللہ بن الامام فی زوائد باسناد لا باس بہ و البیہقی فی السنن عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و للحدیث تتمۃ و ھو عندالبیہقی اتم و اوردہ ابن ابی الدنیا فی اصطناع المعروف مختصراً۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰" (کنزالعمال، ۳/ ۱۵۴)

دینے والا لینے والے سے بہتر ہے یعنی بلا ضرورت سوال کرنا برا ہے

۱۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الید العلیا خیر من الید السفلی و الید العلیا ھی المنفقۃ و الید السفلی ھی السائلۃ۔ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا۔ اخرجہ الشیخان وغیرھما عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶" (مسلم ۱/ ۳۳۲، باب بیان ان الید العلیا الخ)

مصافحہ و معانقہ کے جواز و استحباب پر تمام ائمہ مجتہدین کا اجماع ہے نیز حضور اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو گلے لگایا

۱۳۔ صحیح ترمذی میں ہے عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قدم زید بن حارثة المدینة و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بیتی فاتاه فقرع الباب فقام الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عریانا یجر ثوبه والله مارأیته قبله و لا بعده فاعتنقه و قبله۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے معانقہ کیا اور بوسہ دیا۔ (ترمذی ۲/۱۰۲، باب ماجاء فی المعانقة و القبلة)

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کو گلے لگایا

۱۴۔ سنن ابی داؤد اور بیہقی میں ہے عن الشعبی ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمه و قبله (قبل) بین عینیه۔

شعبی سے مروی ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ (ابوداؤد ۲/۷۰۹، باب فی قبلة مابین العینین)

ایک صحابی نے حضور علیہ السلام سے معانقہ کیا

۱۵۔ عن امرأة یقال لها بهیة (بهیسة) عن ابیها قالت استاذن ابی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فدخل بینه و بین قمیصه فجعل یقبل و یلتزم ثم قال یا نبی الله ماالشئ الذی لایحل منعه قال الماء. الحدیث۔

امام احمد وابوداؤد ونسائی وغیرھم بہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ ان کے والد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اذن لے کر قمیص مبارک کے اندر اپنا سر لے گئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گلے لگا کر بوسہ دینا شروع کیا اور عرض کی یارسول اللہ کیا چیز روکنا جائز نہیں فرمایا پانی۔ (ابوداؤد ۱/۲۳۵، باب مالایجوز منعه)

حضرت ہالہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینے سے لگایا

۱۶۔ عن هالة بن ابی هالة انه دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو راقد فاستیقظ فضم هالة الی صدره وقال هالة هالة هالة۔

امام ابوالقاسم سلیمٰن بن احمد طبرانی جناب ہالہ بن ہالہ فرزند ارجمند حضرت ام المومنین..

خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور آرام فرماتے تھے ان کی آواز سن کر جاگے اور انہیں سینۂ اقدس سے لگایا اور بغایت محبت فرمایا ہالہ ہالہ۔

حضور جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گلے لگا کر فرمایا یہ میرے صاحب ہیں

۱۷۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ غدیرا فقال یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منہم الی صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی اعتنقہ فقال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا و لکنہ صاحبی۔

معجم کبیر اور ابن شاہین کتاب السنۃ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے ایک غدیر (تالاب) میں تشریف لے گئے پھر فرمایا ہر شخص اپنے اپنے یار کی طرف پیرے اور خود حضور، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیر گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا اگر میں کسی کو دوست بناتا وہ ابو بکر ہوتے لیکن یہ میرا یار ہے۔ (مسند احمد، ۲/ ۱۲)

حضرات حسنین کریمین کو حضور نے سینے سے لگایا

۱۸۔ عن یعلی قال ان حسنا و حسینا رضی اللہ تعالیٰ عنہما استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمہما الیہ۔

احمد، یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ایک بار حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے حضور نے انہیں اپنے بدن اقدس سے چپٹا لیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۱" (مسند احمد ۵/ ۱۸۲)

کفار کے ساتھ مخالطت سے احتراز چاہئے حدیث میں ہے

۱۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا بریٔ من کل مسلم مع مشرک لاتترٰی ناراھما۔

میں بیزار ہوں اس مسلمان سے جو مشرکوں کے ساتھ ہو اور کافر کی آگ آمنے سامنے نہ

ہونا چاہئے۔ یعنی ان سے دوری لازم ہے۔ اوردہ فی النہایۃ قلت و الحدیث نحو عند ابی داؤد والترمذی بسند رجالہ ثقات۔ (ترمذی ۱/ ۲۸۹، باب ماجاء فی کراھیۃ المقام الخ)

اشرار کی صحبت و مجالست نقصان دہ ہوتی ہے

۲۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **لاتصاحب الا مومنا و لا یاکل طعامک الاتقی۔**
صحبت نہ رکھ مگر ایمان والوں سے اور تیرا کھانا نہ کھائیں مگر پرہیزگار۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ باسناد صحاح۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۲" (ابوداؤد ۲/ ۲۶۴، باب من یومر ان یجالس)

قدریہ کیساتھ مجالست ممنوع ہے

۲۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتجالسوا اھل القدر و لاتفاتحوھم۔**
منکران تقدیر کے پاس نہ بیٹھو نہ انہیں اپنے پاس بٹھاؤ نہ ان سے سلام و کلام کی ابتدا کرو۔
رواہ احمد و ابوداؤد و الحاکم۔ (ابوداؤد، ۲/ ۶۴۹، باب فی ذراری المشرکین)

دوسری قوم سے تشبہ و موالات ممنوع ہے

۲۲۔ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **ثلث احلف علیھن وعد منھا لایحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معھم۔**
میں قسم کھا کر فرماتا ہوں کہ جو شخص کسی قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالٰی اسے انہیں کا ساتھی بنائے گا۔ رواہ احمد و النسائی و الحاکم و البیھقی عن ام المومنین الصدیقۃ و الطبرانی فی الکبیر و ابویعلی عن ابن مسعود و ایضا فی الکبیر عن ابی امامۃ و فی الاوسط و الصغیر عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالٰی عنھم باسناد جیاد۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۳" (مسند احمد، ۷/ ۳۰۹)

غیر شرعی علوم ضرورت سے زائد سیکھنا فضولیات میں سے ہے حدیث میں ہے

۲۳۔ اخرج ابوداؤد و ابن ماجۃ و الحاکم عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ و ماکان سوا ذلک فھو فضل۔**
نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں علم تین ہیں قرآن یا حدیث یا وہ چیز جو وجوب عمل

میں ان کی ہمسر ہے (گویا اجماع و قیاس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں) اور ان کے سوا جو کچھ ہے سب فضول۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۷۱" (کنز العمال، ۱۰/۱۷۷) (ابن ماجہ ۱/۶، باب اجتناب الرای و القیاس)

ستھرا و طیب مال کا صدقہ ہی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے

۲۴۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن خزیمہ اپنی صحاح میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب و لایقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یقبلھا بیمینہ ۔ الحدیث۔

جو ایک کھجور کی برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر پاک کو تو حق جل و علا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ (بخاری ۱/۱۸۹، باب الصدقة من کسب طیب)

حرام مال کا صدقہ نہ قبول ہوتا ہے نہ اس میں برکت ہوتی ہے

۲۵۔ اخرج الامام احمد وغیرہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایکسب عبد مالا حراما فیتصدق بہ فیقبل منہ و لا ینفق منہ فیبارك لہ فیہ و لایترکہ خلف ظھرہ الا کان زادہ الی النار ان اللہ لایمحو السیئ بالسیئ ولکن یمحو السیئ بالحسن ان الخبیث لایمحو الخبیث۔ اختصرتہ من حدیث وقد حسنہ بعض العلماء۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ نہ ہوگا کہ بندہ حرام کما کر اس سے تصدق کرے اور وہ قبول کر لیا جائے اور نہ یہ کہ اسے اپنے صرف میں لائے تو اس کے لئے اس میں برکت دیں اور نہ اسے اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا مگر یہ کہ وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف بیشک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا ہاں بھلائی سے برائی کو مٹاتا ہے بیشک خبیث خبیث کو نہ مٹائے گا۔ (مسند احمد ۱/۳۸۷)

ذریعہ حرام سے مال جمع کرنا حرام اور اس کا صدقہ بھی مقبول نہیں

۲۶۔ اخرج الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایغبطن جامع المال من غیر حلہ او قال من غیر حقہ فانہ ان تصدق بہ لم یقبل منہ و مابقی کان زادہ الی النار قال الحاکم صحیح الاسناد و لم یصب ففیہ حنش متروك لکن لہ شاھد عند البیھقی عن ابن مسعود

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ لی جائے کہ اگر وہ اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۸"

شکر کے بارے میں ایک حدیث

۲۷۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود: من اولیٰ معروفا فلم یجد له جزاء الا الثناء فقد شکره و من کتمه فقد کفر۔

جس کے ساتھ بھلائی کی گئی اس کا بدلہ ثنا کے علاوہ کچھ نہیں پایا تو اس نے اس کا شکر کیا اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ (مولف) اخرجه البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد فی السنن و الترمذی فی الجامع و ابن حبان فی التقاسیم و الانواع و المقدسی فی المختارة بروات ثقات عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما و لفظ ت من اثنی فقد شکر و من کتم فقد کفر۔

جس نے ثنا کی اس نے شکر کیا اور جس نے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۶۶۳، باب فی شکر المعروف) (ترمذی ۲/ ۲۳، باب ماجاء فی المتشبع بما لم یعطه)

کسی بھی بھلائی کو حقیر سمجھنے کی ممانعت پر ایک حدیث

۲۸۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لاتحقرن من المعروف شیأ و لو ان تلقی اخاك بوجه طلیق۔

کسی بھلائی کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا۔ (مولف) اخرجه مسلم عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم ۲/ ۳۲۹، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

۲۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا نساء المسلمات لاتحقرن جارة لجارتها و لو فرسن شاة۔

اے مسلمہ عورتو اپنے ہمسایہ کے لئے کسی ہدیہ و تصدق کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ سم کو سفند ہو۔ (مولف) اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۰" (ترمذی ۲/ ۳۳، باب ماجاء فی حث النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الهدیة) (بخاری ۲/ ۸۹۹)

باب لاتحقرن جارة لجارتها)

گناہ کبیرہ کیا ہیں؟ حدیث میں ہے

۳۰۔ اخرج الشیخان و الترمذی عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا انبئکم (احدثکم)باکبر الکبائر ثلثا قلنا بلی یا رسول اللہ قال الاشراك باللہ و عقوق الوالدین۔ الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کی خبر نہ دوں صحابہ نے عرض کی ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ ازاں جملہ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔(مولف) (ترمذی ۲/ ۱۲، باب ماجأ فی عقوق الوالدین)

علم اور علماء کی فضیلت پر دو حدیثیں

۳۱۔ طبرانی از ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت دارد کہ مولائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من علم عبدا آیۃ من کتاب اللہ تعالیٰ فھو مولاہ

آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے کسی بندہ کو قرآن کی ایک آیت سکھائی تو وہ اس کا آقا ہو گیا۔(مولف)

۳۲۔ طبرانی از امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم می آرند کہ فرمود۔من علمنی حرفا فقد صیرنی عبدا ان شاء باع و ان شأ اعتق۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے ایک حرف سکھایا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا اب چاہے بیچ دے یا آزاد کرے۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰"

جو کسی مومن کی ذلت گوارا کرے اسے قیامت میں رسوا کیا جائے گا حدیث میں ہے۔

۳۳۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من اذل عندہ مؤمن فلم ینصرہ وھو یقدر علی ان ینصرہ اذلہ اللہ علی رؤس الاشھاد یوم القیمۃ۔

جس کسی مسلمان کو اس کے سامنے ذلیل کیا جائے وہ قدرت نصرت کے باوجود اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے برملا ذلیل و رسوا فرمائے گا۔(مولف) اخرجہ الامام احمد عن سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد حسن۔ (مسند احمد ۳/ ۴۸۷)

حسد کی برائی میں تین حدیثیں

۔۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود واست لایجتمع فی جوف عبد الایمان

و الحسد۔

بندہ کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوں گے۔ (مولف) اخرجه ابن حبان فی صحیحه و من طریقه البیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (الترغیب و الترهیب، ۲/۵۴۶، الترهیب من الحسد)

۳۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل۔

حسد ایمان کو ایسا تباہ کرتا ہے جیسا کہ ایلوا (ایک کڑوی چیز) شہد کو۔ در مسند الفردوس از معویہ بن حیدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۱"

۳۶۔ فرمودہ است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و الحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب او قال العشب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حسد سے بہت بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا یہ فرمایا کہ گھاس کو۔ (مولف) اخرجه ابوداؤد و البیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و ابن ماجة وغیره عن انس رضی الله تعالیٰ عنه و لفظه الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب۔ الحدیث۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱"۔ (ابوداؤد ۲/۶۷۲، باب فی الحسد)

بڑے کی شرافت اور چھوٹے پر شفقت سے متعلق تین حدیثیں

۳۷۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا۔

وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی شرافت نہ پہچانے۔ (مولف) اخرجه احمد و الترمذی و الحاکم عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔ (ترمذی ۲/۱۴، باب ماجاء فی رحمة الصبیان)

۳۸۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا۔

وہ ہمارے طریقے پر نہیں جو چھوٹے پر رحم اور بڑے کی توقیر نہ کرے۔ (مولف) اخرجه الاولان و ابن حبان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما و اسناد حسن و نحوه الطبرانی فی المعجم الکبیر عن واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی ۲/۱۴، باب ماجاء

رحمة الصبیان)

۳۹۔ فرمود صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لیس منا من لم یرحمنا صغیرناو لم یعرف حق کبیرنا ولیس منا من غشنا و لایکون المومن مومنا حتی یحب للمومنین مایحب لنفسہ۔

وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور بڑوں کا حق نہ پہچانے اور وہ ہم میں سے نہیں جو مومنین کی خیانت کرے اور مسلمان اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ دوسرے مسلمان کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مولف) اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن ضمیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد حسن۔(کنزالعمال، ۳/۹۶)

اہل بیت کی تعظیم و توقیر اور انہیں ایذا نہ دینے سے متعلق دو حدیثیں

۴۰۔ در حدیث ابوالشیخ ابن حبان و دیلمی آمدہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمود من لم یعرف حق عترتی و الانصار والعرب فھو لاحدی ثلث امامنافق و اما ولد زنیۃ و اما امرء حملت بہ امہ فی غیر طھر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میری اولاد و انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۳/۸۹)

۴۱۔ اخرج ابن عساکر و ابونعیم عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ ایضا یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اذی شعرة منی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ۔ زاد ابونعیم فعلیہ لعنۃ اللہ ملأ السمأ و ملأ الارض۔

سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے کسی موئے مبارک کو ایذا دی (یعنی میرے کسی ادنی متعلق کو) اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی تحقیق کہ اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی تو اس پر آسمان و زمین بھر کر اللہ کی لعنت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۲"

علم دین کو حصول دنیا کا ذریعہ بنانا منع ہے

۴۲۔ در حدیث مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آمد است من اکل بالعلم طمس اللہ علی وجھہ وردہ علی عقبیہ و کانت النار اولی بہ۔

جو علم کو خوردنی کا ذریعہ بنائے اللہ تعالٰی اس کے چہرہ کو مسخ فرمادے۔ اور اس کے دونوں

پیروں کو پیچھے پھیر دے گا اور آتش دوزخ اس کو زیادہ سزاوار ہو گی۔ (مولف) اخرجه الشیرازی فی الالقاب عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۲"۔ (کنز العمال ۱۰، ۱۱۲)

علم دین سیکھنے کے بعد اس پر عمل نہیں کرنے سے اللہ تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے۔

۴۳۔ در حدیث دیگر فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ازداد علما و لم یزدد فی الدنیا زهدا لم یزدد من الله الابعدا۔

جو علم میں آگے بڑھے اور اس کی دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہو پائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری ہی بڑھے گی۔ (مولف) اخرجه الدیلمی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۳" (کنز العمال، ۱۰، ۱۱۰)

کتاب و سنت کے علاوہ توریت وغیرہ کتب سابقہ پر عمل ممنوع ہے اس پر دو حدیثیں

۴۴۔ امام عبدالرحمٰن دارمی در سنن خودش از سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کردہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه اتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بنسخة من التوراة فقال یا رسول اللہ هذه نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ و وجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یتغیر فقال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنه ثکلتک الثواکل ماتری مابوجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فنظر عمر الی وجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم والذی نفس محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بیده لوبدالکم موسیٰ لاتبعتموه و ترکتمونی لضللتم من سواء السبیل و لو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں توریت کا ایک نسخہ لا کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ توریت کا نسخہ ہے حضور نے سکوت فرمایا حضرت عمر اسے پڑھنے لگے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رخ انور متغیر ہونے لگا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے عمر تجھ پر رونے والی عورتیں روئیں (کسی کو متنبہ کرنے کے لئے عرب میں ایسا جملہ بولا جاتا تھا) کیا حضور کے روئے مبارک کا تغیر نہیں دیکھ رہے ہو حضرت عمر نے نظر اٹھا کر حضور کا روئے انور دیکھا اور فوراً عرض کیا میں اللہ کی

پناہ مانگتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے ہم نے خدا کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی پسند کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر تمہارے لئے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ظاہر ہو جائیں پھر تم ان کا اتباع کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم لوگ ضرور صراط مستقیم سے بھٹک جاؤ اور اگر موسیٰ علیہ السلام دنیا میں ہوتے اور میرا زمانۂ نبوت پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۳" (مشکوٰۃ اول، ص ۳۲، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الثالث)

۴۵۔ احمد در مسند و بیہقی در شعب الایمان از جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چناں آوردہ اند کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی

انا نسمع احادیث من یهود تعجبنا افتری ان نکتب بعضها۔

کہ ہم یہود سے کچھ ایسی باتیں سنتے ہیں جو ہم کو خوش کرتی ہیں تو کیا ہم ان میں سے بعض باتوں کو لکھ لیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **امتهوكون انتم كما تهوكت اليهود و النصارىٰ**

کیا تم دین اسلام میں اس کے مکمل و تام ہونے کے باوجود متحیر ہو جیسا کہ یہود و نصاری اپنے دین میں متحیر ہوئے، اور علم الٰہی میں قناعت نہ کر کے ایں و آں اور قیل و قال میں پڑتے ہو، **لقد جئتكم بها بيضاً نقية من الدين۔** کہ میں ملت و شریعت کو روشن و صاف اور پاکیزہ لایا ہوں، کہ اس میں نہ کوئی شبہ ہے اور نہ کسی دوسری چیز کی حاجت، **و لو كان موسىٰ حيا ما وسعه الا اتباعي۔** اور اگر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام دنیا میں ہوتے تو انہیں بھی میرے اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ (**ملخصاً من ترجمة الفارسي**)۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۴" (مشکوٰۃ ۱/ ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الثانی)

نااہل کو کسی معاملۂ دینی کا والی بنانے کی ممانعت پر ایک حدیث

۴۶۔ **اخرج ابويعلى عن حذيفة بن اليمان رضى الله تعالىٰ عنه يرفعه الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ايما رجل استعمل رجلا على عشرة انفس و علم ان فى العشرة افضل ممن استعمل فقد غش الله و غش رسوله و غش جماعة المسلمين۔**

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے دس آدمیوں پر ایک شخص کو حاکم بنایا اور

وہ جانتا ہے کہ ان میں ایسا شخص موجود ہے جو اس سے افضل ہے جسے عامل بنایا تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۵"

گودنا گانا یا گدوانا ممنوع ہے

۴۷۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعن اللہ الواشمات و المستوشمات و النامصات و المتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بدن گودنے والی اور گدوانے والی اور چہرے کے بال نوچنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے کیونکہ وہ سب اللہ کی تخلیق کو بدلنے والی ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۰"

(بخاری ۲/ ۸۷۸، باب المتفلجات للحسن) (مسلم ۲/ ۲۰۵ باب تحریم فعل الواصلۃ الخ)

مال حرام کا صدقہ مقبول نہیں اس پر تین حدیثیں

۴۸۔ اخرج ابن خزیمۃ و ابن حبان فی صحیحھما و الحاکم فی المستدرک من طریق دراج عن ابی حجیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جمع مالا حراما ثم تصدق بہ لم یکن لہ فیہ اجر و کان اصرہ علیہ۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو حرام مال جمع کرے پھر اسے خیرات میں دے اس کے لئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔ (الترغیب و الترھیب ۲/ ۵۴۹، الترھیب من اکتساب الحرام)

۴۹۔ اخرج الطبرانی عن ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کسب مالا حراما فاعتق منہ ووصل منہ رحمہ کان ذلک اصرا علیہ۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔ (الترغیب و الترھیب ۲/ ۵۴۹، الترھیب من اکتساب الحرام)

۵۰۔ واخرج ابو داؤد فی المراسیل عن القاسم عن اخیمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اکتسب مالا من ماثم فوصل بہ رحمہ او تصدق بہ او انفقہ فی سبیل اللہ جمع ذلک کلہ فقذف بہ فی جھنم۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو گناہ کی وجہ سے مال کما کر اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۱۸"(مراسیل ابوداؤد، ص۹، باب زکوٰۃ الفطر)۔

سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معانقہ فرمایا حدیث میں ہے

۵۱۔ ابن ابی الدنیا کتاب الاخوان اور دیلمی مسند الفردوس اور ابوجعفر عقیلی اپنی کتاب الضعفاء الکبیر میں حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی و اللفظ للعقیلی انه قال سئلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المعانقة فقال تحية الامم و صالح ودهم و ان اول من عانق خليل الله ابراهيم۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معانقہ کو پوچھا فرمایا تحیت ہے امتوں کی اور اچھی دوستی ان کی اور بیشک پہلے معانقہ کرنے والے ابراہیم خلیل اللہ ہیں علی نبینا خلیل الله علیه الصلاة و السلام۔(کنزالعمال، ۹، د ت)

حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت اور معانقہ کے ثبوت میں دو حدیثیں

۵۲۔ بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ بطریق عدیدہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی و هذا لفظ مولف منها دخل حديث بعضهم في بعض قال خرج النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بفناء بيت فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها فقال ادع الحسن بن علي فحبسته شيأ فظننت انها تلبسه سخابا او تغسله فجاء يشتد و في عنقه السخاب. فقال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيده هكذا فقال الحسن بيده هكذا حتى اعتنق كل واحد منهما صاحبه فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اللهم انى احبه فاحبه واحب من يحبه.

یعنی ایک بار سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا حضرت زہرا نے بھیجنے میں کچھ دیر کی میں سمجھا انہیں ہار پہناتی ہوں گی یا نہلا رہی ہوں اتنے میں دوڑتے ہوئے حاضر آئے گلے میں ہار پڑا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست اقدس بڑھائے حضور کو دیکھ کر امام حسن نے بھی ہاتھ پھیلائے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو لپٹ گئے حضور نے گلے لگا کر دعا کی الٰہی میں اسے دوست رکھتا ہوں تو اسے دوست رکھ جو اسے دوست رکھے اسے دوست رکھ۔"فتاویٰ رضویہ،

ج ۹، ص ۲۶"۔ (بخاری ۱/ ۵۳۰، مناقب الحسن و الحسین) (مسلم ۲/ ۲۸۲، باب من فضائل الحسن و الحسین) (ابن ماجہ ۱/ ۱۳ فضائل الحسن و الحسین)

۵۳۔ صحیح بخاری میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأخذ بیدی فیقعدنی علی فخذہ و یقعد الحسین علی فخذہ الاخریٰ و یضمنا ثم یقول رب انی ارحمھما فارحمھما۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر ایک ران پر مجھے بٹھا لیتے اور دوسری پر امام حسین کو اور ہمیں لپٹا لیتے پھر دعا فرماتے الٰہی میں ان پر مہر کرتا ہوں تو ان پر رحم فرما۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۷" (بخاری ۲/ ۸۸۸، باب وضع الصبی فی الحجر)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا۔

۵۴۔ بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ فقال اللھم علمہ اللکتاب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے (یعنی حضرت ابن عباس کو) سینہ سے لپٹا لیا پھر دعا فرمائی الٰہی اسے حکمت سکھا دے۔ (بخاری ۱/ ۵۳۱، مناقب ابن عباس)

فضیلت حسنین کریمین پر دو حدیثیں

۵۵۔ امام احمد اپنی مسند میں یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان حسنا و حسینا رضی اللہ تعالیٰ عنھما استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمھما الیہ

ایک بار دونوں صاحبزادے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آپس میں دوڑ کرتے ہوئے آئے حضور نے دونوں کو لپٹا لیا۔ (مسند احمد ۵/ ۱۸۲)

۵۶۔ جامع ترمذی میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث ہے۔ سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اھل بیتک احب الیک قال الحسن و الحسین و کان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی فیشمھما (ویضمھما) الیہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا حضور کو اپنے اہل بیت میں سے زیادہ پیارا کون ہے فرمایا حسن و حسین اور حضور دونوں صاحبزادوں کو حضرت زہرا سے بلوا کر سینے سے لگاتے اور ان کی خوشبو سونگھتے۔ (ترمذی ۲/ ۲۱۸، مناقب ابی محمد الحسن و الحسین الخ)

ایک صحابی نے حضور کے پہلوئے اقدس میں بوسہ دیا حدیث میں ہے

۵۷۔ امام ابوداؤد اپنے سنن میں اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی بینما ھو

يحدث القوم و كان فيه مزاح بينا يضحكهم فطعنه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في خاصرته بعود فقال اصبرني قال اصطبر قال ان عليك قميصا و ليس على قميص فرفع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه و جعل يقبل كشحه قال انما اردت هذا يا رسول الله۔

یعنی اس اثنا میں وہ باتیں کر رہے تھے اور ان کے مزاج میں مزاح تھا لوگوں کو ہنسا رہے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لکڑی ان کے پہلو میں چبھوئی انہوں نے عرض کی مجھے بدلہ دیجئے فرمایا لے، عرض کی حضور تو کرتا پہنے ہیں اور میں ننگا تھا حضور نے کرتا اٹھا دیا انہوں نے حضور کو اپنے کنار میں لیا اور تہیگاہ اقدس کو چومنا شروع کیا پھر عرض کی یا رسول اللہ میرا یہی مقصود تھا۔ (ابوداؤد ۲/ ۷۰۹، باب في قبلة الجسد)

معانقہ و مصافحہ کے بیان میں چند حدیثیں۔ نیز یہ کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوذر سے معانقہ فرمایا

۵۸۔ اسی میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مالقيته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا صافحني و بعث الى ذات يوم و لم اكن في اهلي فلما جئت اخبرت (انه ارسل الى) فاتيته وهو على سرير فالتزمني فكانت تلك اجود واجود۔

میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا حضور ہمیشہ مصافحہ فرماتے ایک دن میرے بلانے کو آدمی بھیجا میں گھر میں نہ تھا آیا تو خبر پائی حاضر ہوا حضور تخت پر جلوہ فرما تھے مجھے گلے سے لگایا تو یہ اور زیادہ جید و نفیس تر تھا۔ (ابوداؤد ۲/ ۷۰۸، باب في المعانقة)

حضور علیہ السلام نے حضرت علی سے معانقہ فرمایا

۵۹۔ ابو یعلی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قالت رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم التزم عليا و قبله وهو يقول بابى الوحيد الشهيد

میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور نے مولیٰ علی کو گلے لگایا اور پیار کیا اور فرماتے تھے میرا باپ نثار اس وحید شہید پر۔ (مسند ابویعلی مسند عائشہ بیروت ۴/ ۳۱۸)

حضور علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق کو گلے لگایا اور فرمایا کہ میرے بعد صدیق سے بہتر کوئی نہیں

[illegible] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال کنا

عندالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احدا خیرا منہ لاافضل ولہ شفاعۃ مثل شفاعۃ النبیین فما برحنا حتی طلع ابوبکر فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبلہ و التزمہ۔

ہم خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے ارشاد فرمایا تم پر اس وقت وہ شخص چمکے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس سے بہتر و بزرگ تر کسی کو نہ بنایا اور اس کی شفاعت انبیاء کی مانند ہوگی ہم حاضر ہی تھے کہ ابوبکر صدیق نظر آئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام کیا اور صدیق کو پیار کیا اور گلے لگایا۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۷۰" (تاریخ بغداد ترجمہ ۱۱۳۱، بیروت ۳/ ۱۲۳، ۱۲۴)

۶۱۔ حافظ عمر بن محمد ملا اپنی سیرت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقفا مع علی بن ابی طالب اذا قبل ابوبکر فصافحہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عانقہ و قبل فاہ فقال علی اتقبل فا ابی بکر فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اباالحسن منزلۃ ابی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔

میں نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ کھڑے دیکھا اتنے میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمایا اور گلے لگایا اور ان کے دہن پر بوسہ دیا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی کیا حضور ابوبکر کا منہ چومتے ہیں فرمایا اے ابوالحسن ابوبکر کا مرتبہ میرے یہاں ایسا ہے جیسا میرا مرتبہ اپنے رب کے حضور۔

حضرت ابوبکر صدیق کی حضور علیہ السلام پر کمال جانثاری

۶۲۔ ابن عبدربہ کتاب بھجۃ المجالس میں مختصرا اور ریاض نضرہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مطولا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام اور کفار سے ضرب و قتال فرمانا اور ان کے چہرہ مبارک پر ضرب شدید آنا اس سخت صدمہ میں بھی حضور اقدس سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال رہنا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دارالارقم میں تشریف فرما تھے اپنی ماں سے خدمت اقدس میں لے چلنے کی درخواست کرنا مفصلا مروی ہے حدیث بتمامہ ہماری کتاب "مطلع القمرین" ...

کے آخر میں ہے حتی اذا هدأت الرجل و سکن الناس خرجتا به یتکئ علیهما حتی ادخلتاه علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت فانکب علیه فقبله و انکب علیه المسلمون ورق له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رقة شدیدة. الحدیث۔

یعنی جب ہلچل موقوف ہوئی اور لوگ سو رہے ان کی والدہ ام الخیر اور حضرت فاروق اعظم کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہیں لے کر چلیں بوجہ ضعف دونوں پر تکیہ لگائے یہاں تک کہ خدمت اقدس میں حاضر کیا دیکھتے ہی پروانہ وار شمع رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گر پڑے اور بوسہ دینے لگے اور صحابہ غایت محبت سے ان پر گرے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے رقت فرمائی۔ (الریاض النضرۃ ذکر ام الخیر فیصل آباد ۱/ ۷۶)

حضور علیہ السلام نے حضرت عثمٰن غنی کو گلے لگایا

۶۳۔ حافظ ابو سعید شرف المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال صعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المنبر ثم قال این عثمان بن عفان فوثب و قال ها انا اذا یا رسول الله فقال ادن منی فدنا منه فضمه الی صدره و قبل بین عینیه. الحدیث۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا عثمٰن کہاں ہیں عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تابانہ اٹھے اور عرض کی حضور میں یہ حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا پاس آؤ پاس حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سینہ سے لگایا اور آنکھوں کے بیچ میں بوسہ دیا۔

۶۴۔ حاکم صحیح مستدرک بافادۃ التصحیح اور ابو یعلیٰ اپنی مسند اور ابو نعیم فضائل صحابہ میں اور برہان خجندی کتاب اربعین مسمی بالماء المعین اور عمر بن محمد ملا سیرت میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی نفر من المهاجرین منهم ابوبکر و عمر و عثمن و علی وطلحة و الزبیر و عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینهض کل رجل الی کفوه و نهض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی عثمن فاعتنقه و قال انت ولی فی الدنیا و الاخرة۔

ہم چند مہاجرین کے ساتھ خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں

حاضر تھے حاضرین میں خلفاء اربعہ وطلحہ وزبیر وعبدالرحمٰن بن عوف وسعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں ہر شخص اپنے جوڑ کی طرف اٹھ کر جائے اور خود حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اٹھ کر تشریف لائے ان سے معانقہ کیا اور فرمایا تو میرا دوست ہے دنیا و آخرت میں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۸" (المستدرک باب فضائل عثمن بیروت ۳/۹۷)

۶۵۔ ابن عساکر تاریخ میں حضرت امام حسن مجتبیٰ وہ اپنے والد ماجد حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجوھما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عانق عثمن بن عفان و قال قد عانقت اخی عثمن فمن کان لہ فلیعا نقہ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معانقہ کیا اور فرمایا میں اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا جس کے کوئی بھائی ہو اسے چاہئے اپنے بھائی سے معانقہ کرے۔ (کنز العمال، ۱۲/۱۹۴)

پارسا عورت وہ ہے جسے کوئی نامحرم مرد نہ دیکھے

۶۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے عرض کی کہ نامحرم شخص اسے نہ دیکھے حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریۃ بعضھا من بعض او کما ورد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الحبیب و آلہ و بارک و سلم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۸"

تعارف

حلك العيب في حرمة تسويد الشيب

(سیاہ خضاب کی حرمت کا بیان)

۱۴ ربیع الاول ۱۳۰۷ھ کو مختصر جواب کے ساتھ ایک سوال پیش ہوا کہ وسمہ نیل کا جس سے بال سیاہ ہو جائیں جائز ہے یا نہیں اور نیل میں حنا ملا کر لگانا درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

صحیح مذہب میں سیاہ خضاب حالت جہاد کے سوا مطلقاً حرام و ممنوع ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ و معتبرہ شاہد و ناطق ہیں۔

پھر سیاہ خضاب کی تحریم و تہدید میں ۱۷ حدیثیں پیش کی گئی ہیں اور احادیث و روایات کی روشنی میں یہی ثابت کیا گیا ہے کہ مطلقاً سیاہ رنگ کی ممانعت ہے تو جو چیز بالوں کو سیاہ کرے خواہ نرا نیل ہو یا مہندی کا نیل یا کوئی تیل غرض کچھ ہو سب ناجائز و حرام ہے اور احادیث کی وعیدوں میں داخل ہے اور وسمہ کی یہ تحقیق کی گئی ہے کہ

وسمہ ایک درخت کا نام ہے جس کی پتی سکھا کر پیس کر مہندی میں ملاتے ہیں جس سے اس کی سرخی خوب شوخ ہو جاتی ہے ورنہ پھیکی زردی مائل ہوتی ہے۔

احادیث

حلك العیب فی حرمة تسوید الشیب

سیاہ خضاب کی ممانعت ووعید پر مشتمل چھ احادیث کریمہ

۶۷۔ امام احمد و مسلم و نسائی وابوداؤد وابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی خالص سپید دیکھ کر ارشاد فرمایا غیروا ھذا بشیء و اجتنبوا السواد۔

اس سپیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہ رنگ سے بچو۔ (مسلم ۲/۱۹۹، باب استحباب خضاب الشیب الخ)

۶۸۔ امام احمد اپنی مسند میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں غیروا الشیب و لاتقربوا السواد۔

پیری تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔ (مسلم ۲/۱۹۹، باب استحباب خضاب الشیب الخ)

۶۹۔ امام احمد وابوداؤد و نسائی وابن حبان و حاکم بافادۂ تصحیح اور ضیاء مختارہ اور بیہقی سنن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحو اصل الحمام لایجدون رائحة الجنة

آخر زمانہ میں کچھ لوگ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے۔ جنگلی کبوتروں کے سینے اکثر سیاہ و نیلگوں ہوتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بالوں اور داڑھیوں کو ان سے تشبیہ دی۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۰" حلك العیب۔ (نسائی ۲/۲۷۷، النھی عن الخضاب بالسواد)

۷۰۔ ابن سعد عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ لاینظر الی من یخضب بالسواد یوم القیمۃ۔
جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ (کنزالعمال، ۶/۴۲۶)

۷۱۔ ابن عدی کامل میں اور دیلمی مسند الفردوس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یبغض الشیخ الغربیب۔
بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بوڑھے کوے کو۔ (کنزالعمال ۶/۴۲۷)

۷۲۔ طبرانی معجم کبیر اور حاکم مستدرک میں عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں الصفرۃ خضاب المومن و الحمرۃ خضاب المسلم و السواد خضاب الکافر۔
زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافر کا۔ (کنزالعمال ۶/۴۲۴)

بالوں کا سفید ہونا نور اسلام کی دلیل ہے

۷۳۔ عقیلی و ابن حبان و ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشیب نور من خلع الشیب فقد خلع نور الاسلام۔
سپیدی نور ہے جس نے اسے چھپایا اس نے اسلام کا نور زائل کیا

۷۴۔ حاکم کتاب الکنی والالقاب میں بسند حسن ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا مالم یغیرھا۔
جسے اسلام میں سپیدی آئے وہ اس کے لئے نور ہوگی جب تک اسے بدل نہ ڈالے۔ (کنزالعمال، ۶/۴۲۷)

سرخ خضاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے اور کالا فرعون کی

۷۵۔ دیلمی و ابن النجار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول من خضب بالحناء والکتم ابراھیم و اول من اختضب بالسواد فرعون۔
سب میں پہلے حنا و کتم سے خضاب کرنے والے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور

سب میں پہلے سیاہ خضاب کرنے والا فرعون۔(کنزالعمال،۶، ۴۲۴)

کالا خضاب کرنے والا قیامت کے دن روسیاہ ہوگا

۷۶۔ طبرانی کبیر اور ابن ابی عاصم کتاب السنہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خضب بالسواد سود اللہ وجھه یوم القیمۃ۔

جو سیاہ خضاب کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۱" حلك العبب۔ (کنزالعمال،۶، ۴۲۶)

سیاہ خضاب کرنے والا عند اللہ محروم و نامراد ہے

۷۷۔ طبرانی کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر فلیس له عنداللہ خلاق۔

جو بالوں کی ہیئت بگاڑے اللہ کے یہاں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔(کنزالعمال ۶، ۴۲۱)

بہتر جوان اور بدتر بوڑھے کی شناخت

۷۸۔ ابویعلی مسند اور طبرانی کبیر میں واثلہ بن اسقع اور بیہقی شعب الایمان میں انس بن مالک و عبداللہ بن عباس اور ابن عدی کامل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شر کھولکم من تشبه بشبابکم۔

تمہارے اوھیڑوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی صورت بنائے۔

۷۹۔ امام ابوطالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام احیاء العلوم میں فرماتے ہیں الخضاب بالسواد منھی عنه لقوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خیر شبابکم من تشبه بشیوخکم و شر شیوخکم من تشبه بشبابکم۔

کالے خضاب کی ممانعت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں بہتر جوان وہ ہے جو بوڑھوں کی مشابہت اختیار کرے اور بوڑھوں میں بدتر وہ ہے جو جوانوں کی سی شکل بنائے۔(مولف)(کنزالعمال،۲۰، ۲۴۶)

سیاہ خضاب کی ممانعت پر ایک اور حدیث

۸۰۔ ابن سعد طبقات میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخضاب بالسواد

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب سے منع فرمایا۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۱ حك العیب"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ خضاب کیا کرتے تھے

۸۱۔ صحیح بخاری و مسند امام احمد و سنن ابن ماجہ میں عثمن بن عبداللہ بن موہب سے مروی

قال دخلت علی ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخرجت (الینا) شعرا من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخضوبا (زاد الاخیران) بالحناء و الکتم۔

یعنی میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک (جوان کے پاس تبرکات شریفہ میں رکھے تھے جس بیمار کو اس کا پانی دھو کر پلاتیں فوراً شفا پاتا تھا) نکالے مہندی اور کتم سے رنگے ہوئے تھے۔ (بخاری ۲/ ۸۷۵، باب مایذکر فی الشیب)

۸۲۔ انہیں عثمن بن عبداللہ سے انہیں موئے اقدس کی نسبت صحیح بخاری شریف میں مروی ان ام سلمة ارتہ شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احمر۔

یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے۔ (بخاری ۲/ ۸۷۵، باب مایذکر فی الشیب)

۸۳۔ اسی حدیث میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت یوں ہے شعرا احمر مخضوبا بالحناء و الکتم۔

یعنی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے موئے مبارک سرخ رنگ دکھائے جن پر حنا و کتم کا خضاب تھا۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۲ "حك العیب۔ (مسند احمد ۷/ ۳۲۱)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ زیب تن فرمایا

۸۴۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی کما فی حدیث بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اخرجہ الائمۃ احمد فی المسند و البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد فی السنن "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۴" (مسلم ۲/۱۹۰، باب تحریم اناء الذھب الخ)

لوگوں کی دلجوئی ایمان کے بعد دوسری دانشمندی ہے

۸۵۔ حدیث میں ہے راس العقل بعد الایمان باللہ تعالیٰ مداراۃ الناس۔

ایمان باللہ کے بعد عقل مندی لوگوں کی دلجوئی کرنا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۸" (کنز العمال، ۳/۲۲۲)

مسجدوں میں روشنی کا ثبوت

۸۶۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی میں سب سے پہلے روشنی کا انتظام کیا تھا ایک مرتبہ ماہ رمضان ایک شب کو امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ پوری مسجد کریم روشنی سے منور و مجلی ہوگئی ہے تو انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی اور کہا نورت مساجدنا نور اللہ قبرک یا ابن الخطاب۔

اے ابن خطاب تو نے ہماری مسجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن و تابناک کرے۔ ملخصاً من ترجمۃ الفارسی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۰"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ مبارک جس پر ریشم کا کام تھا حضرت اسماء نے بطور تبرک و سعادت محفوظ رکھا تھا، حدیث میں ہے

۸۷۔ فی الصحیحین عن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا اخرجت جبۃ طیالسۃ

علیها لبنة شبر من دیباج کسروانی و فرجا مکفو فان به فقالت ھذہ جبة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یلبسھا۔

حضرت اسما بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک اونی جبہ کسروانی ساخت کا نکالا اس کی پلیٹ ریشمی تھی اور دونوں چاکوں پر کام تھا اور کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جبہ ہے جسے زیب تن فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۱" (مسلم ۲/ ۱۹۰، باب تحریم اناء الذھب)

فتنہ قتل سے شدید ہے

۸۸۔ در حدیث است الفتنة نائمة لعن اللہ من ایقظھا۔

فتنہ سو رہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۸" (کنز العمال، ۱۱/ ۱۱۸)

چوسر کھیلنا منع ہے اس پر دو حدیثیں

۸۹۔ چوسر (کھیل) کی نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من لعب بالنرد شیر فکانما صبغ یدہ فی لحم الخنزیر و دمہ۔

جس نے چوسر کھیلی اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت و خون میں رنگا۔ رواہ مسلم۔ (مسلم ۲/ ۲۴۰، باب تحریم اللعب بالنرد شیر) (ابو داؤد ۲/ ۶۷۵، باب فی النھی عن اللعب بالنرد)

۹۰۔ دوسری صحیح حدیث میں فرمایا من لعب بالنرد فقد عصی اللہ و رسولہ

جس نے چوسر کھیلی اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی۔ اخرجہ احمد و ابو داؤد و ابن ماجة و الحاکم عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابو داؤد ۲/ ۶۷۵، باب فی النھی عن اللعب بالنرد)

خبیث چیزوں کی بیع و شراء پر ایک حدیث

۹۱۔ احمد و مسلم و ابو داؤد و نسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث و مھر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتے کی قیمت خبیث ہے اور زنا کے عوض جو ملے وہ خبیث اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۴" (ابو داؤد ۲/ ۴۸۶، باب فی کسب الحجام) (بخاری ۱/ ۲۹۸، باب ثمن الکلب)

تعارف

اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

(حقوق العباد کا بیان)

۴ار جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۱۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ حقوق العباد کس قدر ہیں؟
بندہ کے معاف کئے بغیر یہ حق معاف ہو سکتا ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے حق العبد کی تعریف و تقسیم کی ہے پھر اصل مسئلہ کی حیثیت واقعیہ پر مکمل روشنی ڈالی ہے، چنانچہ آپ حق العبد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"حق العبد ہر وہ مطالبہ مالی ہے کہ شرعاً اس کے ذمہ کسی کے لئے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان و آزار جو بے اجازت شرعیہ کسی قول و فعل اور ترک سے کسی کے دین و آبرو، جان و مال اور جسم یا صرف قلب کو پہنچایا جائے۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ **دیون** **مظالم**

دیون، میں تمام صور عقود و مطالبہ مالیہ داخل ہیں جیسے مزدور کی اجرت، خریدی ہوئی چیز کی قیمت اور بیوی کا مہر وغیرہ۔

مظالم، قول و فعل کے ذریعہ کسی بندے کو آزار و نقصان پہنچانا جیسے کسی کو گالی دینا، غیبت کرنا وغیرہ

ان دونوں قسموں میں سے جو امر جہاں پایا جائے اسے حق العبد میں شمار کیا جائے گا۔
پھر حق کسی قسم کا ہو جب تک صاحب حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا۔
حقوق اللہ میں تو ظاہر ہے کہ اس کے سوا دوسرا معاف کرنے والا کوئی نہیں۔
اور حقوق العبد میں بھی مالک دیان عزوجل نے اپنے دار العدل کا یہی ضابطہ و قاعدہ رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا، اگرچہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان و مال اور حقوق سب کا مالک ہے مگر اس کی رحمت و لطافت ہے کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھ

ہے۔ اس سے قطع نظر صرف یہ جاننے کی خواہش رکھی کہ کوئی [illegible] اس موضوع پر [illegible] سے
[illegible] ہوا۔

ان سے اس مسئلہ حقوق العباد کی تحریر [illegible] جمادی الاول ۲۲ھ میں پیش کی گئی ہے۔

اور اس مسئلہ کی وضاحت [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے اور ہم [illegible]
ایمان [illegible] سبحانہ اللہ العزیز ولله در المصنف وله الحمد۔

احادیث

محب الامداد فی مکفرات حقوق العباد

نوع دوم ـ متعلق محو مظالم

۴۲ ـ حدیث میں ہے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں الدواوین ثلثة دیوان لایغفر الله منه شیأ و دیوان لایعبأ الله به شیأ و دیوان لایترک الله منه شیأ فاما الدیوان الذی لایغفر الله منه شیأ فالاشراک بالله و اما الدیوان الذی لایعبأ الله منه شیأ فظلم العبد نفسه فیما بینه و بین ربه من صوم یوم ترکه او صلاة ترکها فان الله تعالٰی یغفر ذلک ان شاء و یتجاوز و اما الدیوان الذی لایترک الله منه شیأ فمظالم العباد بینهم القصاص لامحالة۔

یعنی دفتر تین ہیں ایک دفتر میں سے اللہ تعالٰی کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالٰی کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تعالٰی کچھ نہ چھوڑے گا، وہ دفتر جس میں اصلاً معافی کی جگہ نہیں وہ تو شرک ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عزوجل کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا گناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی اللہ تعالٰی چاہے تو اسے معاف کر دے اور درگزر فرمائے، اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالٰی کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے۔ رواہ الامام احمد فی المسند و الحاکم فی المستدرک عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالٰی عنہا [illegible] ۱۳۲)

۴۳ ـ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لتؤدن الحقوق الی اهلها یوم القیمة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔

بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ منڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔ رواہ الائمة احمد فی المسند و مسلم فی صحیحه و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی فی الجامع عن ابی

ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۴۸" اعجب الامداد۔ (مسلم ۲/۳۲۰، باب تحریم الظلم)(کنز العمال ۳/۔ ۲۸)

۹۴۔ ایک روایت میں فرمایا حتی للذرۃ من الذرۃ

یہاں تک کہ چیونٹی سے چیونٹی کا عوض لیا جائے گا۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح۔

(مسند احمد ۳۰۳ ۔ ۱۳۴)

روز قیامت مفلس کون ہوگا؟

۹۵۔ حدیث صحیح مسلم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ ولامتاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلاۃ و صوم و زکوٰۃ و یاتی قدشتم ھذا و قذف ھذا و اکل مال ھذا و سفک دم ھذا و ضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ و ھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ماعلیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کی ہمارے یہاں تو مفلس وہ ہے جس کے پاس زرومال نہ ہو فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز روزے زکوٰۃ لے کر آئے اور یوں آئے اسے گالی دی، اسے زنا کی تہمت لگائی، اس کا مال کھایا، اس کا خون گرایا، اسے مارا تو اس کی نیکیاں اسے دی گئیں پھر اگر نیکیاں ہو چکیں اور حق باقی ہیں تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈالے گئے پھر جہنم میں پھینک دیا گیا۔ (مسلم ۲/۳۲۰، باب تحریم الظلم)(ترمذی ۲/۶۷، باب ماجاء فی شان الحساب و القصاص)

غیبت کی معصیت بھی حقوق العباد میں سے ہے

۹۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الغیبۃ اشد من الزنا۔ غیبت زنا سے سخت تر ہے کسی نے عرض کی یہ کیونکر، فرمایا الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ و ان صاحب الغیبۃ لایغفرلہ حتی یغفرلہ صاحبہ۔ زانی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے اور غیبت والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و الطبرانی فی الاوسط عن جابر بن عبداللہ و ابی سعید الخدری و البیہقی عنھما عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاوی رضویہ ج۹، ص ۴۹" اعجب الامداد (کنز العمال ،۳، ۳۳۳)

والدین و اولاد بھی ایک دوسرے کے حقوق میں گرفتار ہوں گے حدیث میں ہے

۹۷۔ الطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول انہ یکون للوالدین علی ولدھما دین فاذا کان یوم القیمۃ یتعلقان بہ فیقول انا ولد کما فیودان و یتمنیان لو کان اکثر من ذلک۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دین آتا ہوگا روز قیامت اسے لپٹیں گے یہ کہے گا میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رحم کریں وہ تمنا کریں گے کاش اور زیادہ ہوتا۔ یعنی اگر دین زیادہ ہوتا تو اس کے عوض یہاں نیکیاں زیادہ ملتیں۔

رب کریم کے حقوق العباد معاف کرانے کی ایک انوکھی تدبیر

۹۸۔ حدیث میں ہے بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذ رأیناہ ضحک حتی بدت ثنایاہ فقال لہ عمر مااضحکک یارسول اللہ بابی انت و امی۔

یعنی ایک دن حضور پرنور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ناگاہ خندہ فرمایا کہ اگلے دندان مبارک ظاہر ہوئے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان کس بات پر حضور کو ہنسی آئی ارشاد فرمایا رجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزۃ فقال احدھما وفاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبکاء ثم قال ان ذلک لیوم عظیم یحتاج الناس الی ان یحمل عنھم من اوزارھم فقال اللہ للطالب ارفع بصرک فانظر فرفع فقال یا رب اری مدائن من ذھب و قصوراً من ذھب مکللۃ باللؤلوء لای نبی ھذا او لای صدیق ھذا او لای شھید ھذا قال لمن اعطی الثمن قال یا رب و من یملک ذلک قال انت تملکہ قال بماذا قال بعفوک عن اخیک قال یا رب فانی قدعفوت عنہ قال اللہ تعالیٰ فخذ بید اخیک و ادخل الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذلک اتقوا اللہ و اصلحوا ذات بینکم فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیمۃ۔

دو مرد میری امت سے رب العزت جل جلالہ کے حضور زانوؤں پر کھڑے ہوئے ایک نے عرض کی۔ اے رب میرے میرے اس بھائی نے جو ظلم مجھ پر کیا ہے اس کا عوض میرے لئے

لے ، رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا اس کی نیکیاں تو سب ہو چکیں مدعی نے عرض کی اے رب میرے تو میرے گناہ وہ اٹھالے ، یہ فرما کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں گریہ سے بہ نکلیں ، پھر فرمایا بیشک وہ دن بڑا سخت ہے لوگ اس کے محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہوں کا کچھ بوجھ اور لوگ اٹھائیں ، مولیٰ عزوجل نے فرمایا نظر اٹھا کر دیکھ اس نے نظر اٹھائی کہا اے رب میرے میں کچھ شہر دیکھتا ہوں سونے کے اور محل کے محل سونے کے سراپا موتیوں سے جڑے ہوئے یہ کس نبی کے ہیں یا کس صدیق یا کس شہید کے ، مولیٰ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا اس کے ہیں جو قیمت دے ۔ کہا اے رب میرے بھلا ان کی قیمت کون دے سکتا ہے فرمایا تو عرض کی کیونکر فرمایا یوں کہ اپنے بھائی کو معاف کردے کہا اے رب میرے یہ بات ہے تو میں نے معاف کیا مولیٰ جل مجدہ نے فرمایا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑلے اور جنت میں لے جا ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بیان کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے آپس میں صلح کرو کہ مولیٰ عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا۔ رواہ الحاکم فی المستدرک و البیہقی فی کتاب البعث و النشور و ابویعلی فی مسندہ و سعید بن منصور فی سننہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۴۹"۔ اعجب الامداد۔

اللہ تعالیٰ روز قیامت بندوں کے آپسی مظالم و معاصی ختم فرمادے گا

۹۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا التقی الخلائق یوم القیمۃ نادی منادیا اھل الجمع تدارکوا المظالم بینکم و ثوابکم علی۔

جب مخلوق روز قیامت بہم ہو گی ایک منادی رب العزت جل و علا کی طرف سے ندا کرے گا اے مجمع والو اپنے مظلوموں کا تدارک کرلو اور تمہارا ثواب میرے ذمہ ہے۔ رواہ الطبرانی عن انس ایضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۵۰" اعجب الامداد۔

۱۰۰۔ حدیث میں ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ نے فرمایا ان اللہ یجمع الاولین و الاخرین فی صعید واحد ثم ینادی مناد من تحت العرش یا اھل التوحید ان اللہ عزوجل قد عفاعنکم فیقوم الناس فیتعلق بعضھم ببعض فی ظلامات فینادی منادیا اھل التوحید لیعف بعضکم عن بعض و علی الثواب۔

یعنی بیشک اللہ عزوجل روز قیامت سب اگلوں پچھلوں کو ایک زمین میں جمع فرمائے گا پھر زیر عرش سے منادی ندا کرے گا اے توحید والو مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حقوق معاف فرمائے لوگ

کھڑے ہوکر آپس کے مظلوں میں ایک دوسرے سے لپٹیں گے منادی پکارے گا اے توحید والو ایک دوسرے کو معاف کردو اور ثواب دینا میرے ذمہ ہے۔ رواہ ایضا عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص۰۵" اعجب الامداد۔

بندوں کے باہمی حقوق کی تلافی اور اس پر ثواب کی ضمانت اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لے گا۔

۱۰۱۔ ابن ماجہ اپنی سنن میں کاملاً اور ابوداؤد مختصراً اور امام عبداللہ بن امام احمد زوائد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ابویعلیٰ مسند اور ابن حبان ضعفا اور ابن عدی کامل اور بیہقی سنن کبریٰ و شعب الایمان و کتاب البعث والنشور اور ضیا مقدسی بافادۂ تصحیح صحیح مختارہ میں حضرت عباس بن مرداس اور امام عبداللہ بن مبارک بسند صحیح اور ابویعلیٰ و ابن منیع بوجہ آخر حضرت انس بن مالک اور ابونعیم حلیۃ الاولیاء اور امام ابن جریر طبری تفسیر اور حسن بن سفیان مسند اور ابن حبان ضعفا میں حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم اور عبدالرزاق مصنف اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبادہ بن صامت اور دارقطنی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ اور ابن مندہ کتاب الصحابہ اور خطیب تلخیص المتشابہ میں حضرت زید جد عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بطرق عدیدہ و الفاظ کثیرہ و معانی متقاربہ راوی و هذا حديث الامام عبدالله بن المبارك عن سفين الثوری عن زبير بن عدی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال وقف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعرفات وقد كادت الشمس ان تؤب فقال یا بلال انصت لی الناس فقال انصتوا لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانصت الناس فقال یا معشر الناس اتانی جبریل آنفا فاقرأنی من ربی السلام و قال ان الله عزوجل غفر لاهل عرفات و اهل المشعر و ضمن عنهم التبعات فقام عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فقال یا رسول الله هذا لنا خاصة قال هذا لكم و لمن اتی من بعدكم الی یوم القيمة فقال عمر بن الخطاب كثر خير الله و طاب۔

یعنی حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا یہاں تک کہ آفتاب ڈوبنے پر آیا اس وقت ارشاد ہوا اے بلال لوگوں کو میرے لئے خاموش کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر پکارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاموش ہو، لوگ ساکت ہوئے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا اے لوگو ابھی جبریل نے حاضر ہوکر مجھے میرے رب کا سلام و پیام پہنچایا کہ اللہ عزوجل نے عرفات و مشعر الحرام والوں کی

مغفرت فرمائی اور ان کے باہمی حقوق کا خود ضامن ہو گیا، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی یارسول اللہ کیا یہ دولت خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا تمہارے لئے اور جو تمہارے بعد قیامت تک آئیں سب کے لئے، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی خیر کثیر و پاکیزہ ہے۔

سمندر میں جہاد کرنے والا اگر ڈوب کر شہید ہو جائے تو بندوں کے سب مطالبے جو اس پر تھے اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔

۱۰۲۔ ابن ماجہ سنن اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ اور ابونعیم حلیہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب اور شیرازی کتاب الالقاب میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی و اللفظ لابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغفر لشہید البر الذنوب کلہا الا الدین و یغفر لشہید البحر الذنوب والدین۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق العباد، اور جو دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ و حقوق العباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۱" اعجب الامداد۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۰۴، باب فضل غزو البحر)

جس مسلمان کو ظالم گرفتار کر کے بیکسی کی حالت میں قتل کرے اس پر حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا ہے

۱۰۳۔ بزار ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قتل الصبر لایمر بذنب الا محاہ۔

قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے

۱۰۴۔ نیز بزار ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قتل الرجل صبرا کفارۃ لما قبلہ من الذنوب۔

آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے

بدعتی جس طرح بھی قتل کیا جائے وہ شہید نہ ہوگا کہ شہادت کے لئے ایمان شرط ہے۔

۱۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو ان صاحب بدعۃ مکذبا

بالقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن و المقام لم ینظراللہ فی شئ من امرہ حتی یدخلہ جھنم۔

اگر کوئی بدمذہب تقدیر ہر خیر و شر کا منکر خاص حجر اسود و مقام ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم و صابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ زرہ

ابو الفرج فی العلل من طریق کثیر بن سلیم ثنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکرہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۱" عجب الامداد۔

جس نے شرعی ضرورت کے لئے دین لیا اور ادا کی فکر میں رہا مگر ادا نہ کرسکا تو اللہ تعالیٰ یہ حق بھی معاف فرما کر اپنے ذمہ کرم وعطا پر لے گا

۱۰۶۔ احمد و بخاری و ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ اور طبرانی معجم کبیر میں بسند صحیح حضرت میمون کردی اور حاکم مستدرک اور طبرانی کبیر میں حضرت ابوامامہ باہلی اور احمد و بزار و طبرانی و ابو نعیم بسند حسن حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق اور ابن ماجہ و بزار حضرت عبداللہ بن عمرو اور بیہقی مرسلا قاسم مولائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و اللفظ لمیمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادان دینا ینوی قضاءہ اداہ اللہ عنہ یوم القیمۃ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی دین کا معاملہ کرے کہ اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل اس کی طرف سے روز قیامت ادا فرمادے گا۔ (کنزالعمال ۶/۱۲۹)

۱۰۷۔ حدیث ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ مستدرک میں یہ ہیں حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں من تداین بدین و فی نفسہ وفاءہ ثم مات تجاوز اللہ عنہ و ارضی غریمہ بما شاء۔

جس نے کوئی معاملہ دین کیا اور دل میں ادا کی نیت رکھتا تھا پھر موت آگئی اللہ عزوجل اس سے درگزر فرمائے گا اور دائن کو جس طرح چاہے راضی کردے گا۔ نیک و جائز کام کی قید حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ظاہر ہے کہ اس میں ضرورت جہاد و ضرورت تجہیز و تکفین مسلمان و ضرورت نکاح کو ذکر فرمایا۔ (کنزالعمال ۶/۱۲۸)

۱۰۸۔ بخاری تاریخ اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک میں راوی حضور سید عالم صلی

تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینہ مالم یکن دینہ فیما یکرہ اللہ۔

بیشک اللہ تعالیٰ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے جب تک کہ اس کا دین اللہ تعالیٰ کے ناپسند کام میں نہ ہو۔ (ابن ماجہ ۲/ ۱۷۵، باب من ادان دینا الخ)

۱۰۹۔ ابن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (کی حدیث میں ہے) کہ رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے تو جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کر دینے کے سبب وہ دین نہ رہ گیا بلکہ اتی علی اما حرق و اما سرق و اما وضیعۃ۔ آگ لگ گئی یا چوری ہو گئی یا تجارت میں ٹوٹا پڑا یوں رہ گیا، مولیٰ عزوجل فرمائے گا صدق عبدی فانا احق من قضی عنک۔ میرا بندہ سچ کہتا ہے سب سے زیادہ میں مستحق ہوں کہ تیری طرف سے ادا فرمادوں پھر مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلہ میزان میں رکھ دے گا کہ نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل سے داخل جنت ہوگا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۱۵ اعجب الامداد" (کنز العمال ۶/ ۲۳۸)

مقربین سے اگر کوئی تقصیر واقع ہو تو اللہ تعالیٰ وقوع تقصیر سے پہلے اسے معاف فرمادیتا ہے

حدیث قدسی میں رب عزوجل فرماتا ہے

۱۱۰۔ قد اعطیتکم من قبل ان تسألونی و قد اجبتکم من قبل ان تدعونی و قد غفرت لکم من قبل ان تعصونی۔

میں نے تم کو تمہارے مجھ سے سوال کرنے سے پہلے ہی دیدیا اور تمہاری دعا قبول کی تمہارے دعا کرنے سے پہلے اور تم کو معاف کردیا تقصیر سے پہلے۔ (مولف)

صحابہ کی لغزشیں اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ رحمت میں لے کر معاف فرمادے گا اور انہیں جنت میں عالیشان مکان عطا فرمائے گا

۱۱۱۔ حدیث میں ہے ستکون لاصحابی زلۃ یغفر اللہ لھم لسابقتھم معی۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے بعض صحابہ سے لغزش ہوگی (یعنی آپسی مشاجرات) جسے اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اس وجہ سے کہ انہوں نے میرا ساتھ دیا (مولف) (بلکہ مولیٰ تعالیٰ وہ حقوق اپنے ذمہ کرم پر لے کر ارباب حقوق

کو حکم تجاوز فرمائے گا اور باہم صفائی کرا کر آمنے سامنے جنت کے عالیشان تختوں پر بٹھائے گا۔ منہ)

۱۱۲۔ اسی مبارک قوم کے سرور و سردار حضرات اہل بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جنہیں ارشاد ہوتا ہے اعملوا ماشئتم قد غفرت لکم۔

جو چاہو کرو میں تمہیں بخش چکا

۱۱۳۔ انہیں کے اکابر سادات سے حضرت عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے لئے بارہا فرمایا گیا ما علی عثمن مافعل (عمل) بعد هذه ما علی عثمن مافعل (عمل) بعد هذه۔

آج عثمٰن کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، آج سے عثمٰن کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

"فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۲" اعجب الامداد۔ (ترمذی ۲/ ۲۱۱ مناقب عثمان بن عفان)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد نہم

نوافل کے ذریعہ سے بندے کو تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور اس سے خدائی قدرتوں کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں

۱۱۴۔ صحیح بخاری شریف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب العزت تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به و یده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها۔

یعنی میرا بندہ بذریعہ نوافل میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے پھر جب میں اسے دوست رکھتا ہوں تو میں خود اس کا وہ کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ جس سے کوئی چیز پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں جس سے چلتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۵) (بخاری ۲، ۹۶۳ ... ...)

رضائے رب رضائے والدین میں مضمر ہے

۱۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طاعة الله طاعة الوالد معصية الله معصية الوالد۔

اللہ کی اطاعت ہے والد کی اطاعت اور اللہ کی معصیت ہے والد کی معصیت ... ...

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (... ... ، ۲۰۴ ، ۹ ...)

والدین کی فرمانبرداری باعث دخول جنت اور نافرمانی دخول نار کا سبب ہے ... ...

۱۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں هما جنتك و نارك۔

ماں باپ تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں۔ ... ...

تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۹، باب بر الوالدین)

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظه۔

والد جنت کے سب دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے اب تو چاہے تو اس دروازہ کو اپنے ہاتھ سے کھودے خواہ نگاہ رکھ۔ رواہ الترمذی و صححہ و ابن ماجۃ و ابن حبان عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی ۲/ ۱۲، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین) (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۹، باب بر الوالدین)

۱۱۸۔ حدیث میں ہے ایک جوان نزع میں تھا اسے کلمہ تلقین کرتے تھے نہ کہا جاتا تھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا کہہ لاالہ الا اللہ عرض کی نہیں کہا جاتا معلوم ہوا کہ ماں ناراض ہے اسے راضی کیا تو کلمہ زبان سے نکلا۔ رواہ الامام احمد و الطبرانی عن عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۵/ ۱۷)

نیک اولاد وہ ہے جو باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابیه۔

بیشک سب نکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۸" (مسلم ۲/ ۳۱۴، باب فضل صلة اصدقاء الاب الخ)

۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماں باپ کے ساتھ نکوکاری کے طریقوں میں یہ بھی شمار فرمایا واکرام صدیقهما۔

ان کے دوست کی عزت کرنا۔ رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ و ابن حبان فی صحاحهم عن مالك بن ربیعة الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۹" (ابوداود ۲/ ۲۰۰، باب فی بر الوالدین) (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۹، باب صل من کان ابوك يصل)

والدین میں سے کس کا حق زیادہ ہے؟

۱۲۱۔ اس سلسلے میں بہت حدیثیں دلیل ہیں کہ ماں کا حق باپ کے حق سے زائد ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں سالت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای الناس اعظم حقا علی المرأة قال زوجها قلت فای الناس حقا علی الرجل قال امه۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا میں نے عرض کی اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا اس کی ماں کا۔ رواہ البزار بسند حسن و الحاکم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۹" (الترغیب و الترھیب، ۳/ ۵۳، ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

۱۲۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال امك قال ثم من قال ابوك۔

ایک شخص نے خدمت اقدس حضور پرنور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ میں حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ سب سے زیادہ کون اس کا مستحق ہے کہ میں اس کے ساتھ نیک رفاقت کروں فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیری ماں، عرض کی پھر فرمایا تیرا باپ۔ رواہ الشیخان فی صحیحھما۔ (بخاری ۲/ ۸۸۳، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

۱۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بابیہ۔

میں آدمی کو وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کی ماں کے حق میں، وصیت کرتا ہوں اس کے باپ کے حق میں۔ رواہ الامام احمد و ابن ماجۃ و الحاکم و البیھقی فی السنن عن ابی سلامۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۹" (ابن ماجہ ۲/ ۲۶۸، باب بر الوالدین)

مدینہ کو یثرب کہنا ناجائز و گناہ ہے

۱۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ۔

جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۵/ ۳۶۱)

۱۲۵۔ حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں یقولون یثرب وھی المدینۃ۔

وہ (منافقین) اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔ رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/ ۴۴۴، باب المدینۃ تنفی خبثھا الخ)

سمی المدینة طابة۔

۱۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ سمی المدینة طابة۔
بیشک اللہ عزوجل نے مدینے کا نام طابہ رکھا۔ رواہ الائمة احمد و مسلم و النسائی عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۶۱" (مسلم ۱/ ۴۴۵، باب المدینة تنفی خبثھا الخ)

مردوں کے لئے ریشم کی حرمت پر چند حدیثیں

۱۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرة۔
ریشم نہ پہنو کہ جو اسے دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہ پہنے گا۔ رواہ الشیخان عن امیرالمومنین و النسائی و ابن حبان و الحاکم و صححہ عن ابی سعید الخدری و الحاکم عن ابی ھریرة و ابن حبان عن عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ (نسائی ۲/ ۲۹۶، التشدید فی لبس الحریر الخ)

۱۲۸۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لبسہ فی الدنیا لم یدخل الجنة۔
جو دنیا میں ریشم پہنے گا جنت میں نہ جائے گا۔ رواہ عن امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۶۴" (نسائی ۲/ ۲۹۶، التشدید فی لبس الحریر الخ)

۱۲۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما یلبس الحریر (فی الدنیا) من لاخلاق لہ فی الاخرة۔
(دنیا میں) ریشم وہ پہنے گا جس کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ رواہ الشیخان و اللفظ للبخاری۔ (بخاری ۲/ ۸۶۷، باب لبس الحریر)

۱۳۰۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من لبس ثوب حریر البسہ اللہ عزوجل یوم القیمة ثوبا من النار۔
جو ریشم پہنے گا اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائے گا۔ رواہ احمد والطبرانی عن جویریة رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔ (مسند احمد ۷/ ۴۵۷)

۱۳۱۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں من لبس ثوب حریر البسہ اللہ تعالیٰ یوما من نار و لکن لیس من ایامکم و لکن من ایام اللہ الطوال۔

جو ریشم پہنے اللہ تعالیٰ اسے ایک دن کال آگ پہنائے گا وہ دن تمہارے دنوں میں سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ان لمبے دنوں سے یعنی ہزار برس کا ایک دن۔ رواہ الطبرانی "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۵" (کنز العمال، ۱۹/ ۲۳۱)

۱۳۲۔ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا لیا پھر فرمایا ان هذين حرام على ذكور امتي۔

بیشک یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ رواہ ابوداؤد و النسائی "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۶۵" (ابوداؤد ۲/ ۵۶۱، باب فی الحریر للنساء)

ذریعہ حرام سے روزی حاصل کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۱۳۳۔ اخرج عبدالرزاق في مصنفه عن يحيىٰ بن العلاء عن بشر بن نمير عن مكحول ثنا يزيد بن عبد ربه عن صفوان بن امية رضي الله تعالىٰ عنه قال كنا عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فجأ عمرو بن قرة فقال يا رسول الله ان الله كتب علي الشقوة و ما اراني ارزق الا من دني بكفي فاذن لي في الغناء من غير فاحشة فقال لااذن لك ولا كرامة و لانعمة ابتغ على نفسك وعيالك حلالا فان ذلك جهاد في سبيل الله و اعلم ان عون الله تعالىٰ مع صالحي التجار۔ هكذا اخرجه في معرفة الصحابة من طريق الحسن بن ابي الربيع عن عبدالرزاق ذكره الحافظ في الاصابة۔

یعنی عمرو بن قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ میں بہت تنگ حال رہتا ہوں اس حیلہ (یعنی غناء ۔ گانا) کے سوا دوسری صورت سے مجھے رزق ملتا معلوم نہیں ہوتا مجھے ایسے گانے کی اجازت فرمادیجئے جس میں کوئی امر خلاف حیا نہیں، فرمایا اصلاً کسی طرح اجازت نہیں اپنے اور اپنے بال بچوں کے لئے حلال روزی تلاش کرو کہ یہ بھی راہ خدا میں جہاد ہے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ۔

رزق حلال طلب کرنے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۳۴۔ حدیث حسن میں ہے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ و علی آلہ فرماتے ہیں طلب الحلال واجب على كل مسلم۔

رزق حلال کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اخرجه الطبراني في الاوسط عن انس

بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال، ۴/۲)

۱۳۵۔ الامام احمد بسند جيد عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم والذی نفسی بيده لان ياخذ احدكم حبله فيذهب به الی الجبل فيحتطب ثم ياتی به فيحمله علی ظهره فياكله خير له من ان يسأل الناس ولان ياخذ ترابا فيجعله فی فيه خير له من ان يجعل فی فيه ماحرم الله عليه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی قسم آدمی رسی لے کر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے ان کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اسے بیچ کر کھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔"فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۔"(مسند احمد ۲/۵۰۶)

آدمی کی شرافت یہ ہے کہ وہ عزت کی بات قبول کرے حدیث میں ہے

۱۳۶۔ سعيد بن منصور فی سننه عن سفين بن عيينة عن عمرو بن دينار عن محمد بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال القی لعلی كرم الله تعالیٰ وجهه و سادة فقعد عليها و قال لاياباى الكرامة الاحمار۔ ورواه الديلمی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فذكره۔

امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کہیں تشریف فرما ہوئے صاحب خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی امیر المومنین اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا کوئی گدھا ہی عزت کی بات قبول نہ کرے گا۔"فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۔"

قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے دعوت اور خوان نعمت ہے۔

۱۳۷۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان هذا القرآن مأدبة الله فاقبلوا مأدبته مااستطعتم۔

بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کی طرف سے تمہاری دعوت ہے تو جہاں تک ہو سکے اس کی دعوت قبول کرو۔ رواہ الحاکم و صححه عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال، ۱/۵۲۹)

۱۳۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم كل مودب يحب ان يؤتی ادبه و ادب الله القرآن فلا تهجروه۔

ہر دعوت کرنے والا دوست رکھتا ہے کہ لوگ اس کی دعوت میں آئیں اور اللہ عزوجل کا خوانِ نعمت قرآن ہے تو اسے نہ چھوڑو۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۷" (کنز العمال، ۱ر ۴۵۸)

بت پرستی کی ابتداء کیسے ہوئی اس پر دو حدیثیں

۱۳۹۔ بخاری وغیرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلکوا اوحی الشیطان الی قومهم ان انصبوا الی مجالسهم التی کانوا یجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلك اولئك و نسخ العلم عبدت.

(ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر) قوم نوح کے صالحین کے نام تھے جب یہ لوگ انتقال کر گئے تو شیطان نے لوگوں کو ورغلایا کہ ان لوگوں کی جائے نشست میں کچھ مجسمے نصب کئے جائیں اور انہیں صالحین کے نام پر ان مجسموں کے بھی نام رکھے جائیں (تاکہ ان صالحین کی یاد باقی رہے) تو لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن ان کی ابھی پرستش نہیں ہوئی مگر جب یہ لوگ مر گئے اور بعد کے لوگوں کو حقیقت حال کی معلومات نہ رہی تو ان مجسموں کی پوجا ہونے لگی۔ (مولف) (بخاری ۲ر ۷۳۲، باب ودا و لاسواعا الخ)

۱۴۰۔ فاکہی عبداللہ بن عبید بن عمیر سے راوی قال اول ماحدثت الاصنام علی عهد نوح و کانت الابناء تبر الاباء فمات رجل منهم فجزع علیه ابنه فجعل لا یصبر عنه فاتخذ مثالا علی صورته فکلما اشتاق علیه نظره ثم مات ففعل به کما فعل ثم تتابعوا علی ذلك فمات الاباء فقال الابناء ماتخذ هذه آباؤنا الا انها کانت آلهتهم فعبدوها۔

بت پرستی کی ابتدا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی چونکہ بیٹے باپ کے پیرو ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی مر گیا، اس کے بیٹے نے اس پر آہ و فغاں کیا اور اس پر صبر نہیں کر پایا تو اس نے اس کی صورت کی ایک تمثیل بنالی، جب اس کے دیکھنے کا مشتاق ہوتا تو اسے دیکھ لیتا، پھر وہ بھی جب مر گیا تو اس کے ساتھ بھی ویسا ہی ہوا جیسا اس نے کیا تھا یہاں تک کہ لوگ اسی رسم پر قائم رہے اور ان کے آباء مر گئے تو ان کے بیٹوں نے کہا کہ ہمارے آباء نے یہ پرستش کے لئے بنایا پس ان کے بیٹے ان مجسموں کی پوجا کرنے لگے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۶۴"

سلام کرتے وقت جھکنا نہ چاہیے کہ حدیث میں ہے

۱۴۱۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند الترمذی قال اینحنی له قال لا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کیا سلام کرتے وقت جھکنا چاہیے تو فرمایا کہ نہیں۔ (مولف) (ترمذی ۲/ ۹۲، باب ماجأ فی المصافحة)

مقربین بارگاہ کے دست وپا چومنا جائز ہے

۱۴۲۔ امام بخاری در ادب مفرد و امام ابو داؤد در سنن و بیهقی از زارع بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کنند فجعلنا نتبادر فنقبل یدرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و رجله۔

(یعنی جب وفد عبدالقیس بارگاہ رسالت میں پہنچا دور سے جمال جہاں آراء پر نظر پڑی لوگوں نے بے تابانہ اپنے آپ کو سواریوں سے گرادیا اور دوڑتے ہوئے آئے) پھر ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست و پا چومنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرنے لگے۔ (مولف)

(ابو داؤد ۲/ ۷۰۹، باب قبلة الرجل)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعائے رحمت سے زوجین میں الفت ہو گئی حدیث میں ہے

۱۴۳۔ البیهقی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان امراة شکت زوجها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اتبغضنیه قالت نعم قال ادنیار ؤ سکما فوضع جبهتها علی جبهة زوجها ثم قال اللهم الف بینهما و حبب احدهما الی صاحبه ثم لقیته المراة بعد ذلك فقبلت رجلیه فقال کیف انت و زوجك قالت ماطارف و لاتالد و لاولد باحب الی منه فقال اشهد انی رسول الله قال عمر و انا اشهد انك رسول الله۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک عورت نے اپنے شوہر کی شکایت کی حضور نے فرمایا کیا تم اس کو مبغوض رکھتی ہو یعنی برا تی ہو عرض کی ہاں حضور نے فرمایا دونوں اپنے اپنے سر میرے قریب لاؤ پھر حضور نے عورت کی پیشانی کو اس کے شوہر کی پیشانی پر رکھا اور فرمایا اے اللہ ان دونوں کے درمیان محبت و الفت استوار فرمادے، پھر کچھ دنوں کے بعد عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور قدمان مبارک کو بوسہ دیا حضور نے فرمایا کہ تم اور تمہارے شوہر کیسے ہو عرض کی کوئی نیا اور کہنہ اور کوئی لڑکا مجھے ان سے زیادہ محبوب نہیں ہے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں بیشک میں اللہ کا رسول ہوں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور

میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج۹، ص۶۶" (دلائل النبوۃ، ص ۴۰۷)

درخت نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حدیث میں ہے

۱۴۴۔ الحاکم فی المستدرك وقال صحیح الاسناد ان رجلا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول اللہ ارنی شیأ ازداد به یقیناً فقال اذهب الی تلك الشجرة فادعها فذهب الیها فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یدعوك فجأت حتی سلمت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال لها ارجعی فرجعت قال ثم اذن فقبل راسه و رجلیه و قال لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها۔

ایک آدمی نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے، حضور نے فرمایا کہ جاؤ اس درخت کو بلا لاؤ، اس شخص نے اس درخت کے پاس جاکر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھے بلا رہے ہیں وہ درخت آیا اور حضور کو سلام کیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا جاؤ واپس جاؤ اس شخص نے حضور سے ہاتھ پاؤں چومنے کی اجازت مانگی پھر اس نے حضور کے سر مبارک اور قدمان مبارک کا بوسہ دیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کے لئے سجدے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ وہ شوہروں کو سجدہ کریں۔ (مولف) "فتویٰ رضویہ، ج۹، ص۶۶"۔ (دلائل النبوۃ، ص ۳۵۰)

داڑھی کا طول فاحش حد اعتدال سے خارج اور خلاف سنت و مکروہ ہے اور ایک مشت سے جو زیادہ ہو اس کا تراشنا جائز ہے اس پر چند حدیثیں

۱۴۵۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من سعادة المرأ خفة لحيته۔ آدمی کی سعادت سے ہے داڑھی کا ہلکا ہونا۔ یعنی یہ کہ بیحد دراز نہ ہو۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر و ابن عدی فی الکامل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما۔

۱۴۶۔ امام محمد کتاب الآثار میں فرماتے ہیں اخبرنا ابو حنیفة عن الهیثم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه کان یقبض علی لحیته ثم یقص ماتحت القبضة۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ریش مبارک اپنی مٹھی میں لے کر جس قدر زیادہ

ہوتی کم فرما دیتے۔ یعنی ایک مشت سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔ (مولف)

۱۴۷۔ ابوداؤد و نسائی مروان بن سالم سے راوی رأیت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ریش مبارک مٹھی میں لیتے جو زیادہ ہوتی کاٹ دیتے۔ (مولف)

۱۴۸۔ مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ میں ہے کان ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبض علی لحیتہ فیاخذ مافضل من القبضۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی داڑھی مٹھی میں لے کر جو زیادہ ہوتی کم کر دیتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۶۹"

۱۴۹۔ جامع ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من عرضھا و طولھا۔

یعنی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کے بال طول و عرض سے لیتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۷۰" (ترمذی ۲/ ۱۰۵، باب ماجاء فی الاخذ من اللحیۃ)

سفید مرغ کے بارے میں ایک حدیث

۱۵۰۔ حدیث میں خروس سپید پالنے کی ترغیب ہے۔ البیھقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدیک یوذن بالصلوٰۃ من اتخذ دیکا ابیض حفظ من ثلثۃ من شر کل شیطان و ساحر و کاھن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ نماز کیلئے اذان دیتا ہے یعنی جگاتا ہے جس نے سپید مرغ پالا تو تین چیزوں کے شر سے محفوظ رہا شیطان، جادوگر اور کاہن کے شر سے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۷۱"

لوگوں سے ان کے مقام و مرتبہ کے اعتبار سے برتاؤ کریں اس پر دو حدیثیں

۱۵۱۔ ذکر عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان ننزل منازلھم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہم لوگوں سے ان کے مرتبہ کے اعتبار سے برتاؤ کریں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۷۴"

۱۵۲۔ ابوداؤد فی سننہ عن میمون بن ابی شبیۃ ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مر بھا رجل علیہ ثیاب و ھیأۃ فاقعدتہ فاکل فقیل لھا فی ذلک فقالت قال رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلھم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سے ایک خوش لباس والا آدمی گزرا تو اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ (اور ایک سائل گزرا تو اسے ایک ٹکڑا عطا فرمادیا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے بارے میں استفسار ہوا تو فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص سے اس کے مرتبہ کے لائق برتاؤ کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۳" (ابوداؤد ۲/ ۶۶۵، باب فی تنزیل الناس منازلھم)

کسی مکان کا دروازہ کھلا ہو تو اس کی طرف دیکھنا منع ہے حدیث میں ہے

۱۵۳۔ فی الصحیحین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقوأ عینہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کے گھر میں بے اس کی اجازت کے جھانکے تو گھر والوں کو اس کی آنکھیں پھوڑنی جائز ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۷۶" (مسلم ۲/ ۲۱۲، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ)

شادی کے موقع پر چھوٹی بچیوں کا دف بجا بجا کر گانا جائز ہے

۱۵۴۔ اخرج الامام البخاری فی صحیحہ من الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلس منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف و یندبن من قتل من ابائی یوم بدر۔ الحدیث۔

ربیع بنت معوذ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زفاف کے وقت تشریف لائے تو میرے بستر پر بیٹھ گئے جیسے تمہارا میرے پاس بیٹھنا تو کچھ کنواری لڑکیاں دف بجانے لگیں اور بدر کے دن ہمارے آباء میں سے جو مقتول ہوئے ان پر رونے لگیں۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۷۳، باب ضرب الدف فی النکاح و الولیمۃ)

شادی کی تقریب میں انصار کرام گانے کو پسند کرتے ہیں

۱۵۵۔ و اخرج ایضا عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا زفت امرأۃ الی رجل من الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما کان معکم لھو

فان الانصار یعجبهم اللهو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو انصار کے ایک آدمی کے پاس زفاف کے لئے بھیجا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کھیل کا سامان نہیں ہے؟ جب کہ انصار کھیل کو (جو جائز ہیں) پسند کرتے ہیں۔ (مولف) (بخاری ۲/۷۷۵، باب النسوۃ اللاتی یهدین المراۃ الخ)

مدینہ منورہ میں شادیوں کے موقع پر ایک عورت گایا کرتی تھی

۱۵۶۔ اخرج القاضی المحاملی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما فی هذا الحدیث انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال ادرکیها یا زینب لامراۃ کانت تغنی بالمدینة۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے زینب اس عورت کو جانتی ہو جو مدینہ میں گایا کرتی تھی۔ (مولف)

انصار کرام غزل گوئی کو پسند کرتے ہیں

۱۵۷۔ اخرج ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال انکحت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها ذات قرابة لها من الانصار فجأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال اهدیتم الفتاة قالوا نعم قال ارسلتم معها من تغنی قالت لا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان الانصار قوم فیهم غزل فلو بعثتم معها من یقول اتیناکم اتیناکم، فحیانا و حیاکم۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انصار کے ایک رشتہ دار کا نکاح کرایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نے لڑکی کو کچھ ہدیہ دیا ہے، عرض کی ہاں پھر حضور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجو یعنی چھوٹی بچی کو، حضرت عائشہ نے کہا کہ نہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار تو غزل گوئی کو پسند کرتے ہیں یعنی وہ غزل جو ہزل آمیز نہ ہو، کاش تم اس کے ساتھ ان کو بھیجتے جو کہتے ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ (مولف) (ابن ماجہ ۱/۱۳۸، باب الغناء و الدف)

حلال و حرام کے مابین فرق کرنے والی دو آوازیں

۱۵۸۔ اخرج احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة عن محمد بن طالب الجمعی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فصل مابین الحلال و الحرام الصوت والدف۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وحرام کے درمیان فرق کرنے والی چیز (گانے بجانے کی چیزوں میں) آواز اور دف ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۸۷" (ابن ماجہ ۱/ ۱۳۸، باب اعلان النکاح)

دوسرے کا خط اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا منع ہے

۱۵۹۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار۔

جو اپنے بھائی کا خط بے اس کی اجازت کے دیکھے وہ بلاشبہ آگ دیکھ رہا ہے۔ رواہ ابوداؤد فی سننہ و الحاکم و صححہ و ابن منیع فی مسندہ۔

بغیر اجازت کسی کے دروازے کا پردہ اٹھا کر جھانکنا منع ہے۔

۱۶۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما رجل کشف سترا فادخل بصرہ قبل ان یوذن فقد اتی حدا لایحل ان یاتیہ و لو ان رجلا فقأ عینہ لھدرت.

جو شخص کوئی پردہ کھول کر قبل اجازت نگاہ کرے وہ ایسی ممنوع بات کا مرتکب ہے، جو اسے جائز نہ تھی اور کوئی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔ رواہ الامام احمد فی مسندہ عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۷۶" (مسند احمد ۶/ ۲۳۱)

جلق کرنا ناجائز وحرام ہے

۱۶۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ناکح الید ملعون۔

جلق لگانے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

اگر جوان آدمی اسلام قبول کرے اور ختنہ کی طاقت رکھے تو ضرور کرے۔

۱۶۲۔ حدیث میں ہے ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الق عنك شعر الکفر و اختتن۔

زمانہ کفر کے بال اتار پھر اپنا ختنہ کر۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد عن عثیم بن کلیب

الحضرمی الجھنی عن ابیہ عن جلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۰ "(مسند احمد ۴/ ۲۲۵)

پاجامہ اچھا اور عمدہ لباس ہے اور حضور نے اس کے پہننے والے کے لئے دعا کی ہے

۱۶۳۔ حدیث میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ سے عرض کی کیا حضور پاجامہ پہنتے ہیں فرمایا اجل فی السفر و الحضر و باللیل و النھار فانی امرت بالستر فلم اجد شیأ استرمنہ۔

ہاں سفر و حضر میں شب و روز پہنتا ہوں اس لئے کہ مجھے ستر کا حکم ہوا میں نے اس سے زیادہ ساتر کسی شئ کو نہ پایا۔ رواہ ابویعلی و ابن حبان فی الضعفاء و الطبرانی فی الاوسط و الدار قطنی فی الافراد و العقیلی فی الضعفاء عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مگر یہ حدیث بشدت ضعیف ہے۔ حتی ان اباالفرج اوردہ علی عادتہ فی الموضوعات و الصواب کما بینہ الامام السیوطی و اقتصر علیہ الحافظ ابن حجر وغیرہ انہ ضعیف فقط تفرد بہ یوسف بن زیادۃ الواسطی آہ۔

ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے خریدنا بسند صحیح ثابت ہے۔ رواہ الائمۃ احمد و الاربعۃ و ابن حبان و صححہ عن سوید بن قیس و احمد و النسائی فی قصۃ اخری عن مالك بن عمیرۃ الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۳"

۱۶۴۔ رواہ ابونعیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول من لبس السراویل ابراھیم الخلیل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میں پہلے جس نے پاجامہ پہنا ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ ہیں۔

۱۶۵۔ رواہ الترمذی و العقیلی فی الضعفاء و ابن عدی و الدیلمی عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ بلفظ اللھم اغفر للمتسرولات من امتی یا ایھا الناس اتخذوا السراویلات فانھا من استر ثیابکم و خصوصاً من نسائکم۔ و فی الحدیث قصۃ و فی اسانید مقال ربما یتقوی بتعدد طرقہ خلافا لصنیع ابی الفرج۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت سے پاجامہ پہننے والی عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کی اور مردوں کو تاکید فرمائی کہ خود بھی پہنیں اور اپنی عورتوں کو پہنائیں کہ اس میں ستر زیادہ ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۴ "(کنز العمال ۱۹ / ۲۳۴)

پانی یا شربت کی سبیل لگانا جائز و مستحب اور کار ثواب ہے اور اس سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کثرت ذنوبک فاسق الماء تتناثر کما یتناثر الورق من الشجر فی الریح العاصف۔

جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے۔ رواہ الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۸۸" (کنز العمال ۱۲۰/۳)

اعلان نکاح کے لئے شادیوں میں چھوٹی لڑکیوں کو گانا جائز ہے حدیث میں ہے

۱۶۷۔ اخرج الطبرانی عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جواری یغنین و یقلن حیوتانحیکم فقال لاتقولوا ھکذا و لکن قولوا حیانا و حیاکم فقال رجل یا رسول اللہ ترخص الناس فی ھذا قال نعم اخ نکاح لاسفاح۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات کچھ نوخیز لڑکیوں سے ہوئی جو گا رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں ایسی حیات جو ہم تمہیں دیتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسامت کہو بلکہ کہو کہ اللہ ہمیں زندہ رکھے اور تمہیں بھی جلائے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ حضور لوگوں کو اس کی رخصت مرحمت فرما رہے ہیں فرمایا ہاں نکاح کے بھائی نہ کہ زنا کے۔ (مولف)

۱۶۸۔ اخرج النسائی عن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظة بن کعب و ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی عرس و اذاجوار یغنین فقلت (انتما صاحبا) ای صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و (من) اھل بدر یفعل ھذا عندکم فقال اجلس ان شئت فاسمع معنا و ان شئت فاذھب فانہ قد رخص لنا فی اللھو عند العرس۔

عامر بن سعد نے کہا کہ میں ایک شادی میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا ناگاہ چھوٹی بچیاں گانے لگیں میں نے کہا اے بدری صحابہ رسول یہ آپ کے پاس ایسا کرتی ہیں؟ فرمایا بیٹھ جاؤ اگر چاہو تو ہمارے ساتھ سنو اور اگر جانا چاہو تو چلے جاؤ کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو تقریب شادی میں کھیل اور گانے کی اجازت دی ہے۔ یعنی ایسا گانا

جو خلاف شرع نہ ہو اور ایسا باجا جوف کے سوا نہ ہو اور ایسی گانے والی جو چھوٹی بچیوں کے علاوہ نہ ہو
ان شرائط کے ساتھ تقریب شادی میں گانا بجانا جائز ہے ورنہ نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹،
ص ۷۸" (نسائی ۲/ ۹۲، اللہو و الغناء عند العرس)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پاجامہ زیب تن کیا

۱۶۹۔ حدیث میں ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام روز مکالمہ طور اون کا پاجامہ پہنے تھے
رواہ الترمذی و استغربہ و الحاکم و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان علی موسیٰ یوم کلمہ ربہ کساٗ صوف و
کمۃ صوف وجبۃ صوف و سراویل صوف و کانت نعلاہ من جلد حمار میت۔

عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام
سے جس دن رب نے کلام فرمایا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اون کی چادر، اون کا قمیص، اون کا
جبہ اور اون کا پاجامہ زیب تن کیے ہوئے تھے اور ان کے جوتے مردہ گدھا کے چمڑے کے تھے۔
(مولف) (ترمذی ۱/ ۳۰۴، باب ماجاءٗ فی لبس الصوف)

عورتوں کو دو بالشت تک پائچے لٹکانے کی اجازت ہے

۱۷۰۔ روی النسائی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ عن ام المومنین ام
سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کم تجر
المراۃ من ذیلہا قال شبرا قالت اذا ینکشف عنہا قال فذراع لاتزید علیہ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
پوچھا گیا کہ عورت اپنا پائچہ کتنا بڑھائے حضور نے فرمایا کہ ایک بالشت، ام سلمہ نے عرض کی
جب تو موضع ستر کھل جائے گا فرمایا تو ایک ذراع اس سے زیادہ نہیں۔ (مولف) (نسائی
۲/ ۲۹۹، ذیول النساء)

عورتوں کو ایسا تنگ وچست لباس ممنوع ہے جس سے اس کے اعضا کی ساخت محسوس ہو
اور یہ کہ ایسی عورتوں کو بغور دیکھنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۱۷۱۔ قولہ علیہ الصلاۃ و السلام من تأمل خلف امراۃ و رأی ثیابہا حتی تبین لہ
حجم عظامہا لم یرح رائحۃ الجنۃ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے کسی عورت کے پچھائے (پیٹھ

وغیرہ) اور اس کے لباس وغیرہ کو بغور دیکھا (یعنی گھورتا رہا) یہاں تک کہ اس کے اعضاء قالب کی بناوٹ اس کی نظر میں آگئی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۸۴"

داڑھی کی شرعی حد کے علاوہ بال تراشنا جائز ہے

۱۷۲۔ غرائب میں ہے کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول للحلاق ابلغ العظمین فانهما منتهی اللحیة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نائی سے فرماتے تھے کہ جبڑوں کی ہڈیوں تک داڑھی کے بال تراش لو کہ وہ دونوں ہڈیاں داڑھی کی انتہا اور حد ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۶"

دوسروں کو کھانا کھلانا مندوب و باعث اجر ہے

۱۷۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ عزوجل یباهی ملئكة بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے (کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کر رہے ہیں)۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب عن الحسن مرسلا۔

مرثیہ سننا یا پڑھنا گناہ و حرام ہے

۱۷۴۔ حدیث میں ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ رواہ ابوداؤد و الحاکم عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۸۸" (ابن ماجہ ۱/ ۱۱۵، باب ماجاء فی البکاء علی المیت)

گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بارے میں پانچ حدیثیں

۱۷۵۔ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا یا بنی اذا دخلت علی اهلك فسلم یکون برکة علیك و علی اهل بیتك۔

اے میرے بیٹے جب تو اپنے اہل پر داخل ہو تو سلام کرو وہ برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل خانہ پر۔ رواہ عنه الترمذی و قال حسن غریب۔ (ترمذی ۲/ ۹۹، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیته)

۱۷۶۔ حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا اذا دخلتم بیوتکم فسلموا

علی اهلها فان الشیطان اذا سلم احدکم لم یدخل بیته۔

جب تم اپنے گھروں میں جاؤ تو اہل خانہ پر سلام کرو کہ جب تم میں کوئی گھر میں جاتے سلام کرتا ہے تو شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۹/۲۸۵)

۱۷۷۔ صحیح مسلم و سنن ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل بیته بداء بالسواک۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کاشانۂ اقدس میں تشریف فرما ہوتے پہلے مسواک فرماتے۔ (یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کے لئے تھی کہ سلام معظم نام ہے تو اس کے ادا کو مسواک فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ منہ) (مسلم ۱/۱۲۸، باب السواک)

۱۷۸۔ صحیح مسلم شریف کتاب النکاح باب فضیلة اعتاقه امته ثم یتزوج، حدیث طویل انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکاح ام المومنین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے فجعل یمر علی نسائه فیسلم علی کل واحدة منهن سلام علیکم کیف انتم یا اهل البیت۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات پر گزرنا شروع فرماتے پھر ان میں ہر ایک پر سلام فرماتے اور سلام علیکم کے بعد مزاج پرسی کرتے۔ (مسلم ۱/۴۶۰، باب مذکور)

۱۷۹۔ دوسری روایت میں ہے فخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اتبعته فجعل حجر نسائه یسلم علیهن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور میں سایہ دار ہمراہ تھا ازواج مطہرات کے حجروں پر تشریف لے جاتے اور انہیں سلام فرماتے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۹۰" (مسلم ۱/۴۶۱، باب فضیلة اعتاقة امته الخ)

حصول برکت کے لئے گلے میں دعاء وغیرہ لکھ کر لٹکانے کا ثبوت

۱۸۰۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر حبیس فی سبیل اللہ داغ فرمایا تھا (حالانکہ ان کی رانیں بہت محل بے احتیاطی ہیں مگر برکت کے لئے ایسا لکھنا یا لکھانا درست ہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۹۳" (تاریخ الطبری ۲/۱۰۵، حسنہ الدرة زندیہ السودبی)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرنا دخول نار کا باعث ہے

۱۸۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من یقل علی مالم اقل فلیتبو مقعدہ من النار۔

جو مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ فرمائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ، ج ۹، ص ۹۶" (بخاری ۱/ ۲۱ باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بے ضرورت شرعیہ ستر دیکھنا دکھانا موجب لعنت ہے

۱۸۲۔ حدیث میں ہے لعن اللہ الناظر و المنظور الیہ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

موضع ستر دیکھنے اور دکھانے والے پر اللہ کی لعنت۔ یعنی دونوں مستحق لعنت خداوندی ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ، ج ۹، ص ۸۷"

ایفائے عہد کی نیت کے باوجود وعدہ پورا نہ کر سکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں

۱۸۳۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخلف ان یعد الرجل و من نیتہ ان یفی و لکن الخلف ان یعد الرجل و من نیتہ ان لایفی ۔ رواہ ابویعلی فی مسندہ عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ایفائے عہد کی نیت ہو اور آدمی وعدہ وفا نہ کر سکے تو یہ خلف وعدہ نہیں ہے ہاں خلف وعدہ یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرلے اور ایفا کی نیت نہ ہو۔ (مولف) (کنز العمال ۳/ ۲۰۰)

بے وجہ شرعی مومن سے مقاطعہ ممنوع ہے۔

۱۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتھاجروا ولاتدابروا و لا تباغضوا و لا تنافسوا و کونوا عباداللہ اخوانا۔

آپس میں ایک دوسرے کو نہ چھوڑو نہ ایک دوسرے کو پشت دو نہ بغض و حسد رکھو اور نہ آپس میں مبالغہ کرو بلکہ اللہ کے مخلص بندے اور آپس میں بھائی ہو جاؤ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۸۹" (بخاری ۲/ ۸۹۶، باب قولہ یاایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا الخ)

کتابت صحیفہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۸۵۔ سنن دارمی شریف میں ہے اخبرنا مالک بن اسمعیل ثنا مندل بن علی

العنزی حدثنی جعفر بن ابی المغیرة عن سعید بن جبیر قال کنت اجلس الی ابن عباس فاکتب فی الصحیفة حتی تمتلئ ثم اقلب نعلی فاکتب فی ظهورھما۔

سعید بن جبیر نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھ کر صحیفہ میں لکھ رہا تھا جب وہ بھر گیا تو اپنی نعلین کو پلٹ کر ان کی پشت پر لکھتا۔ یعنی اسوقت کاغذ نہیں تھا چمڑا، ہڈی یا درخت کے پتوں پر لکھا کرتے تھے، اور جن نعلین پر ابن عباس نے لکھایا ممکن ہے وہ دائمی استعمالی نہ ہو بلکہ نماز وغیرہ کے لئے ہو۔ (مولف)

کافروں کے ہدایا و تحائف کے بارے میں چند حدیثیں۔

۱۸۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کے ہدیئے قبول بھی فرمائے ہیں اور رد بھی فرمائے، کسریٰ بادشاہ ایران نے ایک خچر نذر کیا قبول فرمایا الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ان کسریٰ اھدیٰ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغلة فرکبھا بحبل من شعر ثم اردفنی خلفه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بادشاہ ایران نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں ایک خچر نذر کیا حضور نے قبول فرمایا اور بالوں کی رسی سے اس پر سواری فرمائی پھر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ (مولف)

۱۸۷۔ یوہیں بادشاہ فدک نے چار اونٹنیاں پر بار نذر کیں قبول فرمائیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیں۔ رواہ ابوداؤد عن بلال المؤذن رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فیه انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال لبلال فاقبضھن واقض دینك۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ اونٹنیاں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا کردیں اور فرمایا کہ انہیں لو اور اپنا قرض ادا کردو۔ (مولف)

۱۸۸۔ یوہیں قیصر روم وغیرہ سلاطین کفار کے ہدایا قبول فرمائے احمد و الترمذی عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھه قال اھدیٰ کسریٰ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقبل منه و اھدی قیصر فقبل منه واھدت له الملوك فقبل منھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کسریٰ شاہ ایران نے ہدیہ بھیجا تو قبول فرمایا اور قیصر روم اور دیگر سلاطین نے ہدیئے بھیجے تو حضور نے قبول فرمائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۶۴" (ترمذی ۱/ ۲۸۶ باب ما جاء فی قبول ھدایا المشرکین)

۱۸۹۔ قتیلہ بنت عبدالعزی بن سعد اپنی بیٹی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور کچھ گوشت کے زندہ جانور پنیر، گھی ہدیہ لائی، بنت الصدیق نے نہ ہدیہ لیا نہ ماں کو گھر میں آنے دیا کہ تو کافرہ ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آیت اتری لاینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔

اللہ تعالیٰ ان کافروں کے ساتھ نیک سلوک سے تمہیں منع نہیں فرماتا جو تم سے دین میں نہ لڑے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہدیہ لو اور گھر میں آنے دو۔ رواہ الامام احمد عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (یہ حدیثیں کافروں سے ہدیہ لینے کے جواز کی ہیں اور نیچے کچھ ایسی حدیثیں آرہی ہیں جن میں کافروں کا ہدیہ رد فرمادینے کا ذکر ہے۔ مولف) (مسند احمد ۴/۵۶۹)

۱۹۰۔ عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش از اسلام کوئی ہدیہ یا ناقہ نذر کیا فرمایا تو مسلمان ہے؟ عرض کی نہ، فرمایا انی نھیت عن زبد المشرکین۔

میں کافروں کی دی ہوئی چیز لینے سے منع کیا گیا ہوں۔ رواہ عنہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و قال حسن صحیح۔ (ترمذی ۱/۲۸۶، باب ماجاء فی قبول ھدایا المشرکین)

۱۹۱۔ یوہیں ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا اسلام لا انکار کیا فرمایا انی لااقبل ھدیۃ مشرک۔

میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (کنز العمال ۶/۶۲)

۱۹۲۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا انا لانقبل شیأ من المشرکین۔

ہم مشرکوں سے کوئی چیز قبول نہیں فرماتے۔ رواہ احمد و الحاکم عن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (مسند احمد ۴/۴۰۵)

ہدیہ میں اگر کوئی مصلحت نہیں ہے تو لینا مباح ہے

۱۹۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الھدیۃ تذھب بالسمع و القلب و البصر۔

ہدیہ آدمی کو اندھا بہرا دیوانہ کر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنہ لسیوطی وضعفہ الھیثمی وغیرہ۔ (کنز العمال ۶/۶۱)

۱۹۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الهدية تعور عين الحكيم۔
ہدیہ حکیم کی آنکھ اندھی کر دیتا ہے۔ اخرجه الديلمي عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما بسند ضعيف۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۹۴" (کنز العمال، ۶/۶۱)

صاحب قرآن اور حفظ قرآن کے بارے میں تین حدیثیں

۱۹۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں يجئى صاحب القرآن يوم القيمة فيقول يا رب حله. الحديث۔
یعنی قرآن والا قیامت کے روز آئے گا پس قرآن عرض کرے گا اے رب میرے اسے خلعت عطا فرما تو اس شخص کو تاج کرامت عطا فرمائیں گے پھر عرض کرے گا اے رب میرے اور زیادہ کر تو اسے حلۂ بزرگی پہنائیں گے پھر عرض کرے گا اے رب میرے اس سے راضی ہو جا تو اللہ جل جلالہ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ اور ہر آیت پر ایک نیکی زائد کی جائے گی۔ (الترغيب و الترهيب ۲/ ۳۵۰، کتاب قراۃ القرآن)

۱۹۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يقال لصاحب القرآن اقراء وارق و رتل. الحديث ۔ رواه الترمذی و ابن ماجه و اللفظ للترمذی۔
یعنی صاحب قرآن کو حکم ہوگا کہ پڑھ اور چڑھ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے تو اسے دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا کہ تیرا مقام اس پچھلی آیت کے نزدیک ہے جسے تو پڑھے گا۔ حاصل یہ کہ ہر آیت پر ایک ایک درجہ اس کا جنت میں بلند کرتے جائیں گے جس کے پاس جس قدر آیتیں ہوں گی اسی قدر درجے اسے ملیں گے۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۹ باب ما جاء من قرأ حرفا من القرآن الخ)

۱۹۷۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل القرآن و من تعلمه. الحديث.
رواه ابن ماجة و النسائي۔
یعنی حافظ قرآن اگر شب کو تلاوت کرے تو اس کی مثال اس توشہ دان کی ہے جس میں مشک بھرا ہو اور اس کی خوشبو تمام مکانوں میں مہکے اور جو شب کو سو رہے اور قرآن اس کے سینے میں ہو تو اس کی کہاوت مانند اس توشہ دان کے ہے کہ جس میں مشک ہے اور اس کا منہ باندھ دیا جائے۔ "فتوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۴" (ابن ماجہ ۱/ ۱۹، باب فضل من تعلم القرآن و علمه)

تحفوں کا محبت و رغبت پیدا کرنے میں بڑا اثر ہوتا ہے۔

۱۹۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تهادو اتحابوا۔ رواه ابويعلى

بسند جید عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
یعنی ہدیہ دو ہدیہ لو آپس میں محبت بڑھاؤ۔ (مولف) (کنز العمال، ۶/ ۶۰)
مصافحہ کرنے سے آپسی کدورت مٹ جاتی ہے حدیث میں ہے
۱۹۹۔ عند ابن عساکر تصافحوا یذھب الغل عنکم۔
آپس میں مصافحہ کرکہ کھوٹ یعنی کینہ چلا جائے گا۔ (مولف) (کنز العمال، ۶/ ۶۰)
ہدیہ سے محبت زیادہ ہوتی ہے
۲۰۰۔ و عندہ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا رفعتہ تھادو اتزدادو احبا۔ الحدیث۔
ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعا مروی ہے کہ ہدیہ دو ہدیہ لو اور محبت زیادہ کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۹۳" (کنز العمال، ۶/ ۶۱)
ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا ممنوع اور رب کی ناراضگی کا سبب ہے اس مضمون پر مشتمل پانچ حدیثیں
۲۰۱۔ پائچوں کا کعبین سے نیچا ہونا جسے عربی میں اسبال کہتے ہیں اگر براہ عجب و تکبر ہے تو قطعا ممنوع و حرام ہے اور اس پر وعید شدید وارد۔ اخرج الامام الھمام محمد بن اسماعیل البخاری فی صحیحہ قال حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لاینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جرازارہ بطرا۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا جو تکبر سے ازار لٹکائے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۶۱، باب من جر ثوبہ خیلاءً)
۲۰۲۔ روی ابوداؤد و ابن ماجۃ من حدیث ابی سعید الخدری فی حدیث عبداللہ بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جر ثوبہ مخیلۃ (خیلاً) لم ینظر اللہ یوم القیمۃ۔ الحدیث۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو براہ تکبر ازار لٹکائے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۶۴، باب ماجاء فی اسبال الازار)
۲۰۳۔ اخرج الامام العلام مسلم بن الحجاج القشیری فی صحیحہ قال حدثنا یحییٰ بن یحییٰ قال قرأت علی مالک عن نافع و عبداللہ بن دینار و زید بن اسلم کلھم

یخبرہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال لاینظر اللہ الی من جر ثوبہ خیلاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا جو ازراہ تکبر ازار لٹکائے۔ (مولف) قلت و بمثلہ روی البخاری و النسائی و الترمذی فی صحاحھم بالاسانید المختلفۃ و الالفاظ المتقاربۃ۔ (مسلم ۲/ ۱۹۴، باب تحریم جر الثوب خیلاء الخ)

۲۰۴۔ اخرج البخاری فی صحیحہ قال حدثنا بن یونس فذکر باسنادہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ قال ابوبکر یا رسول اللہ احد شقی ازاری یسترخی الا ان اتعاھد ذلک منہ فقال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لست ممن یصنعہ خیلاء. قلت و بنحوہ روی ابوداؤد و النسائی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو براہ تکبر ازار لٹکائے روز قیامت اللہ تعالٰی اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میری ازار ایک جانب سے لٹک جاتی ہے حضور نے فرمایا تو ان میں سے نہیں ہے جو ایسا براہ تکبر کرتا ہو۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۶۰، باب من جر ازارہ من غیر خیلاء)

۲۰۵۔ بخاری و نسائی میں ہے مااسفل الکعبین من الازار ففی النار۔

ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۶۱، باب ما اسفل من الکعبین ففی النار)

نصف ساق تک پائچوں کا ہونا بہتر و عزیمت ہے

۲۰۶۔ فی صحیح مسلم حدثنی ابوالطاھر قال انا ابن وھب قال اخبرنی عمر بن محمد عن عبداللہ ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال زد فزدت فما زلت اتحرھا بعد فقال بعض القوم الی این فقال انصاف الساقین۔

عبداللہ سے مروی ہے کہ اپنے ازار بلند کرو میں نے اوپر اٹھایا پھر کہا کہ اور زیادہ کرو میں نے اور اونچا کیا پھر اس کے بعد کبھی نہیں لٹکایا بعض لوگوں نے کہا کہ کہاں تک لٹکایا جائے تو فرمایا کہ نصف ساق تک۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۹، ص ۹۹" (مسلم ۲/ ۱۹۵، باب تحریم جر الثوب خیلاء الخ)

پائچہ کا پشت پا پر ہونا کوئی مضائقہ نہیں

۲۰۷۔ روی ابو داؤد فی سننہ قال حدثنا مسدد نا یحیٰ عن محمد بن ابی یحیٰ حدثنی عکرمۃ انہ رای ابن عباس یأتزر فیضع حاشیۃ ازارہ من مقدمہ علی ظہر قدمہ و یرفع من مؤخرہ قلت لم تأتزر ھذہ الازارۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتزرھا۔

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ کنارۂ ازار کو آگے کی جانب سے ظاہر قدم پر لٹکائے ہیں اور پیچھے کی جانب سے اٹھادیتے ہیں میں نے عرض کیا یہ ازار آپ نے کیوں لٹکایا ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی لٹکاتے دیکھا ہے۔(مولف)(ابوداؤد ۲/ ۵۶۶، باب فی قدر موضع الازار)

پائچہ نصف ساق تک ہونا چاہئے

۲۰۸۔ فی حدیث ابی سعید الخدری مما رواہ ابو داؤد و ابن ماجۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ازرۃ المومن الی انصاف ساقیہ۔ الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا ازار نصف ساق تک ہے۔

(مولف)" فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۹۹"(ابن ماجہ ۲/ ۲۶۴، باب موضع الازار ابن)

سانپوں کو قتل کرنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۲۰۹۔ سانپ کا قتل مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم کیا ہے یہاں تک کہ اس کے قتل کی حرم میں اور محرم کو بھی اجازت ہے اور جو خوف سے چھوڑ دے اس کے لئے لفظ لیس منی حدیث من وارد۔ فی صحیح البخاری قال عبداللہ بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی غار اذ نزلت علیہ و المرسلت فتلقینا ھا من فیہ و ان فاہ لرطب بھا اذ خرجت حیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوھا قال فابتدرناھا فسبقتنا قال فقال وقیت شرکم کما وقیتم شرھا۔

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں تھے تو سورۂ والمرسلت نازل ہوا ہم حضور سے سن کر پڑھنے لگے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دہن مبارک نزول سورت کے باعث مرطوب تھا ناگاہ ایک سانپ نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کر دو عبداللہ نے کہا کہ ہم آگے بڑھے تو سانپ چل پڑا تو حضور نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچا جس طرح تم اس کے شر سے محفوظ رہے اور اسی کے مثل مسلم ونسائی نے روایت کیا۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۷۳۴، باب قولہ فاذا قراناہ الخ)

۲۱۰۔ فی صحیح مسلم یسأل (سأل) رجل ابن عمر مایقتل من الدواب وھو محرم قال حدثنی (حدثتنی) احدی نسوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یأمر بقتل لکلب العقور و الفارۃ و العقرب و الحدیأ و الغراب و الحیۃ قال وفی الصلاۃ ایضا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا کہ حالت احرام میں کس کس جانور کا قتل جائز ہے فرمایا کہ ازواج مطہرات میں سے ایک نے ہم سے حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاگل کتا، چوہا، بچھو، چیل، کوا اور سانپ کے مارنے کا حکم فرماتے تھے ابن عمر نے کہا کہ ان جانوروں کا قتل نماز میں بھی جائز ہے۔ (مولف) (مسلم ۱/ ۳۸۲، باب مایندب للمحرم وغیرہ قتلہ الخ)

۲۱۱۔ فی صحیح النسائی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال خمس یقتلھن محرم الحیۃ و الفارۃ و الحداءۃ و الغراب الا بقع و الکلب العقور۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانوروں کو محرم بھی قتل کر سکتا ہے وہ یہ ہیں سانپ، چوہا، چیل، ایسا کوا جس میں سیاہی اور سفیدی ہو، اور پاگل کتا، (مولف) (بخاری ۱/ ۲۴۶، باب مایقتل المحرم من الدواب) (مسلم ۱/ ۳۸۲، باب مایندب للمحرم وغیرہ قتلہ الخ)

۲۱۲۔ فی سنن ابی داؤد عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال خمس قتلھن حلال فی الحرم الحیۃ و العقرب والحداءۃ و الفارۃ والکلب العقور۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانوروں کا حرم میں بھی قتل حلال ہے سانپ، بچھو، چیل، چوہا، اور پاگل کتا۔ (مولف)

۲۱۳۔ فی صحیح مسلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر محرما بقتل حیۃ بمنیٰ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محرم کو منیٰ میں سانپ مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

(مولف)"فتاوی رضویہ ج۹، ص۱۰۰" (مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۱۴۔ فی سنن ابی داؤد عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات کلھا الا الجان الابیض الذی کانہ قضیب فضۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام سانپوں کے قتل کا حکم فرمایا مگر وہ سفید چھوٹا سانپ جو چاندی کا ڈنڈا ہے یعنی اسے قتل نہ کیا جائے کیونکہ جن سفید سانپ کی شکل اختیار کرتا ہے لہذا اس کے مارنے سے اجتناب کرو۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۳۱۳، باب فی قتل الحیات)

۲۱۵۔ روی الزیلعی عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا ذوالطفیتین والابتر و ایاکم و الحیۃ البیضأ فانھا من الجن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبیث اور زہریلے سانپوں کو قتل کرو اور سفید سانپ کے مارنے سے بچو کہ وہ جن ہے۔ (مولف) (ذوالطفیتین کہ اس کی پیٹھ پر دو خط سپید ہوتے ہیں اور ابتر کہ ایک قسم ہے سانپ کی کبود رنگ کوتاہ دم اور ان دونوں قسموں کے سانپوں کا خاصہ ہے کہ جس کی آنکھ پر ان کی نگاہ پڑے اندھا ہو جائے، زن حاملہ اگر انہیں دیکھ لے حمل ساقط ہو۔ منہ) (مسلم ۲/ ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

گھروں میں رہنے والے سانپوں کا قتل بے انذار و تحذیر کے ممنوع ہے

۲۱۶۔ فی صحیح مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان بالمدینۃ نفرا من الجن قد اسلموا فمن رأی شیأ من ھذہ العوامر فلیوذنہ ثلاثا فان بداء لہ بعد فیقتلہ فانہ شیطان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مدینہ میں جنات کا ایک گروہ ایمان لے آیا ہے تو تم میں جو ان گھروں میں رہنے والے سانپوں میں سے دیکھے تو اسے تین دن کی مہلت دے اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے ماردے کہ وہ شیطان ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۰۰" (مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۱۷۔ و فی روایتہ ان لھذہ البیوت عوامر فاذا رأیتم شیأ منھا فاخرجوا علیھا ثلاثا فان ذھب و الا فاقتلوہ فانہ کافر۔

گھروں میں رہنے والے کچھ سانپ ہیں جب ان میں سے کچھ دیکھو تو انہیں تین دن نکالو پس اگر چلا جائے تو بہتر ہے ورنہ اسے قتل کردو کہ وہ کافر ہے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل

الحیات وغیرھا)

۲۱۸۔ و فی روایۃ ان بالمدینۃ جنا قد اسلموا فاذا رأیتم شیأ فاذنوہ ثلثۃ ایام فان بدالکم بعد ذلک فاقتلوہ انما ھو شیطان۔

بیشک مدینہ منورہ میں کچھ جن ہیں جو اسلام لے آئے ہیں جب ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن کی مہلت دو پھر اگر اس کے بعد بھی ظاہر ہو تو اسے مار دو کہ وہ شیطان ہے۔ (مولف)

(مسلم ۲/ ۲۳۵، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۱۹۔ فی صحیح مسلم کان ابن عمر یقتل الحیات کلھن حتی، حدثنا ابولبابۃ بن عبدالمنذر البدری ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن قتل جنان البیوت فامسک۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمام سانپوں کو قتل کیا کرتے تھے یہاں تک کہ ابولبابہ بدری نے ان سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے چھوٹے سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو ابن عمر باز رہے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۲۰۔ و فی روایۃ نھی عن قتل الجنان التی فی البیوت۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر کے چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۲۲۱۔ قال القاضی روی ابن حبیب عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یقول انشدک بالعھد الذی اخذ علیکم سلیمن بن داؤد ان لاتوذونا و لاتظھرن لنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں (جنات کے انذار و تحذیر کے لئے) کہ میں تم کو قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیمن بن داؤد علیہما الصلاۃ والسلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں ایذا مت دو اور ہمارے سامنے ظاہر مت ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۱"

۲۲۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ظھرت الحیۃ فی المسکن فقولوا لھا انا نسئلک بعھد سلیمن بن داؤد ان لاتوذینا فان عادت فاقتلوھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گھر میں سانپ ظاہر ہو تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں بوسیلہ عہد نوح و عہد سلیمان بن داؤد علیہم الصلاۃ والسلام کے کہ

ہمیں ایذا مت دے پھر اگر اور ظاہر ہو تو اسے مار دو۔ (مولف) رواہ ابوعیسیٰ الترمذی ثم قا
ھذا حدیث حسن غریب۔ (ترمذی ا / ۲۷۴، باب فی قتل الحیات)

۲۲۳۔ فی سنن ابی داؤد ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل ع
حیات البیوت فقال اذا رأیتم مثلھن (منھن) شیأ فی مسککم فقولوا انشدکن العہ
الذی اخذ علیکن نوح انشدکن العھد الذی اخذ علیکن سلیمن ان لاتوذ
(لاتوذونا) فان عدن فاقتلوھن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھروں میں رہنے والے سانپوں کے بارے میں پوچ
گیا تو فرمایا کہ جب تم اپنے گھروں میں ان میں سے کچھ دیکھو تو کہو کہ میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس
عہد کی جو تم سے نوح علیہ السلام نے لیا تھا میں تمہیں قسم دلاتا ہوں اس عہد کی جو تم سے سلیما
علیہ السلام نے لیا تھا کہ ہمیں ایذا مت دو تو اگر پھر دکھائی دیں تو انہیں قتل کر دو۔ (مولف) "فتاو
رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۱" (ابوداؤد ۲ / ۷۱۳، باب فی قتل الحیات)

پانچ چیزیں فطرت سے ہیں

۲۲۴۔ فی صحیح مسلم ابن الحاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابی ھریرۃ عن
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال قال الفطرۃ خمس او خمس من الفطرۃ الختان
و الاستحداد و تقلیم الاظفار و نتف الابط و قص الشارب۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں ختنہ کرنا، حلق
عانہ، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، اور مونچھوں کو پست کرنا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص
۱۰۱" (مسلم ا / ۱۲۸، باب خصال الفطرۃ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قمیص مبارک نیم ساق تک تھا [illegible]
۲۲۵۔ حاکم نے بتصحیح اور ابوالشیخ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبس قمیصا و کان فوق الکعبین۔
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیص مبارک زیب تن فرماتے اور وہ ٹخنوں سے اوپر
ہوتا تھا۔ (مولف) (کنز العمال ۷ / ۶۳)

کبھی حضور علیہ السلام نے کم لمبا قمیص مبارک بھی زیب تن فرمایا ہے
۲۲۶۔ بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کان لہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیص من قطن قصیر الطول قصیر الکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک سوتی قمیص مبارک تھا لمبائی میں کچھ کم تھا اور آستین مبارک بھی چھوٹی تھی۔ (مولف) (کنز العمال ۷/۶۵)

سفید کپڑا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے

۲۲۷۔ حدیث میں ہے البسوا الثیاب البیض فانہا اطہر واطیب و کفنوا فیہا موتاکم سفید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاکیزہ اور خوب ہیں اور اپنے اموات کو سفید کفن دو۔ رواہ احمد و الاربعۃ عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۰۴"

(نسائی ۲/۲۹۷، الامر بلبس البیض من الثیاب)

گانے کی حرمت پر ایک حدیث

۲۲۸۔ در حدیث آمدہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود لا یحل تعلیم المغنیات و لا بیعھن و اثما نھن حرام۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گانے والی عورتوں کو تعلیم دینا اور ان کی بیع وشرا کرنا حلال نہیں اور ان کی قیمت بھی حرام ہے۔ (مولف) رواہ الامام البغوی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دنیا کی مذمت اور ذکر اللہ کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۲۹۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ و ما والاہ و عالما او متعلما۔

دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے ملعون ہے، بجز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور اس چیز کے کہ جسے وہ دوست رکھے اور عالم ومتعلم۔ (مولف) رواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(ابن ماجہ ۲/۳۱۲، باب مثل الدنیا)

۲۳۰۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا امر بمعروف او نہیا عن المنکر او ذکر اللہ۔

دنیا و مافیہا ملعون ہے، مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اللہ کا ذکر۔ (مولف) رواہ البزار عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عند الطبرانی فی الاوسط کحدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۰۹" (کنز العمال ۳/۱۰۱)

تلاوت قرآن اور اس کی تعلیم و تعلّم سے متعلق آٹھ حدیثیں

۲۳۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن و علمه. رواه البخاری و الترمذی و ابن ماجة۔

یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (ترمذی ۲/۱۱۸، باب ماجاء فی تعلیم القرآن)

۲۳۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما سمعت الملئكة القرآن . الحدیث . رواه الدارمی۔

جب فرشتوں نے قرآن سنا بولے خوشی ہو اس امت کے لئے جس پر یہ نازل ہوا اور خوشی ہو ان سینوں کے لئے جو اسے اٹھائیں گے اور یاد کریں گے اور خوشی ہو ان زبانوں کے لئے جو اسے پڑھیں گے اور تلاوت کریں گے۔

۲۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیده لهو اشد تفصیا من الابل فی عقلها۔ رواه البخاری و مسلم۔

یعنی نگاہ رکھو قرآن کو اور اسے یاد کرتے رہو سو قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ قرآن زیادہ چھوٹنے پر آمادہ ہے ان اونٹوں سے جو اپنی رسیوں میں بندھے ہوں۔ یعنی جس طرح بندھے ہوئے اونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی محافظت و احتیاط نہ کی جائے تو رہا ہو جائیں، اس سے زیادہ قرآن کی کیفیت ہے اگر اسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اور اس دولت بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۰۴" (بخاری ۲/۷۵۳، باب استذکار القرآن و تعاهده)

۲۳۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفه شیء من القرآن کالبیت الخراب۔ رواه الترمذی۔

یعنی جسے قرآن یاد نہیں وہ ویرانے گھر کے مانند ہے، یعنی جیسے گھروں کی زینت ان کے رہنے والوں اور عمدہ آرائشوں سے ہوتی ہے اسی طرح خانۂ دل کی زینت قرآن مجید سے ہے جسے قرآن یاد ہے اس کا دل آباد ہے ورنہ ویرانہ و برباد۔ (ترمذی ۲/۱۱۹، باب ماجاء فیمن قراء حرفا من القرآن الخ)

۲۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اهل القرآن لاتوسدوا القرآن و اتلوه

حق تلاوته من آناء الليل و النهار و افشوه. الحديث۔ رواہ البیھقی و الطبرانی۔
یعنی اے قرآن والو قرآن کو تکیہ نہ بنالو کہ پڑھ کے یاد کر کے رکھ چھوڑا پھر نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا بلکہ اسے پڑھتے رہو دن رات کی گھڑیوں میں جیسے اس کے پڑھنے کا حق ہے اور اسے افشا کرو کہ خود پڑھو لوگوں کو پڑھاؤ یاد کراؤ اس کے پڑھنے یاد کرنے کی ترغیب دو۔ (کنزالعمال ۱/ ۵۳۹)

۲۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة. الحديث۔ رواہ البخاری و مسلم۔
یعنی جو شخص قرآن مجید میں مہارت رکھتا ہے وہ نیکوں اور بزرگوں اور وحی و کتابت یا لوح محفوظ کے لکھنے والوں یعنی انبیاء و ملائکہ علیھم الصلاۃ والسلام کے ساتھ ہے اور جو قرآن کو بزور پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۰۵، باب فی ثواب قراءة القرآن) (مسلم ۱/ ۲۶۹، باب فضیلة حافظ القرآن)

۲۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن امرء يقرء القرآن ثم ينسها. الحديث ۔ رواہ ابوداؤد و الدارمی۔
یعنی جو شخص قرآن پڑھ کر بھول جائے گا قیامت کو خدا کے پاس کوڑھی ہو کر رہے گا۔
(ابوداؤد ۱/ ۲۰۷، باب التشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسیه)

۲۳۸۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علی ذنوب امتی۔ الحدیث۔ رواہ الترمذی۔
حاصل یہ کہ میری امت کے گناہ میرے حضور پیش کئے گئے تو میں نے گناہ اس سے بڑا نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی ایک سورۃ یا ایک آیت ہو پھر وہ اسے بھلا دے۔" فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۰۵" (ترمذی ۲/ ۱۱۹، باب ماجاء فیمن قراء حرفا من القرآن ۔ باب)

مرد و عورت کو ایک دوسرے کی مشابہت ناجائز اور سبب لعنت ہے

۲۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهين من الرجال بالنساء۔
اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت پیدا کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔ رواہ الائمة احمد و البخاری و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ " فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۰۸" (بخاری ۲/ ۸۷۴، باب المتشبهين

بالنساء الخ)

۲۴۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعن اللہ الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ و المرأۃ تلبس لبسۃ الرجل۔ رواہ ابوداؤد و الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔

اللہ کی لعنت اس مرد پر کہ عورتوں کے پہننے کی چیز پہنے اور اس عورت پر کہ مردوں کے پہننے کی چیز استعمال کرے۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶ باب فی لباس النساء)

۲۴۱۔ حدیث حسن سنن ابوداؤد میں ہے حدثنا محمد بن سلیمان نوین و بعضہ قرأت علیہ عن سفین عن ابن جریج عن ابن ابی ملیکۃ قال قیل لعائشۃ ان امرأۃ تلبس النعل فقالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء۔

یعنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی ایک عورت مردانہ جوتا پہنتی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے مردانی عورتوں پر۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۱۰۸" (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶، باب فی لباس النساء)

رمل کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۲۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دربارۂ رمل سوال ہوا ارشاد فرمایا کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک۔

بعض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کچھ خط کھینچا کرتے تھے تو جس کی لکیریں ان خطوط سے موافق ہوں وہ ٹھیک ہے۔ (ورنہ رمل پھینکنا جائز نہیں۔ مؤلف) رواہ مسلم فی صحیحہ و احمد و ابوداؤد و النسائی عن معاویۃ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۱۱۳" (مسلم ۲/ ۲۳۲، باب تحریم الکہانۃ الخ)

تین کھیلوں کے علاوہ سب ممنوع ہیں

۲۴۳۔ در حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمدہ است کل شیء یلھو بہ الرجل باطل الا رمیۃ بقوسہ و تادیبہ فرسہ و ملاعبتہ امرأتہ فانھن من الحق۔ یعنی تیر آدمی جس چیز سے بھی کھیلتا ہے سب باطل ہے سوائے تین کھیل کے کہ وہ حق ہیں یعنی تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور اپنی بیوی سے ملاعبت۔ (مولف) رواہ احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ و الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ و الطبرانی فی

الاوسط عن امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۰۹"

(ترمذی ۱/ ۲۹۳، باب ماجاء فی فضل الرمی الخ)

ذکر اللہ کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۴۴۔ حدیث قدسی و ان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملأ خیر منہم۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رب عزوجل فرماتا ہے بندہ اگر میرا ذکر کسی جماعت میں کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا چرچا کرتا ہوں۔ (مولف) رواہ البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ و احمد عن انس بسند صحیح۔

(مسلم ۲/ ۳۴۱، ۳۴۳، باب الحث علی ذکر اللہ. باب فضل الذکر و الدعاء)

۲۴۵۔ و الطبرانی فی الکبیر و البزار فی المسند باسناد جید و البیہقی فی الشعب کلهم عن ابن عباس والطبرانی فیہ بسند حسن عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم و لفظ هذا لایذکرنی فی ملأ الا ذکرتہ فی الرفیق الاعلی۔

جب کوئی میرا ذکر ایک جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کا چرچا رفیق اعلیٰ میں کرتا ہوں۔

(مولف)(کنزالعمال، ۱/ ۷۷ ۴)

حلقہ ذکر ریاض جنت ہے

۲۴۶۔ حدیث اذامررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا و ما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو چرو یعنی ان کے پھل سے تمتع کرو، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں فرمایا حلقہ ذکر۔ (مولف) اخرجہ احمد و الترمذی و حسنہ والبیہقی فی الشعب عن انس و ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر و عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی ۲/ ۱۹۱، ابواب جامع الدعوات)

۲۴۷۔ حدیث۔ یا ایها الناس ان للہ سرایا من الملئکۃ تحل و تقف علی مجالس الذکر فی الارض فارتعوا فی ریاض الجنۃ قالوا و این ریاض الجنۃ قال مجالس الذکر. الحدیث۔

اے لوگوں اللہ کے فرشتوں کی کچھ جماعتیں ہیں جو زمین میں مجلس ذکر کے پاس آتی جاتی

ہیں تو تم جنت کی کیاری میں چرو یعنی اس سے فائدہ اٹھاؤ، صحابہ نے عرض کی ریاض جنت کہاں ہے فرمایا ذکر کی مجلسیں۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابویعلی و البزار و الطبرانی فی الاوسط و الحکیم و الحاکم و البیهقی فی الشعب و ابن شاهین و ابن عساکر عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحح الحاکم سندہ۔ (کنزالعمال، ۱/ ۳۹۰)

ذکر اللہ سے سکینہ اور وقار نازل ہوتا ہے

۲۴۸۔ حدیث۔ لایقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملئکۃ و غشیتھم الرحمۃ و نزلت السکینۃ و ذکرھم اللہ تعالیٰ فیمن عندہ۔

جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کے پاس اس ذاکر کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔ (مولف) اخرجہ احمد ومسلم و الترمذی و ابن ماجۃ و ابن حبان و ابونعیم فی الحلیۃ کلھم عن ابی ھریرۃ ، عن ابی سعید الخدری جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۲/ ۳۴۵، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن الخ)

کثرت ذکر پر ایک حدیث

۲۴۹۔ حدیث اکثرو اذکر اللہ حتی یقول المنافقون انکم مراؤن۔

اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافقین کہنے لگیں کہ تم ریا کرتے ہو۔ (مولف) اخرجہ سعید بن منصور فی سننہ و احمد فی کتاب الزھد الکبیر و البیهقی فی الشعب عن ابی الجوزاء اوس بن عبداللہ الربعی مرسلا ووصلہ الطبرانی فی الکبیر و ابن شاهین فی ترغیب الذکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلفظ اذکروا اللہ ذکرا یقول المنافقون انکم تراؤن۔

یعنی اللہ کا ذکر خوب کرو کہ منافقین کہیں کہ تم دکھاوا کرتے ہو۔ (مولف) (کنزالعمال ۱/ ۴۰۲)

ذاکر کا انعام جنت ہے

۲۵۰۔ حدیث ،غنیمۃ مجالس اهل الذکر الجنۃ۔

اہل ذکر کی مجلسوں کی غنیمت، جنت ہے، (مولف) رواہ احمد و الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۰" (مسند احمد ۲/ ۳۹۱)

مساجد میں ذکر کرنے کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۲۵۱۔ حدیث یقول الرب عزوجل یوم القیمة سیعلم اهل الجمع من اهل الکرم فقیل و من اهل الکرم یا رسول الله قال اهل مجالس الذکر فی المساجد۔

اللہ تعالیٰ روز قیامت فرمائے گا کہ عنقریب اہل جمع اہل کرم کو پہچان لیں گے عرض کی گئی یا رسول اللہ اہل کرم کون ہیں فرمایا مسجدوں میں ذکر کرنے والے۔ (مولف) اخرجه احمد و ابویعلی و سعید و ابن حبان و ابن شاهین و البیهقی عن ابی سعید رضی الله عنه۔ (مسند احمد ۷۹/۳)

ذاکرین پر فرشتے آپس میں مباہات کرتے ہیں

۲۵۲۔ حدیث ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم ههنا قالوا جلسنا نذکر الله تعالیٰ قال اتانی جبریل فاخبرنی ان الله عزوجل یباهی بکم الملئکة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے پاس تشریف لائے فرمایا کہ یہاں تمہیں کس چیز نے بٹھایا ہے صحابہ نے عرض کی ہم یہاں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جبریل نے آکر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تم سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے۔ (مولف) رواه مسلم و الترمذی و النسائی عن معویة بن ابی سفین رضی الله تعالیٰ عنهما، هذا مختصر۔ (ترمذی ۱۷۵/۲، باب ماجآء فی القوم یجلسون الخ) (مسلم ۳۴۶/۲، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن الخ)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر کی مجلسوں کو محبوب رکھتے ہیں

۲۵۳۔ حدیث یرحم الله ابن رواحة انه یحب المجالس التی یتباهی بها الملئکة۔

اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائے کہ وہ ان مجلسوں کو پسند کرتا ہے جن پر فرشتے فخر و مباہات کرتے ہیں (مولف) اخرجه احمد بسند حسن عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنه و فی الحدیث قصة فیه التداعی الی مجالس الذکر و استحسان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذلک "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۰" (مسند احمد ۱۶۷/۳)

ذاکرین کو اللہ کی قربت نصیب ہوتی ہے

۲۵۴۔ حدیث۔ عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بانبیاء

ولاشہداء یغشی بیاض وجوھھم نظرالناظرین یغبطھم النبیون و الشھداء بمقعدھم و قربھم من اللہ عزوجل قیل یا رسول اللہ من ھم قال ھم جماع من نوازل القبائل یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون اطائب الکلام کما ینتقی آکل التمر اطائبہ۔

رحمٰن کے جانب دست راست (جو اس کی شان کے لائق ہے) کچھ لوگ ہیں جو نبی و شہید نہیں ہیں، ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نگاہیں خیرہ کرتی ہے ان کی جائے نشست اور اللہ کی قربت سے انبیاء و شہدا رشک کرتے ہیں عرض کی گئی یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا قبیلوں کے نوجوانوں کی جماعتیں کہ اللہ کے ذکر پر جمع ہوتی ہیں۔ پھر وہ لوگ کلام کی اچھائیاں چنتے ہیں جیسا کہ کھجور کھانے والا خوش ذائقہ کھجور کو چنتا ہے۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند لاباس بہ عن عمر و بن عبسۃ و نحوہ بسند حسن عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(الترغیب و الترھیب ۲/۴۰۶، الترغیب فی حضور مجالس الذکر)

ذکر اللہ سے رحمت و برکت زیادہ ہوتی ہے

۲۵۵۔ حدیث۔ کل مجلس یذکر اسم اللہ تعالیٰ فیہ تحف الملئکۃ یقولون زیدو ازادکم اللہ و الذکر یصعد بینھم وھم ناشروا اجنحتھم۔

جو مجلس اللہ کا ذکر کرتی ہے ملائکہ اسے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اور ذکر کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت اور خیر و برکت زیادہ کرے گا اور ذکر ان کے مابین بلند ہوتا ہے اور فرشتے اپنے پروں کو پھیلائے ہوتے ہیں۔ (مولف) اخرجہ ابوالشیخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(کنز العمال ۱/۳۹۱)

ذاکر کو مغفرت کی بشارت دی جاتی ہے

۲۵۶۔ حدیث۔ ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عزوجل لایریدون بذلک الا وجھہ الاناداھم مناد من السماء ان قوموا مغفورا لکم قد بدلت سیأتکم حسنات۔

جو لوگ ایک جگہ جمع ہو کر رضائے الٰہی کے لئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ کھڑے ہو جاؤ تم بخش دیئے گئے بیشک تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دی گئی ہیں (مولف) رواہ احمد بسند حسن و ابویعلی و سعید بن منصور و الطبرانی فی الاوسط و البزار و ابن شاھین و الضیاء فی المختارۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الحسن بن سفین و الطبرانی فی الکبیر و البیھقی فی الشعب عن الحنظلیۃ بن الحنظلۃ و

العسکری و ابوموسیٰ کلاھما فی الصحابة عن حنظلة العشمی و البیھقی فی الشعب عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔(مسند احمد ۳/۲۰۶)

ذکر خفی کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۵۷۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الذکر الخفی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بہترین ذکر ذکر خفی ہے۔(مولف)

"فتاویٰ رضویہ،ج۹،ص ۱۱۱"

تعارف

لمعة الضحیٰ فی اعفاء اللحی

(مسئلہ داڑھی کا تفصیلی بیان)

۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۵ھ میں ایک استفتا پیش ہوا کہ داڑھی منڈانا کیسا ہے؟ اور داڑھی کی حد شرعی کتنی ہے؟

جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس محققانہ رسالہ میں ۱۸ آیات قرآنیہ ۷۲ احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام اور ۶۰ ارشادات ائمہ و علماء کی روشنی میں مسئلہ داڑھی کو جس انداز و اسلوب سے منقح کیا ہے وہ انہیں کے رشحات قلم کا حصہ ہے۔

آخر میں آپ کے فرمودات عالیہ کے اجمالی بیان نے خود آپ ہی کے قلم سے ایک لمبی فہرست کی شکل اختیار کرلی ہے جس کا ماحصل مختصراً یہ ہے۔

☆ داڑھی منڈانا حرام ہے۔

☆ داڑھی مونڈنے کی شرع میں ممانعت ہے۔

☆ داڑھی مونڈنا ممنوع کہ کافروں کی عادت ہے۔

☆ جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں سے کچھ لینا جس طرح بعض مغربی اور زنانے زنخے کرتے ہیں، یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا ایرانی مجوسیوں اور یہودیوں اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔

☆ داڑھی مونڈنے والے کو سزا دی جائے گی کہ وہ فعل حرام کا مرتکب ہوا۔

☆ منہ کے بال دور کرنا حرام ہے مگر جب کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے مونڈنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے۔

☆ مرد کو داڑھی منڈانا کترنا مثلہ ہے جیسے عورت کو سر منڈانا۔

☆ مردوں کو داڑھی منڈانا تشبہ زناں کے باعث حرام و ممنوع ہے، اسی طرح عورت کو سر منڈانا تشبہ رجال کے سبب ناجائز و حرام ہے۔

☆ داڑھی رکھنا افعال قدیمہ انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام سے ہے۔

☆ درازیٔ ریش کی حد شرعی یکمشت ہے اس سے کم کرنا حلال نہیں اور یکمشت سے زائد کا قطع کرنا مسنون ہے۔

فائدہ:- جس طرح داڑھی مونڈنا کتروانا باتفاق حرام و گناہ ہے یونہی ہمارے ائمہ و جمہور علماء کے نزدیک اس کا طول فاحش کہ بیحد بڑھایا جائے جو حد تناسب سے خارج و باعث انگشت نمائی ہو مکروہ و ناپسند ہے"

مزید براں ۹ تنبیہات اور تین دلائل اور جملہ ڈیڑھ سو نصوص سے اس رسالہ میں یہی ثابت کیا گیا ہے کہ داڑھی منڈانا کتروانا حرام ہے کہ اس کا رکھنا اسلام کا عظیم شعار ہے اور نہ رکھنا ہنود و مجوس و نصاریٰ کا طریقہ و شعار ہے۔ تو اس میں تشبہ بالغیر اور ترک شعار اسلام لازم۔

اور اس رسالے کے اخیر میں ۱۶۶ سزاؤں وعیدوں اور مذمتوں کی جو ایک فہرست دی گئی ہے وہ سب داڑھی منڈانے کتروانے والوں کے حق میں آیات قرآنیہ یا احادیث نبویہ یا نصوص ائمہ و اقوال علماء سے ثابت ہیں۔

یہ عظیم و جلیل رسالہ اگرچہ صرف ۲۳ صفحات پر مبسوط ہے مگر مسئلہ دائرہ کی تشریح و توضیح میں احادیث وغیرہ دلائل شرعیہ کا بحر ذخار ہے حتی کہ اس میں ۸۶ حدیثیں زینت بخش رسالہ ہیں۔

احادیث

لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی

دیگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چند باتوں میں فضیلت ہے اس کے متعلق چار حدیثیں۔

۲۵۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فضلت علی الانبیاء بست۔
میں چھ باتوں میں تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔ مسلم عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔
(مسلم ۱/ ۱۹۹، کتاب المساجد)

۲۵۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعطیت خمسا لم یعطهن احد من قبلی۔
مجھے پانچ چیزیں وہ عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔ الشيخان عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه۔ (بخاری اول ۱/ ۶۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض الخ)

۲۶۰۔ ایک حدیث میں ہے فضلت علی الانبیاء بخصلتین۔
میں انبیاء پر دو باتوں میں فضیلت دیا گیا۔ البزار عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔
(کنز العمال، ۱۲/ ۴۰۷)

۲۶۱۔ حدیث میں ہے ان جبریل بشرنی بعشر لم یوتهن نبی قبلی
جبرئیل نے مجھے دس چیزوں کی بشارت دی کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ ابن ابی حاتم و عثمان الدارمی و ابونعیم عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۷" لمعۃ الضحی

قرآن کی فضیلت اور یہ کہ اس میں ازل تا ابد ہر چیز کا روشن وواضح بیان موجود ہے

۲۶۲۔ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کتاب الله فيه نبأ ماقبلکم و خبر ما بعدکم و حکم مابینکم۔
قرآن اس میں خبر ہے ہر اس چیز کی جو تم سے پہلے ہے اور ہر اس شئ کی جو تمہارے بعد ہے

اور حکم ہے ہر اس امر کا جو تمہارے درمیان ہے۔ رواہ الترمذی۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۸، باب ماجأ فی فضل القرآن)

۲۶۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں **لو ضاع لی عقال بعیر لوجدته فی کتاب اللہ۔**

اگر میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو میں قرآن عظیم میں اسے پالوں۔ ذکرہ ابن ابی الفضل المرسی نقل عنہ فی الاتقان۔ (الاتقان ج ۲، ص ۱۲۶، النوع الخامس و الستون)

۲۶۴۔ امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **لو شئت لاوقرت من تفسیر الفاتحة سبعین بعیرا۔**

میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے ستر اونٹ بھروادوں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۱۸"

لمعۃ الضحیٰ

رسول اللہ کی حلال و حرام کردہ چیزیں قرآن کے حلال و حرام کی مانند ہیں

۲۶۵۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمایا **الا انی اوتیت القرآن و مثله معه لا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه و ماوجدتم فیه من حرام فحرموه و ان ماحرم رسول اللہ کما حرم اللہ۔**

سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو جو حرام پاؤ اسے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اسی کی مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔ رواہ الائمة احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة بالفاظ متقاربة عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۲/ ۲۳۲، باب فی لزوم السنة) (مسند احمد ۵/ ۱۱۵)

۲۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاالفین احدکم متکئا علی اریکته یأتیه الامر مما امرت به او نهیت عنه فیقول لاادری ماوجدنا فی کتاب اللہ اتبعناه۔**

خبردار میں نہ پاؤں تم میں کسی کو اپنے تخت پر تکیہ لگائے کہ میرے حکم سے کوئی حکم اس کے پاس آئے جس کا میں نے امر فرمایا یا اس سے نہی فرمائی ہو تو کہنے لگے میں نہیں جانتا ہم تو جو کچھ قرآن میں پائیں گے اسی کی پیروی کریں گے۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة،

البیھقی فی الدلائل عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۱/ ۳، باب تعظم حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الخ)

۲۶۷۔ حضور والا صلوۃ اللہ تعالی وسلامہ نے فرمایا ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ (قد) یظن ان اللہ لم یحرم شیأ الاما فی ھذا القرآن الا انی و اللہ قد امرت و وعظت و امرت و نہیت عن اشیاء انھا کمثل القرآن او اکثر۔

کیا تم میں کوئی اپنے تخت پر تکیہ لگائے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے بس یہی چیزیں حرام کی ہیں جو قرآن میں لکھی ہیں سن لو خدا کی قسم میں نے حکم دیئے اور نصیحتیں فرمائیں اور بہت چیزوں سے منع فرمایا کہ وہ قرآن کی حرام فرمائی اشیاء کے برابر بلکہ بیشتر ہیں۔ رواہ ابوداؤد عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۹ المعۃ الضحیٰ" (ابوداؤد ۲/ ۳۳۲، باب فی تعشیر اھل الذمۃ الخ)

اہل کتاب کی مخالفت پر ایک حدیث

۲۶۸۔ امام احمد طبرانی و ضیاء نے ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں تسرولوا و اتزروا و خالفوا اھل الکتاب قصوا سبالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اھل الکتاب۔

پاجامہ پہنو اور تہبند باندھو اور یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو اور لبیں ترشواؤ اور داڑھیاں وافر کرو یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو۔ (مسند احمد، ۶/ ۲۶۴)

گناہ پر اصرار حرام و ممنوع بلکہ گناہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے

۲۶۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا صغیرۃ علی الاصرار۔

یعنی گناہ صغیرہ اصرار گناہ سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔ (مولف) رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۲۱" لمعۃ الضحیٰ۔ (کنزالعمال، ۴/ ۱۲۷)

گودنا لگانے اور لگوانے والیوں کی لعنت و ملامت پر ایک حدیث

۲۷۰۔ احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ سب اپنی مسند و صحاح میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا لعن اللہ الواشمات

و المستوشمات و المتنمصات و المتفلجات للحسن المغيرات لخلق الله۔
اللہ کی لعنت بدن گودنے والیوں اور گدوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اللہ کی بنائی چیز بگاڑنے والیوں پر یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں نے سنا ہے آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا مالی لاالعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و من ھو فی کتاب اللہ۔

مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اور جس کا بیان قرآن عظیم میں ہے ان بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قرأتیه لقد وجدتیه۔ اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا یہ بیان اس میں ضرور پاتیں۔ اما قرأت ما اٰتکم الرسول فخذوه و ما نھکم عنه فانتھوا۔ کیا تو نے یہ آیت نہ پڑھی کہ جو رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا فانه قد نھی عنه۔ تو بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حرکات سے منع فرمایا۔ یہ بی بی ام یعقوب اسدیہ ہیں کبار تابعین و ثقات صالحات سے ہونے میں کلام نہیں اور حافظ الشان نے فرمایا صحابیہ سے معلوم ہوتی ہیں اور خود اس حدیث کو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتیں کما رواه البخاری من طریق عبدالرحمن بن عابس عنھا عنه رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (بخاری ۲/۸۷۸، باب المتفلجات للحسن) (مسلم ۲/۲۰۵، باب تحریم فعل الواصلة الخ)

قرآن سے استدلال پر ایک روایت

۱۷۔ ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم ما اٰتکم الرسول فخذوه و ما نھکم عنه فانتھوا۔ اللہ عزوجل نے تو یہ فرمایا کہ ارشاد رسول پر عمل کرو و حدثنا سفین بن عیینة عن عبدالملک بن عمیر عن ربعی بن خراش عن حذیفة الیمان عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه قال اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہمیں حدیث پہنچی کہ حضور نے فرمایا ان دو کی پیروی کرو جو میرے جانشین ...

ابوبکر و عمر۔ و حدثنا سفین بن مسعر بن کدام عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ امر بقتل المحرم الزنبور۔ اور ہمیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث پہنچی کہ انہوں نے احرام باندھے ہوئے کو قتل زنبور کا حکم دیا۔ ذکرہ الامام السیوطی فی الاتقان۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲۲" لمعۃ الضحیٰ۔ (الاتقان ج ۲، ص ۱۲۶، النوع الخامس والستون) (ترمذی دوم، ص ۲۰۷، حدیث اقتدوا الخ مناقب ابی بکر الصدیق. باب)

• حلیہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چند نورانی حدیثیں

۲۷۲۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیر شعر اللحیۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں بال کثیر وانبوہ تھے۔ رواہ مسلم و عنہ عند ابن عساکر کثیر شعرالراس و اللحیۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲۳" لمعۃ الضحیٰ۔ (مسلم ۲/۲۵۹، باب اثبات خاتم النبوۃ و صفتہ الخ) (کنزالعمال ۷/۲۰)

۲۷۳۔ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخما مفخما یتلا لؤ وجھہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر ازھر اللون و اسع الجبین کث اللحیۃ۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے چہرۂ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا جگمگاتی رنگت کشادہ پیشانی گھنی داڑھی۔ رواہ الترمذی فی الشمائل و الطبرانی فی الکبیر و البیھقی فی الشعب و رواہ ایضا الودمانی و البیھقی فی الدلائل و ابن عساکر فی التاریخ۔ (کنزالعمال ۷/۱۷۱) (شمائل ترمذی، ص ۲، باب ماجأ فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۲۷۴۔ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں بابی و امی کان ربعۃ ابیض مشربا بحمرۃ کث اللحیۃ۔

میرے ماں باپ ان پر قربان میانہ قد تھے گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی گھنی داڑھی۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۷۵۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم ضخم الهامة عظيم اللحية۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ رواہ البیھقی۔(کنزالعمال، ۷/۲۱)

۲۷۶۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیض اللون مشربا حمرۃ او حج العینین کث اللحیۃ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رنگ گورا سرخی آمیز آنکھیں بڑی خوب سیاہ داڑھی گھنی

۲۷۷۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسن الناس قواما و احسن الناس وجھا و اطیب الناس ریحا و الین الناس کفا و کانت لہ جمۃ الی شحمۃ اذنیہ و کانت لحیۃ قد ملأت من ھھنا الی ھھنا امر یدیہ علی عارضیہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہان سے بہتر تمام عالم سے خوبتر مہک سارے زمانہ سے خوشبوتر ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر بال کانوں کی لوتک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔

۲۷۸۔ وہی فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابیض الوجہ کث اللحیۃ احمر الماء فی اھداب الاشفار۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منہ گورا داڑھی گھنی آنکھوں کے کووں میں سرخی پلکیں دراز۔ رواھا جمیعا ابن عساکر۔ الکل مختصرا۔

داڑھیاں بڑھانے مونچھیں پست کرنے اور مشرکین واہل کتاب کی مخالفت کرنے کے حکم میں چند احادیث مبارکہ

۲۷۹۔ امام مالک واحمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طحاوی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خالفوا المشرکین احفوا الشوارب و اوفروا اللحیۃ۔
مشرکوں کا خلاف کرو مونچھیں خوب پست اور داڑھیاں کثیر و وافر رکھو۔ یہ لفظ مسلم کے ہیں۔
(بخاری ۲/۸۷۵، باب تقلیم الاظفار الخ) (مسلم ۱/۱۲۹، باب خصال الفطرۃ)
(کنزالعمال، ۶/۲۱۵)

۲۸۰۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے انھکوا الشوارب و اعفوا اللحی۔
مونچھیں مٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (بخاری ۲/ ۸۷۵، باب اعفاء اللحی الخ)
۲۸۱۔ مسلم ترمذی ابن ماجہ طحاوی کی ایک روایت ہے احفوا الشوارب واعفوا اللحی۔
خوب پست کرو مونچھیں اور چھوڑ رکھو داڑھیاں۔ (مسلم ۱/ ۱۲۹، باب خصال الفطرۃ)
۲۸۲۔ روایت امام مالک وابی داؤد اور ایک روایت مسلم و ترمذی میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر باحفأ الشوارب و اعفأ اللحی۔
بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں معاف رکھنے کا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۲۷" لمعۃ الضحیٰ۔ (مسلم ۱/ ۱۲۹، باب خصال الفطرۃ)
۲۸۳۔ احمد مسند مسلم صحیح طحاوی آثار ابن عدی کامل طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جزوا الشوارب و ارخوا اللحی خالفوا المجوس۔
مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۳۳، کتاب الکراھۃ)
۲۸۴۔ امام احمد کی روایت میں ہے قصوا الشوارب و اعفوا اللحی۔
مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (مسند احمد ۲/ ۲۵۷)
۲۸۵۔ طبرانی کی روایت ہے وفروا اللحی وخذوا من الشوارب۔
کثیر کرو داڑھیاں اور مونچھوں میں سے لو۔ (کنز العمال ۶/ ۶۱۷)
۲۸۶۔ دوسری روایت میں زائد کیا و انتفوا الابط و قصوا الاظافیر۔
بغل کے بال اکھیڑو اور ناخن تراشو
۲۸۷۔ ابن عدی کی روایت ہے و احفوا الشوارب و اعفوا اللحی۔
مونچھیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۳۳، کتاب الکراھۃ)
۲۸۸۔ امام ابو جعفر طحاوی شرح معانی الاثار میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و احفوا الشوارب و اعفوا للحی و

لاتشبھوا بالیھود۔
مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو یہودیوں کی سی صورت نہ بنو۔ (شرح معانی الآثار ۲/۳۳۳، کتاب الکراھۃ)

۲۸۹۔ امام احمد مسند طبرانی کبیر بیہقی شعب الایمان ضیا صحیح مختارہ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

قصوا سبالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اھل الکتاب۔

مونچھیں کترواور داڑھیوں کو کثرت دو یہود و نصاریٰ کا خلاف کرو

۲۹۰۔ طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اوفوا اللحی و قصوا الشوارب۔

پوری کرو داڑھیاں اور تراشو مونچھیں۔ (کنز العمال ۶/۲۱۷)

۲۹۱۔ ابن حبان صحیح میں اور طبرانی اور بیہقی میمون بن مہران سے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المجوس فقال انھم یوفرون سبالھم و یحلقون لحاھم فخالفوھم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر کیا فرمایا وہ اپنی لبیں بڑھاتے اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کا خلاف کرو۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۱۲" لمعۃ الضحیٰ

ایک مشت سے زیادہ لمبی داڑھی کا تراشنا جائز ہے

۲۹۲۔ ابو عبید اللہ محمد بن مخلد دوری اپنے جزء حدیثی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خذوا من عرض لحاکم و اعفوا طولھا۔

داڑھیوں کے عرض سے لو اور ان کے طول کو معاف رکھو۔ (کنز العمال ۶/۲۱۵)

۲۹۳۔ خطیب بغدادی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یاخذن احدکم من طول لحیتہ

ہرگز کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔ (یعنی ایک مشت سے کم نہ کرے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۸" لمعۃ الضحیٰ۔

داڑھی چننے والے کی شہادت مردود ہے

۲۹۴۔ حدیث۔ امام ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حکیم الامۃ احیاء العلوم ...

ہیں رد عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن ابی لیلی قاضی المدینۃ شہادۃ من کان ینتف لحیتہ۔

یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبد الرحمٰن بن ابی لیلی قاضی مدینہ (کہ اکابر ائمہ تابعین و اجلہ تلامذۂ امیر المومنین عثمٰن غنی و امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان دونوں ائمہ ہدیٰ نے) داڑھی چننے والے کی گواہی رد فرمادی۔

۲۹۵۔ حدیث۔ یہی دونوں امام مکی و غزالی فرماتے ہیں شہد رجل عند عمر بن عبدالعزیز بشہادۃ و کان ینتف فنیکیہ فرد شہادتہ۔

ایک شخص نے سادس خلفاء راشدین امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں کسی معاملہ میں گواہی دی اور وہ اپنی داڑھی کا ایک خفیف حصہ جسے کوٹھے کہتے ہیں چنا کرتا تھا امیر المومنین نے اس کی شہادت رد فرمادی۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۲۹" لمعۃ الضحی۔

داڑھی پست اور مونچھیں لمبی کرنے والے کی تہدید و وعید پر تین حدیثیں

۲۹۶۔ کتاب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر بجہت دنیا اسلام نہ لایا مقوقس بادشاہ مصر نے شقہ والا کی کمال تعظیم کی اور ہدایا حاضر بارگاہ رسالت کئے سگ ایران خسرو پرویز قتلہ اللہ نے فرمان اقدس چاک کر دیا اور باذان صوبہ یمن کو لکھا دو مضبوط آدمی بھیج کر انہیں یہاں بلائے باذان نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ نامی کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔ انہما حین دخلا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانا قد حلقا لحاھما و اعفیا شواربھما فکرہ النظر الیھما و قال ویلکما من امر کما بھذا قالا ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن ربی امرنی باعفاً لحیتی وقص شواربی۔

یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی اور فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے کس نے تمہیں اس کا حکم دیا وہ بولے ہمارے رب خسرو پرویز خبیث نے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مگر مجھے تو میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے

کا حکم فرمایا ہے۔(کنزالعمال ۶/ ۲۱۷)

۲۹۷۔ سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا محمد بن سلمة (ثقة ثبت) ثنا ابن وهب (ثقة حافظ عابد) عن حیوة بن شریح (ثقه ثبت فقیه زاهد) و ذکر اخر قبله عن عیاش بن عباس (القبانی ثقة) ان شییم بن بیتان (القتبانی ثقة) حدثه انه سمع رویفع بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه یقول ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال یا رویفع لعل الحیاة ستطول بك بعدی فاخبر الناس انه من عقد لحیته او تقلد و ترا او استنجی برجیع دابة او عظم فان محمدا بریٔ منه۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے رویفع میں امید کرتا ہوں کہ تو میرے بعد عمر دراز پائے تو لوگوں کو خبر کردینا کہ جو اپنی داڑھی باندھے یا کمان کا چلہ گلے میں لٹکائے یا کسی جانور کی لید گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے تو بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔ سنن ابی داؤد میں اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا حدثنا یزید بن خالد (ثقة) نامفضل (هو ابن فضالة مصری ثقة فاضل عابد) عن عیاش (ذاك ابن عباس الثقة) ان شییم بن بیتان اخبره بهذا الحدیث ایضا عن ابی سالم الحیثانی (سفین بن هانی محضرم و قیل له صحبته) عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یذکر ذلك وهو معه مرابط بحصن باب الیون۔ یعنی اس طرح یہ حدیث حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی" فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۲۸ "لمعة الضحیٰ۔ (نسائی ۲/ ۲۷۶، عقد اللحیة)

۲۹۸۔ حدیث۔ امام محمد بن ابی الحسین علی مکی وقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار و ابی الجلد (جیلان بن فراوہ اسدی) رحمہم اللہ تعالیٰ سے ذکر فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون لحاهم اولئك لاخلاق لهم۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے وہ نرے بے نصیب ہیں۔" فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۲۹" لمعة الضحیٰ۔

مسئلہ کی ممانعت پر چند حدیثیں

۲۹۹۔ امام احمد و بخاری و مسلم و نسائی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعن الله من مثل بالحیوان فعلیه لعنة الله۔

الملئكة و الناس اجمعین۔

اللہ کی لعنت اس پر جو کسی جاندار کے ساتھ مثلہ کرے اس پر اللہ و ملائکہ و بنی آدم سب کی لعنت۔ (بخاری ۲/ ۸۲۹ ،باب مایکرہ من المثلۃ الخ)

۳۰۰۔ شافعی احمد دارمی مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ طحطاوی ابن حبان بیہقی ابن الجارود حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے سپہ سالار کو وصیت فرماتے اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولاتغلوا و لاتغدروا و لاتمثلوا و لاتقتلوا ولیدا۔

جہاد کرو اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں قتال کرو اللہ کے منکروں سے جہاد کرو اور خیانت نہ کرو نہ عہد کو توڑو نہ مثلہ کرو نہ کسی بچے کو قتل کرو۔ "فتاویٰ رضویہ ،ج ۹، ص ۱۳۱" لمعۃ الضحیٰ۔ (مسلم ۲/ ۸۲ ،باب تامیر الامام الامراء الخ)

۳۰۱۔ امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور قاضی عبدالجبار ابن احمد اپنی امالی میں حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا فرمایا سیروا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ و لاتمثلوا و لاتغدروا و لاتقتلوا ولیدا۔

چلو خدا کے نام پر خدا کی راہ میں جہاد کرو خدا کے منکروں سے اور نہ مثلہ کرو نہ بد عہدی نہ خیانت نہ بچے کا قتل۔ "فتاویٰ رضویہ ،ج ۹، ص ۱۳۱" لمعۃ الضحیٰ۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۱۰، باب وصیۃ الامام)

۳۰۲۔ حاکم مستدرک میں حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خذ فاغز فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لاتغلوا ولا تمثلوا و لاتقتلوا ولیدا فھذا عھداللہ و سیرۃ نبیہ۔

لے خدا کی راہ میں لڑ منکران خدا سے جہاد کرو خیانت نہ کرو، نہ مثلہ نہ بچوں کو قتل کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عہد اور اس کے نبی کا شیوہ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۳۰۳۔ بیہقی سنن میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے حدیث طویل میں راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی لشکر کفار پر بھیجتے فرماتے لاتمثلوا بآدمی و لابھیمۃ۔

مثلہ نہ کرو نہ کسی آدمی کو نہ چوپائے کو

۳۰۴۔ احمد و بخاری حضرت عبداللہ بن زید اور احمد و ابو بکر بن شیبہ حضرت زید بن خالد اور

طبرانی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نهى رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم عن النهبة و المثلة.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔ (بخاری ۲/ ۸۲۹، باب مایکرہ من المثلة الخ)

۳۰۵۔ ابن ماجہ حضرت ابوسعید خدری اور امام ابوجعفر طحاوی و سلیمان بن احمد طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نهى رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم و لفظ الطحاوی سمعت رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم ینهی ان یمثل بالبهائم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپاؤں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔ (مسند احمد ۲/ ۱۶۵)

۳۰۶۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و امام طحاوی و حاکم حضرت عمران بن حصین اور اولین و طبرانی حضرت مغیرہ بن شعبہ اور صرف اول حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی نهى رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم عن المثلة. هذا حدیث الحاکم عن عمران و مثله لفظ الطبرانی عن ابن عمر و حدثنا المغیرة و اسماء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا۔ (مسند احمد ۵/ ۲۹۹)

۳۰۷۔ طبرانی امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی سمعت رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم نهى عن المثلة و لو کلب العقور۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا کہ مثلہ کرنا منع فرماتے تھے اگرچہ سگ گزندہ کو۔ (مسند احمد ۵/ ۲۹۹)

۳۰۸۔ ابن قانع و طبرانی و ابن مندہ بطریق موسیٰ بن ابی حبیب حضرت حکم بن عمیر و حضرت عائذ بن قرط رضی اللہ تعالیٰ عنهما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتمثلوا بشیء من خلق الله عزوجل فیه روح۔

خلق اللہ میں سے کسی ذی روح کو مثلہ نہ کرو

صدقے کا حکم اور مثلہ کی ممانعت

۳۰۹۔ ابوداؤد و طحاوی حضرت سمرۃ بن جندب اور بخاری و مسلم قتادہ سے مرسلاً راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحث علی الصدقة

ابی داؤد۔ (بخاری ۲/ ۶۰۲، باب قصة عکل و عرینة)

۳۱۰۔ ولفظ الطحاوی قلما خطب خطبة الا امرنا فیھا بالصدقة ونھانا عن المثلة۔

۳۱۱۔ و لفظھما فی حدیث العرنیین عن قتادة بلغنا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان بعد ذلك یحث علی الصدقة و ینھی عن المثلة و بمعناه لابن ابی شیبة و الطحاوی عن عمران فی الحدیث المار۔

(تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ کہ) یعنی کم کوئی خطبہ ہوگا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کا حکم اور مثلہ سے ممانعت نہ فرماتے ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۴۲" لمعة الضحیٰ۔ (ابوداؤد ۲/ ۳۶۲، باب فی النھی عن المثلة)

۳۱۲۔ طبرانی کبیر میں حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتمثلوا بعباد اللہ۔

اللہ کے بندوں کو مثلہ نہ کرو۔

۳۱۳۔ ابن عساکر و ابن النجار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن ابی شیبہ مصنف میں عطا سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لامثل به فیمثل اللہ بی یوم القیمة۔

حاصل یہ کہ جو یہاں مثلہ کرے گا روز قیامت اسے اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا

۳۱۴۔ بیہقی سنن میں صالح بن کیسان سے حدیث طویل میں راوی حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لاتغدر و لاتمثل و لاتجبن و لاتغلل۔

نہ عہد توڑنا نہ مثلہ کرنا نہ بزدلی نہ خیانت

اگر کوئی کسی کو مثلہ کرے تو قصاص میں اسے مثلہ کیا جاسکتا ہے

۳۱۵۔ سیف کتاب الفتوح میں متعدد شیوخ سے راوی امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبہ ملک یمامہ مہاجرین ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا جس میں ارشاد ہے۔ ایاك و المثلة فی الناس فانھا مأثم و منفرة الا فی قصاص۔

لوگوں کو مثلہ کرنے سے بچو کہ وہ گناہ ہے اور نفرت دلانے والا مگر قصاص و عوض میں۔

داڑھی منڈانا مثلہ ہے

۳۱۶۔ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

له عندالله خلاق۔

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مثل بالشعر فلیس جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۲" لمعۃ الضحی۔

داڑھی کی فضیلت یہ ہے کہ فرشتے اس صفت کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں

۳۱۷۔ امام زیلعی تبیین الحقائق علامہ اتقانی غایۃ البیان اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی کیمیائے سعادت میں ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للہ ملئکۃ تسبحھم سبحن من زین الرجال باللحی و النساء بالقرون و الذوائب۔ لیس عندالاتقانی فی نسختی لفظ القرون۔

بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جن کی تسبیح یہ ہے پاکی ہے اسے جس نے مردوں کو زینت دی داڑھیوں سے اور عورتوں کو گیسوؤں سے۔ (کیمیائے سعادت مترجم، ص ۱۴۶، بیان الطہارۃ)

مرد کو عورت سے عورت کو مرد سے کسی لباس و وضع اور چال ڈھال میں بھی تشبہ حرام ہے اس کے متعلق چند حدیثیں

۳۱۸۔ امام احمد و دارمی و بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و طبرانی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء و المتشبھات من النساء بالرجال۔

اللہ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں کی وضع بنائیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی۔

(بخاری ۲/۸۷۴، باب المتشبھین بالنساء الخ)

۳۱۹۔ طبرانی کی روایت یوں ہے ان امرأۃ مرت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متقلدۃ قوسا فقال لعن اللہ المتشبھات من النساء بالرجال و المتشبھین من الرجال بالنساء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت شانے پر کمان لٹکائے گزری فرمایا اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو مردانی وضع بنائیں اور ان مردوں پر جو زنانی۔ (الترغیب و الترھیب ۳/۱۰۴، الترھیب من تشبہ الرجال الخ)

۳۲۰۔ بخاری، ابوداؤد و ترمذی انھیں سے راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المخنثین من الرجال و المترجلات من النساء و قال اخرجوھم من بیوتکم۔

جمال السنہ

ابو اسامہ محمد الدین جہانگیر

شبیر برادرز
فون: 042-7246006
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر
فرمایا انہیں اپنے گھروں سے نکال باہر کردو۔ (بخاری ۲/ ۴ ۔ ۸، باب اخراجھم ای المخنثین)

۳۲۱۔ بخاری ابوداؤد ابن ماجہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اخرجوا المخنثین من بیوتکم۔
زنانوں کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۴۳" لمعۃ الضحیٰ۔ (ابود
۲/ ۴ ۔ ۲، باب الحکم فی المخنثین)

۳۲۲۔ ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ ابن حبان بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راو
لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ و المرأۃ تلبـ
لبسۃ الرجل۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس مرد پر کہ عورت کا پہناوا پہنے اور ا
عورت پر کہ مرد کا۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶، باب فی لباس النساء)

۳۲۳۔ ابوداؤد بسند حسن عبداللہ بن ابی ملیکہ سے راوی قال قیل لعائشۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا ان امرأۃ تلبس النعل قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلـ
الرجلۃ من النساء۔
ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی گئی کہ ایک عورت مردانہ جوتا پہنـ
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۶۶
باب فی لباس النساء)

۳۲۴۔ احمد بسند صحیح ایک تابعی ہذلی سے راوی میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک عورت کمان لٹکائے مردانی چال چلتی سامنے سے گزری
عبداللہ نے پوچھا یہ کون ہے میں نے کہا ام سعید دختر ابو جہل، فرمایا میں نے سید المرسلین صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لیس منا من تشبہ بالرجال من النساء و لا من تشبہ من
النساء بالرجال۔
ہمارے گروہ سے نہیں وہ عورت کہ مردوں سے تشبہ کرے اور نہ وہ مرد کہ عورتوں سے۔
"فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۴۳" لمعۃ الضحیٰ۔ (مسند احمد ۲/ ۲۰۸)
رواہ الطبرانی عن عبداللہ مختصراً۔

۳۲۵۔ امام احمد بسند حسن اور عبدالرزاق مصنف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبھون بالنساء و المترلات من النساء المتشبھاب بالرجال و راکب الفلاۃ وحدہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں پر جو عورتوں کی صورت بنیں اور مردانی عورتوں پر جو مردوں کی شکل بنیں اور جنگل کے اکیلے سوار کو۔ یعنی جو خطرہ کی حالت میں تنہا سفر کو جائے۔ (مسند احمد ۲/ ۵۵۸)

قدرت نکاح کے باوجود نکاح نہ کرنا باعث لعنت ہے

۳۲۶۔ و فی طریقۃ لاحمد و روایۃ عبدالرزاق بعد ھذا والمتبتلین الذین یقولون لانتزوج و المتبتلات اللاتی یقلن ذلک و راکب الفلاۃ وحدہ و البائتۃ وحدہ۔
یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ان مردوں اور عورتوں پر جو کہ یہ کہیں ہم مجرد رہیں گے یعنی شادی نہیں کریں گے اور خطرہ کے باوجود جنگل میں تنہا سفر کرنے والے پر اور استطاعت وقدرت نکاح کے باوجود مجرد رہنے والے پر۔ (مولف)

تین شخص جنت میں نہیں جائیں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا۔

۳۲۷۔ طبرانی کبیر میں بسند صالح حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایدخلون الجنۃ ابدا الدیوث و الرجلۃ من النساء و مد من الخمر۔
تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی عورت اور شراب کا عادی۔ (کنزالعمال، ۲۱/ ۲۰)

۳۲۸۔ احمد نسائی حاکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لاینظر اللہ الیھم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ و المرأۃ المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال و الدیوث۔
تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہ فرمائے گا، ماں باپ کا نافرمان اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔ (نسائی ا/ ۳۵۷، المنان بما اعطی)

۳۲۹۔ نسائی سنن اور بزار مسند اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں ان سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ و الدیوث و رجلۃ النساء۔

یعنی تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ سے عاق اور دیوث اور مردانی عورت۔
(کنز العمال ۲۱/۴۰)

چار شخصوں کی صبح وشام اللہ کے غضب میں ہوتی ہے

۳۳۰۔ بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربعة یصبحون فی غضب اللہ و یمسون فی غضب اللہ المتشبھون من الرجال بالنساء و المتشبھات من النساء بالرجال و الذی یاتی البھیمة و الذی یاتی بالرجال۔

چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں شام کریں تو اللہ کے غضب میں زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور جو چوپائے سے جماع کرے اور اغلامی۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۳۴" لمعة الضحیٰ۔(الترغیب و الترھیب ۳/۲۸۷، الترھیب من اللواط الخ)

۳۳۱۔ طبرانی کبیر میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اربعة لعنھم اللہ فوق عرشه و امنت علیھم الملئکة الذی یحصن نفسه عن النساء و لایتزوج و لایتسری لئلا یولدله و الرجل تشبه بالنساء و قد خلق اللہ ذکرا و المرأة تتشبه بالرجال و قد خلق اللہ انثی و مضلل المسکین۔

۳۳۲۔ و فی اخریٰ له عنه اربعة لعنوا فی الدنیا و الاخرة و امنت الملئکة رجل جعله اللہ ذکرا و انث نفسه و تشبه بالنساء و امرأة جعلها اللہ انثی فتذکرت و تشبھت بالرجال و الذی یضل الاعمیٰ و رجل حصور و لم یجعل اللہ حصورا الا یحییٰ بن زکریا۔

حاصل یہ کہ چار شخصوں پر اللہ عزوجل نے بالائے عرش سے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی اور ان کی ملعونی پر فرشتوں نے آمین کہی وہ مرد جسے خدا نے نر بنایا اور وہ مادہ بنے عورتوں کی وضع بنائے اور عورت جسے خدا نے مادہ بنایا اور وہ نر بنے مردانی وضع اختیار کرے اور اندھے کو بہکانے یا مسکین کو راستہ بھلانے والا اور وہ جو اولاد ہونے کے خوف سے نہ نکاح کرے نہ کنیز حلال رکھے راہبان نصاریٰ کی طرح بنے، مگر یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کہ وہ اس وعید میں داخل نہیں۔
(الترغیب و الترھیب ۳/۱۰۵ الترھیب من تشبه الرجل الخ)

مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی مشابہت ممنوع ہے

۳۳۳۔ ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

و امرأة تذكر۔

وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ و الملئکۃ رجلا تأنث و امرأۃ تذکر۔

اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد۔

"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۴ "لمعۃ الضحی۔

تین شخص اللہ تعالیٰ کو مبغوض ہیں۔

۳۳۴۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم و مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاھلیۃ و مطلب دم امرئی بغیر حق لیھریق دمہ۔

اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں حرم شریف میں الحاد و زیادتی کرنے والا اور اسلام میں جاہلیت کی سنت چاہنے والا اور ناحق کسی کی خونریزی کے لئے اس کے قتل کی تلاش میں رہنے والا۔ (مشکوۃ ۱/۲۷، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الاول)

کافروں سے لباس وغیرہ میں بھی تشبہ حرام ہے

۳۳۵۔ بخاری تعلیقا اور احمد و ابو یعلی و طبرانی کاملا حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور جملہ اخیرہ ابوداؤد ان سے اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت حذیفہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعل الذل و الصغار علی من خالف امری و من تشبہ بقوم فھو منھم۔

رکھی گئی ذلت اور خواری اس پر جو میرے حکم کا خلاف کرے اور جو کسی قوم سے تشبہ کرے وہ انہیں میں سے ہے

۳۳۶۔ ترمذی و طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من تشبہ بغیرنا لاتشبھوا بالیھود و لا بالنصاریٰ فان تسلیم الیھود الاشارۃ بالاصابع و تسلیم النصاریٰ الاشارۃ بالاکف۔

ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے تشبہ کرے نہ یہود سے تشبہ کرو نہ نصرانیوں سے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ ہے، اور نصاری کا ہتھیلیوں سے۔ (ترمذی ۲/۹۹، باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید فی السلام)

سنت پر عمل کرنے کی تاکید و ترغیب میں چند احادیث کریمہ

۳۳۷۔ مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من عمل بسنة غیرنا۔
جو ہمارے غیر کی سنت پر عمل کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔(کنزالعمال ۱/ ۱۹۶)

۳۳۸۔ ابن حبان اپنی صحیح میں ابو عثمان سے راوی ہمارے پاس پیش گاہ خلافت فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمان والاشرف صدور لایا جس میں ارشاد ہے ایاکم و زی الاعاجم۔
پارسیوں کی وضع سے دور رہو۔(کنزالعمال، ۳/ ۳۹۷)

۳۳۹۔ ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعمل بسنتی فلیس منی۔
جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۵، لمعة الضحی" (ابن ماجہ ۱/ ۱۳۴، باب ماجاء فی فضل النکاح)

۳۴۰۔ ابن عساکر حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رغب عن سنتی فلیس منی۔
جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرے گروہ سے نہیں۔(مشکوۃ ۱/ ۲۷، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الاول)

۳۴۱۔ خطیب حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خالف سنتی فلیس منی۔
جو میری سنت کا خلاف کرے وہ میرے زمرے سے نہیں

۳۴۲۔ ابن عساکر حضرت ابن الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ بسنتی فھو منی و من رغب عن سنتی فلیس منی۔
جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔
(کنزالعمال، ۱/ ۱۶۴)

۳۴۳۔ بیہقی شعب میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لکل عمل شرة و لکل شرة فترة فمن کانت فترته الی سنتی فقد اھتدی و من کانت الی غیر ذلک فقد ھلک۔
یعنی ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کو ایک فتور تو جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے ہدایت پائے اور جو دوسری جانب ہو ہلاک ہو جائے۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۳۵، لمعة الضحی"۔(الترغیب و الترھیب ۱/ ۸۷، الترھیب من ترك السنة)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

براہ تکبر ٹیک لگا کر کھانا پینا حرام ہے ورنہ حرج نہیں حدیث میں ہے

۳۴۴۔ اخرج ابونعیم عن عبداللہ بن السائب عن ابیہ عن جدہ و قال هو وهم والصواب ابن عبداللہ بن السائب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاکل ثریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخارہ۔

عبداللہ بن سائب نے کہا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تخت پر ٹیک لگائے ثرید (ایک قسم کا کھانا) تناول فرما رہے ہیں پھر ثرید کے تہ نشین کو نوش فرمایا۔ (مولف)

زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا کھانا افضل ہے

۳۴۵۔ اخرج الامام احمد فی کتاب الزهد عن الحسن مرسلا و البزار نحوہ عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اتی بطعام وضعہ علی الارض۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو کھانے کو زمین پر رکھتے تھے۔ (مولف)

۳۴۶۔ اخرج الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنعها علی الحضیض انما انا عبد آکل کما یاکل العبد و اشرب کما یشرب العبد۔

میں بندہ ہی تو ہوں اور بندہ کی طرح کھاتا پیتا ہوں، ازراہ تواضع وانکسار اور تعلیم امت کے لئے حضور نے ایسا فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۳۸" (کنز العمال، ۱۹/ ۱۷۰)

بغرض تنبیہ واصلاح اور نصیحت طلبہ کو مارنا جائز ہے مگر یہ کہ تین مرتبہ سے زیادہ نہ مارے۔

۳۴۷۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لمرداس المعلم ایاك ان تضرب فوق الثلث فانك اذا ضربت فوق الثلث اقتص اللہ منك۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرداس معلم سے فرمایا کہ متعلم کو تین مرتبہ
زیادہ مارنے سے بچو اور اگر تین مرتبہ سے زیادہ مارو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے قصاص لے گا۔ (مولفہ
"فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۰"

مومن کی شان یہ ہے کہ کسی کو بے وجہ شرعی برانہ کہے

۳۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المومن بالطعاذ
لااللعان و لاالفاحش و لاالبذی۔
مسلمان نہیں ہے ہر ایک پر منہ آنے والا اور نہ بکثرت لوگوں پر لعنت کرنے والا اور نہ
حیائی کے کام کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا۔ رواہ الائمۃ احمد و البخاری فی الادب المفر
الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹،
۱۳۸ا۔ (ترمذی ۲/ ۱۸، باب ماجاء فی اللعنۃ)

بالوں کی تکریم کرے مگر کنگھا ناغہ کر کے کرے یعنی زنانہ طور پر سنگار اور کنگھی و چوٹی
مشغول نہ رہے اس سلسلے میں تین احادیث طیبہ۔

۳۴۹۔ احمد و ابوداؤد و نسائی باسانید صحیحہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
مروی نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الترجل الاغبا۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ناغہ کر کے۔ (ابو
۲/ ۳۷۵، اول کتاب الترجل)

۳۵۰۔ نیز ابوداؤد و نسائی کی حدیث میں بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے نہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یمشط احدنا کل یوم۔
ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم میں کوئی شخص روز کنگھی کرے۔
(نسائی ۲/ ۲۷۵، الاخذ من الشارب)

۳۵۱۔ امام مالک مؤطا میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی ا
تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ان لی جمۃ فارجلھا۔
میرے بال شانوں تک ہیں کیا میں انہیں کنگھی کروں فرمایا نعم و اکرمھا ہاں اور ان
عزت کر۔ قال فکان ابوقتادۃ ربما و ھھنا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول ا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعم و اکرمھا۔

یعنی ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر دن میں دو بار بالوں میں تیل ڈالتے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا ہاں اور ان کی عزت کر۔" فتاویٰ رضویہ ،ج ۹،ص ۱۳۹" (موطا مالک ،ص ۲۰۲، اصلاح الشعر)

وقت جماع بالکل برہنگی منع ہے

۳۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت جماع مرد وزن کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا و لایتجرد ان تجرد العیر۔

گدھے کی طرح برہنہ نہ ہو۔ (کنزالعمال،۲۱،۲۳۶)

بے وجہ شرعی کسی مسلمان کو گالی دینا حرام ہے

۳۵۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سباب المسلم کالمشرف علی الھلکۃ۔

مسلمانوں کو گالی دینے والا اس کی مانند ہے جو ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ رواہ الامام احمد و البزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند جید۔ (کنزالعمال ۳،۳۴۰)

عالم دین کی تعظیم و توقیر کے بارے میں ایک حدیث پاک

۳۵۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ۔

جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔ رواہ احمد و الحاکم و الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاویٰ رضویہ ،ج ۹،ص ۱۴۰" (مسند احمد ۲،۳۳۱)

جس کے تین بچے بلوغ سے پہلے مرجائیں اور وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

۳۵۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامسلم یموت (یتوفی) لہ ثلثۃ (من الولد) لم یبلغوا الحنث الا ادخلہ اللہ الجنۃ بفضل ارحمہ ایاھم۔

جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مرجائیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جو ان بچوں پر فرمائے گا۔ رواہ الشیخان و النسائی و ابن ماجۃ عن انس بن مالک و احمد عن امہ و عن عمرو بن عبسۃ و عن ابی برزۃ و ابن حبان عن ابی ذر و النسائی عن ابی ھریرۃ و عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند و ابویعلی بسند صحیح و الحاکم و صححہ عن الحارث بن اقیش رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (نسائی ۱،۲۶۴، من یتوفی لہ ثلثۃ)

۳۵۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من مسلم یموت لہ ثلثۃ من ولد (الولد) لم یبلغوا الحنث الا تلقوہ من ابواب الجنۃ الثمانیۃ من ایھا شاء دخل۔

جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازے سے اس کا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ رواہ ابن ماجۃ عن عتبۃ بن عبدالسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (ابن ماجہ ۱/۱۱۶، باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولدہ)

۳۵۷۔ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی حدیث کہ پہلے مذکور ہوئی بیان فرمائی صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ او اثنان یا رسول اللہ یا دو فرمایا او اثنان یا دو، عرض کی او واحد یا ایک فرمایا او واحد یا ایک، پھر فرمایا والذی نفسی بیدہ ان السقط لیجرہ امہ بسررہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اس کی ماں صبر کرے تو وہ اپنے نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔ رواہ الامام احمد بسند صالح و الطبرانی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۴۱"

(مسند احمد ۶/۳۱۹)

۳۵۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات ولد العبد قال اللہ لملئکتہ قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک و استرجع فیقول ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ و سموہ بیت الحمد۔

جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی عرض کرتے ہیں ہاں فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا عرض کرتے ہیں ہاں فرماتا ہے پھر میرے بندے نے کیا کہا عرض کرتے ہیں تیرا شکر کیا اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام حمد کا مکان رکھو۔ رواہ احمد و الترمذی و حسنہ و ابن حبان فی صحیح التقاسیم و الا نواع عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص۱۴۱" (کنزالعمال، ۳/۱۶۱)(مسند احمد ۵/۵۲۹)

چلا کر رونے اور نوحہ کرنے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۳۵۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتوذوا امواتکم بعویل۔

چلا کر رونے سے اپنے مردوں کو ایذا نہ دو۔ رواہ ابن مندہ و الدیلمی عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

میت پر چلا کر رونا جزع فزع کرنا حرام ہے

۳۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اثنتان ھما فی الناس کفر الطعن فی النسب و النیاحۃ علی المیت۔

لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعن کرنا اور میت پر نوحہ۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رواہ ابن حبان و الحاکم و زاد اشق الحبیب۔ (مسلم ۱/۳۰۳، کتاب الجنائز)

دو آوازیں ملعون ہیں

۳۶۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوتان ملعونان فی الدنیا والاخرۃ مزمار عند نعمۃ ورنۃ عن مصیبۃ۔

دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے نعمت کے وقت باجا اور مصیبت کے وقت چلانا۔

رواہ البزار عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ (الترغیب و الترھیب ۴/۳۵۰ الترھیب من النیاحۃ علی المیت)

نوحہ کرنے والیوں کو روز قیامت گندھک کا کرتا اور کھجلی کا دوپٹہ اوڑھایا جائے گا

۳۶۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النائحۃ اذا لم تتب قبل موتھا تقام یوم القیمۃ و علیھا سربال من قطران و درع من جرب۔

چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔ رواہ مسلم عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/۳۰۳، کتاب الجنائز)

۳۶۳۔ اور ایک روایت میں ہے قطع اللہ لھا ثیابا من قطران و درعا من لھب النار۔

اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اور اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اوڑھائے گا۔ رواہ ابن ماجۃ عنہ۔ (ابن ماجہ ۱/۱۱۴، باب فی النھی عن النیاحۃ)

نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن کتوں کی طرح بھونکیں گی

۳۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

القیمة صفین فی جهنم صف عن یمینهم و صف عن یسارهم فینبحن علی اهل النار کما تنبح الکلاب۔

یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے دہنے بائیں وہاں ایسے بھونکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال ۲۰، ۱۳۵)

نوحہ کرنے والوں سے حضور علیہ السلام بیزار ہیں

۳۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا بریء ممن خلق و صلق (سلق) و خرق۔

میں بیزار ہوں اس سے جو بھدرا کرے اور چلا کر روئے اور گریبان چاک کرے۔ رواہ الشیخان عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ابن ماجہ ۱، ۱۱۵، باب ماجاء فی النھی عن ضرب الخدود الخ)

موت پر بغیر آواز کے رونا جائز ہے

۳۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاتسمعون ان اللہ لایعذب بدمع العین و لا بحزن القلب و لکن یعذب بهذا و اشار الی لسانه او یرحم و ان المیت لیعذب ببکاء اهله علیه۔

ارے سنتے نہیں ہو بیشک اللہ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر (اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے یا رحم فرمائے اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔ رویاہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۴۲"(مسلم ۱، ۳۰۱، کتاب الجنائز)

تعارف

شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره و نعاله
(گنبد خضرا و نعلین اقدس کی تصویر کا حکم)

۲۶ر ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ میں چار سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام اور براق کی تصویریں بنا کر بہ نیت ثواب و حصول برکت وزیارت رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اور نقشہ گنبد خضرا بنوا کر بغرض حصول ثواب وزیارت رکھنا اور یہ گمان کرنا کہ جس طرح اصل کی تعظیم و تکریم سے ثواب حاصل ہوتا ہے اسی طرح اس کی نقل وشبیہ سے بھی ہوتا ہے؟ یہ کیسا ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے دلائل و براہین اور اقوال ائمہ سے ۱۱ صفحات پر مشتمل جو جواب ثبت قرطاس کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ۔

"ابلیس لعین کے مکائد میں سے سخت ترکید یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے۔

ان مذکورہ تصویریں بنانے والے اور ان کی زیارت ولمس اور تقبیل کرانے والے نے گمان کیا کہ وہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حق محبت بجالاتا اور حضور کو راضی کرتا ہے، حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی ان حرکات باطلہ سے حضور کی صریح نافرمانی کر رہا ہے اس پر پہلے ناراض ہونے والے حضور والا ہیں، حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویریں بنانا بنوانا اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے، مٹانے کا حکم دیا، احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں"

"ایسے حرکات کا ارتکاب حرام قطعی اور اعتقاد ثواب ضلال مبین ہے ایسے شخص پر فرض ہے کہ اس نازیبا حرکت سے باز آئے، رہا نقشہ روضہ مبارکہ تو اس کے جواز میں اصلاً مجال سخن و جائے دم زدن نہیں، جس طرح ان تصویروں کی حرمت یقینی ہے یونہی اس کا جواز اجماعی ہے اور

ائمہ مذاہب اربعہ وغیرھم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں، تمام کتب مذاہب اس سے مملوو مشحون ہیں"

"حاصل یہ کہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت ہے اور جب سے آج تک ہر قرن وطبقہ کے علماء وصلحاء میں معمول ورائج ہے ہمیشہ اکابر دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم وتعظیم رکھتے آئے ہیں"۔

اور مزید تسکین وتائید کے لئے اعلیحضرت امام احمد رضا نے اس رسالے کے اخیر میں ۸۰ ائمہ کرام وعلمائے اعلام کے اسماء گرامی اور سندیں پیش کی ہیں کہ کن کن اکابر دین واعاظم معتمدین نے مزار اقدس اور اس کے مثل نعل مقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک وتوسل کرتے آئے اور اس بارے میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین ارشاد فرمائے ہیں وہ سب اس رسالہ مبارکہ میں یکجا کئے گئے ہیں۔

اور چھ نقشوں کے ذریعہ سے یہ سمجھایا گیا ہے اور یہ تعیین کی گئی ہے کہ تربت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تربت صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کس جہت اور کس سمت کو واقع ہے۔

اور اس رسالہ جلیلہ میں تصویر ذی روح کی حرمت وتحریم پر ۳۲ حدیثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره و نعاله

ذی روح کی تصویر بنانا بنوانا سب حرام ہے اور اس پر شدید وعیدیں وارد ہیں اس کے متعلق چند احادیث کریمہ

۳۶۷۔ صحیحین و مسند امام احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مصور فی النار یجعل اللہ له بکل صورة صورها نفسا فتعذبه فی جهنم۔

ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔ (مسلم ۲/ ۲۰۲، باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ)

۳۶۸۔ انہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ فرماتے ہیں ان اشد الناس عذابا یوم القیمة المصورون۔

بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔ (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب عذاب المصورین یوم القیمة)

۳۶۹۔ انہیں میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ و من اظلم ممن ذهب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرة او لیخلقوا حبة او لیخلقوا شعیرة۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دیں۔ (مسلم ۲/ ۲۰۲، باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ) (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب نقض الصور)

۳۷۰۔ صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیمة یقال لهم احیوا ماخلقتم۔

بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صور تیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۳" شفاء الوالہ۔ (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب عذاب المصورین یوم القیمة)

۳۷۱۔ مسند احمد و صحیحین و سنن نسائی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صور صورة فان الله معذبه حتی ینفخ فیها الروح و لیس بنافخ۔

جو کوئی تصویر بنائے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔ (بخاری ۲/ ۸۸۱، باب من لعن المصور باب) (مسند احمد ۱/ ۳۹۵)

۳۷۲۔ مسند احمد و جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یخرج عنق من النار یوم القیمة له عینان یبصر بهما و اذنان یسمعان و لسان ینطق یقول انی وکلت بثلثة بمن جعل مع الله الها آخر و بکل جبار عنید و المصورین۔

قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کے دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان سننے والے اور ایک زبان کلام کرتی وہ کہے گی میں تین فرقوں پر مسلط کی گئی ہوں جو اللہ کا شریک بتائے اور ہر ظالم ہٹ دھرم اور تصویر بنانے والے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ (ترمذی ۲/ ۸۵، باب ماجاء فی صفة النار)

۳۷۳۔ امام احمد مسند اور طبرانی کبیر اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد اهل النار عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او امام جائر و هؤلاء المصورن. و لفظ احمد اشد الناس عذابا یوم القیمة رجل قتل نبیا او قتله نبی او رجل یضل الناس بغیر علم او مصور یصور التماثیل۔

بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل فرمایا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔ (مسند احمد ۱/ ۴۰۷)

۳۷۴۔ بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ من قتل نبیا او قتلہ نبی او قتل احد والدیہ و المصورون و عالم لم ینتفع بعلمہ۔
بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنے ماں یا باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۴ 'شفاء الوالہ۔
تصویر دار پردہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔

۳۷۵۔ امام مالک و امام احمد و امام بخاری و امام مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سفر و قد سترت سھوۃ لی بقرام فیہ تماثیل فلما رآہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلون وجھہ وقال یاعائشۃ اشد الناس عذابا یوم القیمۃ الذین یضاھون بخلق اللہ۔ (بخاری ۲/ ۸۸۰، باب ماوطئ من التصاویر)

۳۷۶۔ وفی روایۃ للشیخین قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجھہ الکراھیۃ فقلت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ فیقال لھم احیوا ماخلقتم و قال ان البیت الذی فیہ الصور لاتدخلہ الملئکۃ۔ (بخاری ۲/ ۸۸۱، باب من لم یدخل بیتا فیہ الخ)

۳۷۷۔ و فی اخری لھما تناول الستر فھتکہ و قال من اشد الناس عذابا یوم القیمۃ الذین یصورون ھذہ الصور۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک دروازے پر تصویر دار پردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس تشریف لائے اسے ملاحظہ فرما کر رنگ چہرۂ انور کا بدل گیا اندر تشریف نہ لائے ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں ان پر روز قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو

جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری ۲ر ۸۸۰، باب عذاب المصورین یوم القیمۃ)

۳۷۸۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبریل علیہ الصلاۃ و السلام فقال لی مر برأس التماثیل یقطع فتصیر کھیئۃ الشجرۃ و أمر بالستر فیقطع فیجعل و سادتین منبوذتین توطئان. ھذا مختصرا۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی حضور مورتوں کو حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دیئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ابوداؤد ۲ر ۵۷۳، باب فی الصور)

رحمت کے فرشتے تصویر دار گھر میں نہیں آتے ہیں

۳۷۹۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر اور صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نیز اسی میں حضرت ام المومنین میمونہ اور مسند امام احمد میں بسند صحیح حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی انا لا ندخل بیتا فیہ کلب و صورۃ۔

ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (بخاری ۲ر ۸۸۱، باب لاتدخل الملئکۃ بیتا الخ)

۳۸۰۔ احمد و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و سعید بن منصور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے عرض کی انھا ثلث لم یلج ملک مادام فیھا واحد منھا کلب او جنابۃ او صورۃ روح۔

تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت و برکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا کتا یا جنب یا جاندار کی تصویر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۴" شفاء الوالہ (مسند احمد ۱ر ۱۰۷)

۳۸۱۔ نسائی و ابن ماجہ و شاشی و ابو یعلی اور ابو نعیم حلیہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں امیر المومنین

علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی صنعت طعاما فدعوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجأ فرأی تصاویر فرجع (زاد الاربعة الاخیرون) فقلت یا رسول اللہ ما رجعك بابی و امی قال ان فی البیت سترا فیه تصاویر و ان الملئکة لاتدخل بیتا فیه تصاویر۔

میں نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں واپس تشریف لے گئے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے حضور واپس ہوئے فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۵"

شفاء الوالہ۔ (نسائی ۲/ ۲۹۹، التصاویر)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر کی تصویروں کو مٹا دیا کرتے تھے

۳۸۲۔ صحیح بخاری و سنن ابی داؤد میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یکن یترك فی بیته شیأ فیه تصاویر الا نقضه۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

(بخاری ۲/ ۸۸۰، باب نقض الصور)

تصاویر مٹانے اور قبر کی بلندی ختم کرنے کا حکم یعنی جس قبر کی بلندی ایک بالشت سے زیادہ ہو کہ بلندی قبر میں حد شرع ایک بالشت ہے

۳۸۳۔ مسلم و ابوداؤد و ترمذی حیان بن حصین سے راوی قال لی علی رضی اللہ تعالیٰ عنه الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان لاتدع صورة الا طمستها و لاقبرا مشرفا الاسویته۔

مجھ سے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کر دو۔ و رواہ ابویعلی و ابن جریر فلم یسمیا حیان انما قالا عن علی انه دعا صاحب شرطته فقال له فذکرا بمعناہ۔ (مسلم ۱/ ۳۱۲، کتاب الجنائز)

۳۸۴۔ امام احمد بسند جید امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازے میں تھے حضور نے ارشاد فرمایا کہ

بها و ثنا الا كسره و لا قبرا الا سواه و لا صورة الا طمحها۔

تم میں کون ایسا ہے مدینے جاکر ہر بت کو توڑ دے اور ہر قبر برابر کردے اور ہر تصویر مٹا دے۔ ایک صاحب نے عرض کی میں یارسول اللہ فرمایا تو جاؤ وہ جاکر واپس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے سب بت توڑ دیئے اور سب قبریں برابر کردیں اور سب تصویریں مٹادیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من عاد الی صنعة شی من هذا فقد كفر بما انزل علی محمد اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر وانکار کرے گا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ (مسند احمد ۱/۱۴۰)

بت پرستی کی ابتدا معظمین کی تصویروں سے ہوئی

۳۸۵۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

ودو سواع و يغوث ويعوق و نسر اسماء رجال صالحين من قوم نوح فلما هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا الى مجالسهم التى كانوا يجلسون انصابا و سموها باسمأهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا هلك اولئك وتنسخ العلم عبدت. هذا مختصرا۔

ود، سواع، یغوث، یعوق، اور نسر یہ سب نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب یہ لوگ ہلاک ہوگئے تو شیطان نے ان کی قوم کو بتایا کہ وہ لوگ جہاں بیٹھتے تھے وہاں ایک ایک بت نصب کردیں اور ان لوگوں کے ناموں پر بتوں کے نام رکھدیں تو قوم نے ایسا ہی کیا مگر بتوں کی پرستش نہیں ہوئی لیکن جب وہ لوگ ہلاک ہوگئے جنہوں نے بت نصب کیا تھا اور لوگوں کو ان بتوں کی حقیقت کا علم نہیں رہا تو اس کے بعد ان بتوں کی پوجا ہونے لگی۔ (مولف) (بخاری ۲/۷۳۲، باب ودا ولا سواعا الخ)

روز فتح مکہ کعبۃ اللہ کو تصویروں سے صاف کرنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اندر تشریف فرما ہوئے

۳۸۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انہ

قال دخل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم البيت فوجد فيه صورة ابراهيم و صورة مريم عليهما الصلاة و السلام فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اما لهم فقد سمعوا ان الملئكة لاتدخل بيتا فيه صورة الحديث هذا لفظه فى الحج۔ (بخاری ۱/۲۰۴، باب قول الله عزوجل و اتخذ الله ابراهيم الخ)

۳۸۷۔ وفی الانبیاء ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی الصورۃ فی البیت لم یدخل حتی امربہا فمحیت الحدیث۔ (بخاری ۱/ ۴۷۳، باب قول اللہ و اتخذ اللہ ابراہیم)

۳۸۸۔ و فی المغازی فاخرج صورۃ ابراہیم و اسمعیل علیہما الصلاۃ و السلام الحدیث ہذہ کلہا روایات البخاری (بخاری ۲/ ۶۱۴، باب این رکز النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرایۃ یوم الفتح)

۳۸۹۔ و ذکر ابن ہشام فی سیرتہ قال و حدثنی بعض اہل العلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح فراہ فیہ صور الملئکۃ وغیرہم فرأی ابراہیم علیہ الصلاۃ و السلام مصورا فذکر الحدیث الی ان قال ثم امر بتلک الصور کلہا فطمست۔

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز فتح مکہ کعبہ معظمہ کے اندر تشریف فرما ہوئے اس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل و حضرت مریم و ملائکہ کرام علیہم الصلاۃ والسلام وغیرہم کی تصویریں نظر پڑیں کچھ پیکر دار کچھ نقش دیوار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ویسے ہی پلٹ آئے اور فرمایا خبردار ہو بیشک ان بنانے والوں کے کان تک بھی یہ بات پہنچی ہوئی تھی کہ جس گھر میں کوئی تصویر ہو اس میں ملائکہ رحمت نہیں جاتے پھر حکم فرمایا کہ جتنی تصویریں منقوش تھیں سب مٹادی گئیں اور جتنی مجسم تھیں سب باہر نکال دی گئیں انہیں میں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہما الاکرم و علیہما بارک وسلم کی تصویریں بھی باہر لائی گئیں جب تک کعبہ معظمہ سب تصاویر سے پاک نہ ہوگیا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے قدم اکرم سے اسے شرف نہ بخشا۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۵" شفاء الوالہ

۳۹۰۔ مسند امام احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمر بن الخطاب ان یمحوہا فبل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثوبا و محاہابہ فدخلہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما فیہما شیء۔ (مسند احمد ۳/ ۳۹۶)

۳۹۱۔ و فی حدیثہ عند الامام الواقدی و کان عمر قد ترک صورۃ ابراہیم

فلما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رآها فقال یا عمر الم آمرك ان لاتدع فیها صورة ثم رأی صورة مریم فقال امحوا ما فیها من الصور قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون۔

۳۹۲۔ عمر بن شیبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبة فامرنی فاتیته بماء فی دلو فجعل یبل الثوب و یضرب به علی الصور و یقول قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون۔

۳۹۳۔ ابو بکر بن ابی شیبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان المسلمین تجردوا فی الازر و اخذوا الدلاء و انجروا علی زمزم یغسلون الکعبة ظهرها و بطنها فلم یدعوا اثرا من المشرکین الا محوه و غسلوه۔

حاصل ان احادیث کا یہ ہے کہ کعبہ میں جو تصویریں تھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ انہیں مٹادو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابۂ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر سے باہر سے دھویا جاتا کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادیے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا تر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر۔

کفار نے اپنے مقربین کی تصویریں بنائیں پھر وہیں سے بت پرستی کا آغاز ہوا

۳۹۴۔ صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر بعض نسائه کنیسة یقال لها ماریة و کانت ام سلمة و ام حبیبة اتتا ارض الحبشة فذکرتا من حسنها و تصاویر فیها فرفع راسه فقال اولئك اذا مات فیهم الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجدا ثم صوروا فیه تلك الصور اولئك شرار خلق اللہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ وام المومنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکا اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔ (بخاری ۱/ ۶۱، باب هل ينبش قبور مشركي الجاهلية الخ)(بخاری ۱/ ۶۲، باب الصلوة في البيعة)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصویر دار گرجا میں داخل ہونے سے انکار کیا

۳۹۵۔ امام بخاری کتاب الصلاۃ جامع صحیح میں تعلیقا بلا قصہ اور عبدالرزاق وابو بکر بن ابی شیبہ اپنے اپنے مصنف اور بیہقی سنن میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً مع القصہ راوی جب امیر المومنین ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے میں چاہتا ہوں حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ ہم چشموں میں میری عزت ہو امیر المومنین نے فرمایا انا لاندخل الكنائس التي فيها هذه الصور۔ ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۲" شفاء الوالہ (بخاری ۱/ ۶۲، باب الصلوٰۃ فی البیعۃ)

ذی روح کی تصویر بنانا حرام ہے اور غیر ذی روح کی جائز ہے

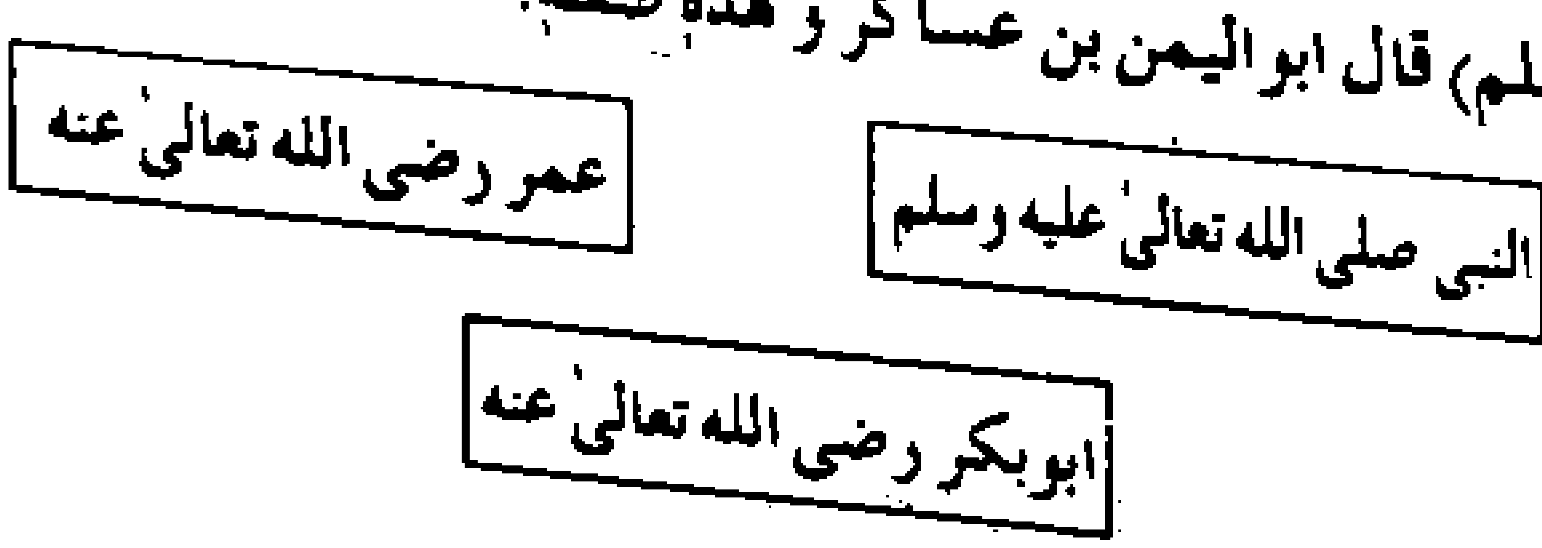
۳۹۶۔ ایک مصور نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت والا میں حاضر ہو کر عرض کی میں تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے فرمایا پاس آ وہ پاس آیا فرمایا پاس آ وہ اور پاس آیا یہاں تک کہ حضرت نے اپنا دست مبارک اس کے سر پر رکھ کر فرمایا کیا میں تجھے نہ بتادوں وہ حدیث جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی پھر حدیث مصوروں کے جہنمی ہونے کی ارشاد فرمائی اس نے نہایت ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا ویحك ان ابيت الا ان تصنع فعليك بهذه الشجرة و كل شي ليس فيه روح۔ افسوس تجھ پر اگر بے بنائے نہ بن آئے تو پیڑ اور غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں بنایا کر۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۷" شفاء الوالہ۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۵، باب التصاوير في الثوب)

روضہ مبارک کے نقشہ سے متعلق ایک روایت

نقشہ روزہ مبارکہ کے جواز میں اصلا مجال سخن و جائے دم زدن نہیں جس طرح ان

تصویروں کی حرمت یقینی ہے یوں ہی اس کا جواز اجماعی ہے ہر شرع مطہر میں ذی روح کی تصویر حرام فرمائی۔ ائمہ مذاہب اربعہ وغیرھم نے اس کے جواز کی تصریحیں فرمائیں تمام کتب مذاہب اس سے مملوو مشحون ہیں ہر چند مسئلہ واضح اور حق لائح ہے مگر تسکین اوہام وتثبیت عوام کے لئے ائمہ کرام وعلماء اعلام کی بعض سندیں اسباب میں پیش کروں کہ کن کن اکابر دین واعاظم معتمدین نے مزار مقدس اور اس کے مثل نعل اقدس کے نقشے بنائے اور ان کی تعظیم اور ان سے تبرک کرتے آئے اور اسباب میں کیا کیا کلمات روح افزائے مومنین وجانگزائے منافقین ارشاد فرمائے (۱) امام عثیم بن نسطاس تابعی مدنی (۲) امام محدث جلیل القدر ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء (۳) امام محدث علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن الجوزی حنبلی (۴) امام ابوالیمن ابن عساکر (۵) امام تاج الدین خاکہانی صاحب فجر منیر (۶) علامہ سید نورالدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی صاحب کتاب الوفا و وفاء الوفاء (۷) سیدی عارف باللہ محمد بن سلیمٰن جزولی صاحب الدلائل (۸) امام محدث فقیہ احمد بن حجر مکی شافعی صاحب جوہر منظم (۹) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری صاحب الخمیس فی احوال انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۰) علامہ سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی مالکی شارح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ (۱۱) شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی صاحب جذب القلوب (۱۲) محمد ن العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی صاحب خلاصۃ الاخبار ترجمۃ خلاصۃ الوفاء وغیرھم ائمہ وعلماء نے مزار اقدس واکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقبور مقدسہ حضرات صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشے بنائے۔

۷۹۳ـ مواہب اور اس کی شرح میں ہے۔ (قد روی ابو داؤد و الحاکم من طریق القاسم بن محمد بن ابی بکر) الصدیق (قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا ام اکشفی لی من قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) و صاحبیہ الحدیث (زاد الحاکم فرأیت رسول اللہ) ای قبرہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقدما و ابا بکر راسہ بین کتفی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عمر راسہ عند رجلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قال ابو الیمن بن عساکر و ھذہ صفتہ.



الحافظ الامام توفی فی محرم سنة ست و ثلمائة (و روی ابوبکر الآجری)

۲۹۸۔ (فی کتاب صفة قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن عثیم بن نسطاس المدنی) تابعی مقبول کما فی التقریب (قال رأیت قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی امارة عمر بن العزیز فرأیته مرتفعا نحوا من اربع اصابع و رأیت قبر ابی بکر وراء قبرہ و رأیت قبر ابی بکر اسفل منہ) و رواہ ابونعیم بزیادة و صورۃُ لنا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۔۱۴۔ شفاء الوالہ"

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(وقد اختلف اهل السیر وغیرهم فی صفة القبور المقدسة علی سبع روایات اوردها) ابوالیمین (ابن عساکرفی) کتابه (تحفة الزائر) و الصحیح منها روایتان. احدهما ماتقدم عن القاسم و الاخری و بها جزم رزین وغیرہ و علیها الاکثر کما قال المصنف فی الفصل الثانی و قال النووی انها المشهورة و السمهودی انها اشهر الروایات ان قبرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی القبلةمقدما بجدار ثم قبر ابی بکر حذاء منکبی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قبر عمر حذاء منکبی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنهما وهذا صفتها.

المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و مرت واحدة من الضعیفة ولاحاجة لذکر باقیها آہ ما فی المواهب و شرحها ملتقطا قلت وقد ذکر السبع جمیعا الامام البدر محمود العینی فی عمدة القاری

فراجعها ان ہویت مطالع المسرات میں ہے ودع المولف صفة الروضه هکذا۔ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

قبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه

قبر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنه

ابوبکر موخر قلیلا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خلفه و عمر خلف رجلی ابی بکر و روی ابوداؤد و الحاکم و صحیح اسناده عن القاسم بن محمد الحدیث قال السمهودی و هذا ارجح ماروی عن القاسم ثم صورها عن ابن عساکر هکذا۔ قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

قبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه

قبر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه

و صلبر ابوالفرج ابن الجوزی بوضعها هکذا و نسب ابن حجر هذہ الصفة الی الاکثر آه مختصرا قلت و مع ههنا فی الکتاب تخلیط و اضطراب علیه علیٰ ها (بیاض ہے) وزاده سید المرتضی فی النقل عنه فی شرح الاحیاء شیأ لم اجده فی نسختی شرح الدلائل ولا هو صحیح فی نفسه و ذلك انه لم یذکر فی المطالع عن ابن الجوزی صورة جلیلة فکیف قوله هکذا اشارة الی مامر وهو الذی نسبه ابن حجر الی الجمهور و الاکثر کما (بیاض ہے) فیما یذکر اما المرتضیٰ فنقل تصویره عن المطالع عن ابن الجوزی بعد قوله هکذا هکذا

صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنه

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

عورتوں کو لکھنا سکھانا شرعاً ممنوع اور سنت نصاریٰ ہے اور ان کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے۔

اسی کتابت نسواں کی ممانعت پر تین احادیث کریمہ۔

۳۹۹۔ ابن حبان بطریق یحییٰ بن زکریا بن یزید دقاق اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق مطین حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی قالا حدثنا محمد بن ابراھیم ابوعبداللہ الشامی حدثنا شعیب بن اسحاق الدمشقی عن ھشام بن عروۃ عن ابیه عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاتسکنو ھن الغرف و لا تعلموھن الکتابة و علموھن الغزل و سورة النور۔ (کنزالعمال ۲۱ر۲۷۰)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رکھو اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ اور کاتنا اور سورہ نور کی تعلیم کرو یہی حدیث حاکم صحیح مستدرک اور نظر طریق سے بیہقی نے شعب میں بطریق محمد بن محمد بن سلیمن روایت کی قال حدثنا عبدالوھاب بالضحاک ثنا شعیب بن اسحاق الحدیث سندا ومتنا حاکم نے کہا صحیح الاسناد اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ اس پر حافظ ابن حجر نے اطراف میں کہا بل عبدالوھاب متروک اھ اقول الان القول فیه ابن عدی فقال بعض حدیثه لایتابع علیه وھذا صادق علی کثیر من رجال الصحیحین بیہقی نے اسے بطریق اول روایت کر کے کہا ھذا بھذا الاسناد منکر یہ حدیث اس سند سے منکر وغیر معروف ہے امام خاتم الحفاظ سیوطی نے لآلی میں فرمایا افاد انه بغیر ھذا الاسناد لیس بمنکر۔ یعنی بیہقی نے افادہ کیا کہ حدیث اور سند سے منکر نہیں معروف و محفوظ ہے۔ اقول و مستمع انه بنفس السند غیر منکر۔

۴۰۰۔ امام ترمذی محمد بن علی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتسکنوا نساء کم الغرف و لاتعلمون

محتاب۔

اپنی عورتوں کو بالاخانوں پر نہ بساؤ اور انہیں لکھنا نہ سکھاؤ۔ یہ حدیث امام ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں استناداً ذکر کی۔ (کنز العمال، ۲۱، ۰ ۔ ۲)

۲۰۱۔ ابن عدی کامل میں اور ابن حبان بسند معتمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قالا حدثنا جعفر بن سهل ثنا جعفر بن نصر ثنا حفص بن غياث عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاتعلموا نساء كم الكتابة و لاتسكنو هن العلالى۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی عورتوں کو لکھنا نہ سکھاؤ اور دو منزلوں پر نہ بساؤ یہ حدیث تخریج ابن عدی امام حافظ سیوطی نے الاجر الجزل فى الغزل میں ذکر کی وقال ابن الجوزى لايصح جعفر بن نصر حدث عن الثقات بالبواطيل اه و قال الحافظ ابن حجر فى الاطراف بعد ذكر الحديث الاول و قد روى عن طريق حفص القارى عن ليث عن مجاهد عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما اه اقول الظاهر ان هذه متابعة لحفص بن غياث فان حفصا القارى امام القراء ة حفص بن سليمان ابى داؤد و هذا مصرح به عند مخرجيه حفص بن غياث و هو امام فى الحديث ثقة فقيه من رجال الستة و ليث صدوق من رجال مسلم و الاربعة و البخارى فى التعليقات غير انه اختلط بآخره لكن لم يسقط به حديثه فقد قال الجمهور هو لمن يكتب حديثه ذكره النووى فى شرح صحيح مسلم و قال مسلم فى مقدمة صحيحه اسم الستر و الصدق و تعاطى العلم يشمله و قد حسن له الترمذى حديثه فى الحمام و نقل عن البخارى انه صدوق و ربما بهم فى الشئ فاذا روى عنه حفص القارى خرج جعفر بن نصر و الصواب عندنا فى الامام الجليل حفص القارى تمشيه فقد قال وكيع انه ثقة و قال الذهبى هو فى نفسه صادق و اختلف فيه على احمد فروى حنبل بن اسحاق عنه مابه باس وروى عنه اخرى متروك الحديث هكذا روى ابن حاتم عن عبدالله بن احمد عن ابيه و روى ابوعلى بن الصواف عن عبدالله عن ابيه صالح و ليس فيه لامام معتمد جرح مفسر قادح يسقط حديثه و ابن فراش ليس هناك قال ابوزرعة كان عندنا يخرج مثالب الشيخين اقول عبدان حمل ابن فراش الى بندار

فقال قال الذهبی
عبدان وضع جزاین صنفهما فی شاب الشیخین فاجازه بالفی درهم
هذا و الله الشیخ المفتر الذی ضل سعیه فما انتفع بعلمه فلاعتب علی حمیر
الرافضة قال ابوبکر بن حمدان المروزی سمعت ابن فراش یقول شربت بولی فی
هذا الشان خمس مرات اه و کان جریا علی تکذیب الثقات و هذا احمد بن الفراش
الامام الحافظ الثقة الفقیه الحجة الذی اطبقوا علی توثیقه و لم یات فیه عن احد من
الائمة تلین ولابعض تلین ذکره ابن فراش فقال یکذب محمد قال الذهبی علی
مافی تهذیب التهذیب آذی ابن فراش نفسه و قال فی المیزان بطل قول ابن فراش
ولاغروفقد اتهم مالك بن اوس الصحابی رضی الله تعالیٰ عنه بالکذب بروایته
حدیث ماترکناه صدقة لاجرم ان ذکره الذهبی فی طبقات الحفاظ ثم اخذ یونجه الی
ان خاطبه بقوله انت زندیق معاند للحق فلا رضی الله عنك ثم قال مات ابن فراش الی
غیر رحمة الله تعالیٰ ۲۸۳. اما الحدیث الاول ففیه شعیب و من فوقه ائمة اجلاء
لایسأل عنهم و انما النظر فی محمد بن ابراهیم اقول ادخله ابونعیم فی حلیة الاولیاء
و قد وصفه المزنی و الذهبی و العسقلانی بالزاهد وهم یصفون به الاولیاء کما عرف
من محاوراتهم حتی اقتصر علیه الذهبی فی وصف سید الاقطاب الغوث الاعظم
رضی الله تعالیٰ عنه فهذا توثیق له و ای توثیق و ماللولی و للکذب حاشاهم و لیس
فیه بعد ذلك جرح مفسر حتی قول الدار قطنی کذاب و تحامل القوم علی الصوفیة
الکرام و الحنفیة العظام معروف و قال الامام النووی فی التقریب لایقبل الجرح
الامبین السبب قال الامام السیوطی فی التهذیب لان الناس یختلفون فی اسباب
الجرح نطلق احدهم الجرح بناء علی ماعتقده جرحا له و لیس یجرح فی نفس الامر
قول ابن الصحاح و هذا ظاهرا مع الفقه و اصوله انه مذهب الائمة من حفاظ
الحدیث کالشیخین وغیرهما ثم ذکر امثلته الی ان قال قال الصیر فی و کذا اذا قالوا
فلان کذاب لابین بیانه لان الکذب یحتمل الغلط کقوله کذب ابومحمد اه و کتبت
علیه و کذلك قول ابن مسعود و حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه فی دور ان
السماء کذب کعب و قد شبه هشام بن عروة و مالك و اجلة علی محمد بن اسحاق
انه کذاب و حافوا علیه ثم لم یذکروا الا مالایثبت به کذب و لا الم. ۱۰ به اصلا و برد

لابن اسحاق الوثاقة لاجرم ان لم يعرج عليه الحافظ فی التقريب و انضر فی محمد بن ابراهيم علی قوله منكر الحديث و كذلك لم يزد البيهقی فی حديثه علی استنكاره بهذاالسند اقول و الرجل اعنی بن ابراهيم من المشائخين كما فی الميزان وغيره .

الجمع السائح من شتات العلوم ما ليس عندالآخرين و من عادتهم استنكار مالايعرفون فاذكرون عندهم ان مدار حديث علی فلان ثم سمعوا من يرويه عن غيره انكروه فاذا تكرر ذلك منه قالوا مثل الحديث و ربما تعدوا الی فيه بالكذب و ماهو القضاء بالنفی علی الاثبات و الصواب عليه و الله تعالیٰ لم يجتمع كل العلم فی احد بعد نبيه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و هذا اجهل الحفظ البخاری هو وغيره من الحفاظ كان عندهم ان حديث المؤمن يأكل فی معاء واحد لم يروه عن ابی اسامة غير ابی كريب و رواه الترمذی عن اربعة فقال حدثنا به ابی كريب و ابوهشام و ابوالسائب و حسين بن الاسود عن ابی اسامة قال ثم سألته محمود ابن غيلان عنه فقال هذا حديث ابی كريب فسألت البخاری فقال لم تعرفه الا من حديث ابی كريب فقلت حديث ابی كريب و من قبل هذا اتی الامام الثقة الواقدی فانه روی حديث ام المومنين ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما افعمياو ان انتما عن معمر عن الزهری و ماكان الحديث عندهم الا عن يونس عن الزهری فقامت عليه القيامة من كل جانب حتی قال ذلك الجبل الشامخ امام السنة احمد بن حنبل رضی الله تعالیٰ عنه لم يزل يدافع الله الواقدی حتی روی عن معمر عن الزهری عن بنهان عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها حديث افعميا و ان انتما فجاء بشی لاحيلة فيه الحديث حديث يونس لم يروه غيره اه فجعله هو المفسد امر الواقدی و جعله داء لادواء له و لما اراد علی بن المدينی ان يسمع من الواقدی كتب اليه احمد كيف تستحل ان تكتب عن رجل روی عن معمر حديث بنهان و هذا حديث يونس تفرد به اه مع ان الحديث رواه عن ابن شهاب ثلثة يونس كما عرفوا و معمر كما روی الواقدی و ثالثهم عقيل قال احمد بن منصور الرمادی (وهو ثقة حافظ حجة) لما قدمت مصر حدثنا ابن ابی مريم (ثقة ثبت فقيه) انا نافع بن يزيد (ثقة عابد) عن عقيل عن ابن شهاب فذكر حديث ... فقال لم تضحك فاخبرته بقصة علی و احمد قال و ... غ منه ضحكت ... فلما ف ...

قال ابن ابی مریم ان شیوخنا المصریین لهم عنایة بحدیث الزهری قال الرماوی و هذا الحدیث فما ظلم فیه الواقدی. بلے ذکر محمد بن ابراهیم بن حبان الذی قال فیه الذهبی فی ترجمة عثمن الطرائفی اما ابن حبان فانه یقعقع کعادته و الکلام فی الرجال لایجوز الاتمام المعرفة تام الورع وقال فی ترجمة عبدالعزیز بما ابی وقال ابن حبان روی عن نافع عن ابن عمر نسخة موضوعة هکذا قال ابن حبان بغیر بینة و قال فی ترجمة محمد بن الفضل شیخ البخاری ابن حبان الحشاف المشهور وقال فی ترجمة حجاج بن ارطاة کذا قال ابن حبان هذا القول مجازفة فهذا قال فیه لاتحل الروا یة عنه الاعتبار کان یضع الحدیث.

اقول ما اظهر الا کرامة من الله تعالیٰ لمحمد بن ابراهیم حیث ناقض ابن حبان نفسه فی نفس واحد فجعله وضاعا و جعله ممکن یکتب حدیثه و یعتبر به و سبحان الله من وضاع یعتبر بحدیثه و قد افحش القول هکذا فی محمد بن علاقة فقال کان یروی الموضوعات عن الثقات لایحل ذکره الاعلی جهة القدح فیه فادله و ان کان اهون مما قال فی محمد فآخره وهو الحکم اشد و قال و قال الحاکم یروی احادیث موضوعة ذاهب الحدیث و قال الدار قطنی متروک و قال البخاری فی حدیثه نظر وهو لا یقول هذا الا فیمن یتهمه غالبا کما قال الذی فی عبدالله بن داؤد التمار و قال الا زدی حدیثه یدل علی کذبه و کل ذلک لم یؤثر فیه فاقتصر الحافظ فی التقریب علی قوله صدوق یخطی او ذلک لان ابن معین و ثقه فکیف تؤثر فی رجل معدود من اولیاء الله تعالیٰ فالحدیث حسن ان شاء الله تعالیٰ هذا وجه و انعم به من وجه و الثانی ان الحدیث جاء عن ثلثة من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم بطرق متروعة فینجبر ضعف بعضها ببعض اذ لیس فیها وضاع الاکذاب اعنی من تحقق فیه ذلک و قد بیناه فی کتابنا منیر العین فی تقبیل الا بهامین من الفائدة ۱۲ الی الفائدة ۱۴ و قال الامام الجلیل السیوطی فی المعقبات علی الموضوعات المتروک و المنکر اذا تعد مات طرقه ارتقی الی درجة الضعیف الغریب بل ربما یرتقی الی الحسن اه و قال المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر الضعیف یصیر حجة بذلک لان تعدوه قرینة علی ثبوته فی نفس الامر اه

والثالث درجة الامة المرحومة على العمل به من لدن السلف وهلم جراو فی هذا من تقوية الحديث مافيه كما بيناه فی الافادة فی الهاد الكاف فی حكم الضعاف و قال الامام خاتم الحفاظ فی المعقبات قد صرح غير واحد بان من دليل صحة الحديث قول اهل العلم به و ان لم يكن له سند يعتمد على مثله اه وستأتيك اقوال العلماء وجهه الكهنوی ان يستخرج نساء كاتبات فلم يتلو فی هذه الالف و ثلثمائة سنين تسع نسوة منهن السيدة اسماء بنت الفقيه كمال الدين موسى بمدينة زبيد توفيت ۹۰٤ھ قال فی النور السافر فی اخبار القرآن العاشر كان لقولها وقع فی القلوب و ربما كتبت الشفاعات الى السلطان و القاضی الامير فتقبل شفاعتها اه و ليس فيه مايعنی بمقصوده فمثل الكتابة لايلزم ان تكون بيد نفسها و قد ورد فی الاحاديث كتب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى الملوك وغيرهم وقد شاع وذاع ان السلطان كتب لفلان كذا مع انه لايعرف ان يضع سوادا فی بياض و منهم من لم يعرف الا وضع اسمه فی الامضاء و لم يذكر نص نزهة الجلساء فی ترجمة المستكفی بالله و مريم بنت ابی يعقوب انما قال ذكر الكتابة فی ترجمتها فلعله ذكر كما ذكر فی اسماء الزبيدية فلم تسلم له الاست و لوشاء ان يخص الكاتبين من الرجال فی قرن بل يوم واحد مااستطاع فهذا دليل ای دليل على تحرز الامة عن تعليمهن الكتابة مع مافيها من جليل الانتفاع۔

والرابع ان الحديث الضعيف يعمل به فی مقام الاحتياط و يشهد له الحديث الصحيح كيف و قد قيل وغير ذلك مما بسطناه فی رسالتنا الهاد الكاف فی حكم الضعاف و قال الامام الجليل الجلال السيوطی فی التدريب يعمل بالضعيف ايضا فی الاحكام اذا كان فيه احتياط اه فی اذكار الامام النووی و فتح المغيث و نسيم الرياض الاحكام لايعمل فيها الا بالحديث الصحيح و الحسن الا ان يكون فی احتياط فی شئ من ذلك اه باختصار و قال العلامة ابراهيم الحلبی فی الغنية الوصل بين الاذان والاقامة يكره فی كل صلاة لما روى الترمذی عن جابر رضی الله تعالىٰ عنه وهو و ان كا ضعيفا لكن يجوز العمل به فی مثل هذا الحكم اه مختصرا وقد اخرج ابو الفرج فی الموضوعات حديث من ولدله ثلثة اولاد فلم يسم احدهم محمد

فقد جهل بطریق اللیث عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اعله بان یشار که احمدوغیره فتعقبه خاتم الحفاظ فی اللالی بان الحارث رواه عن النظر بن شفی مرسلا و النظر قال ابن القطان مجهول قال و هذا المرسل یعضد حدیث ابن عباس و یدخله فی قسم المقبول اه و له نظائر جمة اوردنا جملة منها فی الهاد الکاف۔

جس عورت سے احتمال فتنہ نہ ہو اس کے لئے کتابت مباح ہے

۳۰۲۔ اماحدیث الشفاء بنت عبدالله رضی الله تعالیٰ عنها قالت دخل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا عند حفصة فقال لی الاتعلمین هذه رقیة النملة کما علمتیها الکتابة رواه ابوداؤد شفا بنت عبدالله نے کہا کہ میں حضرت حفصہ کے پاس تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ کیوں چیونٹی کا منتر نہیں سیکھتی جیسا کہ تم نے کتابت سیکھی ہے۔ (مولف) فقال (حدثنا ابراهیم بن مهدی المصیصی) و ثقه ابوحاتم و قال العقیلی حدث بمناکیر و اسند عن یحییٰ بن معین قال ابراهیم بن مهدی جاء بمناکیر قال فی التقریب مقبول و هی درجة قاصرة عمن یقال فیه صدوق سیئ الحفظ اویهم او یخطی او تغیر بآخره (فاعلی بن مسهر) ثقة له غرائب بعد ما اضر (عن عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز) صدوق یخطی ضعفه ابومسهر وحده (عن صالح بن کیسان) ثقة ثبت فقیه (عن ابی بکر بن سلیمن بن ابی حثمة ثقة (عن الشفاء) رضی الله تعالیٰ عنهما.

فالحدیث لاینزل عن الصالح وهو قضیة سکوت فهذا قدیقال انه یفهم من ظاهره الجواز لکنا رأینا العلماء لایمشون علیه فمنهم من یقول انما هو تعریض من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بحفصة فرره الذکی المغربی و استحسنه الحافظ ابوموسی جدا وقال التاویل ماذهب الیه الامام التوربشتی الحنفی فی شرح المصابیح و نقله عنه العلامة الطیبی الشافعی فی شرح المشکوٰة مقرا علیه و عنه الفتنی فی مجمع البحار و نقل مثله الامام السیوطی فی مرقاة الصعود عن النهایة مقتصرا علیه قال الطیبی و یحتمل الحدیث وجهین آخرین احدهما التحضیض علی تعلیم الرقیة و انکار الکتابة ای هلا علمتها ماینفعها من الاجتناب عن عصیان الزوج کما علمتیها

مایضربا من الکتابة و ثانیهما ان یتوجه الانکار الی الجملتین جمیعا و المراد با المتعارف بینهم لانها منا فیة لحال المتوکلین اه و تارة یقولون لعل هذا قبل النهی ذکره الشیخ المحقق فی الاشعة و اخری انها خصت به حفصة رضی الله تعالیٰ عنها لان تساده صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خصصن باشیاء قال تعالیٰ ینساء النبی لستن کاحد من النساء و خبر لایعلمن الکتابة یحمل علی عامة النساء خوف الافتتان علیهن نقله القاری فی المرقاة عن بعضهم و کذا الشیخ المحقق و اقر علیه وقال القاری یحتمل ان یکون جائز اللسلف دون الخلف لفساد النسوان فی هذا الزمان اه فدلت کلماتهم هذه علی انهم یکرهون الکتابة لهن والاعتراض بان کل ذلک خلاف الظاهر فان تحققت الامر فانه ادخل فی المقصود فما کانوا لیغفلوا عن ذلک فهل تراهم عدلوا الیه الا لداع ما الیه عظیم و رأیتنی کتبت علی هامش الاشعة عند ذکر انها خصوصیة لحفصة مانصه هذا الجواب قد ابدته من قبل ان اراه۔

اقول مع ذلک لقائل ان یقول ان نفس التشبیه لیس بنص صریح فی الجواز بخلاف لاتعلموهن فانه نص فی المنع علی انها واقعة عین لاعموم لها بخلاف النهی علی ان حدیث الشفاء ان تقدم فمنسوخ او تاخر فلا نسلم الا تخصیص حصفة کما رخص النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم للزبیر و عبدالرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنهما فی لبس الحریر و لنا دبة سعد رضی الله تعالیٰ عنهما فی النیاحة بعد مانهی عن ذلک فلم یکن الاتخصیص بعض بالترخیص لانسخ الحکم علی الاطلاق علی ان المقام مقام الاحتیاط فیقدم الحاظر علی انه لو فرض عدم ورود نهی اصلا لکان حال الزمان حاکما بالمنع و کم من حکم یختلف باختلاف الزمان الاتری ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذن للنساء ان یخرجن الی المساجد وقد کن یخرجن علی عهد الرسالة بل امر فی العیدین باخراج العواتق وذوات الخدور کما فی الصحیحین بل قال لا تمنعوا اماء الله مساجد الله اخرجه احمد و مسلم عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و ذلک اذا افسد الزمان نص الائمة بالمنع و قالت ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها لو رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من النساء ما رأینا لمنعهن المساجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

لڑکی کو کتابت سکھانا اس کے ہاتھ میں تلوار دینے کے مترادف ہے

۴۰۳۔ اخرج الترمذی الحکیم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مر لقمن علی جاریۃ فی الکتاب فقال لمن یصقل ھذا السیف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ لقمان نے ایک لڑکی کو دیکھا کہ مکتب میں سکھائی جارہی ہے، فرمایا یہ تلوار کس کے لئے صیقل کی جاتی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص

۱۰۵ (کنزالعمال ۲۰۵۰)

فضول و باطل باتوں میں غور و خوض کرنا منع ہے حدیث میں ہے

۴۰۴۔ روی الطبرانی بسند صحیح عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اعظم الناس خطایا یوم القیمۃ اکثرھم خوضا فی الباطل۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے بڑا گنہگار وہ ہوگا جو باطل میں زیادہ غور و خوض کرتا ہے (مولف) رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت باسناد رجالہ ثقات عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرسلا قال فی الاحیاء و الیہ الاشارۃ بقولہ تعالیٰ و کنا نخوض مع الخائضین۔ (احیاء العلوم ج ۹ ص ۱۱۲، الخوض فی الباطل)

تہمت و چوری سے متعلق دو حدیثیں

۴۰۵۔ روی البیھقی فی الشعب عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایزال المسروق منہ فی تھمۃ حتی یکون اعظم جرما من السارق۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسروق منہ ہمیشہ تہمت میں رہتا ہے یہاں تک کہ سارق سے گناہ میں بڑھ جاتا ہے۔ (مولف)

۴۰۶۔ روی الامام احمد و الشیخان و النسائی و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رأی عیسیٰ بن مریم علیھما الصلاۃ و السلام رجلا یسرق فقال اسرقت قال کلا واللہ الذی لاالہ الا ھو فقال عیسیٰ آمنت باللہ و کذبت عینی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو فرمایا کیا تم نے چوری کی، اس نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی کہ اس کے

علاوہ کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ پر ایمان لایا میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا۔ (مولف) (بخاری ا/ ۴۹۰، باب قول اللہ عزوجل و اذکر فی الکتاب مریم الخ) (ابن ماجہ ا/ ۱۵۳، باب من حلف لہ باللہ فلیرض)

زانیہ اور چور کو صدقہ دینے کے بارے میں ایک حدیث

۴۰۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث اللھم لک الحمد علی زانیۃ اللھم لک الحمد علی سارق۔

یعنی اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے مجھ سے (میرے ارادہ کے بغیر) زانیہ کو صدقہ دلایا۔ اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے اس پر کہ تو نے مجھ سے (میرے ارادہ کے بغیر) چور کو صدقہ دلایا (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۳" (بخاری ا/ ۱۹۱، باب اذا تصدق علی غنی وھو لایعلم)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانچ اسماء طیبہ

۴۰۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لی خمسۃ اسماء، رواہ البخاری عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

میرے پانچ نام ہیں یعنی احمد، محمد، حاشر، عاقب اور ماحی، (مولف) (بخاری ا/ ۵۰۱، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

گٹھلیاں مارنا ناجائز و ممنوع ہے

۴۰۹۔ مسند امام احمد و صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخذف و قال انہ لایقتل الصید و لاینکاء لعدو و انہ یفقوا العین و یکسر السن۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلایا گٹھلی یا کنکری پھینک کر مارنے سے منع کیا اور فرمایا اس سے نہ دشمن پر وار ہو سکے نہ جانور کا شکار اس کا نتیجہ یہی ہے کہ آنکھ پھوڑ دے یا دانت توڑ دے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۲۵" (ابوداؤد ۲/ ۱۳ ـ، باب فی الخذف) (بخاری ۲/ ۸۲۳، باب الخذف و البندقۃ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش الحانی کے بیان میں دو حدیثیں۔

۴۱۰۔ حدیث ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہ لقد اوتیت مزمارا من مزامیر داؤد۔ رواہ البخاری و مسلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم داؤد علیہ السلام کے مزامیر سے ایک مزمار عطا کئے گئے ہو۔ یعنی تم کو اچھی آواز عطا کی گئی ہے۔

(مولف)(مسلم ۱/ ۲۶۹، باب استحباب تحسین الصوت بالقران)

۴۱۱۔ و فی روایۃ المسلم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لہ لو رأیتنی و انا اسمع لقراء تک البارحۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ کاش میں تمہاری صبح کی قرأت سنتا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۷۰" (مسلم ۱/ ۲۶۸، باب استحباب تحسین الصوت الخ)

بالوں میں مہندی لگانا مستحب ہے اور مہندی میں ایسی چیز ملانا جس سے رنگ سرخ ہو جائے وہ بھی جائز و درست ہے

۴۱۲۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے مر علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن ھذا فمر آخر قد خضب بالحناء و الکتم فقال ھذا احسن من ھذا ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال ھذا احسن من ھذا کلہ۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب مہندی کا خضاب کئے گزرے فرمایا یہ کیا خوب ہے پھر دوسرے گزرے انہوں نے مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا تھا فرمایا یہ اس سے بہتر ہے پھر تیسرے زرد خضاب کئے گزرے فرمایا یہ ان سب سے بہتر ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۲۶" (ابوداؤد ۲/ ۸۔۵، باب فی خضاب الصفرۃ)

شرعی مجرم کو پناہ دینا باعث لعنت ہے

۴۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ من آوی محدثا۔

اللہ کی لعنت اس پر جو کسی شرعی مجرم کو پناہ دے۔ رواہ الامام احمد و مسلم فی صحیحہ و النسائی عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۲۹" (مسند احمد ۱/ ۱۰۸)

حسن صوت اور خوش الحانی سے قرآن عظیم پڑھنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۴۱۴۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اذن اللہ بشیٔ ما اذن لنبی حسن الصوت یتغنی بالقرآن یجھر بہ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ ورضا کے ساتھ نہیں سنتا جیسا کسی خوش آواز نبی کے پڑھنے کو جو خوش الحانی سے کلام الٰہی کی تلاوت باآواز کرتا ہے۔ رواہ الائمۃ احمد و البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (نسائی ۱/۱۵۔ تزیین القرآن بالصوت)

۴۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں للہ اشد اذنا الی الرجل الحسن الصوت بالقرآن یجھر بہ من صاحب القینۃ الی قینۃ۔

یعنی جس شوق ورغبت سے گانے کا شوقین اپنی گائن کنیز کا گانا سنتا ہے بیشک اللہ عزوجل اس سے زیادہ پسند ورضا واکرام کے ساتھ اپنے بندے کا قرآن سنتا ہے جو اسے خوش آوازی سے جہر کے ساتھ پڑھے۔ رواہ ابن ماجۃ و ابن حبان و الحاکم وقال صحیح علی شرطھما و البیھقی کلھم من فضالۃ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۱/۹۶، باب فی حسن الصوت بالقرآن)

۴۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا کتاب اللہ و تعاھدوہ و تغنوا بہ۔

قرآن مجید سیکھو اور اس کی نگہداشت رکھو اسے اچھے لہجے پسندیدہ الحان سے پڑھو۔ رواہ الامام احمد عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۵/۱۴۰)

۴۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زینوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا۔

قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو کہ خوش آوازی قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔ رواہ الدارمی فی سننہ و محمد بن نصر فی کتاب الصلاۃ بلفظ حسنوا و باللفظین رواہ الحاکم فی المستدرک کلھم عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۱/۲۰۷، باب کیف یستحب الترتیل فی القراۃ)

۴۱۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من لم یتغن بالقرآن۔

ہمارے طریقے پر نہیں جو قرآن خوش الحانی سے آواز بنا کر نہ پڑھے۔ رواہ البخاری عن

ابی هریرۃ و ابوداؤد عن ابی لبابۃ عبدالمنذر وھو کاحمد و ابن حبان عن مسعود بن ابی وقاص و الحاکم عنہ و عن عائشۃ و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔(ابوداؤد ۱/ ۲۰۷، باب کیف یستحب الترتیل فی القرأۃ)

۴۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان ھذا القرآن نزل بحزن و کآبۃ فاذا قرأتموہ فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوا بہ فمن لم یتغن بہ فلیس منا۔

بیشک یہ قرآن غم وحزن کے ساتھ اترا تو جب اسے پڑھو گریہ کرو اگر رونا نہ آئے بتکلف روؤ اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھو جو اسے الحان خوش سے نہ پڑھے وہ ہمارے طریقے پر نہیں۔ رواہ ابن ماجۃ و محمد بن نصر فی الصلاۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۰" (ابن ماجہ ۱/ ۹۶، باب فی حسن الصوت بالقرآن)

تجوید قرآن کی رعایت کے بغیر ایسا لحن کرنا جس سے قواعد قرأت کی رعایت نہ ہو ممنوع ہے

۴۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتھا و ایاکم و لحون اھل الکتابین واھل الفسق فانہ سیجئ بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغناء و الرھبانیۃ و النوح لایجاوز حناجرھم مفتونۃ قلوبھم و قلوب من یعجبھم شانھم۔

قرآن مجید عرب کے لحنوں میں پڑھو اور یہود و نصاریٰ اہل فسق کے لحنوں سے بچو کہ میرے بعد کچھ لوگ آنے والے ہیں جو قرآن آ آ کر پڑھیں گے جیسے گانے کی تانیں اور راہبوں اور مرثیہ خوانوں کا تار چڑھاؤ، قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا، یعنی ان کے دلوں پر کچھ اثر نہ کرے گا فتنے میں ہوں گے ان کے دل اور جنہیں ان کی یہ حرکت پسند آئے گی ان کے دل۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و البیھقی فی الشعب عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۱" (کنزالعمال ۱/ ۵۳۲)

سادہ خوش الحانی کے ساتھ جائز اشعار پڑھنا جائز ہے

۴۲۱۔ فی الترمذی عن انس انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ القضیۃ ابن رواحۃ یمشی بین یدیہ و یقول۔

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ ۔۔۔ الیوم نضربکم علی تنزیلہ

ضربا یزیل الھام عن مقیلہ ۔۔۔ یذھل الخلیل عن خلیلہ

فقال عمر یا ابن رواحة بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی حرم الله تقول الشعر فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خل عنه یاعمر فلھی فیھم اسرع من نضح النبل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز عمرۃ القضاجب داخل مکہ ہوئے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے رجز کے اشعار سناتے جارہے تھے، یعنی کافروں کا راستہ چھوڑ دو، آج تو ہم ان کی جائے نزول پر حملہ کریں گے، ایسا حملہ کہ ان کے دماغ کا مغز آنکھوں کے راستے سے باہر ہو جائے گا، اور ایک دوست دوسرے دوست کو بھول جائے گا، امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا کہ اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ جل جلالہ کے حرم میں یہ شعر خوانی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنے دو کہ یہ ان پر تیروں سے زیادہ کارگر ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲/ ۱۱۲، باب ماجاء فی انشاد الشعر)

۴۲۲۔ و فی روایة انه لما انکر عمر علیه قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا عمر انی اسمع فاسکت یاعمر۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن رواحہ کو منع کیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر ہم سن رہے ہیں تم بھی خاموش رہو۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۲"

حضرت براء بن مالک کے بارے میں دو حدیثیں

۴۲۳۔ قال انس فی الصحیحین کان براء بن مالک اخوانس شھد المشاھد الا بدرا قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رب اشعث اغبر لایؤبه له لو اقسم علی الله لابره منھم البراء بن مالك قال انس فلما کان یوم تستر من بلاد فارس انکشف الناس فقال المسلمون یا براء اقسم علی ربك فقال اقسم علیك یا رب لما منحتنا اکتافھم و الحقتنی بنبیك فحمل و حمل الناس معه فقتل ھرمزان من عظماء الفرس و اخذ سلبه و انھزم الفرس و قتل البراء رواہ الترمذی و الحاکم و ذلك فی خلافة عمر سنة عشرین۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادر اکرم سیدنا براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدر کے سوا سب مشاہد میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا

بہت الجھے بال میلے کپڑے والے جن کی کوئی پرواہ نہ کرے ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل پر کسی بات میں قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم سچی ہی کرے انہیں میں سے براء بن مالک ہیں انس نے کہا کہ شہر فارس میں قلعہ تستر پر جب جہاد ہوا مسلمانوں کو سخت وقت پیش آئی ان سے کہا اے براء اپنے رب پر قسم کھایئے انہوں نے قسم کھائی کہ اے رب میرے کافروں پر ہمیں قابو دے کہ ہم ان کی مشکیں کس لیں اور مجھے اپنے نبی سے ملا یہ کہکر حملہ آور ہوئے اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے حملہ کیا ایرانیوں کا سپہ سالار ہرمزان مارا گیا اور سامان لوٹ لئے اور انہیں شکست ہوئی اور براء شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ واقعہ خلافت فاروقی ۲۰ھ کا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۲/ ۲۴۳)

۴۲۴۔ اصابہ فی معرفۃ الصحابہ میں ہے روی البغوی باسناد صحیح عن محمد بن سیرین عن انس قال دخلت علی البراء بن مالك وهو يتغنى فقلت له قد ابدلك الله ماهو خير منه فقال اترهب ان اموت على فراشي لا والله ماكان الله ليحرمني من ذلك وقد قتلت مائة منفردا سوى من شاركت فيه۔

ایک روز انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت براء کے پاس آئے وہ اس وقت اشعار اپنے الحان سے پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا آپ کو اللہ عزوجل نے وہ چیز عطا فرمائی جو اس سے بہتر ہے یعنی قرآن عظیم، فرمایا کیا یہ ڈرتے ہو کہ میں بچھونے پر مروں گا خدا کی قسم اللہ مجھے شہادت سے محروم نہ کرے گا سو کافر تو میں نے تنہا قتل کئے ہیں اور جو شرکت میں مارے ہیں وہ علاوہ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۳"

حدی خوانی جائز ہے

۴۲۵۔ فی الصحيحين عن انس ان انجشة حدا بالنساء في حجة الوداع فاسرعت الابل فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا انجشة رفقا بالقوارير۔

حضرت انس سے مروی کہ انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجۃ الوداع شریف میں حدی پڑھی تو اونٹ گرمائے بہت تیز چل نکلے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے انجشہ شیشوں کے ساتھ نرمی کرو یعنی شیشوں سے مراد عورتیں ہیں یعنی اونٹ اتنے تیز نہ کرو کہ تکلیف ہوگی یا عورتوں کا مجمع ہے خوش الحانی حد سے نہ گزارو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۷۳" (مسلم ۲/ ۲۵۵ باب رحمتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم النساء الخ) (بخاری ۲/ ۹۰۸، باب مایجوز من الشعر والرجز الخ)

وقت وصال اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اظہار بے چینی

۴۲۶۔ عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ و اکرب اباہ فقال لھا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ ابتاہ الی جبریل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التراب۔ رواہ البخاری

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرض سے گرانی ہوئی بے چینی نے غلبہ کیا حضرت بتول زہرا نے کہا ہائے میرے باپ کی بے چینی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کبھی کسی قسم کی بے چینی نہیں، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا حضرت بتول زہرا نے کہا اے باپ میرے اللہ کے بلانے پر تشریف لے گئے اے باپ میرے وہ کہ فردوس کے باغ میں جن کا ٹھکانا، اے باپ میرے ہم ان کے انتقال کی مصیبت جبریل سے بیان کرتے ہیں جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفن کر چکے حضرت بتول زہرا نے فرمایا اے انس تمہارے دلوں نے کیونکر گوارا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو خاک میں پنہاں کرو۔" فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص

۴۲۷"(بخاری ۲/ ۶۴۱، باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وفاتہ)

صدقہ و صلہ رحمی سے بلائیں دور ہوتی ہیں

۴۲۷۔ ابویعلی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الصدقۃ و صلۃ الرحم یزید اللہ بھما فی العمر و یدفع بھما میتۃ السوء و یدفع بھما المکروہ و المحذور۔

بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے اور مکروہ و اندیشہ کو دور کرتا ہے۔(الترغیب و الترھیب ۳/ ۳۳۵، الترغیب فی صلۃ الرحم)

مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے

۴۲۸۔ ابوالشیخ ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الضیف یاتی برزقہ و یرتحل بذنوب القوم یمحص عنھم ذنوبھم۔

مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے ان کے گناہ مٹا

دیتا ہے

کھانا کھلانے کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۴۲۹۔ نیز امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے رلوی کہ وہ فرماتے ہیں لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ان ادخلُ سوقکم فاشتری رقبۃ فاعتقھا

بیشک یہ بات کہ میں اپنے بھائی سے ایک گروہ کو جمع کر کے دو ایک صاع کھانا کھلاؤں مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۱۰۶"(الترغیب و الترھیب ۲/ ۶۸، الترغیب فی اطعام الطعام)

نصف شب کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں سوائے زانیہ اور لوگوں سے بیجا مال وصول کرنے والے کے۔

۴۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تفتح ابواب السماء نصف اللیل فینادی منا د ھل من داع فیستجاب لہ ھل من سائل فیعطی ھل من مکروب فیفرج عنہ فلا یبقی مسلم یدعوا اللہ بدعوۃ الاستجاب اللہ عزوجل لہ الا زانیۃ تسعی بفرجھا او عشارا۔

آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کریں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو، اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولیٰ تعالیٰ قبول فرماتا ہے مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے یا لوگوں سے بیجا محاصل تحصیلنے والا۔ رواہ احمد بسند مقارب و الطبرانی فی الکبیر و اللفظ لہ عن عثمٰن بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۱۸۲"(الترغیب و الترھیب ۱/ ۵۶۷، الترغیب فی العمل علی الصدقۃ)

ترنم سے جائز شعر پڑھنا درست ہے اس پر ایک حدیث

۴۳۱۔ (کف الرعاع عن محرمات اللھو و السماع لابن حجر میں ہے) المروی عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان غلاما دخل علیہ فوجدہ یترنم ببیت او نحو ذلک معجب منہ فقال اذا خلونا قلنا کما تقول الناس

حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک لڑکا آیا جو کوئی شعر اچھی آواز میں گنگنا رہا تھا تو فرمایا کہ جب ہم تنہا ہوتے ہیں تو ایسا ہی کہتے ہیں جیسا لوگ کہتے ہیں یعنی ان جائز اشعار کو پڑھتے ہیں جو لوگوں میں رائج ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳-۱"

ذکر الٰہی کے برابر غضب رب اور عذاب الٰہی سے نجات دینے والی کوئی چیز نہیں اس پر تین حدیثیں

۴۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب الله من ذکر الله قیل و لا الجهاد فی سبیل الله قال و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ اللہ کے عذاب سے نجات دہندہ نہیں عرض کی گئی کیا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر یہ کہ آدمی اسقدر تلوار چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے یا کٹ جائے۔ (مولف) رواه الطبرانی فی الاوسط و الصغیر بسند صحیح عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنز العمال ۱/ ۳۸۴)

۴۳۳۔ ولابن ابی الدنیا و البیهقی عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان لکل شیٔ صقالة و ان صقالة القلوب ذکر الله و ما من شیٔ انجی من عذاب الله من ذکر الله قال و لا الجهاد فی سبیل الله قال نعم و لو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے صیقل ہے اور دلوں کا صیقل اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز عذاب اللہ سے نجات دینے والی نہیں عرض کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں فرمایا ہاں اگرچہ آدمی اس قدر تلوار چلائے کہ وہ ختم ہو جائے۔ (مولف)

(کنز العمال ۱/ ۳۷۵)

۴۳۴۔ و لاحمد و ابی بکر بن ابی شیبة و الطبرانی بسند صحیح عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب الله من ذکر الله قالوا و لا الجهاد فی سبیل الله قال و لا الجهاد فی سبیل الله الا ان تضرب بسیفك حتی ینقطع ثم تضرب به حتی ینقطع ثم تضرب به

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا کوئی عمل اللہ کے ذکر سے زیادہ عذاب اللہ سے نجات دہندہ نہیں صحابہ نے عرض کی جہاد بھی نہیں فرمایا جہاد بھی نہیں مگر یہ کہ تم تلوار اس قدر چلاؤ کہ وہ ختم ہو جائے پھر چلاؤ پھر ختم ہو جائے پھر چلاؤ پھر ختم ہو جائے۔ (مولف)

(کنزالعمال ۱/ ۳۸۴)

ذکر الٰہی کے لئے جنگل کو جانے کی اصل پر ایک حدیث

۴۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو تعلمون ما اعلم الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و البیھقی فی الشعب بسند صحیح عن ابی الدرداء و الحاکم بسند صحیح عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

میں جو جانتا ہوں اگر تم جان لیتے یہاں تک فرمایا کہ جنگل میں جا کر اللہ کی پناہ لے لیتے۔ (مولف) (ترمذی ۲/ ۵۰، باب ما جاء فی انذار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قومہ)

سات کے عدد میں دفع ضرر و آفت کی ایک خاص تاثیر ہے اس پر تین حدیثیں

۴۳۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما دخل بیتی و اشتد وجعہ قال اھریقوا علی من سبع قرب لم تحلل او کیتھن لعلی اعھد الی الناس۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب میرے گھر میں تشریف لائے اور مرض شدید تھا فرمایا کہ مجھ پر سربستہ سات مشک پانی ڈالو۔ (سات کے عدد میں زہر اور سحر کے ضرر کو دفع کرنے کی ایک خاص تاثیر ہے) تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۶۳۹ باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و وفاتہ)

۴۳۷۔ حدیث۔ من تصبح کل یوم بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم و لاسحر۔

جو ہر دن صبح کو عجوہ سات کھجوریں کھائے تو اس دن اس کو زہر اور سحر ضرر نہیں دیں گے۔ (مولف) (عجوہ مدینہ شریف کی ایک اعلیٰ قسم کی کھجور کا نام ہے) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۷ ۱" (بخاری ۲/ ۸۱۹، باب العجوہ)

۴۳۸۔ فی النسائی من قال عند مریض لم یحضر اجلہ اسأل اللہ العظیم رب

العرش العظیم ان یشفیک سبع مرات۔

جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس کہ جس کا وقت نہیں آگیا ہے عرض کرے سات مرتبہ اسئل اللہ العظیم الخ یعنی عظمت والے اللہ سے کہ عرش عظیم کا مالک ہے سوال کرتا ہوں کہ تجھ کو شفا عطا فرمائے۔ یعنی موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا کی امید ہے۔ (مولف)

چالیس مسلمان کی گواہی مقبول ہے

۴۳۹۔ حدیث میں ہے اذا شهدت امة من الامم و هو اربعون فصاعدا اجاز الله تعالیٰ شهادتهم. رواه الطبرانی فی الکبیر و الضیأ المقدسی عن والد ابی الملیح۔

جب کسی معاملہ میں چالیس یا اس سے زیادہ لوگ گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی گواہی قبول فرمائے گا۔ (مولف) (اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ جہاں چالیس مسلمان صالح جمع ہوتے ہیں ان میں ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۰۱"

والدین کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام و گناہ کبیرہ ہے

۴۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله تعالیٰ حرم علیکم عقوق الامهات و واد البنات و منعا وهاة وکره لکم قیل وقال و کثرة السوال و اضاعة المال۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمادیا ہے ماؤں کو ایذا دینا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، اور یہ آپ نہ دو اور اوروں سے مانگو اور ناپسند فرماتا ہے تمہارے لئے فضول حکایات اور کثرت سوالات اور مال کا ضائع کرنا۔ (مسلم ۲/۷۵، باب النهی عن کثرة المسائل الخ) (بخاری ۲/۸۸۴، باب عقوق الوالدین الخ)

اعلان نکاح کے لئے شادیوں میں بندوق چھوڑنا جائز ہے اور دف بجانا بھی

۴۴۱۔ اخرج الترمذی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعلنوا هذا النکاح و اجعلوه فی المساجد و اضربوا علیه بالدفوف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجدوں میں منعقد کرو اور اس پر دف بجاؤ۔ (مولف) (ترمذی ۱/۲۰۷، باب ماجاء فی اعلان النکاح)

۴۴۲۔ وروی احمد بسند صحیح و ابن حبان فی صحیحه و الطبرانی فی

الکبیر و ابونعیم فی الحلیة و الحاکم فی المستدرک عن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلنوا النکاح۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۱" (ترمذی ... باب ماجاء فی اعلان النکاح)

ایک ہرنی کے قصہ پر مشتمل ایک حدیث پاک

۴۴۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ کسی کے پکارنے کی آواز آئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا پھر نظر فرمایا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی ادن منی یا رسول اللہ۔ یارسول اللہ حضور میرے پاس تشریف لائیں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرنی کے قریب تشریف لے گئے فرمایا تیری کیا حاجت ہے اس نے عرض کی ان لی ولدین فی ھذا الجبل فحلنی حتی ارضعھما ثم ارجع الیک۔ اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں حضور مجھے کھول دیں کہ میں جاکر انہیں دودھ پلا آؤں پھر حضور کے پاس حاضر ہو جاؤں گی حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنا وعدہ سچا کرے گی ہرنی نے عرض کی عذبنی اللہ عذاب العشار ان لم افعل۔ میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ پر ان لوگوں کا عذاب کرے جو ظلماً لوگوں سے مال تحصیلتے تھے، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا وہ گئی بچوں کو دودھ پلا کر واپس آئی، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھر اسے باندھ دیا، وہ بادیہ نشیں جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی یارسول اللہ حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجا لاؤں فرمایا ہاں یہ کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دی وہ ہرنی دوڑتی ہوئی یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۱" (ادلۃ ... نسخہ مترجم، ص ۳۳۸)

دوسری قوم سے مشابہت و محبت حرام و منع ہے

۴۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قسم کھا کر فرماتے ہیں لایحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معھم۔

جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انہیں کے ساتھ کر دے گا۔ رواہ النسائی،

عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۷/ ۲۰۹)

۴۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتھم۔

جو جس قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ انہیں کے گروہ میں اٹھائے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و الضیاء فی المختارۃ عن ابی قرصافۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید اور اس سے باز رہنے کی برائی

۴۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل انہ کان الرجل یلقی الرجل فیقول یا ھذا اتق اللہ ودع ما تصنع فانہ لاتحل لک ثم یلقاہ من الغد وھو علی حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ و شریبہ و قعیدہ فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعض ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم ذلک بما عصوا و کانو یعتدون. کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ماکانوا یفعلون. الحدیث۔

بنی اسرائیل میں پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا اس سے کہتا اے شخص اللہ سے ڈرو اور اپنے کام سے باز آ کہ یہ حلال نہیں پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ امر اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے پاس بیٹھنے سے نہ روکتا جب انہوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا بھی انہیں خطاوالوں کے مثل ہو گیا پھر فرمایا بنی اسرائیل کے کافر لعنت کیے گئے داؤد و عیسیٰ بن مریم کی زبان پر یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے البتہ یہ سخت بری تھی کہ وہ کرتے تھے۔ رواہ ابوداؤد و اللفظ لہ و الترمذی و حسنہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۸۲" (ابوداؤد ۲/ ۵۹۶ باب الامر و النھی)

۴۴۷۔ مروی ہوا کہ اللہ عزوجل نے یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا، عرض کی الٰہی برے تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک ہوں گے فرمایا انھم لم یغضبوا بغضبی و آکلوھم و شاربوھم۔

اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انہوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے

پینے میں شریک رہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و ابوالشیخ عن ابراھیم عن عمر الصنعانی۔

فحش بکنے والے پر جنت حرام ہے

۴۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الجنة حرام علی کل فاحش ان یدخلها۔

جنت ہر فحش بکنے والے پر حرام ہے۔ اخرجه ابن ابی الدنیا فی فضل الصمت و ابو نعیم فی الحلیة عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے اور فحش علامت نفاق ونحوست ہے

۴۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء من الایمان و الایمان فی الجنة و البذاء من الجفاء و الجفاء فی النار۔

حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش بکنا بے ادبی ہے اور بے ادبی دوزخ میں ہے۔ رواہ الترمذی و الحاکم و البیهقی فی الشعب عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسند صحیح۔(ترمذی ۲/۲۱، باب ماجاء فی الحیاء)

۴۵۰۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحیاء و العی شعبتان من الایمان و البذاء و البیان شعبتان من النفاق۔

شرم اور کم سخنی ایمان کی دو شاخیں ہیں اور فحش بکنا اور زبان کا طرار ہونا نفاق کے دو شعبے ہیں۔ احمد و الترمذی و حسنه و الحاکم و صححه عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ترمذی ۲/۲۲، باب ماجاء فی العی)

۴۵۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیٔ قط الاشانه و ما کان الحیاء فی شیٔ قط الازانه۔

فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کرے گا اور حیا جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کرے گی۔ احمد و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی و ابن ماجة عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔" فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۱۸۳"(ابن ماجہ ۲/۳۱۹، باب الحیاء)(ترمذی ۲/۱۸، باب ماجاء فی الفحش)

۴۵۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البذاء شوم

فحش بکنا منحوس ہے۔ اخرجه الطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حسن۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۸۳"

علم دین عبادت سے بہتر و افضل ہے

۴۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العلم افضل من العبادۃ۔
علم عبادت سے افضل ہے (یعنی نفل عبادت سے) رواہ الخطیب و ابن عبداللہ فی کتاب العلم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۵۔)

۴۵۴۔ حدیث۔ العلم خیر من العبادۃ۔
علم عبادت سے بہتر ہے۔ ابو عمر فیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۶۷)

۴۵۵۔ حدیث۔ العلم افضل من العمل۔
علم عمل سے افضل ہے۔ البیہقی فی الشعب عن بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۶۷)

۴۵۶۔ حدیث۔ العلم خیر من العمل
علم عمل سے بہتر ہے۔ ابو الشیخ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۱۰۴)

امور خیر کے لئے مسلمانوں سے چندہ کرنا سنت سے ثابت ہے۔

۴۵۷۔ صحیحین میں جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کچھ برہنہ پا برہنہ بدن صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی محتاجی دیکھی چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا بعد نماز خطبہ فرمایا بعد تلاوت آیات ارشاد کیا تصدق رجل من دینارہ من درھمہ من ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال و لو بشق تمرۃ۔
کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے کوئی روپے سے کوئی کپڑے سے کوئی اپنے قلیل گیہوں سے کوئی اپنے تھوڑے چھوہاروں سے یہاں تک فرمایا اگرچہ آدھا چھوہارا۔ اس ارشاد کو سن کر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے جس کے اٹھانے میں ان کے ہاتھ تھک گئے۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے یہاں تک کہ دو انبار کھانے اور کپڑے کے ہو گئے

یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا اور ارشاد فرمایا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا و اجر من عمل بھا بعدہ من غیر ان ینقص من اجورھم شئ۔

جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اس کے لئے اس کا ثواب ہے اور اس کے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اس کے لئے ہے بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۸۵" (مسلم ۱/ ۳۲۷، باب الحث علی الصدقۃ الخ)

عمل صالح کے ذریعہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں

۴۵۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں قصۂ اصحاب الرقیم میں جس کا اشارہ قرآن عظیم میں بھی موجود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین مسافر رات کو ایک غار میں ٹھہرے پہاڑ سے ایک چٹان گر کر غار کے منہ پر ڈھک گئی یہ بند ہو گئی آپس میں بولے خدا کی قسم یہاں سے نجات نہ پاؤ گے۔ الا ان تدعوا اللہ بصالح اعمالکم۔

مگر یہ کہ اپنے نیک اعمال کو وسیلہ کر کے حضرت عزوجل سے دعا کرو ہر ایک نے اپنا اپنا ایک اعلیٰ درجے کا نیک عمل بیان کیا اور اس کے توسل سے دعا کی چٹان تھوڑی کھلتی گئی، تیسرے کی دعا پر بالکل ہٹ گئی اور انہوں نے نجات پائی، ان میں ایک دعا یہ تھی کہ میرے چچا کی بیٹی مجھے سب سے زیادہ پیاری تھی میں نے اس سے بدکاری چاہی وہ باز رہی یہاں تک کہ ایک سال قحط میں مبتلا ہو کر میرے پاس آئی فاعطیتھا عشرین و مائۃ دینار علی ان تخلی بینی و بین نفسھا ففعلت

میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں اس شرط پر کہ مجھے اپنے اوپر قدرت دے اس نے قبول کیا جب میں نے اس پر دسترس پائی اور قریب ہوا کہ زنا واقع ہو وہ روئی اور کہا میں نے یہ کام کبھی نہ کیا احتیاج نے مجھے مجبور کر دیا اللہ سے ڈر اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑ، میں تجھ سے ڈرا اور اس فعل سے باز رہا اور وہ اشرفیاں بھی اسی کو چھوڑ دیں۔ اللھم ان کنت فعلت ذلک ابتغاء وجھک فافرج عنا ما نحن فیہ۔

الٰہی اگر میں نے یہ کام تیری رضا چاہنے کے لئے کیا ہو تو ہمیں اس بلا سے نجات دے، اس پر چٹان سرکی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۱۸۰" (مسلم ۲/ ۳۵۳، باب قصۃ اصحاب الغار الخ) (بخاری ... باب حدیث الغار) (بخاری ۲/ ۸۹۳ ...)

مال حرام سے اگر حج کیا جائے تو مقبول نہیں ہوگا

۹۵۴۔ حدیث میں ہے جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب لبیک کہتا ہے ہاتف غیب سے جواب دیتا ہے لالبیک و لاسعدیک وحجک مردود علیک حتی ترد مافی یدک۔

نہ تیری لبیک قبول نہ خدمت پذیر اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود ہے یہاں تک کہ تو یہ مال حرام کہ تیرے قبضہ میں ہے اس کے مستحقوں کو واپس دیدے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۹۰"

(ملخصاً۔ د، ۱۳)

تعارف

مشعلة الارشاد فی حقوق الاولاد

(حقوق اولاد کا بیان)

۱۴ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ والدین کے فوت ہونے کے بعد اولاد پر ان کا کیا حق رہتا ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل شرعیہ اور ۲۳ احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ و الثنا کی روشنی میں جو حقوق اخذ کیے ہیں وہ مختصراً یہ ہیں۔

۱- والدین کے مرنے کے بعد سب سے پہلا حق ان کی تجہیز و تکفین اور غسل و نماز و تدفین ہے۔

۲- ان کے لئے دعا و استغفار ہمیشہ کرتے رہنا اس سے کبھی غفلت نہ کرنا،

۳- صدقہ و خیرات اور اعمال صالحات کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا۔

۴- ان پر کسی کا کوئی قرض ہو تو اس کی ادائیگی میں عجلت و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو سعادت دارین سمجھنا۔

۵- ان پر کوئی فرض رہ گیا ہو تو بقدر قدرت اس کی ادائے ممکنہ شرعیہ میں سعی کرنا اگرچہ وصیت نہ کر گئے ہوں۔

۶- انہوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نفاذ میں سعی کرنا اگرچہ شرعاً اپنے اوپر لازم نہ ہو۔

۷- ان کی قسم بعد مرگ بھی سچی ہی رکھنا مثلاً ماں یا باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا یا فلاں سے نہ ملے گا۔ یا فلاں کام کرے گا تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اب تو وہ نہیں ان کی قسم کا کیا خیال، نہیں بلکہ اس کا ویسا ہی پابند رہنا جیسا ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرج شرعی مانع نہ ہو۔

۸- ہر جمعہ کو ان کی زیارت قبر کے لئے جانا وہاں یٰس شریف ایسی آواز سے پڑھنا کہ وہ سنیں

اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچانا۔

۹۔ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کیے جانا۔

۱۰۔ان کے دوستوں سے دوستی نباہنا ہمیشہ ان کا اعزاز و اکرام رکھنا۔

۱۱۔کبھی کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر جواب میں انہیں برا نہ کہلوانا۔

۱۲۔سب میں سخت تر یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں رنج نہ پہنچانا، اس کے سب اعمال کی خبر ماں باپ کو پہنچتی ہے، نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور گناہ دیکھتے ہیں، تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے قلب پر صدمہ ہوتا ہے۔

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ بر آ ہو سکے کہ والدین اس کے ظاہری حیات و وجود کے سبب ہیں، تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوں گی کہ ہر نعمت و کمال، وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ موجود ہوا تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں، اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں، خصوصاً پیٹ میں رکھنے پیدا ہونے دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں وغیرہ تو ان کا شکر کہاں ادا ہو سکتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ والدین اولاد کے لئے اللہ کے ظل ہیں اس کی ربوبیت و رحمت کے مظہر ہیں صدقہ میں محسن اعظم رحمت و رافت مومناں کے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

احادیث

مشعلۃ الارشاد فی حقوق الاولاد

حقوق اولاد میں سے یہ ہے کہ والدین کے مرنے کے بعد ان کی تجہیز و تکفین اور دعائے استغفار کرے کوئی وصیت کرے تو اسے نافذ کرے ان کے رشتہ داروں سے اور دوستوں سے حسن سلوک کرے۔

۴۶۰۔ ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں فرمایا نعم اربعة الصلاة علیهما و الاستغفار لهما و انفاذ عهدهما من بعدهما و اکرام صدیقهما و صلة الرحم التی لارحم لك الا من قبلهما فهذا الذی بقی من برهما بعد موتهما۔

ہاں چار باتیں ہیں ان پر نماز اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا یہ وہ نکوئی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی اسید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع القصۃ۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۱۹۲، مشعلۃ الارشاد"۔ (کنزالعمال ۱۳۶/۲۲)

۴۶۱۔ ورواه البیهقی فی سننه عنه رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایبقی للولد من برالوالد الاربع الصلوة علیه و الدعاء له و انفاذ عهده من بعده و صلة رحمه و اکرام صدیقه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد کے لئے والد کے ساتھ نکوئی کی چار باتیں ہیں، ان پر نماز پڑھنا، ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا، ان کی وصیت نافذ کرنا، صلہ رحمی کرنا اور ان کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (مولف) (کنزالعمال ۲۲/۲۳)

۴۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استغفار الولد لابیه بعد الموت

من البر۔

ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعاء مغفرت کرے۔ رواہ ابن النجار عن اسید بن مالک بن زرارۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال ۲۲/۲۶ء)

اولاد ،والدین کے لئے دعا کرے

۴۶۳۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق۔

آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی التاریخ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال ۲۲/۲۸)

والدین کی طرف سے اولاد کو چاہئے کہ صدقہ کرے

۴۶۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوع فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھا و لاینقص من اجرہ شیأ

جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن عساکر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نحوہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال ۶/۲۶۶)

نماز نفل اور روزہ نفل کا ثواب والدین کو پہنچایا جاسکتا ہے حدیث میں ہے

۴۶۵۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں اپنے ماں باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب وہ مرگئے ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ فرمایا ان من البر بعد الموت ان تصلی لھما مع صلوتک و تصوم لھما مع صیامک۔

بعد مرگ نیک سلوک یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کیلئے روزے رکھے۔ رواہ الدار قطنی۔

یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز ان کی طرف سے انہیں ثواب پہنچانے، یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرلے کہ انہیں ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

والدین کی طرف سے حج کرنے کا ثبوت

۴۶۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من حج عن والدیہ او قضی عنھما مغرما بعثہ اللہ یوم القیمۃ مع الابرار۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و الدار قطنی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔ "فتاوی رضویہ ج۹، ص ۹۳ امشعنۃ الارشاد" (کنز العمال ۵۹/۲۲)

والدین پر اگر قرض ہو تو اولاد ادا کرے

۴۶۷۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ پر اسی ہزار قرض تھے وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما کو بلا کر فرمایا بع فیھا اموال عمر فان وفت و الافسل بنی عدی فان وفت والافسل قریشا و لاتعدھم۔

میرے دین میں اول میرا مال بیچنا اگر کافی ہو جائے فبھا ورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور ان کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا، پھر صاحبزادہ موصوف سے فرمایا اضمنھا۔ تم میرے قرض کی ضمانت کر لو وہ ضامن ہو گئے اور امیر المومنین کے دفن سے پہلے اکابر انصار و مہاجرین کو گواہ کر لیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرما دیا۔ رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عثمن بن عروۃ۔

والدہ کی طرف سے اس کی بیٹی حج کر سکتی ہے

۴۶۸۔ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالٰی عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں فرمایا نعم حجی عنھا ارأیت لو کان علی امك دین اکنت قاضیہ اقضوا اللہ فاللہ احق بالوفاء۔

ہاں اس کی طرف سے حج کر بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔ رواہ البخاری عن بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔ (بخاری ۲۵۰/۱، باب الحج و النذر عن المیت الخ)

اولاد اگر والدین کی جانب سے حج کرے تو انہیں اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

۴۶۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا حج الرجل عن والدیہ تقبل منہ و

منهما و تبشر به ارواحها في السماء و كتب عندالله برا۔

انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور ان کی سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ رواہ الدار قطنی عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۲۲/۵۶)

۴۷۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من حج عن ابيه و عن امه فقد قضى عنه حجته و كان له فضل عشر حجج۔**

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔ رواہ الدار قطنی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۲۲/۵۹)

۴۷۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من حج عن والديه بعد وفاتهما كتب الله له عتقا من النار و كان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غير ان ينقص من اجورهما شيء۔**

جو اپنے والدین کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ دوزخ سے اس کے لئے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔ رواہ الاصبہانی فی الترغیب و البیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۹۳" مشعلۃ الارشاد۔ (کنز العمال ۵/۶۵)

حقوق اولاد میں سے یہ بھی ہے کہ اگر وہ کوئی قسم دیں تو اسے سچی رکھے

۴۷۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من بر قسمهما وقضى دينهما و لم يستسب لهما كتب بارا و ان كان عاقا في حياتهما و من لم يبر قسمهما و لم يقض دينهما و استسب لهما كتب عاقا و ان كان بارا في حياتهما۔**

جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نکوکار لکھا جاتا ہے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور اوروں کے والدین کو برا کہہ کر انہیں برا کہلوائے وہ عاق لکھا جائے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار تھا۔ رواہ الطبرانی فی

الاوسط عن عبدالرحمن بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۱۹۴"

مشعلۃ الارشاد۔

والدین کی قبروں کی زیارت کو جائے اور یٰسین وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب کرے۔

۴۷۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ اواحدھما فی کل یوم جمعة مرة غفر اللہ کتب برا۔

جو اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کرے ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ رواہ الامام الترمذی العارف باللہ الحکیم فی نوادر الاصول عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۵۹)

۴۷۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدھما یوم الجمعة فقراء عندہ یٰس غفرلہ۔

جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جاوے۔ رواہ ابن عدی عن الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۵۹)

۴۷۵۔ و فی لفظ من زار قبر والدیہ او احدھما فی کل جمعة فقراء عندہ یٰس غفر اللہ لہ بعدد کل حرف منھا۔

جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔ رواہ ھو والخلیلی و ابوالشیخ و الدیلمی و ابن النجار و الرافعی وغیرھم عن ام المومنین الصدیقة عن ابیھا الصدیق الاکبر۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۶۲)

قبر والدین کی زیارت کرنا حج مقبول کے برابر ہے

۴۷۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من زار قبر ابویہ او احدھما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة و من کان زوارا لھما زارت الملئکة قبرہ۔

جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو فرشتے اس کی قبر کو زیارت کے لئے آویں۔ رواہ الامام الترمذی الحکیم و ابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (کنزالعمال ۲۲/ ۶۲)

والدین کے دوستوں اور رشتہ داروں سے عمر بھر حسن سلوک کئے جائے۔

۴۷۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب ان یصل اباہ فی قبرہ فلیصل اخوان ابیہ من بعدہ۔

جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ رکھے۔ رواہ ابویعلی و ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال ۲۲، ۷ ۵)

۴۷۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من البر ان تصل صدیق ابیك۔

باپ کے ساتھ نیکوکاری سے ہے یہ کہ تو اس کے دوست سے نیک برتاؤ رکھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۲۲، ۷ ۵)

۴۷۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابر البر ان یصل الرجل اھل ذی ابیہ بعد ان یولی الاب۔

بیشک باپ کے ساتھ سب نکوکاریوں سے بڑھ کر یہ نکوکاری ہے کہ آدمی باپ کے پیٹھ دینے کے بعد اس کے دوستوں سے اچھی روش پر رہتا ہے۔ رواہ الامۃ احمد و البخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد و الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۲، ۳۱۴، باب فضل صلۃ اصدقاء الاب الخ) (ابوداؤد ۲، ۷۰۰، باب فی بر الوالدین) (کنز العمال ۲۲، ۷ ۵)

والدین کے دوستوں سے تعلق منقطع نہ کرے

۴۸۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احفظ ود ابیك لاتقطعہ فیطفی اللہ نورك۔

اپنے ماں باپ کی دوستی نگاہ رکھ اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نور تیرا بجھادے گا۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی الاوسط و البیھقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۴، مشعلۃ الارشاد۔ (کنز العمال ۲۲، ۷ ۵)

نیک اعمال سے والدین کو خوش رکھے نہ کہ بداعمالیوں سے انہیں تکلیف پہنچائے

۴۸۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس علی اللہ تعالیٰ و تعرض علی الانبیاء و علی الاباء والامھات یوم الجمعۃ فیفرحون

بحسناتهم و تزداد وجوههم بیاضا و اشراقا فاتقوا الله و لاتوذوا موتاکم۔
ہر دوشنبہ و پنجشبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والتسلیم اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابش بڑھ جاتی ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔ رواہ الامام الحکیم عن والد عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۴" مشعلۃ الارشاد۔

حقوق والدین سے بری الذمہ ہونا دشوار ہے

۴۸۲۔ حدیث میں ہے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں، کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعله ان یکون بطلقة واحدة۔
تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید یہ ان میں ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن بریدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۵" مشعلۃ الارشاد (کنز العمال ۲۲/۶۱)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

جانور پالنا جائز ہے مگر یہ کہ دانہ پانی دیتا ہوگا

۴۸۳۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو جانور پالو دن میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دکھاؤ۔

کتا پالنے کے بارے میں ایک حدیث

۴۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتنی کلبا الا کلب ماشیۃ او ضاریا نقص من عمله کل یوم قیراطان۔

جو کتا پالے مگر گلی کا کتا یا شکاری روز اس کی نیکیوں سے دو قیراط کم ہوں۔ ان قیراطوں کی مقدار اللہ ورسول جانے جل جلالہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ رواہ احمد و الشیخان و الترمذی و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنهما۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۱۹۶" (موطا مالک، ص ۴۸۲، ماجاً فی امر الکلاب)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی

۴۸۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایقبل الله لهم صلاة و لاتصعد لهم الی السمأ حسنة العبد الآبق حتی یرجع الی موالیه فیضع یده فی ایدیهم و المرأة الساخط علیها زوجها حتی یرضی و السکران حتی یصحو۔

تین شخصوں کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی نہ کوئی نیکی آسمان کو چڑھے بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کی طرف پلٹ کر اپنے کو ان کے قابو میں دے اور عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو یہاں تک کہ راضی ہو جائے اور نشے والا جب تک ہوش میں آئے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابنا خزیمة و حبان فی صحیحهما عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنهما۔ (مشکوۃ ۲، ر ۲۸۳، باب عشرۃ النساء الفصل الثالث)

عورت کو شوہر کے بستر کے علاوہ سونا منع اور باعث لعنت ہے

۴۸۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا باتت المرأة هاجرة فراش

زوجها لعنتها الملئكة حتى تصبح۔

جب عورت اپنے شوہر کا بچھونا چھوڑ کر سوئے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کریں۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/ ۴۶۴، باب تحریم امتناعها من فراش زوجها)

اجازت شوہر کے بغیر اگر عورت گھر سے نکلے تو اس پر لعنت ہوتی ہے

۴۸۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المرأة اذا خرجت من بيتها و زوجها كاره لعنها كل ملك في السماء و كل شئ مرت عليه غير الجن و الانس حتى يرجع۔

جو عورت اپنے گھر سے باہر جائے اور اس کے شوہر کو ناگوار ہو جب تک پلٹ کر آئے آسمان میں ہر فرشتہ اس پر لعنت کرے اور جن و آدمی کے سوا جس جس چیز پر گزرے سب اس پر لعنت کریں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

عورت کو شوہر سے طلاق مانگنا منع ہے

۴۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ايما امرأة سألت زوجها الطلاق (طلاقا) من غير ما بأس فحرام عليها رائحة الجنة۔

جو عورت بے ضرورت شرعی خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی بو حرام ہے۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و حسنہ و ابن ماجۃ و ابن حبان و الحاکم و قال صحیح علی شرط البخاری و مسلم و اقرہ عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۱/ ۳۰۳، باب فی الخلع)

خلع کرنا باعث نفاق ہے

۴۸۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المختلعات هن المنافقات۔

خاوند سے طلاق لینے والیاں وہی منافقہ ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی ۱/ ۲۲۶ باب ماجاء فی المختلعات)

زوجین کے درمیان اختلاف پیدا کرنا منع ہے

۴۹۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من خبب على امرء زوجته او مملوكه فليس منا۔

جو کسی شخص پر اس کی زوجہ یا اس کی باندی غلام کو بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں

احمد و البزار و ابن حبان و الحاکم و قال صحیح و اقروہ عن بریدۃ و ابوداؤد و الحاکم بسند صحیح عن ابی ھریرۃ و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹" (الترغیب و الترھیب ۳/ ۸۲، الترھیب من افساد المرأۃ الخ)

نیکی کی بات شروع کرنے والے کو اس کا ثواب ملے گا اور برائی ایجاد کرنے والے پر اس کا گناہ ہوگا

۴۹۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور تبعہ لاینقص ذلک من اجورھم شیأ و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لاینقص ذلک من آثامھم شیأ۔

جو کسی امر ہدایت کی طرف بلائے جتنے اس کا اتباع کریں ان سب کی برابر ثواب پائے اور اس سے ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ آئے اور جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اس کے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ تخفیف راہ نہ پائے۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۹" (مسلم ۲/ ۳۴۱، باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ الخ)

مزامیر حرام ہے

۴۹۲۔ حدیث صحیح بخاری شریف ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیکونن فی امتی اقوام لیستحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف۔

ضرور میری امت میں وہ لوگ ہونے والے ہیں جو حلال ٹھہرائیں گے عورتوں کی شرمگاہ یعنی زنا اور ریشمی کپڑوں اور شراب اور باجوں کو۔ حدیث صحیح جلیل متصل و قد اخرجہ ایضا احمد و ابوداؤد و ابن ماجۃ والا سمعیلی و ابونعیم باسانید صحیحۃ لامطعن فیھا و صححہ جماعۃ آخرون من الائمۃ کما قالہ بعض الحفاظ قالہ الامام ابن حجر فی کف الرعاع۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۹" (بخاری ۲/ ۸۳۷، باب ماجاء فیمن یستحل الخمر الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے نام تبدیل فرمادیے جن کے معنی اصلی کے لحاظ سے کوئی برائی تھی

۴۹۳۔ جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ برے نام کو بدل دیتے۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۱)

۴۹۴۔ سنن ابی داؤد میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاصی (عاص) و عزیز و عتلہ و شیطان و حکم و غراب و حباب و شہاب نام تبدیل فرمادیئے قال ترکت اسانیدھا للاختصار۔

(ابوداؤد ۲/۶۰۷، باب فی تغییر الاسم القبیح)

۴۹۵۔ اصرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا۔ رواہ عن اسامۃ بن اخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(باب ماجاء فی تغییر الاسماء)

۴۹۶۔ عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا۔ رواہ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۲/۲۰۸، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الخ)

۴۹۷۔ برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا لاتزکوا انفسکم و اللہ اعلم باھل البر منکم۔ اپنی جانوں کو آپ اچھا نہ بتاؤ خدا خوب جانتا ہے کہ تم میں نکوکار کون ہے، برہ کے معنی تھے زن نکوکار اسے خودستائی بتاکر تبدیل فرمادیا۔ رواہ مسلم عن زینب بنت ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۲/۲۰۸، باب استحباب الاسم الخ)

اچھا نام رکھنے کے بارے میں ایک حدیث

۴۹۸۔ اور ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکم تدعون یوم القیمۃ باسمائکم و اسماء آبائکم فاحسنوا اسماء کم۔

بیشک تم روز قیامت اپنے اور اپنے والدوں کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھو۔ رواہ احمد و ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص۲۰۱" (ابوداؤد ۲/۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

اسمائے انبیاء پر نام رکھنے کی تاکید و ترغیب پر ایک حدیث پاک

۴۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تسموا باسماء الانبیاء

انبیاء کے ناموں پر نام رکھو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد و النسائی عن ابی وھب الجشمی ولہ تتمۃ و البخاری فی التاریخ بلفظ سموا عن عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولہ تتمۃ اخری۔ (ابوداؤد ۲/۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

حضور کی کنیت پر نام رکھنے کی ممانعت پر ایک حدیث۔ نیز یہ کہ یہ حکم زمانہ رسالت میں تھا مگر اب عندالعلماء حکم جواز ہے

۵۰۰۔ صحیحین و مسند احمد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں حضرت انس، صحیحین و ابن ماجہ

میں حضرت جابر، معجم کبیر طبرانی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی۔

میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو۔ (بخاری ج ۲، ص ۹۱۴، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سموا باسمی الخ)

محمد نام رکھنے والا اور جس کا یہ نام رکھا جائے دونوں جنت میں جائیں گے

۵۰۱۔ ابن عساکر و حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ولد له مولود فسماه محمد حبالی و تبرکا باسمی کان هو و مولوده فی الجنة۔

جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔ امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی فرماتے ہیں هذا امثل حدیث ورد فی هذا الباب و اسناده حسن۔ یعنی جسقدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب سے بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۰۲" (۔۔۔ ۲۲، ۔ ۲)

محمد نام کا شخص عذاب دوزخ سے محفوظ رہے گا

۵۰۲۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ وعزتی و جلالی لا عذبت احدا تسمی باسمك فی النار۔

رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۰۳"

محمد و احمد نام والے شخص پر دوزخ حرام ہے

۵۰۳۔ حافظ ابو طاہر سلفی و حافظ ابن بکیر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے کہ الٰہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عزوجل فرمائے گا۔ ادخلا الجنة فانی آلیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمه احمد ولا محمد

جنت میں جاؤ کہ میں نے حلف فرمایا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔
یعنی جب مومن ہو اور مومن عرف قرآن و حدیث و صحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو۔

جن لوگوں کے پاس محمد و احمد کے آدمی کھانا کھائیں وہ مقدس ہیں

۵۰۴۔ حافظ ابن بکیر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روای کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، دیلمی مسند الفردوس میں موقوفا راوی کہ مولیٰ علی فرماتے ہیں، ابن عدی کاملا اور ابو سعد نقاش بسند صحیح اپنے معجم شیوخ میں راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

ماطعم طعاما علی مائدة ولاجلس علیها وفیها اسمی الا وقدسوا کل یوم مرتین۔

جس دستر خوان پر لوگ بیٹھ کر کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو وہ لوگ ہر روز دو بار مقدس کیے جائیں

۵۰۵۔ حدیث امیر المومنین (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لفظ یہ ہیں ما من مائدة وضعت فحضر علیها من اسمه احمد او محمد الا اقدس الله ذالك المنزل کل یوم مرتین

جس دستر خوان پر احمد یا محمد نام کا کوئی حاضر ہو اللہ تعالیٰ ہر روز اس گھر کو دو بار مقدس فرماتا ہے۔ (مولف)

ایک گھر میں دو یا تین محمد ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں بلکہ یہ باعث رحمت و برکت ہے

۵۰۶۔ ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما ضر احدکم لو کان فی بیته محمد ومحمدان وثلثة

تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔
(کنز العمال ۲۲، ۲۵)

محمد نام کا آدمی کسی مشورہ میں شریک ہو تو اس میں برکت ہوگی

۵۰۷۔ طرائفی و ابن الجوزی امیر المومنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیهم رجل اسمه محمد لم یدخلوه فی مشورتهم الالم یبارك لهم فیه

جو کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہوں اور ان میں کوئی شخص محمد نام ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لئے اپنی مشورت میں برکت نہ رکھی جائے۔ (کنز العمال

۲۲/۲۷)

جس کا نام محمد ہو اس کی عزت و تکریم کرو

۵۰۸۔ حاکم و خطیب تاریخ اور دیلمی مسند میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموہ واوسعوا له فی المجلس ولا تقبحوا له وجها

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو یا اس پر برائی کی دعا نہ کرو۔ (کنز العمال ۲۲/۲۰)

محمد نام کے شخص کو تکلیف نہ دو

۵۰۹۔ بزار مسند میں حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمیتم محمدا فلا تضربوه ولا تحرموه

جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم کرو۔ (کنز العمال ۲۲/۲۴)

عورت کے حمل سے لڑکا پیدا ہونے کی ایک پر اثر دعا

۵۱۰۔ فتاویٰ امام شمس الدین سخاوی میں ہے ابو شعث (ابو شعیب) حرانی نے امام عطا (تابعی جلیل الشان استاذ امام الائمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کی من اراده ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیضع یده علی بطنها ویقل ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا فانه یکون ذکرا

جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہئے اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ان کان ذکرا فقد سمیته محمدا اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا انشاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۲۰۳"

اپنے مملوک کو عبدی کہنے کی ممانعت پر ایک حدیث

۵۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایقولن احدکم عبدی کلکم عبید الله ولکن لیقل غلامی هذا مختصر

ہرگز تم میں اب کوئی اپنے مملوک کو یوں نہ کہے کہ میرا بندہ تم سب خدا کے بندہ ہو ہاں یوں کہے کہ میرا غلام، رواہ مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۰۰"

(مسلم ۲/۲۳۸، باب حکم اطلاق لفظة العبد الخ)

لفظ سلام کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ صرف اشارہ کرنا منع ہے

حدیث میں ہے

۵۱۲۔ اخرج الترمذی قال حدثنا سوید نا عبد اللہ بن المبارک نا عبد الحمید بن بھرام انہ سمع شھر بن حوشب یقول اسماء بنت یزید تحدث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر فی المسجد یوما وعصبۃ من النساء قعود فالوی بیدہ ھذا حدیث حسن۔

اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن مسجد سے تشریف لے گئے وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی تو حضور نے ہاتھ کے اشارہ سے انہیں سلام کیا (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۱۹۸" (ترمذی ۲/ ۹۹ باب ماجاء فی التسلیم علی النساء)

بدفالی پر ایک حدیث

۵۱۳۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود الطیرۃ شرک (من الشرک)

بدفال لینا اور اس پر کاربند ہونا مشرکوں کا شیوہ ہے (مولف) رواہ الائمۃ احمد فی المسند والبخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم فی صحاحھم کلھم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۲۰۹" (ترمذی ۱/ ۲۹۰ باب ماجاء فی الطیرۃ)

تشبہ کی ممانعت پر ایک حدیث پاک

۵۱۴۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الرجل اذا رضی ھدی الرجل وعملہ فھو مثل عملہ۔ رواہ الطبرانی من حدیث عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی دوسرے کے عمل وراہ کو پسند کرے تو وہ اسی کے مثل ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱۴"

پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے

۵۱۵۔ فی الحدیث کسب الحجام خبیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بھری سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے چونکہ اس میں نجاست کی آلودگی ہوتی ہے اس لئے اسے خبیث فرمایا (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۹۲ باب فی کسب الحجام)

۵۱۶۔ قد ثبت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احتجم واعطی الحجام۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی اور حجام کو اس کی اجرت عطا فرمائی۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۲۲"

دانۂ تسبیح میں ورد وغیرہ پڑھنے کا ثبوت حدیث میں ہے

۵۱۷۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی امرأۃ و بین یدیھا نوی او حصی تسبح بہ فقال الا اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل فقال سبحن اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحن اللہ عدد ما خلق فی الارض و سبحن اللہ عدد ما بین ذلک و سبحن اللہ عدد ما ھو خالق و اللہ اکبر مثل ذلک و لاالہ الا اللہ مثل ذلک و لاحول و لاقوۃ الا باللہ مثل ذلک۔ رواہ ابوداؤد والترمذی و النسائی و ابن حبان فی صحیحہ والحاکم و قال صحیح الاسناد۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس آئے جس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن سے وہ تسبیح پڑھ رہی تھی، حضور نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں جو اس سے آسان اور افضل ہو پھر فرمایا کہ سبحن اللہ عدد ما خلق فی السماء الخ کہا کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۲۶"

(ترمذی ۲/ ۱۹۷، باب فی دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

چار جائز کھیلوں کے بیان میں دو حدیثیں

۵۱۸۔ النسائی روی بسند حسن عن جابر بن عبداللہ و جابر بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنھم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال کل شی لیس من ذکر اللہ فھو لھو و لعب الا ان یکون اربعۃ ملاعبۃ الرجل امرأتہ و تادیب الرجل فرسہ و مشی الرجل بین الغرضین و تعلیم الرجل السباحۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر اللہ کے سوا جو چیز ہے وہ لہو ولعب ہے مگر چار چیزیں یعنی آدمی کا بیوی سے ملاعبت کرنا، آدمی کا گھوڑا سدھانا پھرانا اور دو نشانوں کے درمیان چلنا اور تیراکی سیکھنا۔ (مولف)

۵۱۹۔ و اخرج الطبرانی فی الاوسط عن امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل لھو یکرہ الا ملاعبۃ الرجل امرأتہ و مشیہ بین الھدفین و تعلیمہ فرسہ۔ الحدیث صحیح لاشک۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام کھیل مکروہ ہیں مگر بیوی سے ملاعبت، تیراندازی کے لئے اس کے نشانوں کے مابین چلنا اور گھوڑے کو کاڑھنا (سکھانا)۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۳۳۳"

ہدیہ و صدقہ کرنا خدا اور رسول کو راضی کرنے کے برابر ہے اور اس سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں

۵۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الصدقۃ یبتغی بھا وجہ اللہ تعالیٰ والھدیۃ یبتغی بھا وجہ الرسول و قضاء الحاجۃ۔

صدقے سے اللہ عزوجل کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور ہدیہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اور اپنی حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن علقمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۱۰"

امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر ایک حدیث پاک

۵۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلا واللہ لتامرن بالمعروف و تنھون عن المنکر او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعنکم کما لعنھم۔

یوں نہیں، خدا کی قسم یا تو تم ضرور امر بالمعروف کرو گے اور ضرور نہی عن المنکر کرو گے یا ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مارے گا پھر تم سب پر اپنی لعنت اتارے گا جیسی ان بنی اسرائیل پر اتاری۔ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھذا مختصراً۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۱۶" (ابوداؤد ۲/ ۵۹۶، باب الامر و النھی)

خوشبو لگانا سنت ہے اور اسے رد کرنا نہیں چاہیے

۵۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح۔

جس کے سامنے خوشبو نبات پھول پتی وغیرہ پیش کی جائے تو اسے رد نہ کرے کہ اس کا بوجھ ہلکا اور بو اچھی ہے، بوجھ ہلکا یہ کہ پیش کرنے والے پر مشقت نہیں کوئی بھاری احسان نہیں۔ رواہ مسلم و ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد ۲/ ...)

۵۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الختان و التعطر و النکاح و السواك۔

چار باتیں انبیاء مرسلین علیھم الصلاۃ والسلام کی سنتوں سے ہیں ختنہ کرانا اور خوشبو لگانا اور نکاح اور مسواک۔ رواہ الامام احمد و الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الترمذی حسن غریب۔ (مسند احمد ۵۸۲/۱)

۵۲۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایرد الطیب۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوشبو کی چیز رد نہ فرماتے تھے۔ رواہ ھو والامام احمد و الترمذی و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۲۶"

(بخاری ۸۷۸/۲، باب من لم یرد الطیب)

نعمت خداوندی کا سادگی کے ساتھ اظہار کرنا جائز ہے

۵۲۵۔ ھذا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ۔ رواہ الترمذی و حسنہ و الحاکم و صححہ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی دی ہوئی نعمتوں کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔ یعنی اظہار نعمت خداوندی جو بطور تشکر ہو اللہ کو محبوب ہے۔ (مولف)

ابن آدم کے کھانے پر ایک حدیث

۵۲۶۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الحدیث الصحیح بحسب ابن آدم لقیمات یقمن صلبہ الحدیث۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اولاد آدم کو کھانے کے اتنے لقمے کافی ہیں جوان کی پیٹھ سیدھی رکھیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۳۴" (ترمذی، ج ۲، ص ۶۳، باب ماجاء فی کراھیۃ کثرۃ الاکل)

تعارف

الحق المجتلی فی حق المبتلی

(بلاء رسیدہ و مجذوم کے احکام)

ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کو سوال ہوا کہ مجذوم کے ساتھ اکل و شرب اور نشست و برخاست شرعاً کیسا ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تحریر فرمایا کہ۔

مذہب معتمد و صحیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک اور طاعون وغیرھا اصلاً کوئی بیماری ایک دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی اور علماء کا اس بات میں اتفاق ہے کہ مجذوم کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری و تیمارداری موجب ثواب ہے۔

اس کی تائید و تصویب میں جو احادیث پیش کی گئی ہیں وہ بظاہر مختلف ہیں، یعنی بعض حدیثوں میں صاحب جذام سے اجتناب و دور رہنے کی ترغیب نکلتی ہے اور بعض میں یہ ذکر ہے کہ کوئی بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

امام احمد رضا دونوں انواع کی حدیثوں کی توضیح و تاویل میں فرماتے ہیں کہ

"احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح و واضح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض ایک دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا، کوئی تندرست بیمار کے قرب و اختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا، جسے پہلے شروع ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی"۔

اس مفہوم کی جو حدیثیں ہیں ان کے ارشادات عالیہ کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانۂ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقاً اس کی نفی فرمائی ہے، پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اجلہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عملی سلوک کہ مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا ان کا جھوٹا پانی پینا انکا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا وغیرہ یہ سب واضح کر رہا ہے کہ "عدوی" (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) محض خیال باطل ہے۔

اور قسم اول (یعنی مجذوم سے دور بھاگنے) کی حدیثیں وہ اس درجہ عالیہ صحت پر نہیں ہیں جس درجہ صحت پر احادیث نفی ہیں ان میں اکثر ضعیف ہیں اور بعض غایت درجہ حسن ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے ان احادیث کی تاویل و تشریح بھی نہایت حسین و جمیل انداز میں کی ہے جو احادیث بظاہر مختلف ہیں، اور دونوں قسموں کی حدیثوں کے مابین تطبیق و توفیق بھی احسن وجوہ میں دی ہے۔ حدیث کے ضعف و سقم اور روایان حدیث کے ثقہ و غیر ثقہ ہونے کے وجوہات پر بھی بحث کی ہے۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس محققانہ رسالہ میں مسئلہ عدوی کا وہ حق تحقیق ادا کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے اور ان کی یہ تحقیقات عظیمہ جہازی سائز کے ۱۳ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں اور ۳۷ احادیث کریمہ عنوان بحث و تمحیص ہیں۔

احادیث

الحق المجتلی فی حق المبتلی

جذامی سے اجتناب واحتراز کی تاکید پر چند احادیث مبارکہ

۵۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا المجذوم کما یتقی الاسد۔
جذامی سے بچو جیسا شیر سے بچتے ہیں۔ رواہ البخاری فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/۲۹)

۵۲۸۔ روایت ابن جریر کے لفظ یہ ہیں فر من المجذوم فرارك من الاسد۔
جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ رمز الامام الجلیل السیوطی حسنہ علی ما فی التیسیر او صحتہ علی مافی فیض القدیر و ذکرہ فی اللفظ الاول فی الجامع الصغیر و باللفظ الاخیر فی الکبیر۔ (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

۵۲۹۔ فی صحیح البخاری بلفظ فر من المجذوم کما تفر من الاسد۔
جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

۵۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا صاحب الجذام کمایتقی السبع اذا ھبط وادیا فاھبطوا غیرہ۔
جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو۔ رواہ ابن سعد فی الطبقات عن عبداللہ بن جعفر الطیار رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند ضعیف۔ (کنزالعمال ۱۰/۲۹)

۵۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتدیموا النظر الی المجذومین۔
مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔ رواہ ابن ماجۃ و ابن جریر قلت و سندہ حسن صالح۔ (ابن ماجہ ۲/۲۶۱، باب الجذام)

۵۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسری روایت میں فرماتے ہیں لاتحدوا

النظر الی المجذومین۔

جذامیوں کی طرف پوری نگاہ نہ کرو۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی و البیھقی فی السنن بسند حسن ایضا کلھم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (کنز العمال ۱۰/ ۲۹)

۵۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتدیموا النظر الی المجذومین اذا کلمتموھم فلیکن بینکم و بینھم قدر رمح۔

جذامیوں کی طرف نظر نہ جماؤ ان سے بات کرو تو تم میں ان میں ایک ایک نیزے کا فاصلہ ہو۔ رواہ احمد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و ابن جریر عن فاطمة الصغریٰ عن ابیھا السید الشھید الریحانة الاصغر و ابن عساکر عنھا عنہ و عن ابن عباس معا رضی اللہ تعالیٰ عنھم جمیعا۔

۵۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلم المجذوم و بینک و بینہ قید رمح اور رمحین۔

مجذوم سے اس طور پر بات کر کہ تجھ میں اس میں ایک دو نیزے کا فاصلہ ہو۔ رواہ ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند واہ قلت لکن لہ شاھد۔ (کنز العمال ۱۰/ ۲۹)

حضور علیہ السلام نے ایک جذامی سے بیعت تولی مگر ان سے مصافحہ نہیں فرمایا

۵۲۵۔ حدیث میں ہے جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور دست انور پر بیعت کیں ان میں ایک صاحب کو یہ (جذام کا) عارضہ تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرما بھیجا ارجع فقد بایعناک۔ واپس جاؤ تمہاری بیعت ہو گئی، یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ نہ ہونا مانع بیعت نہیں۔ رواہ ابن ماجة قلت بسند حسن عن رجل من آل الشرید یقال لہ عمرو عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رواہ ابن جریر فسمی اباہ الشرید وھو الشرید بن سوید الثقفی ذکر الامام الجلیل السیوطی بالتخریج الاول فی الاول فی اول الجامع الکبیر و بالاخر فی مسانید جمع الجوامع اقول بل الحدیث فی صحیح مسلم بلفظ قد بایعناک فارجع کما ھو لفظ ابن جریر سواء بسواء

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ان سے ایسا فرمانا چند وجوہ کا احتمال رکھتا ہے

(۲) حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال نہ پیدا ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے

(۳) مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں تو اس کے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی

(۴) حاضرین کا لحاظ خاطر فرمانا کہ عرب بلکہ عرب و عجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں نفرت لاتے ہیں

(۵) اقول ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا کہ ایسا مریض خصوصاً نو مبتلا خصوصاً ذی وجاہت مجمع میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

(۶) اقول ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں وغیرہ۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۴۱" الحق المجتلی۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص ۲۶۱، باب الجذام) (مسلم، ج ۲، ص ۲۳۳، باب اجتناب المجذوم و نحوہ)

مجذوم سے احتراز کے بارے میں مزید چار حدیثیں

۵۳۶۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا **یا انس اثن البساط لایطأ علیہ بقدمہ۔**

اے انس بچھونا الٹ دو کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔ **رواہ الخطیب عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ و فی القلب منہ شیئ** (کنز العمال، ۱۰/۳۰)

۵۳۷۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان وادی عسفان پر گزرے وہاں کچھ لوگ مجذوم پائے مرکب کو تیز چلا کر وہاں سے تشریف لے گئے اور فرمایا **ان کان شیئ من الداء یعدی فھو ھذا۔**

اگر کوئی بیماری اثر کر جاتی ہے تو وہ یہی ہے رواہ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما و المرفوع منہ عند ابن عدی فی الکامل من دون ذکر القصۃ وھو ضعیف۔ (کنز العمال ۱۰/۵۵)

۵۳۸۔ حدیث میں ہے ایک جذامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان سے فرمایا **امۃ اللہ لاتؤذی الناس لو جلست فی بیتک۔**

اے اللہ کی لونڈی لوگوں کو ایذا نہ دے اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھے رہو پھر وہ گھر سے

نہ نکلیں۔ رواہ مالک و الخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابی ملیکۃ۔(موطا مالک، ص ۱۶۵، جامع الحج)

۵۳۹۔ حدیث میں ہے ان عمر بن الخطاب قال للمعیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اجلس منی قید رمح و کان بہ ذلک الداء و کان بدریا۔

معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل بدر (و مہاجرین سابقین اولین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ہیں انہیں یہ مرض تھا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا مجھ سے ایک نیزے کے فاصلے پر بیٹھے۔ رواہ ابن جریر عن الزھری قلت مرسل و لا یصح۔(کنز العمال ۱۰/ ۵۳)

قضاو قدر پر یقین کامل ہو تو "مجذوم" کے ساتھ اختلاط اور کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۴۰۔ حدیث میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی ان میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کئے گئے اور امیر المومنین نے ان سے فرمایا خذ مما یلیک و من شقک فلو کان غیرک ما اکلنی فی صحفۃ و لکان بینی و بینہ قید رمح۔

اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ رواہ ابن سعد و ابن جریر عن فقیہ المدینۃ خارجۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(کنز العمال، ۱۰/ ۵۴)

۵۴۱۔ حدیث میں ہے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا لوگ حاضر تھے امیر المومنین بر آمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ادن فاجلس و ایم اللہ لو کان غیرک بہ الذی بک ماجلس منی ادنی من قید رمح۔

قریب آئیے بیٹھے خدا کی قسم دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلے پر میرے پاس نہ بیٹھتا رویاہ عنہ ذلک فی الغداء و ھذا فی العشاء۔(کنز العمال ۱۰/ ۵۴)

۵۴۲۔ حدیث میں ہے محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا واللہ اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب

میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے فرمایا كذبوا واللہ ماحدثتهم هذا و لقد رايت عمر بن الخطاب يوتى بالاناء فيه الماء فيعطيه معيقيب فيشرب منه ثم يناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما يصنع عمر ذلك فرارا من ان يدخله شئ من العدوى و اللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی میں نے تو امیر المومنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے معیقیب پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المومنین کو دیتے امیر المومنین اون کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے میں سمجھتا کہ امیر المومنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔ رواہ عن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۵۳)

۵۴۳۔ ابن سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس سے علاج چاہتے دو حکیم یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں ہو سکتا ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المومنین نے فرمایا عافیة عظيمة ان يقف فلا يزيد بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا جب وہ ختم ہو گیا دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں حکیموں نے کہا اب یہ بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں فواللہ مازال معيقيب متماسكا لا يزيد وجعه حتى مات واللہ معیقیب اس کے بعد ہمیشہ ایک ٹھہری حالت میں رہے تا دم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔ (فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۲۴۲ ملتقطا لمحشی۔ (کنزالعمال ۱۰/ ۵۳)

اگر قضاء و قدر پر وثوق کامل ہے تو جذامی کے ساتھ اختلاط اور کھانے پینے میں حرج نہیں اس پر مزید چند حدیثیں

۵۴۴۔ حدیث میں ہے امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم

ثقیف کے سفیر کی حاضری ہوئی کھانا حاضر لایا گیا وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہوگئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قریب آؤ قریب آئے فرمایا کھانا کھاؤ کھانا کھایا حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں و جعل ابوبکر یضع یدہ موضع یدہ فیاکل مما یاکل منه المجذوم۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق نوالہ لے کر نوش فرماتے رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ ابوبکر بن ابی شیبة و ابن جریر عن القاسم۔ غالباً یہ وہی مریض ہیں جن سے زبانی بیعت پر اکتفا فرمائی گئی تھی۔ (کنز العمال ۱۰/ ۵۲)

۵۴۵۔ حدیث جلیل میں ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اخذ بید رجل مجذوم فادخلها معه فی القصعة ثم قال ثقة باللہ و توکلا علی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جذامی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں رکھا اور فرمایا اللہ پر تکیہ ہے اور اللہ پر بھروسہ۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة و عبدبن حمید و ابن خزیمة و ابن ابی عاصم و ابن السنی فی عمل الیوم و اللیلة و ابویعلی و ابن حبان و الحاکم فی المستدرک و البیهقی فی السنن و الضیاء فی المختارة و ابن جریر و الامام الطحاوی کلهم من جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما کذا ذکر الامام الجلیل الجلال السیوطی فی اول قسمی جامعه الکبیر وزدت انا ابن جریر و الطحاوی **قلت** و به علم ان قصر المشکوٰة علی ابن ماجة لیس فی موضعه ثم الحدیث سکت علیه (و صححه ابن خزیمة و ابن حبان و الحاکم و الضیاء و قال المناوی فی التیسیر باسناد حسن و تصحیح ابن حبان و الحاکم قال ابن حجر فیه نظر اه) **اقول** لکن فیه مفضل بن فضالة البصری بالباء اخو مبارك قال فی التقریب ضعیف وقال الترمذی هذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث یونس بن محمد عن المفضل بن فضالة و المفضل بن فضالة هذا شیخ بصری و المفضل بن فضالة شیخ اخر مصری اوثق من هذا او اشهر وروی شعبة هذا الحدیث عن حبیب بن الشهید عن ابن برید قال عمر اخذ بید مجذوم و حدیث شعبة اثبت عندی واصح اه و اخرج ابن عدی فی الکامل هذا الحدیث المفصل المذکور و قال لم اره انکر من هذا قال ورواه شعبة عن حبیب عن ابن بریدة ان عمر ... ثم الحدیث اه و لم یذکر الذهبی فی المیزان فی المفضل هذا جرحا مفسرا ...

ولاغیر مفسر مما یبلغ درجۃ التضعیف البتۃ انما نقل عن یحییٰ انہ قال لیس ھو بذالک و عن النسائی انہ قال لیس بالقوی۔ **اقول** و عن الترمذی ما قدمنا ان المصری اوثق منہ و لا یخفی علیک البون البین بین لیس بالقوی و لیس بقوی و قد روی عنہ ذاک المؤدب الثقۃ الثبت و عبدالرحمن بن مہدی ذاک الجبل الشامخ الامام الحافظ قال البخاری فی علی بن عبداللہ المعروف و بابن المدینی مااستصغرت نفسی الا عندہ و قال ابن المدینی فی عبدالرحمن ہذا مارایت اعلم منہ و کذلک موسی بن اسماعیل ذاک الثقۃ الثبت و جماعۃ لا جرم حسنہ الحافظ و اطلاق الصحیح علی الحسن غیر مستنکر وقد صححہ امام الائمۃ ابن خزیمۃ و من تبعہ و قد وجدت لہ مُتابعا فان الامام الاجل ابا جعفر الطحاوی اخرجہ اولا بالطریق المذکور فقال حدثنا فہد (یعنی ابن سلیمن بن یحییٰ) ثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنایونس بن محمد الحدیث ثم قال حدثنا ابن مرزوق ثنا محمد بن عبداللہ الانصاری ثنا اسمعیل بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلہ اہ **قلت** و بہ یعلم مافی کلام الامام الترمذی واللہ تعالیٰ اعلم ثم اعلم انہ دفع فی الجامع الصغیر لہذا الحدیث **اقول** و لم ارہ فی المجتبی بل لیس فیہ لان مدارہ علی ماذکر الترمذی علی المفضل کما علت و المفضل ہذا لیس من رواۃ النسائی اصلاً و قد سقط الحدیث من نسخۃ سیدی علی المتقی قدس سرہ و لذا اوردہ من القسم الاول للجامع الکبیر وقد رمزلہ فیہ دت ہ الخ وھو الصحیح الا ان یکون النسائی رواہ فی الکبیر فبا لنظر الیہ یقال ع وھو بعید ثم الواقع فی المشکوٰۃ معزیا لابن ماجۃ ماذکرنا اعنی کل ثقۃ باللہ و فی جامع الترمذی ثم قال کل بسم اللہ ثقۃ باللہ و توکلا علیہ قال العلامۃ علی القاری اما ترک المؤلف البسملۃ مع وجودھا فی الاصول فاما محمولۃ علی روایۃ منفردۃ غریبۃ لابن ماجۃ و علی غفلۃ من صاحب المشکوٰۃ و المصابیح اہ۔ **اقول** سبحن اللہ ھو انما نقلہ عن ابن ماجۃ فلو زاد البسملۃ نسب الی الفضلۃ ثم لم یتفرد ابن ماجۃ بترک البسملۃ بل ھو کذالک و عند ابی داؤد ایضا رواہ عن عثمن بن ابی شیبۃ عن یونس بن محمد و ابن ماجۃ عن ابی بکر بن ابی شیبۃ و مجاھد ابن موسیٰ و محمد بن خلف العسقلانی کلھم عن یونس بترک البسملۃ و الترمذی عن احمد بن سعید الاشقر و ابراھیم بن یعقوب کلاھما عن یونس مع البسملۃ فافہم۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۲۳

لمتحلي"۔(ابن ماجہ ۲/۲۶۱، باب الجذام)

۵۴۶۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مع صاحب البلاء تواضعا لربک و ایمانا۔

بلا والے کے ساتھ کھانا کھا اپنے رب کے لئے تواضع اور اس پر سچے یقین کی راہ سے۔
رواہ الامام الاجل الطحاوی عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ قلت ھکذا اوردہ فی الجامع کل باللام والذی رأیتہ الامام الطحاوی کن بالنون۔

۵۴۷۔ حدیث میں ہے کہ ایک بی بی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مجذوموں کے حق میں فرماتے فروا منھم کفرارکم من الاسد۔
ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو۔ ام المومنین نے فرمایا کلا ولکنہ لاعدوی فمن اعدی الاول۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔ رواہ ابن جریر عن نافع بن القاسم عن حدتہ فطیمۃ۔(کنزالعمال ۱۰/۵۴)
اقول ام المومنین کا یہ انکار اپنے علم کی بناء پر ہے یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔ اٹھارویں سے تیس تک (یہ نمبر امام احمد رضا کے اعتبار پر ہے) حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے استدلال کیا کہ

۵۴۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لاعدوی بیماری اڑ کر نہیں لگتی رواہ الائمۃ احمد و الشیخان و ابوداؤد ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ احمد و الستۃ الا النسائی عن انس و احمد و الشیخان و ابن ماجۃ و الطحاوی عن ابن عمر و احمد و مسلم و الطحاوی عن السائب بن یزید وھم و ابن جریر جمیعا عن جابر و احمد و الترمذی و الطحاوی عن ابن مسعود و احمد و ابن ماجۃ و الطحاوی و الطبرانی و ابن جریر عن ابن عباس و الثلثۃ الاخیرۃ عن ابی امامۃ و ابن خزیمۃ و الطحاوی و ابن حبان و ابن جریر عن سعد بن ابی وقاص و الامام الطحاوی عن ابی سعید الخدری و الشیرازی فی الالقاب و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و ابونعیم فی الحلیۃ عن عمیر بن سعد الانصاری و الطبرانی و ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی و ابن جریر عن ام المومنین و ابصاھم

و صححه و القاضی محمد ابن عبدالباقی الانصاری فی جزئه الحدیثی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجهه الکریم بلفظ لایعدی سقیم صحیحا لخصنا عن الجامع الکبیر مع جمع و زیادات۔ (بخاری ۲/ ۸۵۹ باب لاعدوی)

۳۹ د۔ اسی حدیث کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ارشاد ہوا جسے ام المومنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا صحیحین و سنن ابی داؤد و شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی ایک بادیہ نشین نے عرض کی یارسول اللہ پھر اونٹوں کا یہ کیا حال ہے کہ وہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف و شفاف بدن ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس کے خارش ہو جاتی ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا فمن اعدی الاول اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔ (بخاری ۲/ ۸۵۹ باب لاعدوی)

۵۰ د۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے ارشاد فرمایا ذلکم القدر فمن اجرب الاول

یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی۔ یہی ارشاد احادیث مذکورہ عبداللہ بن مسعود و عبداللہ عباس و ابوامامہ و عمیر بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہم میں مروی ہوا۔ (مسند احمد، ج ۲، ص ۱۰۱)

۵۱ د۔ حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کرکرته او فی مراق بطنه نکتة من جرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے سینے یا پیٹ کے نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔ (بخاری ۲/ ۸۵۹ باب لاعدوی)

اقول خلاصہ ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کے لئے ابتداً غیر دوسرے سے منتقل ہوئے کسی میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہوتی ہے اور جب یہ مسلم ہے تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے ... رہا۔ جب ایک میں خود پیدا ہو سکتی ہے تو وہیں ہزاروں میں۔ ولا یوسوس العدہ ال...

فی قلب مریض ان القائلین بالاعداء لایحصرون المرض فیہ حتی یلزمھم اعداء الاول فافھم و تثبت۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۴۴ "الحق المجتلی"

۵۵۲۔ حدیث کہ احمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی قدر روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لایوردن ممرض علی مصح۔ ہرگز بیمار جانور تندرست جانوروں کے پاس پانی پلانے کو نہ لائے جائیں۔ (مسلم ۲/۲۳۰ باب لاعدوی و لاطیرۃ الخ)

۵۵۳۔ بیہقی نے سنن میں یوں مطولاً تخریج کی کہ ارشاد فرمایا لا عدوی و لایحل الممرض علی المصح و لیحل حیث شاء قیل و لم ذاک قال لانہ اذی
بیماری اڑکر نہیں لگتی اور تندرست جانوروں کے پاس بیمار جانور نہ لائیں اور تندرست جانور والا جہاں چاہے لے جائے عرض کی گئی یہ کس لئے فرمایا اس لئے کہ اس میں اذیت ہے یعنی لوگ برا مانیں گے انہیں ایذا ہوگی۔ (کنز العمال ۱۰/۷۰)

قلت و قد رواہ مالک فی مؤطاہ انہ بلغہ عن بکیر بن عبداللہ بن الاشج عن ابن عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لاعدوی ولاھام ولاصفر و لایحل الممرض علی المصح و لیحلل المصح حیث شاء فقالوا یا رسول اللہ و ماذاک فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ اذی ھکذا رواہ یحییٰ مرسلاً و تابعہ جماعۃ من رواۃ المؤطا و خالفھم القنبی و عبداللہ بن یوسف و ابومصعب و یحییٰ بن بکیر فجعلوہ عن ابن عطیۃ عن ابی ھریرۃ موصولا لاغیر ان ابن بکیر قال عن ابی عطیۃ و لا خلف فھو عبداللہ بن عطیۃ الاشجعی و یکنی اباعطیۃ ووھم بعض رواۃ المؤطا فی جعلہ عن ابی عطیۃ عن ابی برزۃ و انما ھو عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما افادہ الزرقانی۔ یہ حدیث دونوں مضمون کی جامع ہے۔

۵۵۴۔ حدیث صحیح جلیل کہ ایسا ہی رنگ جامعیت رکھتی ہے صحیح بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاعدوی وفر من المجذوم کما تفر من الاسد۔
بیماری اڑکر نہیں لگتی اور جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے اور دہ الامام الجلیل الجلال السیوطی فی جامعہ الکبیر بھذا اللفظ عازیا لابن جریر عن ابی قلابۃ و فی

قسمه الاول بلفظ لاعدوی و لاهامة و لا صفر و اتقوا المجذوم کما تتقوا الاسد عازیا لسنن البیهقی عن ابی هریرة اورده فی اول الجامع ایضا بلفظ لاعدوی و لاطیرة و لاهامة و لاصفر و فر من المجذوم کما تفر من الاسد عازیا. لاحمد و البخاری عن ابی هریرة وهو کذلک فی الجامع الصحیح و به ظهر ماقدمنا ان العزو یتبع اللفظ فبا لنظر الی حدیث ابی قلابة عددناه بحیاله و لذا اوردناه بلفظه وهو بعینه لفظ البخاری و ان اشتمل علی زیادات لاتوقف لهذا المعنی علیها۔ اقول ابوقلابة هذا هو عبدالله بن زید الجرمی من ثقات التابعین و علمائهم کثیر الارسال و کان الاولی ان ینبه علیه ثم ان العلامة الشمس السخاوی قال فی حدیث اتقوا ذوی العاهات المعنے فر من المجذوم فرارك من الاسد کما ورد فی بعض الفاظ الحدیث وهو متفق علیه عن ابی هریرة مرفوعا بمعناه اھ و رأیتنی کتبت علیه مانصه۔ اقول لم اره لمسلم انما فیه قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لمجذوم انا قد بایعناك فارجع نعم هو فی حدیث البخاری بلفظ فر من المجذوم کما تفر من الاسد و الیه وحده عزاه فی المشکوٰة و کذا الامام النووی فی شرح مسلم تحت حدیثه المذکور و کذا الامام السیوطی فی اول جامعه الکبیر فالله تعالیٰ اعلم " فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۳۵، الحق المجتلی "۔ (بخاری ۲/۸۵۰، باب الجذام)

حجامت و شہد کے فوائد میں ایک حدیث

۵۵۵۔قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان کان فی شئ من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة من عسل۔ الحدیث رواه احمد و الشیخان و النسائی عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری دوائیوں میں سے کسی چیز میں زیادہ بھلائی ہے تو وہ پچھنا لگانے کے نشتر میں یا شہد کے گھونٹ میں۔ (مولف) (بخاری ۲/۸۵۰، باب الحجامة من الشقیقة و الصداع)

نظر حق ہے حدیث میں ہے

۵۵۶۔قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لو کان شئ سابق القدر لسبقته العین۔ رواه احمد و مسلم و الترمذی عن ابن عباس واحمد و الترمذی و ابن ماجة ...

عن اسماء بنت عميس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بالفرض کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہے۔ یعنی نظر لگنی حق ہے اور ہر چیز پر نظر لگ سکتی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۲۶، نصف آخر" ۔ (ترمذی ۲/ ۲۶، باب ماجاء ان العین حق)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک معروف طریقہ یہ ہے کہ جو احادیث ان کے علم و یقین کے سوا ہیں ان کے راویوں کو سہو، وہم اور قلت فہم و سماع سے منسوب کر دیتی ہیں لیکن کسی راوی کو کاذب یا خائن نہیں کہتی ہیں بلکہ صرف سہو اور نسیان سے تعبیر کرتی ہیں اس سلسلے کی چند حدیثیں ذیل میں ہیں جو اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طریقۂ معروفہ پر بطور استشہاد نقل فرمائی ہیں۔

۵۵۷۔ کما قالت فی حدیث امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اھلہ علیہ، یرحم اللہ عمر لا واللہ ماحدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ ولکن ان اللہ تعالیٰ یزید الکافر عذابا ببکاء اھلہ علیہ و قالت حسبکم القرآن لاتزر وازرۃ وزر اخری. رواہ الشیخان۔

یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے، روایت عمر کو سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے کہ کسی مسلمان کے رونے اور چلانے سے اس کے مردے پر عذاب ہوتا ہے، بلکہ گھر والوں کے رونے سے میت کافر پر اللہ تعالیٰ عذاب زیادہ کرتا ہے یہ فرماکر حضرت عائشہ نے فرمایا تم کو قرآن کافی ہے کہ قرآن میں ہے یعنی ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۱۷۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

۵۵۸۔ وقالت یغفر اللہ لابی عبدالرحمن ترید ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانہ ایضا روی الحدیث کابیہ اما انہ لم یکذب و لکنہ نسی اما مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی یھودیۃ یبکی علیھا فقال انھم لیبکون علیھا و انھا لتعذب فی قبرھا۔ روياه ایضاً۔

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مغفرت فرمائے کہ انہوں نے بھی اپنے والد گرامی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح حدیث روایت کی لیکن انہوں نے دروغ نہیں کہا بلکہ وہ بھول گئے۔ (اور یہ حدیث اس طرح ہے) کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک یہودیہ پر گزرے لوگ اس پر رو رہے تھے تو فرمایا کہ یہ لوگ اس یہودیہ پر رو رہے ہیں اور بیشک اس کی قبر میں اس پر عذاب ہو رہا ہے (مولف) (بخاری ا/۲۰۱، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

۵۹د۔ وفی لفظ ام واللہ ماتحدثون ھذا الحدیث عن الکاذبین ولکن السمع یخطی وان لکم فی القرآن مایشفیکم ان لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ ولکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل لیزید الکافر عذابا ببعض بکاء اھلہ علیہ۔ رواہ الامام الطحاوی۔

یعنی دوسری روایت میں ہے کہ فرماتی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخدا تم لوگ اس حدیث کو کاذبین سے روایت نہیں کر رہے ہو بلکہ تمہاری سماعت خطا کر رہی ہے اور قرآن تمہارے لئے نسخۂ شفا ہے کہ اس میں ہے ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں ڈالا جاتا، ہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل کافر پر عذاب زیادہ کرتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر رونے سے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۔ ۲۴" الحق المجتلیٰ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۸، باب البکاء علی المیت)

۶۰د۔ وقالت فی حدیثھما ایضا اعنی امیر المومنین و ابنہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی نتنی بدر و الذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم۔ روہاہ ایضاً۔ انما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم لیعلمون الان ماکنت اقول لھم حق وقد قال اللہ انک لاتسمع الموتیٰ۔ رواہ البخاری۔

امیر المومنین عمر اور ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے بدبودار کنواں (یعنی وہ کنواں جس میں کفار کی لاشیں پھینکی گئی تھیں) کے قریب فرمایا (یعنی جب اس کنواں کے پاس حضور نے کافروں کی لاشوں سے کلام فرمایا تو حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں تو) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضہ میں

میری جان ہے جو میں ان سے کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں۔ اس حدیث کو سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ تو صرف اس لئے فرمایا تھا کہ وہ اب جان لیں کہ میں جو ان سے کہتا تھا وہ حق ہے جب کہ اللہ فرمارہا ہے انک لاتسمع الموتی۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۱۸۳، باب ماجاء فی عذاب القبر)

۷۶۱۔ و لما بلغها حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال ان الطیرۃ فی المرأۃ والدار و الفرس، غضبت غضبا شدیدا و قالت و الذی نزل القرآن علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ما قالها رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و انما قال ان اھل الجاھلیة کانوا یتطیرون من ذلك۔ رواہ الطحاوی و ابن جریر عن قتادۃ عن ابی حسان و رواہ ایضا الحاکم و البیھقی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدفالی عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے، جب یہ حدیث ام المومنین صدیقہ کو پہنچی تو سخت غضبناک ہوئیں اور فرمایا کہ اس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن اتارا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ دور جاہلیت کے لوگ ان چیزوں (یعنی عورت، گھر اور گھوڑا) سے بدفالی لیا کرتے تھے۔ حضرت ام المومنین صدیقہ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدفالی کو ناپسند و مکروہ رکھتے تھے۔ رواہ الامام الطحاوی۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۸۰، ۳۸۱، بحث الطیرۃ)

۷۶۲۔ وروی ایضا انه قیل لعائشة ان اباھریرۃ یقول لان یمتلئ جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلئ شعرا، فقالت یرحم اللہ ابا ھریرۃ حفظ اول الحدیث و لم یحفظ آخرہ ان المشرکون کانوا یھاجون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا من مھاجاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے پیٹ کا پیپ سے بھرنا بہتر ہے اس سے کہ تمہارا پیٹ بھرے شعر سے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہ پر رحم فرمائے کہ انہوں نے حدیث کا جزء اول تو یاد رکھا اور جزء آخر یاد نہیں رہا۔ (جزء آخر یہ ہے) کہ مشرکین رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معاذاللہ ہجو کیا کرتے تھے تو حضور نے فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں پیپ و خون بھرنا بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کا شعر بھرنے سے۔ حضرت عائشہ نے ایسا اس لئے فرمایا کہ لانها سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول ان من الشعر لحکمة وسمعنه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یتمثل بشعر ابن رواحة رضی الله تعالیٰ عنه وربما قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم هذا البیت. ویاتیك بالاخبار من لم تزود۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بعض شعر میں حکمت ہوتی ہے۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ حضور نے ابن رواحہ کے اشعار کی تمثیل دی ہے۔ اور حضور نے بسا اوقات یہ شعر بھی پڑھا ہے کہ ویاتیك بالاخبار من لم تزود۔ روی الکل الطحاوی۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۴۷، الحق المجتلی "۔ (شرح معانی الآثار ۲/۲۷۱، ۳، باب روایة الشعر هل هی مکروه ام لا)

بیکس و مجبور کی امداد و اعانت پر ایک حدیث

۵۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الله الله فی من لیس له الا الله۔ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے۔ رواه ابن عدی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ " فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۵۳، الحق المجتلی "

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

گناہ پر نادم ہونا توبہ کے مترادف ہے

۵۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الندم توبۃ۔

ندامت توبہ ہے۔ رواہ احمد و البخاری فی التاریخ و ابن ماجۃ و الحاکم عن ابن مسعود والحاکم و البیہقی فی شعب الایمان عن انس و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید الانصاری رضی اللہ تعالٰی عنہم وھو حدیث صحیح "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۴، (ابن ماجہ ۲/ ۳۲۳، باب ذکر التوبۃ)

گناہ ظاہر کی توبہ علی الاعلان کرنی ہوگی اور گناہ باطن کی توبہ بباطن

۵۶۵۔ امام احمد کتاب الزہد میں بسند حسن اور طبرانی معجم کبیر اور بیہقی شعب الایمان میں بسند جید سیدنا معاذ بن جبل سے اور دیلمی مسند الفردوس میں انس بن مالک سے موصولا اور امام احمد زہد میں عطا بن یسار سے مرسلا بالفاظ عدیدہ مطولہ و مختصرہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں علیک بتقوی اللہ عزوجل مااستطعت و اذکراللہ عزوجل عند کل حجر و شجر و اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر و العلانیۃ بالعلانیۃ۔

جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل سے تقوٰی لازم رکھ اور ہر پتھر اور پیڑ کے پاس اللہ کی یاد کر اور جب کوئی گناہ کرے اس وقت توبہ لا، خفیہ کی خفیہ اور آشکار کی آشکارا۔ ھذا لفظ احمد عن معاذ و فی مرسلہ من قولہ اذا عملت سیئۃ الحدیث۔ (کنزالعمال ۲۰/ ۲۷۸)

۵۶۶۔ و لفظ الدیلمی اذا احدثت ذنبا فاحدث عندھا توبۃ ان سرا فسر و ان علانیۃ فعلانیۃ

جب تجھ سے نیا گناہ ہو فوراً نئی توبہ کر نہاں کی نہاں اور عیاں کی عیاں

مومنین زمین والوں پر گواہ ہیں

۵۶۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا حاضرین نے

اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت، واجب ہو گئی، دوسرا جنازہ گزرا اس کی مذمت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت، واجب ہو گئی، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا چیز واجب ہو گئی فرمایا ھذا اثنیتم علیه خیرا فوجبت له الجنة وهذا اثنیتم علیه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض

پہلے کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی دوسرے کی مذمت کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو زمین میں۔ رواہ احمد و الشیخان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم ۱/۳۰۸، کتاب الجنائز)

گناہ چھپانے کے حکم میں دو حدیثیں

۵۶۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل امتی (معافاۃ) معافی الا المجاهرين۔

میری سب امت عافیت میں ہے سوا ان کے جو گناہ آشکار کرتے ہیں۔ رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ والطبرانی فی الاوسط عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ۴/۱۳۱) (مسلم ۲/۴۱۲ باب النھی عن ھتک الانسان ستر نفسہ)

۵۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایزال العذاب مکشوفا عن العباد لما استروا بمعاصی اللہ فاذا اعلنوھا استوجبوا عذاب النار۔ رواہ فی مسند الفردوس عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بندوں سے ہمیشہ عذاب مکشوف رہے گا جب تک گناہ چھپائیں گے اور جب گناہ کا اعلان کردیں گے تو دوزخ واجب ہو جائے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۵۵" (کنزالعمال ۴/۱۴۵)

تعارف

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

(طاعون یا وبائی امراض میں نہ بھاگنے کی احادیث میں تاکید)

۲ صفر ۱۳۲۵ھ کو نو سوالات پر مشتمل ایک استفتا آیا جس کا ماحصل صرف یہ کہ طاعون سے فرار شرعاً کیسا ہے؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کے جواب میں متعدد احادیث کریمہ کی روشنی میں تحریر کیا ہے کہ

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے اور فرار کی ترغیب دینے والے پر فرار کرنے والے سے زیادہ سخت وبال ہے۔ اور جو حدیثیں اس کی تائید و توثیق میں پیش کی گئی ہیں ان تمام احادیث میں طاعون سے بھاگنے پر وعید شدید اور صبر کیے ٹھہرے رہنے کی ترغیب و تاکید ہے۔

اور امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ

"جن حکمتوں کی بناء پر حکیم کریم رؤف ورحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست و توانا بھاگ جائیں گے تو بیمار و مصیبت زدہ ضائع رہ جائیں گے، ان کا نہ کوئی تیمار دار ہوگا نہ خبر گیراں، پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا اس لئے طاعون سے فرار حرام و گناہ ہے۔

اور جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اسی طرح طاعون زدہ مقام میں جانا بھی ناجائز و گناہ ہے کہ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت آئی ہے کہ پہلے میں تقدیر الٰہی سے بھاگنا ہے اور دوسرے میں بلائے الٰہی سے مقابلہ کرنا ہے

اور ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ

طاعون برپا ہوجانے کی صورت میں اپنے شہر میں تین وصفوں کے ساتھ ٹھہرے۔

اول :- صبر و استقلال۔

دوم :- تسلیم و تفویض اور رضا بالقضاء پر طلب ثواب۔

سوم :- یہ سچا اعتقاد کہ بے تقدیر الٰہی کوئی بلا نہیں پہنچ سکتی۔

طاعون یا دیگر امراض وبائیہ سے نہ بھاگنے کی تحقیق و تفصیل میں یہ رسالہ نافعہ بڑے سائز ... اور اس میں ۲۲ حدیثیں ایضاح مطالب و معانی پر شامل تحریر ہیں۔

احادیث

تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے

۵۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کافروں کے مقابلے سے بھاگ جانے والا۔ (طاعون ایک وبائی مرض ہے جب یہ وبا آتی ہے انسان کے جسم پر پھوڑے نکلتے ہیں، اور وہ مر جاتا ہے اور طاعون کو پلیگ بھی کہتے ہیں۔ مولف) رواہ الامام احمد بسند حسن و الترمذی و قال حسن غریب و ابن خزیمۃ و ابن حبان فی صحیحہما و البزار و الطبرانی و عبد بن حمید عن جابر بن عبداللہ و احمد و ابن سعد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و فی الاوسط و ابونعیم فی فوائد ابی بکر بن خلاد عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مسند احمد ۴/۳۲۲)

ہدایت وضلالت کی ترغیب دینے والے کے بارے میں ایک حدیث

۵۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ھدیٰ کان لہ من الاجر مثل اجور من اتبعہ لاینقص ذلک من اجورھم شیأ و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من اتبعہ لاینقص ذلک من آثامھم شیأ۔

جو سیدھے راستے کی طرف بلائے جتنے اس کی پیروی کریں سب کے برابر ثواب پائے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو اور جو گمراہی کی طرف بلائے جتنے اس کے کہے پر چلیں سب کے برابر میں اس پر گناہ ہو اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ رواہ الائمۃ احمد و الستۃ الا البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۵۸" تیسیر الماعون۔ (مسلم ۲/۳۴۱، باب من سن سنۃ حسنۃ الخ)

طاعون زدہ زمین سے بھاگنے کی ممانعت پر چند احادیث کریمہ

۵۷۲۔ حدیث صحیحین ہے کہ جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راہ شام

میں خبر ملی کہ وہاں طاعون ہے صحابہ کرام میں پہلے مہاجرین کرام پھر انصار عظام پھر مشائخ قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لئے، سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی مگر کسی کو اس بارے میں ارشاد اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم نہ تھا نہ خود امیر المومنین کے علم میں تھا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس وقت اپنے کسی کام کو تشریف لے گئے تھے انہوں نے آکر ارشاد والا (یعنی جب تم کسی سرزمین میں موجود ہو اور وہاں طاعون ہو تا سنو تو وہاں سے نہ بھاگو) بیان کیا اور اسی پر عمل کیا گیا۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

۵۷۳۔ یوہیں صحیحین کی حدیث ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد العشرۃ المبشرۃ کو یہ ارشاد اقدس کہ جب دوسری جگہ طاعون ہو تا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں پیدا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، معلوم نہ تھا یہاں تک کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ابن المحبوب اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے بچے ہیں انہیں یہ حدیث سنائی۔ بلکہ صحیحین سے یہ بھی ثابت ہے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سوال کر کے اس کا علم حاصل فرمایا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۹ "تیسیر الماعون۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

۵۷۴۔ امام احمد و امام الائمہ ابن خزیمہ کے یہاں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف و الصابر فیہ کالصابر فی الزحف۔ طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسا جہاد میں صبر واستقلال کرنے والا۔ (مسند احمد ۴/ ۳۲۲)

۵۷۵۔ انہیں کی دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف و من صبر فیہ کان لہ اجر شھید۔ طاعون سے بھاگنے والا جہاد سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جو اس میں صبر کئے رہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔ (مسند احمد ۴/ ۳۲۲)

۵۷۶۔ ابن سعد کے یہاں یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفرار من الطاعون کالفرار من الزحف۔ طاعون سے بھاگنا جہاد سے بھاگ جانے کے مثل ہے۔ (کنز العمال ۱۰/ ۴۳)

۵۷۷۔ احمد کی دوسری روایت یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

الطاعون غدة کغدة البعیر المقیم بها کالشهید و الفار منها کالفار من الزحف۔ طاعون ایک گلٹی ہے جسطرح اونٹ کی وبا میں اس کے نکلتی ہے جو اس میں ٹھہرا رہے وہ شہید کے مثل ہے اور اس سے بھاگنے والا جہاد سے بھاگ جانے والے کی طرح ہے۔"فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۰، تیسیر الماعون"

جس طرح طاعون والی سرزمین سے فرار ممنوع ہے اسی طرح جہاں پر طاعون واقع ہو وہاں پر جانا بھی منع ہے حدیث میں ہے۔

۵۷۸۔ اخرج الشیخان عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه انه سمع یسأل اسامة بن زید ماذا سمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الطاعون رجز ارسل علی بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه و اذا وقع بارض و انتم بها فلاتخرجوا فرارا منه۔

یعنی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کچھ سنا ہے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے، جو بنی اسرائیل یا ان پر جو تم سے پہلے گزرے ہیں بھیجا گیا تو جب دوسری جگہ طاعون ہونا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں واقع ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، (مولف) اور حضرت سعد بن ابی وقاص اس کے بعد خود اسے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے۔ ای یرسل ارسالا ثقة بروایة اسامة رضی الله تعالیٰ عنه۔ صحیح مسلم شریف میں بعد ذکر حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔وحدثنیه وهب بن بقیة فذکر بسنده عن ابراهیم بن سعد بن مالك عن ابیه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۹۔ تیسیر الماعون"(بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون) (مسلم ۲/ ۲۲۸، باب الطاعون و الطیرة الخ)

۵۷۹۔ بعض صحابہ کو طاعون کے بارے میں پہلے کوئی ارشاد اقدس معلوم نہ تھا، جیسے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ طاعون سے بہت خوف کرتے لوگوں کو متفرق ہو جانے کی رائے دی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اعلم الناس بالحلال و الحرام و امام العلماء الی یوم القیام ہیں ان کا رد شدید کیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی نے نہایت شدت سے رد کیا اور فرار عن الطاعون سے نہی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا روایت کیا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً رجوع فرمائی اور ان کی تصدیق کی اخرج ابن خزیمة فی صحیحه عن عبدالرحمن بن غنم قال وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان هذا الطاعون رجس ففروا منه فی الاودية و الشعاب فبلغ ذلك شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه غضب و قال كذب عمر وبن العاص فقد صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عمرو اضل من جمل اهله ان هذا الطاعون دعوة نبیكم و رحمة ربكم ووفاة الصالحین قبلكم. الحدیث۔

عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ جب شام میں طاعون پھیلا تو عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ طاعون ایک عذاب ہے لہٰذا تم وادیوں اور گھاٹیوں میں چلے جاؤ، جب یہ خبر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی غضب ناک ہوئے اور فرمایا کہ عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے، (یعنی حضور نے ایسا نہیں فرمایا جیسا عمرو بن عاص نے کہا) اور عمرو تو اپنے گھریلو اونٹ سے بھی زیادہ بدکا ہوا ہے۔ یہ طاعون تمہارے نبی کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور صالحین سابقین کی وفات ہے (مولف)

۵۸۰۔ ولفظ ابن عساكر عن عبدالرحمن بن غنم قال كان عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حین احس بالطاعون فرق فرقا شدیدا فقال یا ایها الناس تبددوا فی هذه الشعاب و تفرقوا فانه قد نزل بكم امر من الله تعالیٰ لااراه الا رجز و الطوفان قال شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه قد صاحبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انت اضل من حمار اهلك قال عمر و رضی الله تعالیٰ عنه صدقت قال معاذ رضی الله تعالیٰ عنه لعمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه كذبت لیس بالطوفان ولا بالرجز ولكنها رحمة ربكم ودعوة نبیكم وقبض الصالحین قبلكم. الحدیث۔

اور بالفاظ ابن عساکر عبدالرحمٰن بن غنم نے کہا کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب طاعون ہونا محسوس کیا تو سخت پریشان ہوئے اور فرمایا اے لوگوں ان گھاٹیوں میں متفرق ہو جاؤ کہ یہ تو تم پر اللہ کا حکم یعنی عذاب نازل ہوا ہے اور میں تو اس کو نہیں مانتا مگر ایک قسم کا عذاب اور طوفان۔ شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ... عمرو بن عاص نے کہا ... تمہارا خیال تو گدھے سے بھی زیادہ بدکے ہوئے ہو،

کہ آپ نے سچ فرمایا، معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن عاص سے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو کہ یہ نہ تباہی ہے نہ عذاب بلکہ یہ تو رب کی رحمت، نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی وفات ہے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۲۶۰۔ تیسیر الماعون"

طاعون میں مرنے والا شہید ہے حدیث میں ہے

۵۸۱۔ مسند ابی یعلی کے لفظیوں ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں وخزة نصیب امتی من اعدائهم من الجن کغدة الابل من اقام علیها کان مرابطا و من اصیب به کان شهیدا و الفار منه کالفار من الزحف۔

طاعون ایک کونچا ہے کہ میری امت کو ان کے دشمن جنوں کی طرف سے پہنچے گا جیسے اونٹ کی گلٹی جو مسلمان اس پر صبر کیے ٹھہرا رہے وہ ان میں سے ہو جو راہ خدا میں سرحد کفار پر بلاد اسلام کی حفاظت کے لئے اقامت کرتے ہیں اور جو مسلمان اس میں مرے وہ شہید ہو اور جو اس سے بھاگے وہ کافروں کو پیٹھ دے کر بھاگنے والوں کی مانند ہو۔

۵۸۲۔ معجم اوسط کی روایت یوں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شهادة لامتی ووخز اعدائكم من الجن غدة كغدة البعير تخرج فی الاباط و المراق من مات فيه مات شهيدا و من اقام فيه كان كالمرابط فی سبيل الله و من فر منه كان كالفار من الزحف۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور وہ تمہارے دشمن جنوں کا کونچا ہے اونٹ کے غدود کی طرح گلٹی ہے کہ بغلوں اور نرم جگہوں میں نکلتی ہے جو اس میں مرے شہید مرے اور جو ٹھہرے وہ راہ خدا میں سرحد کفار پر بانتظار جہاد اقامت کرنے والے کی مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے جہاد سے بھاگ جانے والے کے مثل ہو۔

۵۸۳۔ حدیث ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی صحیح بخاری شریف مسند امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ میں بسند صحیح بر شرط بخاری و مسلم برجال بخاری جلد ششم آخر ۲۵۱ و اول ۲۵۲ میں یوں ہے حدثنا عبداللہ حدثنا داؤد یعنی ابن ابی الفرات ثنا عبداللہ بن بریدة عن یحیی بن یعمر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها انها قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الطاعون فاخبرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه كان عذابا یبعثه اللہ تعالیٰ علی من یشأ فجعله رحمة للمومنین فلیس من رجل یقع

الطاعون فیمکث فی بیته صابرا محتسبا یعلم انه لایصیبه الا ما کتب اللہ له الا کان له مثل اجر الشہید۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور اس امت کیلئے اسے رحمت کر دیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کے لئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرا رہے کہ اسے وہی پہنچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۶۱" تیسیر الماعون۔ (مسند احمد ۷/۳۵۸)

(بخاری ۲/۸۵۳، باب اجر الصابر فی الطاعون)

۵۸۴۔ امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات میں ابو عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبرئیل بالحمی و الطاعون فامسکت الحمی بالمدینة و ارسلت الطاعون الی الشام فالطاعون شہادة لامتی و رحمة لھم و رجس علی الکافرین۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لے کر حاضر ہوئے میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا تو طاعون میری امت کے لئے شہادت و رحمت اور کافروں پر عذاب و نقمت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۲۶۲" تیسیر الماعون۔ (مسند احمد ۸۱/۶)

جہاں طاعون برپا ہو وہاں سے فرار ہونا اور وہاں جانا دونوں منع ہیں

۵۸۵۔ ورواہ الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار من حدیث شعبة عن یزید بن حمیر قال سمعت شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنه یحدث عن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه ان الطاعون وقع بالشام فقال عمرو تفرقوا عنه فانه رجز فبلغ ذلک شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال قد صحبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فسمعته یقول انها رحمة ربکم و دعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم فاجتمعوا له و لاتفرقوا علیه فقال عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنه صدق۔

یزید بن حمیر نے کہا کہ میں نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بروایت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ عمرو بن عاص نے فرمایا کہ شام میں طاعون واقع ہوا ہے، تو تم لوگ ادھر ادھر منتشر ہو جاؤ کہ یہ عذاب ہے جب یہ خبر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت

بابرکت پائی ہے اور میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے تو تم اس کے لئے یہیں اکٹھے رہو اور منتشر نہ ہو تا یہ ارشاد سن کر عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور نے سچ فرمایا ہے (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/۳۰۳، باب الرجل یکون بہ الداء الخ)

۵۸۶۔ وللحدیث طرق اخری عن شھر بن حوشب قال فیھا فقام شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال واللہ لقد اسلمت و ان امیرکم ھذا اضل من جمل اھلہ فانظروا مایقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا وقع بارض و انتم بھا فلاتھربوا فان الموت فی اعناقکم و اذا کان بارض فلا تدخلوھا فانہ یحرق القلوب۔

حدیث کے دوسرے طریق میں ہے کہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سن کر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں مسلمان ہوں اور تمہارا یہ امیر اپنے گھر کے اونٹ سے بھی زیادہ بہکا ہوا ہے دیکھو یہ کیا کہہ رہے ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دوسری جگہ طاعون پھیلا ہوا ہو اور تم وہاں موجود رہو تو نہ بھاگو کہ موت تمہاری گردنوں میں ہے اور جب کہیں اس کا ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ کہ وہ دلوں کو جلا دیتا ہے۔ (مولف)

۵۸۷۔ بعض لوگ اسے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف نسبت کر دیتے ہیں امام اجل طحاوی روایت فرماتے ہیں عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللھم ان الناس زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرأ الیک من ذلک۔ ھذا مختصر۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے کہ اے اللہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا اور میں اس تہمت سے تیری طرف تبری یعنی اظہار بیزاری کر رہا ہوں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۶۰" تیسیر الماعون۔ (شرح معانی الاثار ۲/۳۸۰، باب الاجتناب من ذی داء الطاعون وغیرہ)

شام میں طاعون زیادہ ہوتا تھا اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر سے بیعت لیتے تھے۔

۵۸۸۔ امام مسدد استاذ امام بخاری و مسلم اپنی مسند میں ابوالسفر سے روایت کرتے ہیں قال

كان ابوبكر رضی الله تعالیٰ عنه اذا بعث الی الشام بايعهم علی الطعن و الطاعون ۔
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے نہ بھاگنے پر بیعت لیتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۶۳" تیسیر الماعون)

طاعون سے فرار کی ممانعت پر مزید تین حدیثیں

۵۸۹۔ حدیث اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوه و اذا وقع بارض و انتم بها فلاتخرجوا منها. رواه الشيخان۔
جب تم کسی جگہ طاعون ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں واقع ہو جہاں تم موجود رہو تو وہاں سے نہ نکلو۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

۵۹۰۔ حدیث عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا سمعتم به فی ارض فلا تدخلوها.
جب تم کسی جگہ طاعون ہونا سنو تو وہاں نہ جاؤ۔ (مولف) (کنزالعمال ۱۰/ ۴۴)

۵۹۱۔ حدیث عکرمه بن خالد المخزومی عن ابيه و عمه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه اذ وقع الطاعون فی ارض و انتم بها فلا تخرجوا منها و ان کنتم بغيرها فلا تقدموا عليها . رواه احمد و الطحاوی و الطبرانی و البغوی و ابن قانع۔
جب کسی جگہ طاعون واقع ہو اور تم وہاں رہو تو وہاں سے نہ نکلو اور اگر تم اور کہیں رہو تو طاعون کے سامنے نہ جاؤ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۶۴" تیسیر الماعون۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۷۷، باب الاجتناب من ذی داء الطاعون وغیرہ)

تعارف

الکشف شافیا حکم فونو جرافیا

(فونوگرافی کا شرعی حکم)

۲۹ رمضان ۱۳۲۸ھ کو استفتا پیش ہوا کہ فونوگراف سے قرآن وغیرہ سننا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ایک طویل تمہید ذکر کرنے کے بعد متعدد دلائل شرعیہ و عقلیہ سے جو جواب تحریر کیا ہے اس کا خلاصۂ حکم یہ ہے کہ۔

یہاں تین چیزیں ہیں ممنوعات [1] معظمات [2] مباحات [3]

ممنوعات:- کا سننا مطلقاً حرام و ناجائز ہے اور فونو سے جو کچھ سنا جائے گا وہ بعینہٖ اسی شیٔ کی آواز ہوگی جس کی صوت اس میں بھری گئی، مزامیر ہوں خواہ ناچ، خواہ عورت کا گانا وغیرہ اصل کا جو حکم تھا بے تفاوت سرمو اس کا حکم ہے۔

معظمات:- کا سننا بھی مطلقاً حرام و ممنوع ہے اگر گلاسوں پلیٹوں میں کوئی ناپاکی یا جلسہ لہو ولعب کا ہے تو تحریم سخت ہے، اور خود سننے والوں کی نیت تماشا ہے تو اور بھی سخت تر، خصوصاً قرآن عظیم میں، اور اگر اس سب سے پاک ہو تو پھر بھی ان کے مقاصد فاسدہ کی اعانت ہو کر ممنوع ہے۔

مباحات:- کی ساعت میں قدرے تفصیل ہے کہ اگر پلیٹوں میں نجاست ہے تو حروف و کلمات کا ان میں بھرنا ممنوع ہے کہ حروف خود معظم ہیں، اور اگر نجاست نہیں یا وہ کوئی خالی جائز آواز بے حروف ہے تو جلسۂ فساق میں اسے سننا اہل صلاح کا کام نہیں کہ انہیں اہل باطل سے اختلاط و مجالست نہ چاہئے۔

اور اگر تنہائی یا خاص صلحا کی مجلس ہے تو کوئی وجہ منع نہیں، مگر اتنا ضرور ہے کہ یہ ایک لایعنی بات ہے اور لایعنی باتوں سے اجتناب کی حدیث پاک میں تاکید آئی ہے۔

اس فاضلانہ رسالے کو دیکھنے کے بعد امام احمد رضا کی دقت نگاہی و قوت استدلال اور حسین...

بے مثال اسلوب تحقیق و تدقیق کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے کو اسی فن کی ترازو میں تولتے ہیں پھر علم الحلال والحرام کے پیمانہ شرعی سے ناپتے اور میزان استقامت سے تولتے ہیں۔ جیسا کہ مسئلہ فونو نوایجاد و حادث ہے مگر انہوں نے علم الاصوات اور دیگر دلائل شرعیہ کی روشنی میں اس انداز سے واضح و ثابت کیا ہے کہ اس کی مثال نہ ان سے پہلے ملتی ہے نہ ان کے بعد، ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

فونو کے جدید مسئلہ کی تحقیق و تدقیق پر مشتمل اس رسالہ انیقہ میں ۱۱ حدیثیں زینت مبحث ہیں۔ اور یہ رسالہ عربی زبان میں بھی ہے جسے اعلیحضرت امام احمد رضا نے اپنے ایک محب کے لئے تصنیف کیا تھا۔

احادیث

الکشف شافیا حکم فونو جرافیا

تین کھیلوں کے سواسب باطل ہیں حدیث میں ہے

۵۹۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل لھوا لمومن باطل و فی روایۃ حرام الا فی ثلث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مومن کے تین کھیلوں کے سواسب کھیل باطل وحرام ہیں (تین کھیل یہ ہیں تیر اندازی، گھوڑ دوڑ اور بیوی سے ملاعبت۔) (مولف)

گناہ کی کثرت سے دل پر سیاہ داغ پڑ جاتا ہے حدیث میں ہے۔

۵۹۳۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان العبد اذا اذنب ذنبا تکتب فی قلبہ نکتۃ سوداء فان تاب و استغفر صقل قلبہ و ان عاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلک الران الذی ذکر اللہ تعالیٰ فی القرآن۔ رواہ احمد و الترمذی و صححہ و النسائی و ابن ماجۃ و آخرون عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ واستغفار کرے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کی طرف رجوع کرے تو وہ داغ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دل پر چھا جاتا ہے اور یہی وہ ران (زنگ) ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ یعنی کلا بل ران علی قلوبھم۔ (مولف) (مسند احمد ۲/ ۲۹۷ ⨯ ابن ماجہ ۲/ ۳۲۳ باب (ذکر الذنوب)

گانے سے نفاق پیدا ہوتا ہے

۵۹۴۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء العشب بل ھو للبیھقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و فیہ الزرع مکان العشب۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح کہ پانی گھاس اور کھیتی اگاتا ہے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۸۱۔ الکشف شافیا"

بندہ جب ذکر الٰہی کرتا ہے تو رب کی معیت نصیب ہوتی ہے حدیث میں ہے

۵۹۵۔ فی مسند احمد و سنن ابن ماجۃ وصحاح الحاکم و ابن حبان عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن ربه عزوجل انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب عزوجل فرماتا ہے کہ بندہ جب میرا ذکر کرتا ہے اور میرے لئے اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۸۳" الکشف شافیا۔ (مسند احمد ۲/ ۳۶۳)

اچھا شعر پڑھنا جائز ہے

۵۹۶۔ حدیث میں فرمایا الشعر بمنزلۃ الکلام فحسنه کحسن الکلام و قبیحه کقبیح الکلام۔

شعر بمنزلہ کلام کے ہیں تو اس کا اچھا مثل اچھے کلام کے ہیں اور اس کا برا مثل برے کے۔

رواه البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبداللہ بن عمرو بن العاص و ابویعلی عنه و عن ام المومنین الصدیقۃ و الدار قطنی عن عروۃ عنها و الشافعی عن عروۃ مرسلا رضی اللہ تعالیٰ عنهم و اسنادہ حسن۔ (کنز العمال ۳/ ۳۲۸)

۵۹۷۔ حدیث صحیح میں ہے ان من الشعر لحکمۃ۔

یعنی بعض شعروں میں حکمت ہوتی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۲۸۸" الکشف شافیا۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۰۷، باب الشعر)

حضو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کا ذکر

۵۹۸۔ ایک تقریب شادی میں انصار کی کمسن لڑکیوں نے گانے میں یہ مصرع پڑھا۔

وفینا نبی یعلم ما فی غد۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ہم میں وہ نبی ہیں جو آئندہ کی باتیں جانتے ہیں۔

ان کو منع فرمادیا کہ دعی هذہ و قولی کنت تقولین۔ اسے رہنے دو وہی کہے جاؤ جو کہہ رہی تھیں۔ یعنی بغیر خدا کے بتائے بالاصالۃ غیب کا جاننا نبوت ہی کی شان ہے تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ اسے صورت لہو میں شامل کیا جائے لہٰذا اس سے روک دیا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۰" الکشف شافیا۔ (ترمذی ۱/ ۲۰۷، باب ماجاً فی اعلان النکاح)

۵۹۹۔ جب مرد عاقل مالک بن عوف ہوازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا قصیدۂ نعتیہ حضور میں عرض کیا ہے جس میں فرمایا۔ و متی تشأ یخبرك عما فی غد۔ تو جب چاہے یہ نبی تجھے آئندہ کی باتیں بتادیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قصیدہ کے صلہ میں ان کے لئے کلمہ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا اور انہیں ان کی قوم ہوازن و قبائل ثمالہ و سلمہ و فہم پر سردار فرمایا۔ کما رواہ المعانی فی الحلیس و الانیس بطریق الحرمازی عن ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابن اسحاق عن ابی وجزۃ یزید بن عبید السعدی۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۱" الکشف شافیا۔

جو کوئی برائی ایجاد کرے اس کا وبال اس پر قیامت تک ہوگا حدیث میں ہے

۶۰۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فعلیہ وزرھا ووزر من عمل بھا الی یوم القیمۃ من دون ان ینقص من اوزارھم شیأ۔

جو اسلام میں کوئی بری راہ نکالے اس پر اس کا وبال ہے اور قیامت تک جو اس راہ پر چلیں گے سب کا وبال ہے بغیر اس کے کہ ان کے وبالوں میں سے کچھ کم کرے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۳۴۱، باب من سن سنۃ حسنۃ الخ)

لایعنی بات مومن کے لائق نہیں

۶۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حسن اسلام المرء ترکہ مالایعنیہ۔

خوبیٔ اسلام یہ ہے کہ آدمی لایعنی بات نہ کرے۔ حدیث صحیح مشہور عن سبعۃ من الصحابۃ منھم الصدیق و المرتضی و الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم و رواہ الترمذی و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۵، باب کف اللسان فی الفتنۃ)

تین کھیلوں کی حلت پر ایک حدیث

۶۰۲۔ حدیث۔ کل شیٔ من لھو الدنیا باطل الا ثلثۃ۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تین کھیلوں کے سوا دنیا کا ہر کھیل باطل و عبث ہے (تین کھیل یہ ہیں بیوی سے ملاعبت، تیر اندازی اور گھوڑ دوڑ۔) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص۲۹۱" الکشف شافیا۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

اندھے سے پردہ ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی ہے جیسا آنکھ والے کا حدیث میں ہے۔

۲۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا افعمیا و ان انتما۔

ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ازواج آنے والے ایک نابینا سے پردہ نہیں کر رہی ہیں تو حضور نے فرمایا کیا تم سب اندھی ہو۔ یعنی ان سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۲۰۷"

اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے

۲۰۴۔ احادیث امیر المومنین عمر و عبداللہ بن عمرو جابر بن سمرہ و عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مرفوعا وارد کہ الا لایخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثہما الشیطان۔

سن لو کوئی مرد کسی غیر محرم عورت سے خلوت نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ یعنی خلوت ہونے کی صورت میں شیطان کے شر سے بچنا دشوار ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۷" (کنز العمال ۲۰ / ۲۰۳)

قمیص میں گھنڈی یا بٹن ہونا ضروری ہے حدیث میں ہے

۲۰۵۔ ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم سب اپنی صحاح اور امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قلت : رسول اللہ انی رجل اصید افاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازررہ ولو بشوکۃ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں شکار کرتا ہوں تو کیا میں تنہا قمیص ہی میں نماز پڑھ لیا کروں حضور نے فرمایا ہاں لیکن گھنڈی لگایا کرو اگرچہ ایک کانٹا ہی سے ہو۔ یعنی پیرہن کا بٹن کھول کر نماز پڑھنا منع ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۹" (ابو داؤد ار ۹۲، باب الرجل یصلی فی قمیص واحد)

نویں محرم کے روزہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۲۰۶۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لئن عشت الی قابل لاصو من التاسع۔

(یعنی روزہ عاشورہ کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب اور ایک سال گزشتہ کے گناہوں کی معافی ہے اور بہتر یہ ہے کہ نویں دسویں محرم کا روزہ رکھے۔ روز عاشورہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ یہودی روزہ رکھے ہوئے ہیں فرمایا کہ یہودیوں سے زیادہ ہم موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے ہیں اس دن روزہ رکھا اور فرمایا کہ) اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (مولف)

گناہ کی بات میں نذر ماننے کی ممانعت ہے۔ حدیث میں ہے

۲۰۷۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانذر فی معصیة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ کی باتوں میں نذر نہیں ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۰۰" (مسلم ۲/ ۳۵، کتاب النذر)

دواعی زنا بھی حرام ہیں حدیث شریف میں ہے

۲۰۸۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الفرج یصدق ذلک او یکذب به۔

رواہ الشیخان و ابو داؤد و النسائی عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (آنکھوں کا بھی زنا ہوتا ہے، زبان کا بھی ہوتا ہے اور نفس کا بھی یعنی آنکھوں کا زنا دیکھنا، زبان کا زنا بولنا بات کرنا اور نفس کا زنا خواہش و تمنا کرنا) اور فرج اس کی تصدیق کرے گی۔ یا تکذیب یعنی زنا سرزد ہوگا یا نہیں ہوگا۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۰۵" (ابو داؤد ۱/ ۲۹۲، باب مایؤمر به من غض البصر)

گانا سننے والے کے کان میں قیامت کے دن سیسہ ڈالا جائے گا

۲۰۹۔حدیث میں ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من قعد الی قینة یستمع منها صب اللہ فی اذنیه الانک یوم القیامة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی گانے والی کے پاس گانا سننے کے لئے بیٹھے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ ڈالے گا۔ (مولف) (کنز العمال ۳/ ۲۵۷)

دو آوازیں بری ہیں

۲۱۰۔ حدیث میں ہے عن جابر وعن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ

عنهما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نہیت عن صوتین احمقین فاجرین
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دو احمق اور فاسق و فاجر آوازوں سے منع کیا گیا ہوں یعنی ایک بانسری کی آواز جو مسرت کے وقت ہوتی ہے دوسری چیخنے چلانے کی آواز جو مصیبت کے وقت ہوتی ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹، ۳۰۲" (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۹ باب البکاء علی المیت)

یقین قبولیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے

۶۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ
اللہ تعالیٰ سے اس حال پر دعا کرو کہ تمہیں اجابت کا یقین ہو۔ (کیمیائے سعادت مترجم ص: ۲۲۱ بیان تسبیح و تحمید) (الترغیب الترھیب ۲/ ۴۹۲ الترھیب من رفع المصلی الخ)

دعا میں اگر عجلت نہ کی جائے تو امید قبولیت ہے

۶۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یستجاب لاحد کم مالم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی۔
تمہاری دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو کہ میں نے دعا کی اور اب تک قبول نہ ہوئی۔ "فتاوی رضویہ ج۹ ص ۷۳ ۲" (مسلم ۲/ ۵۲ ۳ باب بیان انہ یستجاب للداعی الخ)

کافروں کے ساتھ اقامت منع ہے

۶۱۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من جامع المشرک وسکن معہ فانہ مثلہ فی لفظ لاتساکنوا المشرکین ولاتجامعوھم فمن ساکنھم او جامعھم فھو مثلھم
جو مشرکوں کے ساتھ رہے وہ بھی انہیں جیسا ہے۔ رواہ بالاول ابوداؤد عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن وبالاخر الترمذی عنہ تعلیقا۔ (ابوداؤد ۲/ ۳۸۵ باب فی الاقامۃ بارض الشرک) (ترمذی ۱/ ۲۸۹ باب ماجاء فی کراھیۃ المقام الخ)

غیر حق میں مدد کرنا خدا کی ناراضگی کا سبب ہے

۶۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اعان علی خصومۃ بغیر حق لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع
ہمیشہ خدا کے غضب میں رہے جب تک اس سے باز

آئے۔رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔

عقبی کی نجات خاتمہ بالخیر پر موقوف ہے حدیث میں ہے

۶۱۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مات علی شئی بعثہ اللہ علیہ جو جس حال میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسی حال پر اسے اٹھائے گا۔رواہ احمد الحاکم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن "فتاوی رضویہ ج۹ ص ۲۹۵"

عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۱۶۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اذا ذکر الصالحون فحیھلا بعمر

جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر فاروق کا تذکرہ کرو۔"فتاوی رضویہ ج۹ ص ۳۰۴"

تعارف

العطایا القدیر فی حکم التصویر

(احکام تصاویر)

۲۹ر صفر ۱۳۳۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ کسی دینی معظم شخص کی تصویر بطور تبرک مکانوں میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے تصویر ذی روح کی تحریم و تحقیق میں جو دلائل و نصوص فراہم کیے ہیں یقیناً وہ انہیں کا حصہ ہیں، وہ آغاز جواب میں فرماتے ہیں کہ دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوہیں ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکا رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ شدہ وہی معبود ہو گئیں۔ کیونکہ تصویر ممنوع کی کراہت و حکم ممانعت کی علت مشائخ کرام نے عبادت صنم کی مشابہت بتائی ہے۔

اور دوسری دو علتیں یہ بیان کی گئی ہیں

۱۔ جہاں تصویر ممنوع رکھی ہو ملائکہ اس مکان میں نہیں جاتے اور جس مکان میں ملائکہ نہ آئیں وہ ہر جگہ سے بدتر ہے۔

۲۔ تعظیم و تشبہ

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

مغز تحقیق یہ ہے کہ تحریم تصویر کی اصل علت تعظیم ہے، تعظیم ہی سے تشبہ پیدا ہوتا ہے اور تعظیم ہی سے ملائکہ رحمت نہیں آتے ولہذا اہانت کی صورتیں جائز رکھی گئی ہیں کہ فرش میں ہوں جس پر بیٹھیں، کھڑے ہوں پاؤں رکھیں وغیرہ اگرچہ ایسی تصویروں کا بھی بنانا بنوانا حرام ہے۔

اور تشبہ دو قسم ہے:۔ ایک عام کہ مطلقاً تصویر ممنوع کو بروجہ تعظیم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا تشبہ خاص کہ اس کے علاوہ نفس نماز میں مصلی کے کسی فعل یا ہیئات سے ظاہر ہو مثلاً تصویر کو سامنے رکھ کر اس کی طرف افعال نماز بجالانا یہ اشد واخبث ہے۔ تصویر کی علت کراہت تشبہ عبادت ہے چاہے تشبہ خاص ہو یا عام، مگر اتنا ضرور ہے کہ وہ تصویریں ایسی ہوں جنہیں

مشرکین پوجتے ہیں اور جنہیں نہیں پوجتے ہیں تو وہ بت کے حکم میں نہیں، لہٰذا ایسی تصویر جسے تعظیم سے رکھنے یا اس کی طرف نماز پڑھنے سے تشبہ عبادت وصنم نہیں ہوتا۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں اس کی چند صورتیں رقم کی ہیں ان میں بعض کے اقتباسات یہ ہیں

۱۔ اتنی چھوٹی تصویر کہ زمین پر رکھ دیکھو تو اعضا کی تفصیل نہ معلوم ہو، یہ مورث کراہت نہیں کہ اتنی چھوٹی کی عبادت مشرکین کی عادت نہیں۔

۲۔ سر بریدہ یا چہرہ محو کردہ کہ اس کی بھی عبادت نہیں ہوتی۔

۳۔ شمع یا چراغ یا قندیل یا لیمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو تو کراہت نہیں کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی آگ اور دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولہا یا انگیٹھی سامنے ہوں تو نماز مکروہ کہ مجوس ان کو پوجتے ہیں۔

۴۔ بڑی تصویر جو مستور و پوشیدہ ہو تو تصویر صغیر کے مثل ہے جیسے جیب یا بٹوے میں روپیہ، اس سے اگرچہ نماز مکروہ نہیں مگر ناجائز تصویریں حفاظت سے رکھنا ہی منع ہے چاہے صندوق میں بند رکھے اور نہ کھولے۔

۵۔ چاند سورج ستاروں اور درختوں کی تصویریں نماز میں سامنے ہوں تو حرج نہیں کہ مشرکین نے اگرچہ ان اشیاء کو پوجا مگر ان کی تصویروں کی عبادت نہیں کرتے، اسی طرح تلوار و مصحف وغیرہ کا سامنے ہونا موجب کراہت نہیں۔

حرمت تصویر کے احکام و مسائل مدلل و مفصل انداز میں مبرہن و واضح کرنے کے بعد اس رسالے کے اخیر میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

ایک اور نکتہ بدیعہ ہے جس پر تنبیہ لازم ہے اور یہاں چار صورتیں ہیں

اول: تصویر کی توہین مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگرچہ ایسی تصویروں کا بنانا بنوانا بھی حرام ہے۔

دوم: جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مکروہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے ہو جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بسبب مال ہے لہٰذا بحال ضرورت جائز ہے۔

سوم: ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جلا زینت

و آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے۔

چہارم : صرف ترک اہانت نہ ہو بلکہ بالقصد تصویر کی عظمت و حرمت کرنا اسے معظم دینی سمجھنا، اسے تعظیما بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اس کے لائے جانے پر قیام کرنا، اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیر ذالک افعال تعظیم و تکریم بجالانا یہ سب اخبث اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام و سخت کبیرہ ملعونہ ہے۔ مسئلہ تصویر سے متعلق دلائل و براہین سے مرصع و مزین عظیم و جلیل رسالہ کلاں سائز کے ۱۶ صفحات پر مبسوط و مرقوم ہے اور اس معرکۃ الآراء رسالے میں بارہ احادیث کریمہ شریک مبحث و بنائے دلیل ہیں۔

احادیث

العطایا القدیر فی حکم التصویر

بت پرستی کی ابتداء کیسے ہوئی؟

۶۱۷۔ دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یوں ہی ہوئی کہ صالحین کی محبت میں ان کی تصویریں بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکاً رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی شدہ شدہ وہی معبود ہوگئیں۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیہ کریمہ وقالوا لاتذرن الھتکم ولا تذرن وداولاسواعا ولایغوث ویعوق ونسرا کی تفسیر میں ہے۔ قال کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ھلکوا اوحی الشیطان الی قومھم ان انصبوا الی مجالسھم کانوا یجلسون انصابا وسموھا باسمائھم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ھلك اولئك نسخ العلم عبدت

یعنی ود، سواع، یعوق، یغوث اور نسر یہ سب نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب ان حضرات کی وفات ہوگئی تو ان کی قوم کے دلوں میں شیطان نے ڈالا کہ ان کی نشست گاہ کی سمت میں مورت نصب کرلیں اور مورتوں کے نام انہیں بزرگوں کے نام پر رکھ لیں تو انہوں نے ایسا ہی کیا تو بت پرستی انہیں مذکورہ لوگوں کی وفات کے بعد ہی شروع ہوئی اور حقیقت کا علم جاتا رہا۔ (مولف) (بخاری ۲/۷۳۲ باب ودا ولاسواعا الخ)

۶۱۸۔ عبد بن حمید اپنی تفسیر میں ابو جعفر بن المھلب سے راوی قال کان ود رجلا مسلماً وکان محببا فی قومه فلما مات عسکروا حول قبره فی ارض بابل وجزعوا علیه فلما رای ابلیس جزعھم علیه تشبه فی صورة انسان ثم قال اری جزعکم علی ھذا فھل لکم ان اصورلکم مثله فیکون فی نادیکم فتذکرونه به قالوا نعم فصورلھم مثله فوضعوه فی نادیھم وجعلوا یذکرونه فلما رای مالھم من ذکره قال ھل لکم ان اجعل لکم فی منزل کل رجل منکم تمثالا مثله فیکون فی بیته فتذکرونه قالوا نعم فصور لکل اھل بیت تمثالا مثله فاقبلوا فجعلوا یذکرونه به قال وادرك ابناء ھم فجعلوا یرون ما یصنعون به

وتنا سلوا ودرس امرذکر هم ایاه حتی اتخذوه الها یعبدونه من دون الله قال وکان اول ما عبد غیر الله فی الارض والصنم الذی سموہ بود.

ابو جعفر بن المہلب نے کہا کہ ود ایک مسلمان شخص کا نام تھا وہ اپنی قوم میں بڑا ہی محبوب شخص تھا جب وہ مر گیا لوگ سرزمین بابل میں اس کی قبر کے ارد گرد جمع ہو گئے اور اس پر آہ و فغاں کرنے لگے، جب ابلیس نے ان کی آہ و فغاں اور جزع و فزع دیکھا ایک انسان کی صورت میں ظاہر ہوا اور کہا میں تمہارا ان پر رونا چلانا دیکھ رہا ہوں تو کیا میں تمہارے لئے اسی کی طرح ایک تصویر بنادوں جو تمہاری مجلسوں میں رہے اور تم اس کی یاد کرتے رہو لوگوں نے کہا ہاں تو ابلیس لعین نے اس شخص کے مثل ایک تصویر بنائی لوگوں نے اسے اپنی مجلس میں رکھ دیا اور اس کی یاد کرنے لگے پھر جب ابلیس نے ان کے ذکر و یاد کی شدت و کثرت دیکھی تو کہا کیا میں تم میں سے ہر ایک کے گھر میں اس شخص کے مثل ایک تصویر و مورت بنادوں وہ اس کے گھر میں رکھی رہے گی پھر اس کی یاد کرتے رہو گے لوگوں نے کہا ہاں تو شیطان نے تمام گھر والوں کے لئے ایک ایک اس کی مورت بنائی لوگوں نے اسے قبول کیا اور اس کی یاد کرتے رہے، راوی نے کہا کہ اور ان کے بیٹوں نے یہ حال پایا تو جیسا دیکھا تھا ویسا ہی اس کے ساتھ کرنے لگے اور نسل بڑھتی گئی اور ان کے ذکر کا معاملہ انہوں نے اپنی اولاد کو بتایا یہاں تک کہ اسے معبود بنا کر پوجنے لگے، راوی نے کہا کہ سب سے پہلے زمین میں غیر اللہ کی یہی پوجا ہوئی اور جس بت کی پوجا ہوئی وہ "ود" ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۱۱ عطایا القدیر"

اصل تصویر چہرہ کی تصویر ہے

۶۱۹۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال

الصورۃ الرأس فکل شئی لیس له رأس فلیس بصورۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تصویر تو سر ہے۔ ہر وہ چیز جس میں سر نہ ہو وہ تصویر نہیں ہے۔ یعنی سر اور چہرہ تصویر کی اصل ہیں اگر سر نہیں ہے تو وہ تصویر کے حکم میں نہیں بلکہ پیڑ پودے کے حکم میں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۱۲ "عطایا القدیر (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۶ باب التصاویر فی الثوب)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویر دار پردہ چاک فرمادیا

۶۲۰۔ اخرج البخاری والامام احمد عن ام المومنین انها اتخذت علی سھوۃ

لها سترا فیه تماثیل فهتکه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت فاتخذت منه نمرقتین فکانتا فی البیت نجلس علیها۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے گھر کے دروازے کے لئے ایک پردہ بنایا جس میں تصویریں تھیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پھاڑ دیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے دو گدے بنالئے اور ہم گھر میں ان پر بیٹھتے تھے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۸ عطایا القدیر" (بخاری ۲/ ۸۸۰ باب ماوطئی من التصاویر)

جس گھر میں تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں

۶۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ رواہ الائمة احمد والستة والطحاوی عن ابی طلحة والبخاری والطحاوی عن ابن عمر وعن ابن عباس ومسلم وابوداؤد والنسائی والطحاوی عن ام المومنین میمونة ومسلم وابن ماجة والطحاوی عن ام المومنین الصدیقة واحمد ومسلم والنسائی والطحاوی وابن حبان عن ابی هریرة والامام احمد والدارمی وسعید بن منصور وابو داؤد والنسائی وابن ماجة وابن خزیمة وابویعلی و الطحاوی وابن حبان والضیاء والشاشی وابونعیم فی الحلیة عن امیر المومنین علی والامام مالك فی الموطا والترمذی والطحاوی عن ابی سعید الخدری واحمد والطحاوی والطبرانی فی الکبیر عن اسامة بن زید والطحاوی الحاوی عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنهم ۔"فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۱۱ عطایا القدیر" (بخاری ۲/ ۸۸۰ باب التصاویر) (مسلم ۲/ ۲۰۰ باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ)

جس مکان میں تصویر یا کتا ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں

۶۲۲۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و صحیح ابن حبان و شرح معانی الآثار امام طحاوی و مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اتانی جبرئیل قال اتیتك البارحة فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انه کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیه تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کهیئة الشجر ومر بالستر فلیقطع

فليجعل وسادتين منبوذتين توطان ومربالكلب فليخرج ففعل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر عرض کی یارسول اللہ میں گزشتہ شب حاضر ہوا تھا مجھے دروازے کی تصویروں نے گھر میں آنے سے روک دیا اور گھر میں ایک تصویردار سرخ پردہ تھا اور کتا بھی تھا تو حضور ان تصویروں کے کاٹ دینے کا حکم دیں تاکہ درخت کی طرح رہ جائیں اور تصویردار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر اس کی دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈالی جائیں پاؤں سے روندی جائیں اور کتے کو بھی نکال دینے کا حکم فرمائیں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۱۴ عطایا القدیر" (ابوداؤد ۲/ ۵۷۳ باب فی الصور)

تصویردار مکان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے

۶۲۳۔ عند الطحاوي قالت اشتريت نمرقة فيها تصاوير فلما دخل على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فراها تغير ثم قال ياعائشة ماهذا فقلت نمرقة اشتريتها لك تقعد عليها قال انا لاندخل بيتا فيه تصاوير.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے دیکھتے ہی غضبناک ہوکر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یہ گدا ہے آپ کے بیٹھنے کے لئے میں نے خریدا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اس گھر میں نہیں جاتے ہیں جس میں تصویریں ہوں۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۱۸ عطایا القدیر" (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۳ باب التصاویر فی الثوب)

اوقات مکروہہ میں نماز مکروہ ہے

۶۲۴۔ حديث ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انما نهى عن الصلوة حين تشرق الشمس وحين تستوى وحين تتدلى للغروب

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلوع شمس اور استواء شمس اور غروب شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف)

نمازی کے آگے سترہ گاڑنے کے حکم پر تین حدیثیں

۶۲۵۔ لابي داؤد عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال قال رسول الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی غیر السترۃ (سترۃ) فانہ یقطع صلاتہ الحمار (الکلب) والخنزیر والیہودی والمجوسی والمرأۃ ویجزئی عنہ اذا مروا بین یدیہ علی قذفۃ بحجر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بغیر سترہ کے نماز پڑھے تو گدھا (کتا) وخنزیر اور یہودی ومجوسی اور عورت کے گزرنے سے اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب نمازی کے ان (لوگوں وغیرہ) کے گزر جانے کا احتمال ہو تو نمازی کے سامنے ایک پتھر رکھ دینے سے کام چل جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا بطور تہدید فرمایا ہے ورنہ کسی چیز کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۱/۱۰۲ باب ما یقطع الصلوٰۃ)

۶۲۶۔ وللطحاوی یکفیک اذا کانوا منک قدر رمیۃ

یعنی جب کسی چیز کے آگے سے گزرنے کا شائبہ ہو تو اگر سترہ نہ ہو اور گزرنے والے تم سے ایک تیر کے فاصلے پر گزریں تو یہ تیرے لئے کافی ہے یعنی نماز نہیں جائے گی۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۱/۲۶۵ باب المرور بین یدی المصلی)

۶۲۷۔ اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یعرض راحلۃ (راحلتہ) فیصلی الیہا۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناقہ کو سامنے کر کے نماز پڑھتے تھے۔ یعنی جب سفر میں ہوتے اور کسی کے گزرنے کا شائبہ ہوتا (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۲۲ عطایا القدیر" (بخاری ۱/۷۲ باب الصلوٰۃ الی الراحلۃ الخ)

چہرے پر مارنے کی ممانعت میں ایک حدیث

۶۲۸۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب کوئی اپنے بھائی سے قتال کرے تو اس کے چہرے سے گریز کرے کہ اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر (جیسی اس کی شان کے لائق ہے) پیدا فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۲۲ عطایا القدیر" (مسلم ۲/۳۲۷ باب النہی عن ضرب الوجہ)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد نہم

روبہ قبلہ بیٹھنے کی فضیلت

۶۲۹۔ حدیث میں ہے افضل المجالس ما استقبل به القبلة سب میں بہتر نشست روبہ قبلہ ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۳۳" (الترغیب الترھیب ۳/ ۵۹ الترغیب فی الجلوس مستقبل القبلة)

بدمذہبوں کو سلام کرنا منع ہے

۶۳۰۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں کسی نے ایک شخص کا سلام پہنچایا فرمایا لاتقرأه منی السلام فانی سمعت انه احدث اسے میرا اسلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے اس نے بدمذہبی نکالی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۳۳۸"

عورتوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے شوہروں کی شکایتیں کیں حدیث میں ہے

۶۳۱۔ ابوداؤد وابن ماجہ ودارمی ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لقد طاف بال محمد نسا کثیر یشکون ازواجهن لیس اولئك بخیار کم آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا کہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں ہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۹۲ باب فی ضرب النساء)

بلی کے بارے میں ایک حدیث

۶۳۲۔ صحیح حدیث میں بلی کی نسبت فرمایاانها من الطوافين عليكم والطوافات بیشک وہ ان نر و مادہ میں ہے جو بکثرت تم پر طواف کرنے والے ہیں۔ یعنی بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے۔(ابوداؤد ار اباب سور الهرة)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت سے چھوہاروں کے انبار میں برکت ہوئی۔

۶۳۳۔ صحیح بخاری شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میرے والد عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت قرض اور تھوڑے خرمے چھوڑ کر شہید ہوئے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں شہید ہوئے اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور قدم رنجہ فرمائیں کہ قرض خواہ حضور کو دیکھیں یعنی شاید حضور کے خیال سے اپنے مطالبہ میں کمی کر دیں ارشاد فرمایا جاؤ ہر قسم کے چھوہاروں کے الگ الگ ڈھیر لگاؤ پھر تشریف فرما ہوئے قرض خواہوں نے حضور کو دیکھا مجھ سے نہایت سخت تقاضے کرنے لگے کہ اس سے پہلے ایسا کبھی نہ کیا تھا یعنی ان کے خیال کے برعکس ہوا حضور کے تشریف لے جانے سے قرض خواہ اپنا پلہ بھاری سمجھے کہ حضور ضرور ہمارا پورا حق دلا دیں گے جب حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حال ملاحظہ فرمایافطاف حول اعظمها بيدرأ ثلث مرات ثم جلس عليه حضور نے ان میں سب میں بڑے ڈھیر کے گرد تین بار طواف فرمایا اور اس پر تشریف رکھی پھر ناپ ناپ کر انہیں دینا شروع فرمایاحتى ادى الله عن والدى امانة وسلم الله السيار كلها یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کا سب قرض ادا کر دیا اور سب ڈھیر سلامت بچ رہے۔(بخاری ار ۳۲۴ باب الشفاعة فی وضع الدين)

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں غریبوں کی خبر گیری کا ایک ایمان افروز واقعہ

۶۳۴۔امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں مدینہ طیبہ کا طواف فرمایا کرتے، ابن عساکر تاریخ میں اسلم مولیٰ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه طاف ليلة فاذا هو بامرأة في جوف دارها وحولها صبيان يكون الحديث.

یعنی امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات مدینہ طیبہ کا طواف کر رہے تھے دیکھا کہ

ایک بی بی اپنے گھر میں بیٹھی ہیں اور ان کے بچے ان کے گرد رو رہے ہیں اور چولہے پر ایک دیگچی چڑھی ہے۔ امیر المومنین قریب گئے اور فرمایا اے اللہ کی لونڈی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں انہوں نے عرض کی یہ بھوکے روتے ہیں فرمایا تو اس دیگچی میں کیا ہے کہا میں نے ان کے بہلانے کو پانی بھر کر چڑھا دی ہے کہ وہ سمجھیں اس میں کچھ پک رہا ہے اور انتظار میں سو جائیں امیر المومنین فوراً واپس آئے اور ایک بڑی بوری میں آٹا اور گھی اور چربی اور چھوہارے اور کپڑے اور روپے منہ تک بھرے پھر اپنے غلام اسلم سے فرمایا یہ میری پیٹھ پر لاد دو اسلم کہتے ہیں میں نے عرض کی امیر المومنین میں اٹھا کر لے چلوں گا فرمایا اے اسلم بلکہ میں اٹھاؤں گا کہ اس کا سوال تو آخرت میں مجھ سے ہونا ہے پھر اپنی پشت مبارک پر اٹھا کر ان بی بی کے گھر تک لے گئے پھر دیگچی میں آٹا اور چربی اور چھوہارے چڑھا کر اپنے دست مبارک سے چلاتے رہے پھر پکا کر انہیں کھلایا کہ سب کا پیٹ بھر گیا پھر باہر صحن میں نکل کر ان بچوں کے سامنے بلا تشبیہ ایسے بیٹھے جیسے جانور بیٹھتا ہے اور میں ہیبت کے سبب بات نہ کر سکا امیر المومنین یونہی بیٹھے رہے یہاں تک کہ بچے اس نئی نشست کو دیکھ کر امیر المومنین کے ساتھ کھیلنے اور ہنسنے لگے اب امیر المومنین واپس تشریف لائے اور فرمایا اسلم تم نے جانا کہ میں ان کے سامنے یوں کیوں بیٹھا میں نے عرض کی نہ، فرمایا میں نے انہیں روتے دیکھا تھا تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں انہیں چھوڑ کر چلا جاؤں جب تک انہیں ہنسا نہ لوں جب وہ ہنس لئے تو میرا دل شاد ہوا۔

واخرجه ایضاً الدنیوری فی المجالسة واحمد بن ابراھیم بن ساذان البزار فی مشیخته

"فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۴۳" (کنزالعمال ۱۳/ ۲۹۵)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے شوق جہاد پر ایک حدیث پاک

۶۳۵۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قال سلیمان لاطوفن اللیلة علی تسعین امرأة وفی روایه بمائة امرأة کلهن تاتی بفارس یجاهد فی سبیل الله فطاف علیهن الحدیث

سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں ہے سو عورتوں پر طواف کروں گا کہ ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے پھر انہوں نے ان پر طواف کیا۔ (بخاری ۱/ ۳۹۵ باب من طلب الولد للجهاد) (بخاری ۲/ ۹۸۸ باب قول الرجل لاطوفن اللیلة علی نسائه)

ایک غسل سے چند بار مجامعت کرنی جائز ہے

۶۳۶۔ صحیح مسلم شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یطوف علی النساء بغسل واحد

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔" فتاویٰ رضویہ ج۹ص ۲۴۴" (مشکوٰۃ ۴۹ باب مخالطۃ الجنب الفصل الاول)(بخاری ۲/ ۸۵ ۔ باب من طاف علی نسائہ فی غسل واحد)

حضرت بلال کی دوری پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خواب میں بشارت دی اور شکوہ فرمایا

۶۳۷۔ روی ابن عساکر بسند جید عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان بلالا رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو یقول لہ ماھذہ الجفوۃ یا بلال اما ان لک ان تزورنی فانتبہ حزینا خائفا فرکب راحلتہ و قصد المدینۃ فاتی قبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجعل یبکی عندہ ویمرغ وجھہ علیہ

یعنی ابن عساکر نے بسند صحیح ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو چلے گئے تھے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے فرماتے ہیں یہ کیا جفا ہے کیا وہ وقت نہ آیا کہ تو ہماری زیارت کو حاضر ہو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین اور ڈرتے ہوئے جاگے اور بقصد زیارت اقدس سوار ہوئے مزار انور پر حاضر ہو کر رونا شروع کیا اور اپنا منہ قبر شریف پر ملتے تھے۔" فتاویٰ رضویہ ج۹ص ۳۴۹"

انسان اپنی شہوات سے جنت یا دوزخ کا مستحق ہو گا حدیث میں ہے

۶۳۸۔ ابوداؤد و ترمذی ونسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لما خلق اللہ تعالیٰ الجنۃ قال لجبریل اذھب فانظر الیھا فذھب فنظر الیھا والی ما اعد اللہ لاھلھا فیھا ثم جا فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد الادخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یاجبریل اذھب فانظر الیھا قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لقد خبیثت ان لایدخلھا احد قال فلما خلق اللہ النار قال یا جبریل اذھب فانظر الیھا۔ قال فذھب فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد فیدخلھا فحفھا بالشھوات ثم قال جبریل اذھب فانظر قال فذھب فنظر الیھا۔ فقال ای رب وعزتک لقد خشیت ان لایبقی احد الا دخلھا۔

جب اللہ عزوجل نے جنت بنائی جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا کہ اسے جا کر دیکھ جبریل نے اسے اور جو کچھ مولیٰ تعالیٰ نے اس میں اہل جنت کے لئے تیار فرمایا ہے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم اسے تو جو کوئی سنے گا بے اس میں جائے نہ رہے گا پھر رب عزوجل نے اسے ان باتوں سے گھیر دیا جو نفس کو ناگوار ہیں پھر جبریل کو حکم فرمایا کہ اب جا کر دیکھ، جبریل نے دیکھا پھر حاضر ہو کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید اس میں کوئی بھی نہ جا سکے پھر مولیٰ تبارک نے دوزخ پیدا کی جبرئیل سے فرمایا اسے جا کر دیکھ جبریل نے دیکھا پھر آکر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم اس کا حال سن کر کوئی بھی اس میں نہ جائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ نے اسے نفس کی خواہشوں سے ڈھانپ دیا پھر جبریل کو اسے دیکھنے کا حکم فرمایا جبریل امین علیہ السلام نے اسے دیکھ کر عرض کی اے میرے رب تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اب تو شاید ہی کوئی اس میں جانے سے بچے۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۵۲ باب فی خلق الجنۃ والنار)

۲۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات جنت ان چیزوں سے گھیر دی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں اور دوزخ ان چیزوں سے ڈھانپ دی ہے جو نفس کو پسند ہیں۔ رواه البخاری فی کتاب الرقاق بلفظ حجبت وتقديم الجملة الاخيرة ومسلم باللفظ عن ابی هريرة واحمد ومسلم والترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنهما من صحیحه "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۵۸" (مسلم ۲، ص ۷۸ ۳ کتاب الجنة وصفة نعيمها الخ) (بخاری ۲/ ۹۶۰ باب حجبت النار بالشهوات)

کافروں کے فعل سے بھی تشبہ حرام ہے

۲۴۰۔ حدیث میں ہے من رضى عمل قوم كان شريك من عمل به جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے، رواه ابو يعلى فی مسنده وعلى بن معبد فی کتاب الطاعة والمعصية عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رواه الامام عبد الله بن المبارک فی کتاب الزهد عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۶۳"

کسی کو کچھ دینا اور منع کرنا کمال ایمان کی دلیل ہے

۶۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان
جو اللہ کے لئے دوستی اور دشمنی کرے اور اللہ کے لئے دے اور منع کرے تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۳۲۶" (ابوداؤد ۲/ ۶۳۳ باب فی رد الارجاء)

صرف ایک رکعت نماز پڑھنی مذہب حنفی میں ممنوع ہے

۶۴۲۔ حدیث میں ہے نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن البتیرا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تنہا ایک رکعت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۲۱"

ناچ گانے کی حرمت پر ایک حدیث

۶۴۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قعد وسط الحلقة فھو ملعون
یعنی جو وسط حلقہ میں (لوگوں کو ہنسانے یا گانا گانے کے لئے) بیٹھا وہ ملعون ہے۔ (مولف)
(الترغیب و الترھیب ۴/ ۵۰۔ الترغیب فی الجلیس الصالح الخ)

سرخ رنگ کی ممانعت پر ایک حدیث

۶۴۴۔ معصفر ومزعفر یعنی کسم وزعفرانی رنگ مردوں کو ناجائز ہیں اور خالص شوخ رنگ بھی اسے مناسب نہیں، حدیث میں ہے ایاکم والحمرة فانھا من زی الشیطان
سرخ رنگ سے اجتناب کرو کہ وہ شیطان کا لباس ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۳۴۰"
(کنز العمال ۱۹/ ۲۲۵)

عورتوں کو سونے چاندی کا زیور پہننا جائز ہے

۶۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کان اسامة جاریة لکسوته وحلیته حتی انفقه۔ رواہ احمد وابن ماجة عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا بسند حسن
یعنی اگر اسامہ لڑکی ہوتا تو میں جدائی ہوتے تک اس کو اچھے کپڑے پہناتا رہتا اور اسے زیور سے آراستہ کرتا رہتا یعنی کنواری لڑکیوں کو زیور ولباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کا پیغام آئے سنت مستحب ہے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ترغیب امت کے لئے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمثیل بیان فرمائی۔ (مولف) (مسند احمد ۶/ ۲۱۷) (ابن ماجہ ۱/ ۱۴۳ باب فی الشفاعة فی التزویج)

عورتوں کو مردوں سے تشبہ کرنا منع ہے۔

۲۴۶۔ حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ تعطر النساء وتشبھھن بالرجال

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عورتوں کا عطر لگا کر نکلنا اور مردوں سے تشبہ اختیار کرنا ناپسند تھا۔ یعنی عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبہ ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۳۶۴" (کنز العمال ۱۶/ ۳۴۵)

کافر کا ذبیحہ حرام ہے

۲۴۷۔ حدیث میں مجوس کی نسبت فرمایا سنوا بھم سنۃ اہل الکتاب غیر ناکحی نسائھم ولا آکلی ذبائحھم

مجوسیوں نے اہل کتاب کا طریقہ اختیار کیا مگر یہ کہ وہ ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے اور ان کا ذبیحہ نہیں کھاتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۶۶"

بھائی چارگی کی مراعات کمال ایمان کی دلیل ہیں

۲۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایومن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ.

تم میں کوئی مومن کامل نہیں ہوگا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۳۷۱" (بخاری ۱/ ۶ باب من الایمان ان یحب لاخیہ الخ)

سجدہ قبور جائز نہیں اگر بہ نیت تحیت ہے تو حرام اور اگر بہ نیت عبادت ہے تو کفر ہے

۲۴۹۔ حدیث میں فرمایا ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ قال فلاتفعل

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میرے روضۂ کریم کے پاس سے گزرو تو کیا تم اسے سجدہ کروگے؟ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۳۷۷"

اخلاق و معاملات سے متعلق ایک حدیث پاک

۲۵۰۔ حدیث میں ہے خالقوا (خالطوا) الناس باخلاقھم۔ (رواہ الحاکم و قال صحیح

لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۹، ص ۳۷۸" (کنز العمال ۳/ ۱۰، کیمیائے سعادت مترجم ۴۲۱،

آداب سماع)

آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں

۶۵۱۔ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے آخر اربعا من الشھر یوم نحس مستمر۔

یعنی مہینے کا آخری چہار شنبہ منحوس دن ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹،ص ۳۸۱"

چالیس روز سے زیادہ ناخن یا موئے بغل یا موئے زیر ناف رکھنے کی اجازت نہیں

۶۵۲۔ عنداحمد و ابی داؤد و الترمذی و النسائی و قت لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قص الشارب و تقلیم الاظفار و نتف الابط وحلق العانۃ ان لایترك اکثر من اربعین لیلۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے اور بغل کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف صاف کرنے کے لئے وقت متعین فرمادیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ تک نہ رہنے دیئے جائیں۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۹،ص ۳۹۲"(مسلم ۱/۱۲۹، باب خصال الفطرۃ)(ترمذی ۲/۱۰۳باب ماجأ فی توفیت تقلیم الاظفار الخ)

سونا اور ریشم عورتوں کو جائز ہیں اور مردوں کے لئے ناجائز

۶۵۳۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الذھب و الحریر حل لاناث امتی و حرام علی ذکورھا۔

سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔رواہ ابوبکر ابی شیبۃ عن زید بن ارقم والطبرانی فی الکبیر عنہ وعن واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
(کنزالعمال ۶/۴۲۹)

عورتوں کو زیور پہننے کی تاکید پر ایک حدیث

۶۵۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ سے فرمایا یا علی مر نسائك لایصلین عطلا۔

اے علی اپنے مخدرات کو حکم دو کہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں۔رواہ ابن اثیر فی النھایۃ۔
"فتاوی رضویہ،ج۹،ص ۹۳"

بار بار گناہ اور بار بار توبہ کرنا اپنے رب سے مذاق کرنے کے برابر ہے

۶۵۵۔حدیث میں فرمایا المستغفر من الذنب و ھومقیم علیہ المستھزیٔ بربہ۔

جو گناہ پر قائم رہ کر توبہ توبہ کرے وہ اپنے رب جل وعلا سے معاذ اللہ تمسخر کرتا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان و ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۶۸"۔ (کنز العمال ۴/ ۱۱۹)

دعوت میں جانے کے بارے میں ایک روایت

۶۵۶۔ بلا دعوت جو دعوت میں جائے اسے صحیح حدیث میں فرمایا دخل سارقا و خرج مغیرا۔ چور بن کر گیا اور لٹیرا ہو کر نکلا۔ خصوصاً جب کہ دعوت عام نہ ہو۔ (ابو داؤد ۲/ ۵۲۵، باب ماجاء فی اجابۃ الدعوۃ)

روز خندق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کا ایمان افروز واقعہ

۶۵۷۔ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے وہ ایک ہزار صحابۂ کرام تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے او کمال قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے اور اپنی زوجہ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں ان بی بی نے کہا آپ کو اس کی فکر کیا ہے جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا کہ روٹی پکانے والی بلا لو اور ہانڈی چولھے پر رہنے دو، اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۸۰" (بخاری ۲/ ۵۸۸، ۵۸۹، باب غزوۃ الخندق)

فال کو حق سمجھنا جائز نہیں

۶۵۸۔ (جو فال کی باتوں پر یقین کرے اس کی نسبت) صحیح حدیث میں فرمایا فقد کفر بما نزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ "فتاوی رضویہ،

ج ۹، ص ۳۸۳" (ترمذی ۱/ ۳۵، باب ماجاء فی کراھیۃ اتیان الحائض)

تدفین سے متعلق ایک حدیث

۲۵۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے دفن میں فرمایا ان کی قبر میں وہی اترے جو آج کی رات اپنی عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ اس سے اپنی عورت کے پاس جانے کی مذمت ثابت نہیں ہوئی بلکہ یہ مصالح خاصہ ہیں جن کے اسرار اہل باطن جانتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۴"۔ (بخاری ۱/ ۱۷۱، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب المیت الخ)

امام حسین سے محبت کرنا دراصل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنا ہے

۲۶۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسین منی و انا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط۔

حسین میرا اور میں حسین کا اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک نسل نبوت کی اصل ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۰۲" (ترمذی ۲/ ۲۱۸، مناقب ابی محمد الحسن و الحسین)

اللہ تعالیٰ کے تین دشمن

۲۶۱۔ حدیث میں ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں مفلس، متکبر، اور بوڑھا زانی اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۴۰۵"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفعت پر ایک حدیث پاک

۲۶۲۔ حدیث میں ہے آیہ کریمہ و رفعنا لک ذکرک۔ کے نزول کے بعد سیدنا جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم حاضر بارگاہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے اور عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے اتدری کیف رفعت لک ذکرک۔ کیا تم جانتے ہو میں نے کیسے بلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اللہ اعلم ارشاد ہوا جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک فقد ذکرنی۔ اے محبوب میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا کہ جس نے تمہارا ذکر کیا بیشک اس نے میرا ذکر کیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۰۹"

انسان پر شیطان کا وسوسہ کسی حال میں بھی ہو سکتا ہے حدیث میں ہے

۲۶۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الشیطان یجری من الا...

مجری الدم۔

بیشک شیطان انسان کی رگ رگ میں خون کی طرح دوڑتا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹۔ ص ۲۹۵" (ابوداؤد ا/ ۳۳۵ باب المعتکف یدخل البیت لحاجتہ)

عورت کو حکم ہے کہ اس کے پائچے خوب نیچے ہوں کہ چلنے میں ساق یا گٹے کھلنے کا احتمال نہ رہے کہ گٹے بھی ستر عورت میں داخل ہیں

۲۶۴۔ مالک وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ ام المومنین ام سلمہ اور ترمذی ونسائی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و ھذا حدیث ام المومنین انھا قالت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا قالت اذن تنکشف عنھا قال فذراعا لاتزید علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس وقت ازار کا ذکر فرمایا تو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ عورت کیا کرے گی حضور نے فرمایا کہ عورت ایک بالشت لٹکائے گی ام سلمہ نے عرض کی تب تو کھل جائے گا حضور نے فرمایا تو ایک ذراع اس سے زیادہ نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹۔ ص ۱۱۳" (ابوداؤد ۲/ ۵۶۸۔ باب فی الذیل)

عورتوں کو مردوں سے تشبہ حرام ہے یہاں تک کہ دوپٹہ میں پیچ دینے کی ممانعت ہے

۲۶۵۔ امام احمد وابوداؤد وحاکم نے بسند حسن ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل علیھا وھی تختمر فقال لیۃ لالیتین

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ اوڑھنی لپیٹ رہی تھیں فرمایا کہ ایک پیچ دو، دو پیچ نہ دو۔ یعنی دو پیچ دینے میں عمامہ سے مشابہت ہو جائے گی اور یہ منع ہے۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۶۸، باب کیف الاختمار)

عورتوں کو مہندی لگانے کے حکم پر دو حدیثیں

۲۶۶۔ عورتوں کو حکم فرمایا کہ ہاتھوں میں مہندی لگائیں کہ مردوں کے ہاتھ سے مشابہت ہو۔ ابوداؤد ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان ھندۃ بنت عتبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت یا نبی اللہ بایعنی فقال لاابایعک حتی تغیری کفک (کفیک) فکانھما کفا سبع۔

ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ مجھے بیعت کر لیں حضور نے

فرمایا کہ میں تم کو بیعت نہیں کروں گا جب تک تم اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدلو یعنی مہندی نہ لگالو۔ کیونکہ تمہاری ہتھیلیاں درندے کی سی ہیں۔ یعنی مردوں سے تشبہ ہونے کے باعث حضور کو کراہت ہوئی اس لئے درندے سے تشبیہ دی۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۵۷۳، باب فی الخضاب للنساء)

۲۲۷۔ ایک حدیث میں ارشاد ہوا کہ زیادہ نہ ہو تو ناخن ہی رنگین رکھیں۔ احمد و ابوداؤد و نسائی بسند حسن ام المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی اومت امرأة من وراء ستر بیدھا کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری اید رجل ام ید امرأة قالت بل ید امرأة قال لو کنت امرأة لغیرت اظفارك بالحناء۔

یعنی ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں کتاب تھی، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنا دست کریم کھینچ لیا اور فرمایا معلوم نہیں ہوتا کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا، عورت نے عرض کی عورت کا ہاتھ ہے، حضور نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے ضرور رنگین کرتی۔ (مولف)

(ابوداؤد ۲/ ۵۷۳، باب فی الخضاب للنساء)

بوڑھی عورتوں کو بھی مہندی لگانا چاہئے۔

۲۲۸۔ احمد فی المسند عن امرأة صلت القبلتین مع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قالت دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال اختضبی تترك احدیکن الخضاب حتی تکون یدھا کید الرجل فما ترکت الخضاب و انھا لابنة ثمانین۔

امام احمد نے مسند میں ایک ایسی عورت سے روایت کی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں (بیت المقدس و بیت اللہ الحرام) کی طرف نماز پڑھ چکی تھیں اس نے کہا کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ رنگ یعنی مہندی لگایا کرو۔ کیا عورت مہندی نہیں لگائے گی تاکہ اس کا ہاتھ مرد کے ہاتھ کی طرح ہو جائے وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے اس کے بعد مہندی لگانا نہیں چھوڑی حالانکہ وہ خاتون اسی سال کی تھیں (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۱۴۲" (مسند احمد ۵/ ۷۰)

بلا ضرورت صحیحہ عورت کو تھوڑے پر بھی حنا منع ہے کہ

لعنت آئی۔

۶۶۹۔ ابن حبان اپنی صحیح میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یکون فی آخر امتی نساء یرکبن علی سرج کاشباہ الرجال. الحدیث و فی آخرہ العنوھن فانھن ملعونات۔

میری امت کے آخر میں ایسی عورتیں ہوں گی جو مردوں کی طرح گھوڑوں پر سوار ہوں گی۔ اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ ہیں ہی مستحق لعنت۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۳"

روز دو شنبہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۶۷۰۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جاں افروز دو شنبہ کو روزہ شکر کے لئے خاص فرماتے اور اس کی وجہ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ فیہ ولدت و فیہ انزل علی۔

اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر کتاب اتری۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۰۹"

کافروں سے خارجی شئی میں بھی تشبہ ہوتا ہے

۶۷۱۔ جامع ترمذی میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نظفوا افنیتکم و لاتشبھوا بالیھود۔

اپنے پیش دروازہ زمینیں ستھری رکھو یہودیوں سے تشبہ نہ کرو۔ کہ جب ان پر ذلت و مسکنت ڈالی گئی ان کی زمینیں میلی کثیف رہتیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۱۲" (ترمذی ۲/ ۱۰۷، باب ماجاء فی النظافۃ)

ایک کنیز کو عمر فاروق کی تنبیہ

۶۷۲۔ امیر المومنین فاروق عادل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنیز کو دیکھا کہ بیبیوں کی طرح دوپٹہ اوڑھے جارہی ہے اس پر درہ لیا اور فرمایا ای وفار القی عنک الخمار اتتشبھین بالحرائر۔

اے بدبو والی اپنی اوڑھنی اتار کیا بی بیوں کے مشابہ بنتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایک دوسرے جنس کی مشابہت جائز نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۲۲۴"

اہل بیت سے محبت کرنے کی تاکید پر ایک حدیث

۶۷۳۔ سچے محبان اہل بیت کرام کے لئے روز قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں۔ طبرانی

کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقی الله وهو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذی نفسی بیده لاینفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔

ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی کو اس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۴۳۱"

سردار قوم کی تعظیم و تکریم پر ایک حدیث

۶۷۴۔ حدیث میں ہے اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه۔

جب کسی قوم کا معزز تمہارے یہاں آئے تو اس کی عزت کرو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۳۳" (ابن ماجہ ۲/ ۲۰۷، باب اذا اتاکم کریم قوم الخ)

وہم کی بنیاد پر کھجور وغیرہ توڑ کر دیکھنے کا حکم نہیں

۶۷۵۔ صحیح حدیث میں ہے نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یفتش التمر عما فیه۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم کے پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوہارا توڑ کر اس کی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔ رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بسند حسن۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۴۴۰" (کنزالعمال ۱۹، ۱۸۸)

پچھنا لگانے والے کی کمائی خبیث ہے

۶۷۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسب الحجام خبیث۔

بھری سنگی لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۴۳۱" (ابوداود ۲/ ۴۸۶، باب فی کسب الحجام)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ تعلیم اور ایک جوان کا واقعہ۔

۶۷۷۔ ایک جوان حاضر خدمت اقدس ہوا اور آکر بے دھڑک عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے زنا حلال فرمادیجئے۔ نبی سے یہ درخواست کس حد تک پہنچتی ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کا قتل چاہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمادیا اور اسے قریب بلایا یہاں تک کہ اس کے زانو زانوئے اقدس

تیری ماں سے زنا کرے عرض کی نہ فرمایا تیری بہن سے عرض کی نہ فرمایا تیری بیٹی سے عرض کی نہ فرمایا تیری پھوپھی سے عرض کی نہ فرمایا تیری خالہ سے عرض کی نہ فرمایا تو جس سے زنا کرے گا وہ بھی تو کسی کی ماں بہن بیٹی پھوپھی خالہ ہوگی جب اپنے لئے پسند نہیں کرتا اوروں کے لئے کیوں پسند کرتا ہے پھر دست اقدس اس کے سینہ پر ملا اور دعا کی الٰہی اس کے دل سے زنا کی محبت نکال دے وہ صاحب فرماتے ہیں اس وقت زنا سے زیادہ مجھے کوئی چیز دشمن نہ تھی پھر صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا کہ اس وقت اگر تم اسے قتل کر دیتے تو جہنم میں جاتا میری تمہاری مثل ایسی ہے جیسے کسی کا ناقہ بھاگ گیا لوگ اسے پکڑنے کو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ بھڑکتا اور زیادہ بھاگتا ہے اس کے مالک نے کہا تم رہنے دو تمہیں، اس کی ترکیب نہیں آتی پھر سبز گھاس کا ایک مٹھا ہاتھ میں لیا اور اسے دکھایا اور چمکارتا ہوا اس کے پاس گیا یہاں تک کہ بٹھا کر اس پر سوار ہو لیا او کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۴۸"

سونے کی انگوٹھی کے بارے میں ایک حدیث

۶۷۸۔ حدیث الصحیحین عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال اتخذ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خاتما من ذهب و جعله فی یده الیمنٰی ثم القاه. الحدیث۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگشتری بنوا کر دست راست میں پہنی پھر اتار ڈالی۔ (مولف) (اس سے معلوم ہوا کہ سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز نہیں۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۱۴" (مسلم ۲/ ۱۹۶، باب تحریم خاتم الذهب علی الرجال الخ)

آدمی کے مرتبہ کے اعتبار سے اس کی عزت کی جائے

۶۷۹۔ حدیث میں ہے انزلوا الناس منازلهم۔

ہر آدمی کو اس کے مرتبہ میں رکھو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۳۴۳" (ابوداؤد ۲/ ۶۶۵، باب فی تنزیل الناس منازلهم)

دعوت قبول کرنا سنت ہے

۶۸۰۔ حدیث میں ہے من لم یجب الدعوة فقد عصی ابا القاسم صلی الله تعالیٰ

جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ کہ دعوت قبول کرنا سنت ہے اور اس میں بلا عذر شرعی نہ جانا مکروہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۴۵" (ابوداؤد ۲/ ۵۲۵، باب ماجاء فی اجابة الدعوة)

تسبیح و تصفیق پر ایک حدیث

۲۸۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التسبیح للرجال و التصفیق للنساء۔ مردوں کے لئے تسبیح ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا۔ یعنی اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزرے تو اسے روکنے کے لئے مرد سبحان اللہ کہے اور عورت تصفیق کرے۔ تصفیق یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۴۵" (بخاری ۱/ ۱۶۰، باب التصفیق للنساء)

کسی معظم کا لوگوں سے قیام کی خواہش کرنا حرام ہے

۲۸۲۔ حدیث میں ہے من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوء مقعدہ من النار۔ جو اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اس کیلئے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ (مولف)

سر منڈانا حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی سنت ہے

۲۸۳۔ روی (علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تحت کل شعرة جنابة ثم قال من ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمائی کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ پھر فرمایا کہ یہیں سے میں اپنے سر کا دشمن ہو گیا۔ یہیں سے میں نے اپنے بالوں سے دشمنی کرلی، یہیں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔ یعنی سر کا متواتر منڈانا میرا اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۴۹"

نعمت نایافتہ کے اظہار کرنے والے کی تہدید پر ایک حدیث

۲۸۴۔ حدیث صحیح۔ المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور۔

نعمت نایافتہ کا اظہار کرنے والا اسی طرح ہے جو سر سے پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے ہے۔ (مولف) رواہ الشیخان عن اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۶۷" (مسلم ۲/ ۲۰۲، باب النھی عن التزویر فی اللباس الخ)

غیر زبان میں بلا ضرورت کلام نہ چاہئے۔

۶۸۵۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایاکم ورطانة الاعاجم۔ رواہ البیہقی۔

عجمیوں کی زبان میں گفتگو کرنا باعث نفاق ہے۔ (مولف)

غیر زبان میں کلام کرنا باعث نفاق ہے

۶۸۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فانہ یورث النفاق۔ رواہ الحاکم فی صحیحہ المستدرک۔

(یعنی آپس میں بلا ضرورت غیر زبان میں کلام نہ کرو کہ) وہ نفاق لاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۹، ص۴۵۹"

تعارف

جلی النص فی اماکن الرخص (۱۳۳۷ھ)
(وقت ضرورت، مواضع رخصت کی تفصیل ونشاندہی)

اس رسالے کے آغاز میں باضابطہ سوال اگرچہ نہیں ہے لیکن جس سوال کے پس منظر میں یہ رسالہ وجود میں آیا وہ یہ ہے کہ دینی یا دنیوی ضرورت شدیدہ کے وقت بیرون ملک آنے جانے کے لئے پاسپورٹ سائز کی تصویر بنوانا جائز ہے یا نہیں؟ اور شریعت مطہرہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی اس رسالے کے آغاز بحث میں فرماتے ہیں کہ

بعض اوقات، بعض ممنوعات و محظورات میں رخصت ملتی ہے، اس کے متعلق بعض قواعد فقہیہ میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔

پھر اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل اور اخذ حکم کے لئے امام احمد رضا نے فقہ کے چند اصول و قواعد ثبت قرطاس کئے ہیں جن سے بعض احکام کا وقت حاجت استثناء مترشح ہوتا ہے۔

اول:- درء المفاسد اھم من جلب المصالح۔ مفسدہ کا دفع مصلحت کی تحصیل سے زیادہ اہم ہے۔

دوم:- الضرورات تبیح المحظورات۔ مجبوریاں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔

سوم:- من ابتلی ببلیتین اختار اھونھما۔ دو بلاؤں کا مبتلا ان میں ہلکی کو اختیار کرے۔

چہارم:- الضرر یزال۔ ضرر مدفوع ہے۔

پنجم:- المشقۃ تجلب التیسیر۔ مشقت آسانی لاتی ہے۔

ششم:- ما حرم اخذہ حرم اعطاءہ۔ جس کا لینا حرام اس کا دینا بھی حرام ہے۔

ہفتم:- انما الاعمال بالنیات۔ اعمال نیتوں پر ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگرچہ نصف اعلیٰ یا صرف چہرہ کی ہو کیونکہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے،

مگر مذکورہ اصول و ضوابط کے پیش نظر مواضع ضرورت و حاجت مستثنیٰ رہیں گے خواہ وہ

دینی ضرورت ہو یا دنیوی،

مثلاً دینی ضرورت کا تقاضا ہے کہ اگر کچھ کافروں نے اپنے ملک سے کسی ایک شخص کو لکھا کہ ہم تمہارے ہاتھ پر مسلمان ہوں گے، آکر ہمیں مسلمان کرلو تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہاں جائے۔

یا وہاں کچھ کفار۔ اسلام کی طرف مائل ہیں کوئی ہدایت کرنے والا ہو تو ظن غالب ہے کہ مسلمان ہو جائیں گے اس صورت میں بھی اجازت ہو گی یعنی بعض ممنوعات شرعیہ کے ارتکاب کی جیسے تصویر کے بغیر دوسرے ملک میں جانا آنا دشوار ہے تو تصویر کشی کی حد ضرورت تک اجازت ہو گی جب کہ اس کے بغیر یہ ضرورت پوری نہ ہو۔

یوہیں اہل و عیال اگر دوسرے ملک میں ہوں تو ان کے پاس جانے اور انہیں لانے کی اجازت ہو گی کہ یہ ضرورت بھی بیشک ضرورت ہے۔

اسی طرح اگر تجارت قائم و باقی رکھنے کو صرف ایک مرتبہ باہر جانا ہے پھر وہیں توطن کا عزم و ارادہ ہے یا بار بار جانا ہے مگر تصویر اول ہی کام آئے گی تو یہ بھی صورت جواز میں داخل ہے کہ ایک مرتبہ جائے بغیر چارہ نہیں ہے۔

غرضیکہ اس رسالے میں مواضع رخصت و دفع حرج کے صور متعددہ و شقوق مختلفہ کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں ممنوعات کا فعل، مباح ہو جاتا ہے۔

اسی مسئلہ کی تحقیقات جلیلہ پر مشتمل اس رسالے میں جزئیات فقہ کے علاوہ ۶ حدیثیں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

اور یہ رسالہ کچھ ناقص و نامکمل شائع ہوا ہے مگر جو موجود ہے اس سے امام احمد رضا کی قوت استدلال اور اسلوب تحقیق اور طریقہ تمسک کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

اور وہ مسئلہ دائرہ کی تحقیق و تزئین کے بعد ایک جگہ فرماتے ہیں۔

صورت سوال وہ نئی تازی، حال کی صورت ہے کہ کتب میں ہونا تو درکنار، اس سے پہلے کبھی سننے ہی میں نہ آئی فقیر نے جو ذکر کیا تفقہا اور مولیٰ تعالیٰ سے امید صواب و ثواب ہے۔

احادیث

جلی النص فی اماکن الرخص

ممنوعات شرعیہ سے اجتناب کی تاکید پر ایک روایت

۶۸۷۔ حدیث ذکر کی جاتی ہے ترك ذرة مما نھی اللہ عنہ افضل من عبادۃ الثقلین۔
ایک ذرہ ممنوع شرعی کا چھوڑنا جن وانس کی عبادت سے افضل ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹،
ص ۲۶۲۔ جلی النص"

ضرر کی ممانعت پر ایک حدیث۔

۶۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں لاضرر و لاضرار۔
نہ ضرر لو نہ ضرر دو، رواہ ابن ماجۃ عن عبادۃ کاحمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنھما بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۳" جلی النص (ابن ماجہ ۲/۱۷۰، باب
من بنی فی حقہ الخ)

رشوت لینا دینا دونوں حرام ہیں۔

۶۸۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا الراشی و المرتشی کلاھما فی النار۔
رشوت دینے اور لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ (رواہ الطبرانی فی الصغیر عن عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند صحیح) (کنز العمال، ۶/۶۲)

ابتداء زمانہ رسالت میں کبھی گھروں میں چراغ نہیں ہوتا تھا۔

۶۹۰۔ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں و البیوت یومئذ لیس فیھا
مصابیح۔ رواہ الشیخان۔
یعنی ابتدائے زمانہ رسالت علی صاحبھا افضل الصلاۃ والتحیۃ میں ان مبارک مقدس کاشانوں
میں چراغ نہ ہوتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۳" جلی النص۔ (بخاری ۱/۵۶، باب الصلوۃ علی
الفراش) (موطا مالک، ص ۴۱، ماجاء فی صلوۃ اللیل)

اطاعت والدین پر دو حدیثیں

۶۹۱۔ ھذا نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائلا و لا تعقن والدیك و ان امراك

ان تخرج من اهلك و مالك. رواه احمد بسند صحيح على اصولنا و الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

خبردار ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے بیوی بچوں مال و متاع سب سے نکل جا۔ (مولف) (کنزالعمال ۲۱/ ۶۲)

۶۹۲۔ و لفظه فی اوسط الطبرانی اطع والدیك و ان اخرجاك من مالك و من کل شیء هو لك۔

اپنے ماں باپ کا حکم مان اگرچہ وہ تجھے تیرے مال اور تیری سب چیزوں سے باہر کر دیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج۹، ص ۴۶۵" جلی النص۔ (کنزالعمال ۲۱/ ۶۲)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

بدعتی اور بدمذہب کو سلام کرنا منع ہے

۲۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سلم علی صاحب بدعۃ او لقیہ بالبشر او استقبلہ بما یسرہ فقد استخف بما انزل علی محمد۔

جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے بکشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اس سے پیش آئے جس میں اس کا دل خوش ہو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۵۷"

معارضہ اور پہلودار بات کہنی جائز ہے

۲۹۴۔ حدیث میں فرمایا ان فی المعاریض لمندوحۃ عن الکذب۔

بیشک معارضہ میں جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے۔ یعنی صراحت سے بات نہ کرنا، جھوٹ میں داخل نہیں ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۹۱۷، باب ان فی المعاریض لمندوحۃ عن الکذب) (عمل الیوم و اللیلۃ، ص ۸۸)

کھانا کھانے کی دعا پر مشتمل ایک حدیث پاک

۲۹۵۔ حدیث میں ہے جب کھانا لا کر رکھا جائے کہو بسم اللہ و باللہ خیر الاسماء فی الارض و فی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمۃ و شفاء۔

اللہ کے نام سے جو آسمان و زمین میں بہتر ناموں والا ہے اس کے نام سے کوئی بیماری ضرر نہ دے، الٰہی اس میں رحمت و شفا عطا فرما۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۲۶۶"

ہمزاد کے بارے میں ایک روایت

۲۹۶۔ ہمزاد از قسم شیاطین ہے وہ شیطان کہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتا ہے وہ مطلقا کافر ملعون ابدی ہے سوا اس کے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا وہ برکت صحبت اقدس سے مسلمان ہو گیا۔ صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامنکم من احد الا و معه قرينه من الجن و قرينه من الملئكة قالوا وياك يا رسول الله قال و اياى و لكن الله اعانني عليه فاسلم فلا يامرني الا بخير۔

تم میں سے ہر ایک کے ساتھ جنات میں سے ایک مصاحب اور فرشتوں میں سے ایک مصاحب رہتا ہے، صحابہ نے عرض کی اور آپ یا رسول اللہ فرمایا اور میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ نے میری اعانت فرمائی کہ میرا مصاحب مسلمان ہو گیا تو وہ مجھے صرف بھلائی بتاتا ہے۔ (مولف)

(مسلم ۲/۲ ۔ ۲، باب تحریش الشیطان الخ)

اگلے انبیاء علیھم السلام پر دو باتوں میں حضور علیہ السلام کی فضیلت

۲۹۷۔ اسی طرح طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور بزار حضرت عبداللہ بن عباس یا ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت على الانبياء بخصلتين كان شيطاني كافرا فاعانني الله عليه حتى اسلم. الحديث۔

دو باتوں سے اگلے انبیاء کرام علیھم الصلاۃ والسلام پر مجھے فضیلت حاصل ہے ان میں سے ایک یہ کہ میرا مصاحب کافر تھا تو اللہ کی اعانت سے وہ مسلمان ہو گیا۔ (مولف) (کنز العمال ۱۲/ ۴۷)

۲۹۸۔ بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فضلت على آدم بخصلتين كان شيطاني كافرا فاعانني الله عليه حتى اسلم وكن ازواجي عونا لي وكان شيطان آدم كافرا وزوجته عونا على خطيئته۔

حضرت آدم علیہ السلام پر دو باتوں سے مجھ کو فضیلت ہے، میرا مصاحب کافر تھا وہ اللہ کی تائید سے مسلمان ہو گیا اور میری ازواج بھی میرے مددگار ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کا مصاحب کافر تھا اور ان کی زوجہ محترمہ سے لغزش میں معاونت کا صدور ہوا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۷۳" (کنز العمال ۱۲/ ۴۷)

تعارف

الزبدة الزکیة لتحریم سجود التحیة
(سجدۂ تحیت و تعظیم کی حرمت کا تحقیقی بیان)

۹ رمضان ۱۳۳۷ھ میں سوال پیش ہوا کہ شریعت مطہرہ میں سجدۂ تحیت و تعظیم جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے آغاز جواب میں فرمایا کہ

سجدہ حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اجماعاً شرک و کفر ہے اور سجدۂ تحیت حرام و گناہ کبیرہ۔

پھر آیات قرآنیہ و احادیث متواترہ اور ائمہ دین کے نصوص وافرہ سے اس کی حرمت و ممنوع اور ناجائز و گناہ کبیرہ ہونے کی تصریحات کی گئی ہیں۔

اور یہ رسالہ جلیلہ مکمل جواب ہے اس سوال کا جو "ماہنامہ نظام المشائخ دہلی مطابق رجب ۱۳۳۷ھ" میں مع جواب کے مندرج تھا، اس میں اختراعی عبارات و غلط حوالجات سے سجدۂ تحیت کا جواز ثابت کیا گیا تھا، جس کے بعض اقتباسات یہ ہیں۔

کوئی آیت سجدۂ انسان کے خلاف قرآن میں کہیں بھی نہیں، ایک حدیث ضعیف کے علاوہ سجدۂ تحیت کی تحریم پر کوئی حدیث نہیں، سوائے چند جاہل ضدی لوگوں کے کوئی سجدۂ تعظیم کے خلاف نہیں، سجدۂ تعظیمی کا انکار موجب لعنت و پھٹکار ہے، وغیر ذلک۔

اس کے رد و ابطال کے لئے ان ہذیانات و خرافات کے قائل کو امام احمد رضا نے "بکر" سے خطاب و تعبیر کیا ہے اور سجدۂ تحیت کی حرمت کے ثبوت میں جن دلائل و براہین اور حقائق شرعیہ کو عرش تحقیق پر جو جلوہ دیا ہے وہ یقیناً ان کے قلم حق شناس کی ضیاباریاں اور جلوہ ریزیاں ہیں اور ان کے ایقان و عرفان پر شاہد و ناطق ہیں۔

چنانچہ اس جواب کو مزید منقح و مجلی کرنے کے لئے آپ نے اسے چند فصلوں پر منقسم فرمایا ہے۔

فصل اول:- قرآن کریم سے سجدۂ تحیت کی تحریم

فصل دوم :- چالیس حدیثوں سے سجدۂ تحیت کی تحریم کا ثبوت۔ اس میں دو نوع ہیں۔

نوع اول :- سجدۂ غیر کی مطلقاً ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۳۳ حدیثیں ہیں۔

نوع دوم :- قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۷ احدیثیں ہیں۔

فصل سوم :- ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدۂ تحیت و تعظیم حرام ہونیکا ثبوت۔ اس میں بھی دو نوع ہیں۔

نوع اول :- تین قسموں پر منقسم ہے۔

قسم اول :- نفس سجدہ کا حکم کہ غیر خدا کیلئے مطلقاً حرام ہے۔

قسم دوم :- سجدہ تو سجدہ زمیں بوسی حرام ہے۔

قسم سوم :- زمیں بوسی بالائے طاق رکوع کے قریب تک جھکنا منع ہے۔

نوع دوم :- بھی تین قسموں پر مشتمل ہے۔

قسم اول :- مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا حرام ہے اور حد رکوع تک جھکنا ممنوع ہے۔

قسم دوم :- مزار کو سجدہ درکنار کسی قبر کے سامنے اللہ عزوجل کو سجدہ جائز نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف ہو۔

قسم سوم :- نماز تو نماز قبر کی طرف مسجد کا قبلہ ہونا منع ہے اگرچہ نمازی کا سامنا نہ ہو یعنی مسجد کے قبلہ میں قبر کی ممانعت ہے جب تک بیچ میں دیوار وغیرہ حائل نہ ہو۔

اور اس فصل سوم کی بحث دیگر تین فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل ۱ :- صحابہ وائمہ واولیاء اور کتب پر "بکر" کے افترا خود اسی کے مستندات اور اجما[ع] و فقہ اور جماہیر اولیاء سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت، اس میں بکر کے مخترعات و خود ساختہ تحریرو[ں] کا ۴۷ وجوہات سے رد کیا گیا ہے۔

فصل ۲ :- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکر کے افترا اور حدیث سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت، اس میں ۳۸ وجوہ سے بکر کی تردید کی گئی ہے۔

فصل ۳ :- اللہ عزوجل پر بکر کے افترا اور خود اسی کے منہ قرآن عظیم سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت، اس میں پندرہ طریقوں سے بکر کے افترآت کا جواب دیا گیا ہے۔ انبیاء علیہما الصلاۃ والسلام کی بحث اور مجوزین ـ

استدلال کا دلائل قاہرہ سے بطلان و ثبوت۔

سجدۂ تحیت کے مجوزین یہ کہتے ہیں کہ "سجدۂ آدم و یوسف علیہما الصلاۃ و السلام قرآن عظیم سے ثابت ہے اگرچہ یہ شریعت آدم و یوسف کا حکم تھا مگر شرائع سابقہ بھی حجت و دلیل ہیں جب تک اللہ و رسول انکار نہ فرمائیں اور یہاں انکار نہیں تو قرآن کریم سے قطعاً جواز ہے"۔

امام احمد رضا نے مجوزین کے اس خیال و وہم کی ۴۵ وجوہات سے تردید کی ہے اور دلائل ساطعہ اور کتب تفاسیر کے کثیر حوالوں سے سجدہ آدم و یوسف علیہما السلام کی تفسیر و تشریح اور تاویل چند طریقوں سے کی ہے۔

۱:- آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا سجدہ اشارہ تھا، یوسف علیہ السلام کو ان کے ماں باپ بھائیوں کا سجدہ سر سے اشارہ کرنا تھا یہ ان کی تحیت تھی جس طرح اب بھی کچھ لوگ سلام کرتے وقت سر جھکاتے ہیں۔

اور بعض نے کہا کہ سجدۂ تحیت اگلی امتوں میں جائز تھا اور اس شریعت میں منسوخ ہو گیا۔

۲:- آدم و یوسف علیہما السلام کو کعبہ کی طرح کر دیا تھا۔

۳:- یوسف علیہ السلام کے پانے پر ان کے ماں باپ وغیرہ نے سجدۂ شکر کیا جو اللہ کے لئے تھا۔

۴:- سجدہ کا حکم اگرچہ اگلی شریعتوں میں تھا مگر شرائع سابقہ کا ہم پر حجت ہونا ہی قطعی نہیں کہ یہ ائمہ اہل سنت کا مختلف فیہ ظنی مسئلہ ہے۔

بعض کے نزدیک وہ اصلاً حجت نہیں نہ ان پر عمل جائز جب تک ہماری شرع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو۔

۵:- سجدۂ آدم و یوسف علیہما السلام کوئی حکم عام نہیں بلکہ دو واقعۂ حال ہیں اور باتفاق عقل و نقل ثابت ہے کہ واقعۂ حال کے لئے عموم نہیں ہوتا۔

حاصل یہ کہ سجدہ آدم کا حکم بشر کو نہیں بلکہ فرشتوں کو تھا اور ملائکہ کے لئے جو حکم ہو وہ انسان کے لئے معقول و معمول نہیں ہو سکتا۔

اور سجدہ یوسف کا حکم بر بنائے اباحت اصلیہ ہونا ممکن ہے اور اباحت اصلیہ کا رفع نسخ نہیں لہٰذا سجدۂ تحیت و تعظیم کا حرام و ممنوع ہونا ہی خدا اور رسول کا حکم ہے۔

تحریم سجدۂ تحیت کی تحقیقات نادرہ پر مشتمل یہ مصنفانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۶ صفحات پر چھپا ہوا ہے اور اس رسالہ نافعہ بازغہ میں ۴۲ حدیثیں ثبت قرطاس ہیں۔

فصل دوم :- چالیس حدیثوں سے سجدۂ تحیت کی تحریم کا ثبوت۔ اس میں دو نوع ہیں۔

نوع اول :- سجدۂ غیر کی مطلقاً ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۲۳ حدیثیں ہیں۔

نوع دوم :- قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت ہے اس کے ثبوت میں ۷ احدیثیں ہیں۔

فصل سوم :- ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدۂ تحیت و تعظیم حرام ہونیکا ثبوت۔ اس میں بھی دو نوع ہیں۔

نوع اول :- تین قسموں پر منقسم ہے۔

قسم اول :- نفس سجدہ کا حکم کہ غیر خدا کیلئے مطلقاً حرام ہے۔

قسم دوم :- سجدہ تو سجدہ زمیں بوسی حرام ہے۔

قسم سوم :- زمیں بوسی بالائے طاق رکوع کے قریب تک جھکنا منع ہے۔

نوع دوم :- بھی تین قسموں پر مشتمل ہے۔

قسم اول :- مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا حرام ہے اور حد رکوع تک جھکنا ممنوع ہے۔

قسم دوم :- مزار کو سجدہ درکنار کسی قبر کے سامنے اللہ عزوجل کو سجدہ جائز نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف ہو۔

قسم سوم :- نماز تو نماز قبر کی طرف مسجد کا قبلہ ہونا منع ہے اگرچہ نمازی کا سامنا نہ ہو یعنی مسجد کے قبلہ میں قبر کی ممانعت ہے جب تک بیچ میں دیوار وغیرہ حائل نہ ہو۔

اور اس فصل سوم کی بحث دیگر تین فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل ۱ :- صحابہ وائمہ واولیاء اور کتب پر "بکر" کے افترا خود اسی کے مستندات اور اجماع و فقہ اور جماہیر اولیاء سے تحریم سجدہ تحیت کا ثبوت، اس میں بکر کے مخترعات و خود ساختہ تحریروں کا ۴۷ وجوہات سے رد کیا گیا ہے۔

فصل ۲ :- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بکر کے افترا اور حدیث سے تحریم سجدۂ تحیت کا ثبوت، اس میں ۸۳ وجوہ سے بکر کی تردید کی گئی ہے۔

فصل ۳ :- اللہ عزوجل پر بکر کے افترا اور خود اسی کے منہ قرآن عظیم سے تحریم سجدۂ تحیت کا ثبوت، اس میں پندرہ طریقوں سے بکر کے افترائات کا جواب دیا گیا ہے۔ اور مجوزین کے علیہما الصلاۃ والسلام کی بحث

استدلال کا دلائل قاہرہ سے بطلان و ثبوت۔

سجدۂ تحیت کے مجوزین یہ کہتے ہیں کہ "سجدۂ آدم و یوسف علیھما الصلاۃ و السلام قرآن عظیم سے ثابت ہے اگرچہ یہ شریعت آدم و یوسف کا حکم تھا مگر شرائع سابقہ بھی حجت و دلیل ہیں جب تک اللہ و رسول انکار نہ فرمائیں اور یہاں انکار نہیں تو قرآن کریم سے قطعاً جواز ہے"۔

امام احمد رضا نے مجوزین کے اس خیال و وہم کی ۵ وجوہات سے تردید کی ہے اور دلائل ساطعہ اور کتب تفاسیر کے کثیر حوالوں سے سجدہ آدم و یوسف علیھما السلام کی تفسیر و تشریح اور تاویل چند طریقوں سے کی ہے۔

۱:- آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا سجدہ اشارہ تھا، یوسف علیہ السلام کو ان کے ماں باپ بھائیوں کا سجدہ سر سے اشارہ کرنا تھا یہ ان کی تحیت تھی جس طرح اب بھی کچھ لوگ سلام کرتے وقت سر جھکاتے ہیں۔

اور بعض نے کہا کہ سجدۂ تحیت اگلی امتوں میں جائز تھا اور اس شریعت میں منسوخ ہو گیا۔

۲:- آدم و یوسف علیھما السلام کو کعبہ کی طرح کر دیا تھا۔

۳:- یوسف علیہ السلام کے پانے پر ان کے ماں باپ وغیرہ نے سجدۂ شکر کیا جو اللہ کے لئے تھا۔

۴:- سجدہ کا حکم اگرچہ اگلی شریعتوں میں تھا مگر شرائع سابقہ کا ہم پر حجت ہونا ہی قطعی نہیں کہ یہ ائمہ اہل سنت کا مختلف فیہ ظنی مسئلہ ہے۔

بعض کے نزدیک وہ اصلاً حجت نہیں نہ ان پر عمل جائز جب تک ہماری شرع سے کوئی دلیل قائم نہ ہو۔

۵:- سجدۂ آدم و یوسف علیھما السلام کوئی حکم عام نہیں بلکہ دو واقعۂ حال ہیں اور باتفاق عقل و نقل ثابت ہے کہ واقعۂ حال کے لئے عموم نہیں ہوتا۔

حاصل یہ کہ سجدہ آدم کا حکم بشر کو نہیں بلکہ فرشتوں کو تھا اور ملائکہ کے لئے جو حکم ہو وہ انسان کے لئے معقول و معمول نہیں ہو سکتا۔

اور سجدہ یوسف کا حکم بربنائے اباحت اصلیہ ہونا ممکن ہے اور اباحت اصلیہ کا رفع نسخ نہیں۔

لہٰذا سجدۂ تحیت و تعظیم کا حرام و ممنوع ہونا ہی خدا اور رسول کا حکم ہے۔

تحریم سجدۂ تحیت کی تحقیقات نادرہ پر مشتمل یہ منصفانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۶ صفحات پر چھپا ہوا ہے اور اس رسالہ نافعہ بازغہ میں ۴۰ حدیثیں ثبت قرطاس ہیں۔

احادیث

الزبدة الزکیة لتحریم سجود التحیة

چالیس حدیثوں سے تحریم سجدۂ تحیت کا ثبوت

نوع اول، سجدہ غیر کی مطلقاً ممانعت

۶۹۹۔ جامع ترمذی و صحیح ابن حبان و صحیح مستدرک و مسند بزار و سنن بیہقی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال جآئت امرأة الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقالت یا رسول اللہ اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة قال لوکان ینبغی لبشر ان یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذ دخل علیها لما فضله اللہ علیها هذا لفظ البزار و الحاکم و البیهقی و عند الترمذی المرفوع منه بلفظ لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها۔

ایک عورت نے بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ شوہر کا عورت پر کیا حق ہے فرمایا اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے اس فضیلت کے سبب جو اللہ نے اسے اس پر رکھی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی ۱/۲۱۹، باب ماجآء فی حق الزوج علی المرأة)

۷۰۰۔ بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حائطا فجاء بعیر فسجد له فقالوا هذه بهیمة لاتعقل سجدت لك و نحن نعقل فنحن احق ان نسجدلك فقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر لو صلح لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لما له من الحق علیها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ایک اونٹ نے حاضر ہو کر حضور کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کی یہ بے عقل چوپایہ ہے اس نے حضور کو سجدہ کیا ہم تو عقل رکھتے ہیں ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے امام جلال الدین سیوطی نے مناہل الصفا میں فرمایا اس حدیث کی سند حسن ہے۔

۷۰۱۔ احمد ونسائی وبزار وابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان اھل بیت من الانصار لهم جمل يسنون عليه و انه استصعب عليهم (فذكر القصة الى قوله) فلما نظر الجمل الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرسا جدا بين يديه فقال له اصحابه يا رسول الله هذه بهيمة لاتعقل تسجد لك. و نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك قال لايصلح لبشران يسجد لبشر و لو صلح ان يسجد بشر لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها من عظم حقه عليها و عند النسائي مختصر۔

یعنی انصار میں ایک گھر کا آبکشی کا اونٹ بگڑ گیا کسی کو پاس نہ آنے دیتا کھیتی) اور کھجوریں پیاسی ہوئیں سرکار میں شکایت عرض کی صحابہ سے ارشاد ہوا چلو باغ میں تشریف فرما ہوں اونٹ اس کنارے تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی طرف چلے انصار نے عرض کی یا رسول اللہ وہ بورانے کتے کی طرح ہو گیا ہے مبادا حملہ کرے فرمایا ہمیں اس کا اندیشہ نہیں اونٹ حضور کو دیکھ کر چلا اور قریب آکر حضور کے لئے سجدہ میں گرا حضور نے اس کے ماتھے کے بال پکڑ کر کام میں دے دیا بکری کی طرح ہو گیا آگے وہی ہے کہ صحابہ نے عرض کی ہم تو ذی عقل ہیں ہم زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا آدمی کو لائق نہیں کہ کسی بشر کو سجدہ کرے ورنہ میں عورت کو مرد کے سجدے کا حکم فرماتا۔ امام منذری نے کہا اس حدیث کی سند جید ہے اور اس کے راوی مشاہیر ثقہ۔

"فتاویٰ رضویہ ج۹، ص۴۸۰ عن الزبدۃ الزکیۃ"۔ (مسند احمد ۳/ ۲۲۳)

۷۰۲۔ امام احمد وبزار وابو نعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال دخل النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حائطا للانصار و معه ابوبكر و عمر في رجال من الانصار و في الحائط غنم فسجدن له فقال ابوبكر يا رسول الله كنا نحن احق بالسجود لك من هذه الغنم قال انه لاينبغي في امتي ان يسجد احد لاحد و لو كان ينبغي ان يسجد احد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے صدیق و فاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے باغ میں بکریاں تھیں انہوں نے حضور کو

سجدہ کیا صدیق نے عرض کی یا رسول اللہ ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں، فرمایا بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدے کا حکم فرماتا۔ ملا علی قاری نے شرح شفاء امام قاضی عیاض میں کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ علامہ خفاجی نے نسیم الریاض میں کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ (دلائل النبوۃ، ص ۳۴۶)

۷۰۳۔ بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ میں عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

بینما نحن قعود مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ اتاه آت فقال يا رسول الله ناضح آل فلان قد ابق عليهم فنهض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم (فذكر القصة وفيه سجود البعير له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم) قال فقال اصحابه يا رسول الله بهيمة من البهائم تسجد لك لتعظيم حقك فنحن احق ان نسجد لك قال لالو كنت آمرا احدا من امتي ان يسجد بعضهم لبعض لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن

ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے کسی نے آکر عرض کی فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہو گیا حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اوس کے پاس نہ جائیں حضور تشریف لے گئے اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اوس کا سجدہ میں گرنا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کے لئے حضور کو سجدہ کرے ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا نہیں۔ اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔ (دلائل النبوۃ مترجم، ص ۳۴۵)

۷۰۴۔ احمد مسند اور حاکم مستدرک اور طبرانی جامع کبیر اور بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ اور بغوی شرح سنہ میں یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای قال خرج النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوما فجاء بعير يرغو حتى سجد له فقال المسلمون نحن احق ان نسجد للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال لو كنت آمرا احدا ان يسجد لغير الله تعالىٰ لامرت المرأة ان تسجد لزوجها الحديث

ایک روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے تھے ایک اونٹ بولتا ہوا آیا قریب آکر حضور کو سجدہ کیا مسلمانوں نے کہا ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

سجدہ کریں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کسی کو غیر خدا کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ جانتے ہو یہ اونٹ کیا کہتا ہے یہ کہہ رہا ہے کہ اس نے چالیس برس اپنے آقاؤں کی خدمت کی جب بوڑھا ہوا انہوں نے اس کا چارہ کم اور کام زیادہ کر دیا اب کہ ان کے یہاں شادی ہے چھری لی کہ حلال کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرما بھیجا کہ اونٹ یہ شکایت کرتا ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ وہ سچ کہتا ہے فرمایا تو میں چاہتا ہوں کہ تم اسے میری خاطر چھوڑ دو انہوں نے چھوڑ دیا مطالع المسرات میں کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔([illegible]، ص ۴۴۴)

۷۰۵۔ مسند احمد میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجدله فقال اصحابه یا رسول الله تسجدلك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجدلك فقال اعبدو اربكم واكرموا اخاكم ولو كنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے آکر حضور کو سجدہ کیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم تو زیادہ مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم اگر میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ اس حدیث کا صرف اخیر ٹکڑا کہ اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا سنن ابن ماجہ میں بھی ہے اور اسی قدر ترغیب میں ابن حبان اور درمنثور میں ابو بکر بن ابی شیبہ کی طرف نسبت کیا۔"فتاوٰی رضویہ، ج ۹، ص ۳۸۱، زبدۃ الزکیۃ"۔(مسند احمد ۷/ ۱۱۲، مشکوٰۃ ۲/ ۲۸۳، الفصل الثالث)

۷۰۶۔ ابو نعیم دلائل میں ثعلبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد فجرد كما یحمل فلم یقدر احدان یدخل علیه الاتخبطه فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذكر له ذلك فقال افتحوا عنه فقالوا انا نخشی علیك یا رسول الله قال افتحوا عنه ففتحوا فلما رآه الجمل خرسا جدا فسبح القوم وقالوا یا رسول الله كنا احق بالسجود من هذه البهیمة قال لو ینبغی لشئی من الخلق ان یسجد لشئی دون الله ینبغی للمرأة ان

تسجد لزوجها.

بنی سلمہ میں کسی نے ایک اونٹ آبکشی کو خرید کر سار مین کر دیا جب اوسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں یہ حال معروض ہوا ارشاد ہوا دروازہ کھولو عرض کی حضور اندیشہ ہے فرمایا کھولو کھول دیا اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑی تھی کہ حضور کے لئے سجدہ میں گرا حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا پھر عرض کی یا رسول اللہ ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں فرمایا اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کے لئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔ (دلائل النبوۃ، ص ۳۴۳)

۷۰۷۔ ابو نعیم غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بعض اسفار فرأینا منه عجبامن ذالك انا مضینا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقال یا نبی اللہ انه کان لی حائط فیه عیشی وعیش عیالی ولی فیه ناضحان فاغتلما علی فمنعانی انفسهما وحائطی ومافیه لا یقدر احد ان یدنو منهما فنهض نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باصحابه حتی اتی الحائط فقال بصاحبه افتح فقال یانبی اللہ امرهما اعظم من ذالك قال افتح فلما حرك الباب اقبلا لهما جلبة کحفیف الریح فلماانفرج الباب ونظرا الی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برکاثم سجدا فاخذ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال استعملهما واحسن علفهما فقال القوم یا نبی اللہ تسجدلك البهائم فآلاء اللہ عندنا بك احسن حین هدانا اللہ من الضلالة واستنقذنا بك من المهالك افلاتاذن لنا فی السجود لك فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان السجود لیس لی الاللحی الذی لایموت ولوانی آمراحد ا من هذه الا مة بالسجود لامرت المراة ان تسجد لزوجها.

ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے ہم نے ایک عجب دیکھا ایک منزل مین اترے وہاں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی یا نبی اللہ میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دو شتر آبکش تھے دونوں مست ہو گئے ہیں نہ اپنے پاس آنے دیں نہ باغ میں قدم رکھنے دیں کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابہ کرام اٹھ کر اس کے باغ کو گئے فرمایا کھول دے عرض کی یا نبی اللہ ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے فرمایا کھول دروازے کو جنبش ہوئی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا فوراً سجدے میں گر پڑے حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کر دیئے اور فرمایا ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے۔ حاضرین نے عرض کی یا نبی اللہ چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک سجدہ میرے لئے نہیں وہ تو اسی زندہ کے لئے ہے جو کبھی نہ مرے گا میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدہ شوہر کا۔" فتاویٰ رضویہ ،ج ۹، ص ۴۸۲ ، ۔رسالہ الزکیۃ "(دلائل النبوۃ مترجم، ص ۳۴۵)

۷۰۸۔ طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رجلا من الانصار کان له فحلان فاغتلما فادخلهما حائطا فسد عليهما الباب ثم جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاراد ان يدعوله والنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد معه نفر من الانصار (فساق الحديث وفيه) فقال افتح ففتح فاذا احدا لفحلين قريبا من الباب فلما رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجد له فشد رأسه وامكنه منه ثم مشى الى اقصى الحائط الى الفحل الآخر فلما رآه وقع له ساجدا فشد رأسه وامكنه منه وقال اذهب فانهما لايعصيانك وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لآمر احدا ان يسجد لاحد ولو امرت احدا ان يسجد لاحد امرت المرأة ان تسجد لزوجها

اس میں بھی سابقہ حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے وہ سفر کا قصہ تھا اس میں یہ ہے کہ ان کے مالک انصاری دعا کرانے آئے کہ اللہ تعالیٰ ان اونٹوں کو مسخر فرمادے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھ کر حوالہ مالک کیا پھر تھمائے باغ پر تشریف لے گئے دوسرا وہاں ملا اس نے بھی سجدہ کیا اسے بھی باندھ کر حوالہ کیا اور درخواست سجدہ پر ارشاد ہوا میں کسی کو کسی کے سجدہ کے لئے نہیں فرماتا ایسا فرماتا ہوتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم کرتا۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ یہ جدا واقعہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

۷۰۹۔ عبد بن حمید وابو بکر بن ابی شیبہ ودارمی واحمد وبزار بیہقی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وھذا لفظ الدارمی فی حدیث طویل مشتمل علی معجزات قال خرجت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر (فذکر معجزتین الی ان قال) ثم سرنا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیننا کانما علینا الطیر تظلنا فاذا جمل فار حتی اذا کان بین سماطین خر ساجدا (ثم ساق الحدیث الی ان قال) قال المسلمون عند ذلک یا رسول اللہ نحن احق بالسجود لک من البھائم قال لاینبغی لشئی ان یسجد لشئی ولو کان ذلک کان النساء لازواجھن

میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا قضائے حاجت کے لئے پردے کی ضرورت تھی دو پیڑ چار گز کے فاصلے سے تھے مجھ سے فرمایا اے جابر اس پیڑ سے کہہ دے کہ دوسرے سے مل جائے فوراً مل گئے بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے پھر سوار ہوا راہ میں ایک عورت اپنا بچہ لئے ملی عرض کی یا رسول اللہ اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دباتا ہے بچہ اس سے لے کر تین بار فرمایا دور ہو اے خدا کے دشمن میں اللہ کا رسول ہوں پھر بچہ اس کی ماں کو دے دیا جب ہم پلٹتے ہوئے اسی منزل میں پہنچے وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دُنبے لئے حاضر ہوئی عرض کی یا رسول اللہ میرا یہ ہدیہ قبول فرمائیں قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچے کو خلل نہ ہوا حضور نے فرمایا ایک دُنبہ لے لو ایک پھیر دو پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے سایہ کئے ہیں ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا مالک حاضر ہو کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ ہمارا ہے فرمایا اس کا کیا قصہ ہے عرض کی بیس برس سے ہم نے اس پر آبکشی نہ کی یہ فربہ چربی دار ہے اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں یہ ہم سے چھوٹ آیا فرمایا یہ ہمارے ہاتھ فروخت کر دو عرض کی بلکہ یا رسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے فرمایا میرا ہے تو اس کے مرتے دم تک اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو یہ دیکھ کر مسلمانوں نے عرض کی یا رسول اللہ چوپاؤں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں فرمایا کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔ امام جلیل سیوطی نے مناہل میں فرمایا اس حدیث کی سند صحیح ہے امام قسطلانی نے مواہب شریف اور علامہ فاسی نے مطالع میں فرمایا جید ہے زرقانی نے کہا اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

۷۱۰۔ بزار مسند اور حاکم مستدرک اور ابو نعیم دلائل اور امام فقیہ ابو اللیث تنبیہ الغافلین میں

باسانید خود بریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روای و اللفظ لابی نعیم قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قد اسلمت فارنی شیأ ازددبہ یقینا فقال ما الذی ترید قال ادع تلک الشجرۃ ان تاتیک قال اذھب فادعھا فاتاھا الاعرابی فقال اجیبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فما لت علی جانب من جوانبھا فقطعت عروقھا ثم مالت علی الجانب الاخر فقطعت عروقھا حتی اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت السلام علیک یا رسول اللہ فقال الاعرابی حسبی حسبی فقال لھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارجعی فرجعت فجلست علی عروقھا وفروعھا فقال الاعرابی ائذن لی یا رسول اللہ ان اقبل رأسک ورجلیک ففعل ثم قال ائذن لی ان اسجدلک قال لا یسجد احد لا حد ولوامرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا لعظم حقہ علیھا ولفظ الفقیہ قال ائذن لی ان اسجدلک قال لاتسجدلی ولا یسجد احدلاحد من الخلق ولو کنت آمرا احدا بذالک لامرت المرأۃ ان تسجدلزوجھا تعظیما لحقہ

ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں مجھے کچھ ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے فرمایا کیا چاہتا ہے عرض کی حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو فرمایا۔ جا بلا وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے پھر اودھر اتنا جھکا کہ اودھر کے ریشے ٹوٹ گئے پھر چلا اور حضور انور میں حاضر ہو کر صاف زبان سے کہا سلام حضور پر اے اللہ کے رسول اعرابی نے کہا مجھے کافی مجھے کافی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا پلٹ جا فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پائے مبارک کو بوسہ دوں حضور نے اجازت دی پھر عرض کی اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں فرمایا مجھے سجدہ نہ کرو مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے میں اس کے لئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کے لئے اسے سجدہ کرے حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۴۸۲، الزبدۃ الزکیۃ" (دلائل النبوۃ، ص ۳۵۰)

۱۱۷۔ امام احمد وابن ماجہ وابن حبان و بیہقی عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ...

واللفظ لابن ماجة قال لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ماھذا یا معاذ قال اتیت الشام فوافقتھم یسجدون لا ساقفتھم وبطارقھم فوردت فی نفسی ان نفعل ذالک بک فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلا تفعلوا فانی لو کنت آمرا احدا ان یسجد لغیر اللہ تعالیٰ لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام سے آئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا حضور نے فرمایا معاذ یہ کیا۔ عرض کی میں ملک شام کو گیا وہاں نصاریٰ کو دیکھا کہ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں فرمایا نہ کرو۔ میں اگر سجدہ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔ یہ حدیث حسن ہے اس کی سند میں کوئی ضعیف نہیں ابن ابی حبان نے اسے صحیح میں روایت کیا اور منذری نے اس کے صالح ہونے کا ارشارہ کیا۔ (ابن ماجہ ۱/ ۱۳۳ باب حق الزوج علی المرأۃ)

۷۱۲۔ حاکم صحیح مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہ اتی الشام فرأی النصاری یسجدون لاسا قفتھم ورھبا نھم ورأی الیھود یسجدون لاحبارھم ورھبانھم فقال لای شئی تفعلون ھذا قالوا ھذا تحیۃ الانبیاء قلت فنحن احق ان نصنع بنبینا فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کذبوا علی انبیائھم کما حرفوا کتابھم لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا من عظم حقہ علیھا

وہ شام کو گئے دیکھا نصاریٰ اپنے پادریوں اور فقیروں کو سجدہ کرتے ہیں اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ انبیاء پر بہتان کرتے ہیں جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ (الترغیب والترھیب ۳/ ۵۵ ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

۷۱۳۔ امام احمد مسند اور ابوبکر ابی شیبہ مصنف اور طبرانی کبیر میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہ لما رجع من الیمن قال یارسول اللہ رأیت رجالا بالیمن یسجد بعضھم لبعض افلا نسجدلک قال لو کنت آمرا بشرا یسجد لبشر لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

وہ جب یمن سے واپس آئے عرض کی یا رسول اللہ میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا اگر میں کسی بشر کو بشر کے سجدے کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔ (مسند احمد ۶/ ۳۰۰)

یہ حدیث صحیح ہے اس کے سب راوی رجال بخاری و مسلم ہیں اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں اول بار شام میں یہود و نصاریٰ کو دیکھ کر آئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے اب اپنے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اسی پر تھا نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اور بسبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمائی گئی واللہ تعالی اعلم "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۳، الزبدة الزکیة"

۷۱۴۔ ابوداؤد سنن اور طبرانی کبیر میں اور حاکم و بیہقی قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احق ان یسجد له قال فاتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت انی اتیت الحیرة فرأیتهم یسجدون لمرزبان لهم فانت یا رسول الله احق ان نسجدلك قال ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجدله قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم علیهن من الحق.

میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا وہاں کے لوگوں کو دیکھا اپنے شہریار کو سجدہ کرتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق سجدہ ہیں۔ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ حال و خیال عرض کیا فرمایا بھلا اگر تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا مزار کو سجدہ کروگے میں نے عرض کی نہ، فرمایا تو نہ کرو۔ میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدے کا حکم فرماتا اس حق کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے ان کا ان پر رکھا ہے ابوداؤد نے سکوت کیا اس حدیث کو حسن بتایا اور حاکم نے تصریح کی کہا یہ صحیح ہے اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا کما فی الاتحاف (ابوداؤد ۱/ ۲۹۱ باب فی حق الزوج علی المرأة)

۷۱۵۔ طبرانی معجم کبیر، ضیاء صحیح مختارہ میں ...

میں سراقہ بن مالک بن جعشم وطلق بن علی وام المؤمنین ام سلمہ وعبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تعلیقاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت امرا احدا ان یسجد لا حد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

اگر مجھے کسی کو کسی کے لئے سجدے کا حکم دینا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

(الترغیب الترھیب ٣/٥٦ غیب الزوج فی الوفاء)

عبد بن حمید امام حسن بصری سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا اذن مانگنے پر وہ آیت اتری کہ کیا تمہیں کفر کا حکم دیں

٧١٦۔ مدارک شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا حضور نے فرمایا لا ینبغی لمخلوق ان یسجد لا حد الا للہ تعالیٰ (مدارک ١/٣٢١)

٧١٧۔ تفسیر کبیر میں بروایت امام سفیان ثوری سماک بن ہانی سے ہے قال دخل الجاثلیق علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان یسجد لہ فقال لہ علی اسجد للہ ولا تسجدلی۔

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی بارگاہ میں سلطنت نصاریٰ کا سفیر حاضر ہوا حضرت کو سجدہ کرنا چاہا فرمایا مجھے سجدہ نہ کر اللہ عزوجل کو سجدہ کر (تفسیر کبیر ١/٢٣١)

٧١٨۔ جامع ترمذی میں بطریق الامام عبد اللہ بن المبارک عن حنظلۃ بن عبید اللہ اور سنن ابن ماجہ میں بطریق جریر بن حازم عن حنظلہ بن عبد الرحمٰن الدوسی اور شرح معانی الآثار امام طحاوی میں بطریق حماد بن سلمہ وحماد بن زید ویزید بن زریع وابی ہلال کلہم عن حنظلہ الدوسی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لئے جھکے فرمایا نہ۔ (ترمذی ٢/١٠٢ باب ماجاء فی المصافحۃ)

امام طحاوی کے لفظ یہ ہیں انہم قالوا یا رسول اللہ اینحنی بعضنا لبعض اذا التقینا قال لا

عرض کی یا رسول اللہ کیا ملتے وقت ہم میں ایک دوسرے کے لئے جھکے فرمایا نہ۔

امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۶۲ باب المعانقة)

نوع دوم، قبر کی طرف سجدہ کی ممانعت

۷۱۹۔ امام احمد وامام مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وامام طحاوی ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیھا قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو نہ ان پر بیٹھو۔ (مسلم ۱/ ۳۱۲ کتاب الجنائز)

۷۲۰۔ طبرانی معجم کبیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتصلوا الی قبر و لاتصلوا علی قبر۔ نہ قبر کی طرف نماز پڑھو نہ قبر پر نماز پڑھو تیسیر میں ہے۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔

(کنز العمال، ج ۷، ص ۲۲۳)

۷۲۱۔ صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاۃ الی القبور۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ علامہ مناوی نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (کنز العمال، ۷/ ۲۲۳)

۷۲۲۔ ابو الفرج کتاب العلل میں بطریق رشد بن کریب عن ابیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا لایصلین احد الی احد و لا الی قبر۔

خبردار ہرگز نہ کوئی کسی آدمی کی طرف نماز میں منہ کرے نہ کسی قبر کی طرف فیہ جبارۃ عن مندل عن رشدین۔

۷۲۳۔ امام بخاری اپنی صحیح میں تعلیقا اور امام احمد و عبد الرزاق وابو بکر بن ابی شیبہ و وکیع بن الجراح وابو نعیم استاذ امام بخاری وابن منیع سند انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رانی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انا اصلی الی قبر فقال القبر امامك فنھانی و فی روایۃ للوکیع قال لی القبر لاتصل الیہ و فی روایۃ الفضل بن دکین فناداہ عمر القبر القبر فتقدم و صلی و جاز القبر۔

مجھے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبر کی طرف نماز پڑھتے دیکھا فرمایا تمہارے آگے قبر ہے قبر سے بچو قبر سے بچو اس کی طرف نماز نہ پڑھو یوں منع فرمایا ہے نماز ... علم

قدم بڑھا کر قبر کے آگے ہو گئے۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۵، زبدۃ الزکیۃ "(بخاری ۱/ ۶۱، باب هل ینبش قبور الخ)

۷۲۴۔ احمد بخاری مسلم نسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال في مرضه الذي لم يقم منه لعن الله اليهود و النصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد قالت و لولا ذلك لا برز قبره غير انه خشي ان يتخذ مسجدا وفي رواية لهم عنها عنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اولئك شرار الخلق عندالله عز وجل يوم القيمة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات اقدس کے مرض میں فرمایا یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ بنالیا اور فرمایا ایسا کرنے والے اللہ عزوجل کے نزدیک روز قیامت بدترین خلق ہیں ام المومنین نے فرمایا یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا مگر اندیشہ ہوا کہ کہیں سجدہ نہ ہونے لگے لہذا احاطہ میں مخفی رکھا گیا۔ (بخاری ۲/ ۶۳۹، باب مرض النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ووفاته)

۷۲۵۔ اجلہ ائمہ مالک و محمد و بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل الله اليهود و النصرىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد

یہود و نصاریٰ کو اللہ مارے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدے کا مقام کرلیا۔ (بخاری ۱/ ۶۲، باب الصلوۃ في البيعة باب)

۷۲۶۔ مسلم اپنی صحیح اور عبدالرزاق مصنف اور دارمی سنن میں ام المومنین و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی قالا لما نزلت برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم طفق يطرح خميصة له على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود و النصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد يحذر مثل ماصنعوا۔

نزع روح اقدس کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر روئے انور پر ڈال لیتے جب ناگوار ہوتی منہ کھول دیتے اسی حالت میں فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مساجد کرلیں۔ ڈراتے تھے کہ ہمارے مزار پر انوار کے ساتھ ایسا نہ ہو۔ (مسلم ۱/ ۲۰۱، باب النهي عن بناء المسجد الخ) (بخاری ۲/ ۶۳۹، باب مرض النبي صلى الله تعالىٰ عليه

وسلم و وفاتہ)

۷۲۷۔ بزار مسند میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ائذن للناس علی فاذنت للناس علیہ فقال لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم مسجدا ثم اغمی علیہ فلما افاق قال یا علی ائذن للناس فاذنت لھم فقال لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم مسجدا ثلثا فی مرض موتہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات انور کے مرض میں مجھ سے فرمایا لوگوں کو ہمارے حضور حاضر ہونے کا اذن دو میں نے اذن دیا جب لوگ حاضر ہوئے فرمایا اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ ٹھہرالیں۔ پھر حضور پر غشی طاری ہوئی جب افاقہ ہوا فرمایا اے علی لوگوں کو اذن دو میں نے اذن دیا فرمایا اللہ کی لعنت ہے اس قوم پر جس نے اپنے انبیاء کی قبریں جائے سجدہ کرلیں۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔

۷۲۸۔ ابوداؤد طیالسی و امام احمد مسند اور طبرانی کبیر میں بسند جید اور ابو نعیم معرفۃ الصحابہ اور ضیاء صحیح مختارہ میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی مات فیہ ادخلوا علی اصحابی فدخلوا علیہ وھو متقنع ببرد معافری فکشف القناع ثم قال لعن اللہ الیھود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض وفات شریف میں فرمایا میرے اصحاب کو میرے حضور لاؤ حاضر ہوئے حضور نے روئے انور سے کپڑا اٹھا کر فرمایا یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت انہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں محل سجدہ قرار دے لیں۔

۷۲۹۔ امام احمد و طبرانی بسند جید عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان من شرار الناس من تدرکھم الساعۃ وھم احیاء و من یتخذ القبور مساجد۔

بیشک سب لوگوں سے بدتروں میں وہ ہیں جن کے جیتے جی قیامت قائم ہوگی اور وہ کہ قبروں کو جائے سجدہ ٹھہراتے ہیں۔ (مسند احمد ۱/۵)

۷۳۰۔ عبدالرزاق مصنف میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی ہے

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شرار الناس من یتخذ القبور مساجد۔
بدتر لوگوں میں ہیں وہ کہ قبروں کو محل سجود قرار دیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۴۸۶، "رسالۃ الزکیۃ"

۷۳۱۔ صحیح مسلم میں جندب اور معجم طبرانی میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
قال سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول الا ان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم و صالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجدا نی انھاکم عن ذلک۔
میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات پاک سے پانچ روز پہلے حضور کو فرماتے سنا خبردار تم سے اگلے اپنے انبیاء اولیاء کی قبروں کو محل سجدہ قرار دیتے تھے خبردار تم ایسا نہ کرنا ضرور میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔ (مسلم ۱/ ۲۱۰، باب النھی عن بناء المسجد علی القبور)
تنبیہ شرح منتقی میں حدیث جندب پر کہا اس کے مانند مضمون طبرانی نے بسند جید زید بن ثابت اور بزار نے مسند میں ابو عبیدہ بن الجراح اور ابن عدی نے کامل میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے روایت کیا۔ اس کے ثبوت پر یہ تین حدیثیں اور ہوں گی واللہ تعالیٰ اعلم۔
۷۳۲۔ عقیلی بطریق سہل بن ابی صالح عن ابیہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللھم لاتجعل قبری وثنا لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔
الٰہی میرے مزار کریم کو بت نہ ہونے دینا اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبریں مسجدیں کرلیں۔
۷۳۳۔ امام مالک مؤطا میں عطاء بن یسار سے مرسلاً اور بزار مسند میں بطریق عطا بن یسار ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد۔
اللہ کا غضب اس قوم پر سخت ہوا جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ ٹھہرالیا۔ (مشکوٰۃ ۱/ ۷۲، باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ الفصل الثالث)
۷۳۴۔ عبد الرزاق مصنف میں عمرو بن دینار سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کانت بنو اسرائیل اتخذوا قبور انبیائھم مساجد فلعنھم اللہ تعالیٰ۔

بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو محل سجدہ کر لیا تو اللہ عزوجل نے ان پر لعنت فرمائی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

افادہ:- علامہ قاضی بیضاوی پھر علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ پھر ملا علی قاری مرقاۃ میں لکھتے ہیں کانت الیہود و النصاریٰ یسجدون لقبور انبیائہم ویجعلونھا قبلۃ و یتوجھون فی الصلاۃ نحوھا فقد اتخذوھا اوثانا فلذلک لعنھم ومنع المسلمین عن مثل ذلک۔ یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے مزاروں کو سجدہ کرتے اور انہیں قبلہ بنا کر نماز میں ان کی طرف منہ کرتے تو انہوں نے ان کو بت بنالیا۔ لہٰذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو اس سے منع فرمایا۔ مجمع بحار الانوار میں ہے کانوا یجعلونھا قبلۃ یسجدون الیھا فی الصلاۃ کالوثن۔ مزارات انبیاء کو قبلہ ٹھہرا کر نماز میں ان کی طرف سجدہ کرتے تھے جیسے بت، تیسیر نیز سراج منیر شروح جامع صغیر میں ہے ای اتخذوھا جھۃ قبلتھم۔ مراد حدیث یہ ہے کہ انہوں نے مزارات کو سمت سجدہ بنالیا زواجر امام ابن حجر مکی میں ہے اتخاذ القبور مسجدا معناہ الصلاۃ علیہ او الیہ قبروں کو محل سجدہ بنا لینے کے یہ معنی ہیں کہ ان پر یا ان کی طرف نماز پڑھی جائے۔ علامہ تورپشتی نے شرح مصابیح میں دونوں صورتیں لکھیں احدھما کانوا یسجدون لقبور الانبیاء تعظیما لھم وقصد العبادۃ ثانیھما التوجہ الی قبورھم فی الصلاۃ۔ ایک یہ کہ بقصد عبادت قبور انبیاء کو سجدہ کرتے دوسرے یہ کہ ان کی طرف سجدہ کرتے پھر فرمایا و کلا الطریقین غیر مرضیۃ۔ دونوں صورتیں ناپسند ہیں، شیخ محقق لمعات میں اسے نقل کر کے فرماتے ہیں وفی شرح الشیخ ایضا مثلہ شرح امام ابن حجر مکی میں بھی یونہی ہے تو ظاہر کہ قبر کو سجدہ اور قبر کی طرف سجدہ دونوں حرام اور ان احادیث کے تحت میں داخل ہیں اور دونوں کو وہ سخت وعیدیں شامل۔ اقول بلکہ صورت دوم اظہر و راجح ہے یہود سے عبادت غیر خدا معروف نہیں ولہذا علماء نے فرمایا کہ یہودیت سے نصرانیت بدتر ہے کہ نصاریٰ کا خلاف توحید میں ہے اور یہود کا صرف رسالت میں در مختار میں ہے۔ النصرانی شر من الیھودی فی دارین رد المحتار میں بزازیہ سے ہے لان نزاع النصاریٰ فی الالھیات و نزاع الیھود فی النبوات۔ لاجرم محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مؤطا میں صورت دوم کے داخل وعید و مشمول حدیث ہونے کی طرف صاف اشارہ فرمایا۔ باب وضع کیا باب القبر یتخذ مسجدا و یصلی الیہ اور اس میں یہی حدیث ابوہریرہ لائے قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد و اللہ تعالیٰ

اعلم۔ "فتاویٰ رضویہ ،ج ۹، ص ۲۸۷، الزبدۃ الزکیۃ"

تعظیم نبی پر ایک حدیث جلیل

۷۳۵۔ عبد بن حمید اپنی مسند میں سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا بلغنی ان رجلا قال یا رسول اللہ نسلم علیك کما یسلم بعضنا علی بعض افلا نسجد لك قال لا ولکن اکرموا نبیکم و اعرفوا الحق لاھلہ فانہ لاینبغی ان یسجد لاحد من دون اللہ تعالیٰ فانزل اللہ تعالیٰ ما کان لبشر الی قولہ بعد اذ انتم مسلمون۔

مجھے حدیث پہنچی کہ ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے ہیں جیسا آپس میں، کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں فرمایا نہ بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے اسے اسی کے لئے رکھو اس لئے کہ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ سزاوار نہیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری۔ "فتاویٰ رضویہ ،ج ۹، ص ۸۰۴" الزبدۃ الزکیۃ

حدیث ناسخ کتاب اللہ نہیں ہے

۷۳۶۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلامی لا ینسخ کلام اللہ۔ میرا کلام خدا کے کلام کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث ابن عدی و دار قطنی نے بطریق محمد بن داود القنطری عن جبرون بن واقد الافریقی روایت کی، ابن عدی نے کامل اور ابن الجوزی نے علل میں کہا یہ حدیث منکر ہے۔ ذہبی نے میزان میں کہا جبرون متہم ہے اس نے قلت حیا سے یہ حدیث روایت کی، ترجمہ قنطری میں کہا یہ حدیث باطل ہے، ترجمہ افریقی میں کہا یہ حدیث موضوع ہے، امام ابن حجر نے لسان المیزان میں دونوں جگہ ان کے یہ کلام مقرر رکھے۔ "فتاویٰ رضویہ ،ج ۹، ص ۴۹۹" الزبدۃ الزکیۃ

خاموشی باعث نجات ہے

۷۳۷۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ لایری بھا باسا یھوی بھا سبعین خریفا فی النار۔

بیشک آدمی ایک بات کہتا ہے جس میں کچھ برائی نہیں سمجھتا اس کے سبب ستر برس کی راہ جہنم میں اتر جاتا ہے۔ (ترمذی ۲/۵۰، باب ماجاء بالتکلم بالکلمۃ الخ)

۷۳۸۔ اور فرمایا ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ مایظن ان تبلغ فیکتب اللہ بھا سخطہ الی یوم القیمۃ۔

بیشک آدمی ایک بات ناراضی خدا کی کہتا ہے اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ یہ کہاں تک پہنچی اس نے سبب اللہ اس پر قیامت تک اپنا غضب لکھ دیتا ہے۔" فتاوی رضویہ، ج۹، ص۱۰۵ "الزبدة الزکیۃ۔ (ترمذی ۲۰۵/۲، باب ما جاء فی قلۃ الکلام)

حدیث پاک سے بھی کسی چیز کی حلت و حرمت کا ثبوت ہو جاتا ہے

۳۹۔ حدیث الا وانی اوتیت القرآن و مثله معه الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه و ما وجدتم فیه من حرام فحرموه و ان ماحرم رسول الله کما حرم الله :الا لایحل لکم الحمار الاهلی و لا کل ذی ناب من السباع. الحدیث۔

سنتے ہو مجھے قرآن عطا ہوا اور اس کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور اس میں جو حرام پاؤ اسے حرام مانو، حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حرام کی وہ اسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی، سن لو پالتو گدھا تمہارے لئے حلال نہیں نہ کوئی کیلے والا درندہ۔ (رواہ احمد و الدارمی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة عن المقدام بن معدیکرب رضی الله تعالی عنه بسند حسن)۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۳۰۵ "الزبدة الزکیۃ۔ (مسند احمد ۱۱۵/۵) (ابوداؤد ۶۳۲/۲، باب فی لزوم السنۃ)

تعارف

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف

(مولانا سید آصف کے سوال پر نکتہ سنجیاں)

۱۶؍ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ میں مولانا سید آصف صاحب قادری کانپوری نے امام احمد رضا کی بارگاہ علم و دانش میں یہ سوال ارسال کیا کہ کافر کو راز دار بنانا، ان سے معاملات بیع و شراء کرنا، موالات و دوستی کرنا اور ان سے علاج و معالجہ کرانا وغیرہ درست ہے یا نہیں ؟۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں آیات و احادیث اور دیگر نصوص سے جو استدلال کیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ

کافر کو راز دار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو کیونکہ وہ بقدر قدرت مسلمان کی بدخواہی میں کمی نہیں کرتے، اور موالات و مودّت مطلقاً جملہ کفار سے حرام و ناجائز ہے خواہ حربی ہو یا ذمی رہا بیع و شراء کا معاملہ تو اس کے مباح ہونے میں کوئی کلام نہیں کہ ان معاملات سے نہ انہیں راز دار بنایا جاتا ہے نہ موالات و دوستی برپا ہوتی ہے۔

اور کافر طبیب سے علاج کرانا اگرچہ ممنوع و حرام نہیں مگر احتراز و اجتناب ضرور چاہئے کہ وہ اگرچہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے مگر ایسی ضرور دیتے ہیں جو فی الحال تو نفع کرے اور آئندہ ضرر و نقصان لائے۔

پھر کافر سے علاج کرانے کی کتب معتمدہ کے حوالے سے چند تمثیلات پیش کی گئی ہیں کہ بعض علماء و صلحاء اور اغنیاء نے کافر سے علاج کرایا تو انہیں ضرور نقصان و ضرر لاحق ہوا، یہاں تک کہ بعض اپنی جان عزیز سے ہاتھ دھو بیٹھے وغیر ذلک۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں مسلمانوں کے حق میں کافر کی عداوت و بدخواہی متعدد وجوہ سے ثابت کی ہے۔ اور مولانا سید آصف صاحب کانپوری کے سوال کے جواب کی تنبیہات و تصریحات پر مشتمل اس مختصر سے رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف

مشرکین سے کسی بھی قسم کی استعانت نہ چاہیے حدیث میں ہے

۴۰۷۔ ابویعلی مسند اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم تفاسیر اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق ازہر بن راشد انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتستضیئوا بنار المشرکین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۵۳، الرمز المرصف"

احادیث

فتاوی رضویہ جلد نہم

دو مسلمانوں کے درمیان جائز بات میں صلح کرانا جائز ہے

۷۴۱۔ حدیث میں ہے عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا احل حراما او حرم حلالا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان صلح کرنا جائز ہے مگر وہ صلح جو حرام کو حلال کردے اور وہ جو حلال کو حرام کردے جائز نہیں۔ (مولف) (مسند احمد ۳/۵۴)

دھوکہ و فریب منع ہیں

۷۴۲۔ حدیث میں ہے قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتغدروا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوکا نہ کرو۔ یعنی بدعہدی نہ کرو، ایفائے عہد لازم جانو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۴۴" (مسند احمد ۱/۲۹۴)

تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے

۷۴۳۔ حدیث میں ارشاد ہوا من تواضع للہ رفعہ اللہ۔

جو اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند فرمادیتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۴۵" (کنزالعمال ۳/۹۷)

شرع میں ہر نبی کا روز ولادت صاحب عظمت ہے

۷۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وجوہ فضیلت روز جمعہ سے پہلی وجہ یک ارشاد فرمائی کہ اس میں تخلیق سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہوئی۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعۃ فیہ خلق آدم۔ الحدیث۔

بہتر دن کہ جس پر سورج طلوع ہوا ہے جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی تخلیق ہوئی۔ (مولف) (مسلم ۱/۲۸۲، کتاب الجمعۃ)

۷۴۵۔ ابن ماجہ نے ابولبابہ ابن عبدالمنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان یوم الجمعة سید الایام و اعظمها عندالله تعالیٰ فیه خمس خلال خلق الله فیه آدم۔

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور معظم ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں پانچ فضیلت کی باتیں ہیں ازانجملہ ایک یہ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۹، ص ۵۵۹" (ابن ماجہ ۱/ ۔۔ باب فضل الجمعة)

فاسق کی غیبت اس کے فسق میں جائز ہے

۷۴۶۔ حدیث میں فرمایا لا غیبة لفاسق۔

فاسق کی غیبت نہیں ہے۔ یعنی فاسق معلن کے فسق کا اظہار اس کی غیبت میں شرعاً غیبت نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۱" (کنزالعمال ۳/ ۳۴۸)

رہبانیت کی ممانعت پر ایک حدیث

۷۴۷۔ نهی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخصأ و عن التبتل و الرهبانیة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصی ہونے اور تجرد یعنی شادی نہ کرنے اور رہبانیت سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۲"۔ "ترمذی ۱/ ۱۲۸، باب ماجآ فی نهی عن التبتل)

اشیاء کی قیمت متعین نہ کرنے پر ایک حدیث

۷۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تسعروا۔

بھاؤ مقرر نہ کرو۔ یعنی اس کے لئے قانون نہ بناؤ کہ اس میں بہت حرج لازم آئے گا۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۳"

اسلام ناحق کسی کی ایذا پسند نہیں کرتا

۷۴۹۔ حدیث میں ہے من اذی ذمیا فانا خصمه ومن کنت خصمه خصمته یوم القیمة۔ رواه الخطیب عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے کسی ذمی کافر کو ایذا دی تو میں (اس کے مقدمہ میں) اس کا طرفدار و پیروکار ہوں اور میں جس کا طرفدار ہوں روز قیامت اس کی

طرفداری کروں گا یعنی انصاف دلاؤں گا۔ اور ذمی کو ناحق ستانے والے مسلمان کو اللہ جبار و قہار سے سزایاب کراؤں گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۶۶"

قدرت کے باوجود مسلمان کی مدد نہ کرنا باعث ذلت ہے

۷۵۰۔ جو مظلوم کی دادرسی پر قادر ہو اور نہ کرے اس کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اغتیب عندہ اخوہ المسلم فلم ینصرہ وھو یستطیع نصرہ اذلہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الاخرۃ۔
جس کے سامنے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور یہ اس کی مدد پر قادر ہو اور نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت دونوں میں ذلیل کرے گا۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ ابن عدی فی الکامل عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۱۵" (کنزالعمال ۳/ ۷۲۳)

مسجد میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے پھرنا حرام ہے

۷۵۱۔ حدیث میں ہے من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جھنم۔
جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم تک پہنچنے کا اپنے لئے پل بنایا۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجۃ عن معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۱۶" (ترمذی ۱/ ۱۱۴، باب فی کراھیۃ التخطی یوم الجمعۃ)

ہر بات میں داہنی طرف سے ابتدا محبوب ہے

۷۵۲۔ حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب التیامن فی کل شئ حتی فی تنعلہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر بات میں دہنی طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے یہاں تک کہ جوتا پہننے میں۔ "فتاوی رضویہ، ج۹، ص ۵۴۲" (بخاری ۱/ ۶۱، باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ الخ)

کھانا کھلانے اور صحبت اختیار کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۷۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتصاحب الا مومنا و لا یاکل طعامک الاتقی۔
رفاقت نہ کر مگر مسلمان سے اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار یعنی سنی مسلمان۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم باسانید صحیحۃ عن ابی سعید

الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۶۱"

(ابوداؤد ۲/ ۲۶۴، باب من یؤمر ان یجالس)

طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۷۵۴۔ متواتر حدیثوں سے ثابت ہے کہ طاعون مسلمان کیلئے شہادت ورحمت ہے اور جو مسلمان طاعون میں مرے شہید ہے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند احمد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الطاعون شہادۃ لکل مسلم۔

طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳ باب ما یذکر فی الطاعون) (مسلم ۲/ ۱۴۳، باب بیان الشہداء)

۷۵۵۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مات فی الطاعون فھو شھید۔

طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔ (مسلم ۲/ ۱۴۳، باب بیان الشہداء)

۷۵۶۔ مسند امام احمد و معجم کبیر طبرانی و صحیح مختارہ میں صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، طبرانی نے معجم اوسط اور ابو نعیم نے فوائد ابو بکر بن خلاد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شھادۃ لامتی۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے۔ (مسند احمد ۶/ ۸۱)

۷۵۷۔ امام احمد بسند صحیح راشد بن حبیش سے، طبرانی وابن قانع ربیع بن ایاس انصاری سے، احمد وابوداؤد طیالسی وسمویہ وضیا عبادہ بن صامت سے، طبرانی کبیر میں سلمان فارسی سے، احمد ودارمی وسعید بن منصور وبغوی وابن قانع صفوان بن امیہ سے، احمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے ان چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شھادۃ۔

طاعون شہادت ہے۔ (مسند احمد ۴/ ۲۰۱)

۷۵۸۔ امام مالک وامام احمد وابوداؤد وامام نسائی وحاکم وابن حبان جابر بن عتیق سے، ابن ماجہ ابوہریرہ سے، طبرانی میں عبداللہ بن بسر سے، عبدالرزاق مصنف میں عبادہ بن صامت سے، ابن سعد طبقات میں سیدنا ابو عبیدۃ بن الجراح سے، ابن شاہین علی بن ارقم وہ اپنے والد سے رضی اللہ تعالیٰ عنھم ان چھ حدیثوں میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المطعون شھید۔

جس مسلمان کو طاعون ہوا وہ شہید مرا۔ (ابوداؤد ۲/ ۴۴۳، باب فی فضل من مات بالطاعون)

۷۵۹۔ احمد وابن سعد عسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون شهادة لامتي و رحمة لهم و رجس على الكافرين۔

طاعون میری امت کے لئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب ہے۔ "فتوی رضویہ ج ۹، ص ۴۲، ۵" (مسند احمد ۶/ ۸۱)

طاعون مسلمانوں کے لئے رحمت اور اس میں مرنا شہادت ہے

۷۶۰۔ صحیح بخاری و مسند احمد وابی داؤد طیالسی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون كان عذابا يبعثه الله تعالٰى على من شاء و ان الله تعالٰى جعله رحمة للمومنين۔

طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ عزوجل جن پر چاہتا بھیجتا اور بیشک اللہ تعالٰی نے اسے مسلمانوں کے لئے رحمت کر دیا۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب اجر الصابر فی الطاعون)

۷۶۱۔ امام احمد وحاکم کنی میں اور بغوی اور حاکم مستدرک اور طبرانی میں ابو بردہ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا کی اللهم اجعل فناء امتي قتلا في سبيلك بالطعن۔

الٰہی میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔ (مسند احمد ۵/ ۲۸۳)

۷۶۲۔ ماوردی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دعا کی اللهم اجعل فناء امتي بالطعن و الطاعون۔

الٰہی میری امت کو دشمن کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔ (مسند احمد ۴/ ۳۶۰)

۷۶۳۔ طبرانی اوسط میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لاتفنى امتي الا بالطعن و الطاعون غدة كغدة الابل المقيم فيها كالشهيد و الفار منها كالفار من الزحف۔

میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہے وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہے جیسا کفار کو پیٹھ دے کر

جہاد سے بھاگنے والا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۸۲" (مسند احمد ۷ / ۳۶۴)

۷۶۴۔ صحیح مستدرک میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الطاعون و خز عدائکم من الجن و ھو لکم شھادۃ۔

طاعون تمہارے دشمنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔ (کنز العمال ۱۰ / ۴۲)

۷۶۵۔ مسند احمد و معجم کبیر میں ابو موسیٰ اور اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فنا امتی بالطعن و الطاعون و خزاعدائکم من الجن و فی کل شھادۃ۔

میری امت کا خاتمہ جہاد و طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور دونوں میں شہادت ہے۔ (مسند احمد ۵ / ۵۳)

۷۶۶۔ ابن خزیمہ و ابن عساکر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، ابن عساکر معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دونوں وقفاً، شیرازی القاب میں معاذ سے رفعاً راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الطاعوذ رحمۃ ربکم و دعوۃ نبیکم و موت الصالحین قبلکم وھو شھادۃ۔

بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ (کنز العمال ۱۰ / ۴۳)

۷۶۷۔ احمد و طبرانی و ابن عساکر انہیں سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فیستشھد اللہ بہ انفسکم و ذراریکم و یزکی بہ اعمالکم

اللہ تعالیٰ طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دے گا اور اس کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔ (مسند احمد ۹ / ۳۱۹)

۷۶۸۔ امام مالک و دار قطنی ابوہریرہ سے، نسائی عتبہ بن عامر سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشھداء خمسۃ المطعون و المبطون و الغریق و صاحب الھدم و الشھید فی سبیل اللہ۔

شہید پانچ ہیں طاعون زدہ اور جو پیٹ کی بیماری سے مرا ہو اور جو ڈوبے اور جس پر مکان یا دیوار گرے اور وہ کہ جہاد میں شہید ہو۔ (نسائی ۲ / ۶۱، مسالۃ الشھادۃ)

۷۶۹۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ میں نماز میں حضور اقدس رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حضور نے دعا کی اللھم طعنا و طاعونا۔
الٰہی دشمنوں کے نیزے اور طاعون میں نے جانا کہ حضور ان سے اپنی امت کی موت مانگتے ہیں۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۹، ص ۵۸۳"

طاعون زدہ روز قیامت شہیدوں کے زمرے میں ہوگا

۷۷۰۔ احمد و طبرانی عقبہ بن عبد اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں شہید اور طاعون زدہ حاضر آئیں گے طاعون والے کہیں گے ہم شہید ہیں حکم ہوگا انظروا فان کانت جراحتهم کجراح الشهداء تسيد دما کریح المسك فهم شهداء۔

دیکھو اگر ان کا زخم شہیدوں کی مثل ہے خون رواں اور مشک کی خوشبو تو یہ بھی شہید ہیں، فیجدونهم کذلك۔ دیکھیں گے تو انہیں ایسا ہی پائیں گے۔ (مسند احمد ۵ / ۲۰۱)

۷۷۱۔ احمد و نسائی عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روز قیامت شہداء اور وہ جو بچھونے پر مرے طاعون والوں کے بارے میں جھگڑیں گے شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں ہماری طرح مقتول ہوئے بچھونے والے کہیں گے ہمارے بھائی ہیں ہمارے، رب عزوجل فیصلہ کے لئے فرمائے گا انظرو الى جراحهم فان اشبه جراحهم المقتولين فانهم منهم و معهم۔

ان کے زخم دیکھو اگر شہیدوں کے سے ہیں تو وہ انہیں میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم انہیں کے سے ہوں گے۔ فیلحقون بهم۔ یہ شہیدوں میں ملا دیے جائیں گے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۹، ص ۵۸۳" (نسائی ۲ / ۶۲، مسألة الشهادة)

تعارف

فتاوی رضویہ جلد دہم

مسائل شرعیہ کی تنقیحات و تحقیقات پر مشتمل بیش بہا وگراں مایہ علمی خزانہ "فتاوی رضویہ جلد دہم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وفور علم و تحقیق اور میدان فقاہت کے شاندار شہسوار ہونے کا بے مثال ثبوت ہے۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل مباحث ومضامین سے متعلق فتاوے ہیں۔

کتاب المداینات (قرض اور سود سے متعلق احکام) کتاب الاشربہ (پینے والی چیزوں کے احکام) کتاب الوصایا (وصی، وصیت اور وراثت کے مسائل واحکام) کتاب الرھن (گروی رکھنے کا بیان) کتاب الفرائض (میراث وورثہ کے مسائل) اس کے علاوہ اس جلد میں مندرجہ ذیل ۴۴ مباحث وعنوانات پر بھی ضمناً بحث کی گئی ہے۔

بیع وشراء، اجارہ، وقف، قرض، ربوا، ہبہ، ودیعت، اقرار، امانت، خیانت، شرکت، دعوی، شہادۃ، تملیک، عقائد، ایمان، کفر، رد بد مذہباں، نکاح، عدت، کفو، مہر، حقوق زوجین، حقوق والدین، حقوق اولاد، احکام جنائز، احکام قبور، صدقہ، مصارف صدقہ وزکوۃ، بیت المال کے قوانین، رسم الافتاء والمفتی، اسماء الرجال، تاریخ، جغرافیہ، حقوق العباد، عبادات ومعاملات، ریاضت ومجاہدہ، اکل وشرب، ایصال ثواب، احکام مسجد، چرم قربانی، جہیز، یمین، بینک کاری۔

یوں تو امام احمد رضا بریلوی کا ہر فتوی تحقیقی وشاذ ہوتا ہے مگر خاص طور سے اس جلد میں نفاذ وصیت اور موصی لہ بالزائد کے رد علی احد الزوجین پر ترجیح کے بارے میں ایک نہایت ہی وقیع اور طویل فتوی ہے جو ۶۶ صفحات پر مشتمل ہے، اس مسئلہ سے متعلق آپ نے بارہ افادات رقم کیے اور ہر افادہ کے تحت مجموعی طور پر ۲۷ فوائد اور ۱۲۴ تفریعات تحریر کی ہیں۔

اور آپ کا جیسا کہ دستور وطریقہ ہے کہ اپنے تمام طویل جوابات و تحقیقات کے مستقل تاریخی نام تجویز کرتے ہیں آپ نے اپنے اس تفصیلی و تحقیقی فتوی کا کوئی نام تجویز نہیں فرمایا ہے۔

مذکورہ ابواب ومباحث سے متعلق اس جلد میں کل ۴۱۲ سوالات کے تحقیقی وعلمی جوابات

شامل ہیں۔ اور اس جلد میں تحقیقات علمیہ سے مملوو مشحون ۸ مستقل و گرانقدر رسائل شریک ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ نہایت نادر اور اہم مباحث و موضوعات پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک رسالہ "المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر" فتاوی رضویہ جلد ہشتم میں شائع ہو چکا ہے مگر ناشر کی غفلت اور بے توجہی کے باعث پیش نظر جلد میں بھی شریک اشاعت ہو گیا ہے۔

اور بقیہ ۷ سات رسائل میں سے میں نے چار رسالوں سے احادیث کا استخراج کیا ہے ان کا تعارف ان کے اصلی مقام پر آئے گا اور دیگر تین رسائل میں احادیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱:- طیب الامعان فی تعداد الجھات و الابدان ۱۳۱۲ھ۔ (کثیر مرد وزن کے لئے حصص میراث کی تقسیم)

اس رسالے میں طویل الاذیال مسئلہ فرائض کی بحث ہے اور اس میں ہر ذی سہم و وارث کے لئے ان کے حصوں کی تعیین و تحدید کی گئی ہے، اور صورت سوال کے پیش نظر جواب کی جو تصویر کشی کی گئی ہے وہ امام احمد رضا ہی کا خاص حصہ ہے۔

۲:- تجلیۃ السلم فی مسائل من نصف العلم۔ (بعض مسائل فرائض کا بیان)

یہ رسالہ جلیلہ چھ فصلوں پر مشتمل ہے اور ہر فصل ایک علیحدہ مسئلہ میراث کے سوال کا مفصل جواب ہے اور یہ وہ مسائل میراث ہیں جن میں کچھ ابنائے زمان نے سمجھنے میں غلطی کی تھی تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں ان کے اغلاط و اوہام کا ازالہ کیا ہے اور یہ رسالہ ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۳:- رد الرفضۃ۔ (رافضیوں کی تردید کا بیان)

اس منصفانہ رسالے میں کتب عقائد و فقہ کے حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سنی یا شیعہ کے ترکہ پانے کا مستحق کوئی رافضی نہیں ہو سکتا چاہے وہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار ہو، یہ حرمان ارث اختلاف دین کے باعث ہے کہ دو دین و مذہب والے کوئی کسی کے وارث نہیں ہوتے ہیں۔ کیونکہ روافض زمانہ علی العموم ضروریات دین کے منکر ہیں اس لئے باجماع مسلمین قطعاً یقیناً کفار و مرتدین ہیں اور بہت عقائد کفریہ کے علاوہ وہ دو کفر صریح میں مبتلا ہیں۔

اول:- قرآن عظیم کو ناقص و نامکمل بتاتے ہیں۔ قرآن میں نقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے محتمل ... قرآن میں زیادت ...

محتمل جانے وہ بالاجماع کافر و مرتد ہے۔

دوم :- ان کا ہر شخص سیدنا امیر المومنین مولی علی و دیگر ائمہ طاہرین رضی اللہ تعالی عنہم کو حضرات انبیائے سابقین علیھم الصلاۃ والسلام سے افضل و بہتر بتاتا ہے۔

جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل کہے باجماع مسلمین کافر و بے دین ہے۔

اور یہ رسالہ نافعہ ۱۲ صفحات پر مبسوط ہے۔

نادر و عدیم المثال یہ فقہی مجموعہ جہازی سائز کے ۵۲۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۲۴ احادیث کریمہ شامل عنوان و مسائل ہیں۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

قرض جلدی ادا کر دینے کے حکم پر دو حدیثیں

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی الواجد یحل عرضہ۔
ہاتھ پہنچتے ہوئے کا ادائے دین سے سر تابی کرنا اس کی آبرو کو حلال کر دیتا ہے۔ یعنی اسے برا کہنا اس پر طعن و تشنیع کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ (بخاری ۱/ ۳۲۳، باب لصاحب الحق مقال)

۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطل الغنی ظلم۔
غنی کا (ادائے دین میں) دیر لگانا ظلم ہے۔ (بخاری ۱/ ۳۲۳، باب مطل الغنی ظلم)

وعدہ جھوٹا کرنا حرام اور علامت نفاق ہے

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آیۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب و اذا وعد اخلف و اذا اؤتمن خان، او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان الاحادیث فی المعنی کثیرۃ۔
منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے" فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۲ "(مسلم ۱/ ۵٦، باب خصال المنافق)

امت مرحومہ کی عمر درمیانی ہے

۴۔ حدیث میں فرمایا اعمار امتی مابین الستین الی السبعین۔
یعنی میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر برس کے درمیان ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۴" (ترمذی ۲/ ۵۹، باب ماجاء فی اعمار ھذہ الامۃ الخ)

تعارف

حقة المرجان لمهم حکم الدخان

(حقہ پینے کا بیان)

۶ رر مضان ۱۳۰۷ھ میں سوال کیا گیا کہ حقہ کے بارے میں تحقیق حق کیا ہے؟

امام احمد رضا نے دلائل و قواعد شرعیہ سے جو جواب تحریر کیا ہے وہ یہ ہے کہ

حق یہ ہے کہ معمولی حقہ جس طرح تمام دنیا کے عامہ بلاد کے عوام و خواص یہاں تک کہ علمائے عظام حرمین محترمین میں رائج و معمول ہے، شرعاً جائز و مباح ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں۔

ہاں ماہ رمضان میں وقت افطار بعض جہلاء جو حقہ پیتے اور دم لگاتے ہیں جس سے حواس و دماغ میں فتور واثر پڑتا ہے اور حالت بگڑ جاتی ہے وہ بیشک ناجائز و ممنوع و گناہ ہے۔

اور حقہ کی حلت و جواز پر فتویٰ دینے میں مسلمانوں سے دفع حرج ہے کہ اکثر اہل اسلام اس کے پینے میں مبتلا ہیں اس لئے اس کی تحلیل، تحریم سے زیادہ آسان و سہل ہے۔

اور مولوی عبدالحی صاحب فرنگی محلی مرحوم نے اپنے ایک فتوی میں تحریر کیا تھا کہ حقہ پینا جائز نہیں، اور ایسا ہی قول شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کے فتویٰ کا رد بلیغ کیا ہے اور محدث دہلوی کی طرف عدم جواز کے قول کا انتساب غلط و مردود قرار دیا ہے۔

حاصل یہ کہ اس رسالے میں حقہ نوشی سے متعلق دیگر ضروری احکام بھی بیان کئے گئے ہیں اور اس رسالہ مبارکہ میں صرف ۲ حدیث پاک ہیں۔

احادیث

حقۃ المرجان لمہم حکم الدخان

سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والے اور جن کیلئے سب سے پہلے چونا بنایا گیا وہ سلیمان علیہ السلام ہیں حدیث میں ہے۔

۵۔ اخرج العقیلی و الطبرانی و ابن عدی و البیهقی فی السنن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه یرفعه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال اول من دخل الحمامات و صنعت له النورة سلیمن بن داؤد فلما دخله وجده حره و غمه فقال اوّه من عذاب اللہ اوّه قبل ان لاتکون اوّه۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو حمام میں داخل ہوا اور سب سے پہلے جن کے لئے چونا بنایا گیا سلیمن بن داود علیھما الصلاۃ والسلام ہیں، جب وہ حمام میں داخل ہوئے اور اس کی گرمی و تاریکی محسوس کی تو فرمایا آہ عذاب اللہ کی تکلیف، کہ اس تکلیف سے پہلے کوئی تکلیف نہیں۔ حمام کو عذاب اللہ سے اس لئے تشبیہ دی کہ اس میں گرمی، حبس، تنگی اور تاریکی ہوتی ہے اور جہنم بھی کچھ اسی طرح کا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۴۰ حقۃ المرجان" (کنز العمال ۹/ ۲۳۲)

نشہ والی چیزوں کا استعمال حرام و ممنوع ہے۔

۶۔ احمد و ابوداؤد بسند صحیح عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز سے کہ نشہ لائے اور ہر چیز سے کہ عقل میں فتور ڈالے منع فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۴۵ "حقۃ المرجان۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۱۹، باب ماجاء فی السکر)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

شراب پیتے وقت شرابی کے ایمان میں فتور آتا ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔ رواہ الشیخان وغیرھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۲/۸۳۶، کتاب الاشربۃ)

شراب اور اس کے تمام متعلقات پر حضور نے لعنت فرمائی ہے۔

۸۔ حدیث۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا و حاملھا و المحمولۃ الیہ و ساقیھا و بائعھا و آکل ثمنھا و المشتری لھا و المشتراۃ۔

یعنی جو شخص شراب کے لئے شیرہ نکالے اور جو نکلوائے اور جو پئے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو بیچے اور جو اس کے دام کھائے اور جو خریدے اور جس کے لئے خریدی جائے ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رجالہ ثقات۔ (ابن ماجہ ۲/۲۵۰، باب لعنۃ الخمر علی عشرۃ اوجہ)

شرابی جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان اس سے دور ہو جاتا ہے

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من زنی او شرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسہ۔

جو زنا کرے یا شراب پئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔ رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (الترغیب و الترھیب، ۳/۲۵۷ الترھیب من شرب الخمر الخ)

شرابی کو دوزخ میں خون اور پیپ پلایا جائے گا

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایدخلون الجنۃ مدمن الخمر

وقاطع الرحم و مصدق بالسحر و من مات مدمن الخمر سقاه الله جل و علا من نهر الغوطة قیل و مانہر الغوطة قال نہر یجری من فروج المومسات توذی اهل النار ریح فروجهن۔

تین شخص جنت میں نہ جائیں گے شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا اور جو شرابی بے توبہ مرجائے اللہ تعالیٰ اسے وہ خون اور پیپ پلائے گا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہے گا کہ ایک نہر ہو جائے گا، دوزخیوں کو ان کی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہو گی وہ سخت بدبو گندگی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہے گی اس شرابی کو پینی پڑے گی۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ۔ رواہ احمد و ابن حبان فی صحیحه و الحاکم و صححه و ابویعلی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۷۴"(مسند احمد ۵/۵۴۴)

شرابی اگر بے توبہ کئے مرجائے تو اس کی نجات کی کوئی امید نہیں

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مد من الخمر ان مات لقی اللہ کعابد وثن۔

شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہو گا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔ رواہ احمد بسند صحیح عندنا و ابن حبان فی صحیحه عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه۔(مسند احمد ۱/۴۴۸)

شرابی کی تہدید و تعذیب پر ایک حدیث۔

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من احد یشربها فتقبل له صلاة اربعین لیلة و لایموت و فی مثانته منه شیٔ الا حرمت بها علیه الجنة فان مات فی اربعین لیلة مات میتة جاهلیة۔

جو شخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روز تک اس کی کوئی نماز قبول نہ ہو اور جو مرجائے اور اس کے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کر دی جائے گی اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مرجائے گا وہ زمانہ کفر کی موت مرے گا۔ (الترغیب و الترهیب ۳/۲۵۸ الترهیب من شرب الخمر الخ)

شرابی کو جہنم میں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

۱۳۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقسم ربی بعزتہ لا یشرب عبد من عبیدی جرعۃ من الخمر الاسقیتہ مکانہا من حمیم جہنم معذبا او مغفورا لہ و لایسقیہا صبیا صغیرا الاسقیتہ مکانہا من حمیم جہنم معذبا او مغفورا و لایدعہا عبد من عبیدی من مخافتی الا سقیتہا ایاہ من حظیر القدس۔

میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے کہ میرا جو بندہ ایک گھونٹ شراب کا پئے گا میں اس کے بدلے جہنم کا وہ کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اس کی سزا میں وہ پانی پلاؤں گا اگرچہ مغفور ہی ہو اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑے گا اسے اپنے پاک در میں پلاؤں گا۔ رواہ احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۴۸" (مسند احمد ۶/ ۳۴۳)

تعارف

الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی
(تاڑی سے گوندھے ہوئے خمیر کی روٹی کا حکم)

۲۸ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ میں سوال پیش ہوا کہ مسکر تاڑی کے نیچے تاڑی کی جو گاد رہتی ہے اس سے خمیر کئے ہوئے آٹے کی روٹی کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے فقہ کے جزئیات کثیرہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والثناء کے حوالوں سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ

قول منصور و مختار میں تاڑی وغیرہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ شراب کے مثل حرام و ناروا ہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاست غلیظہ ہے یہی مذہب معتمد اور اسی پر فتویٰ ہے۔

مسکر تاڑی کے اجزا روٹی میں شریک ہوں تو وہ روٹی ضرور حرام و ناپاک ہے اور اس کا بیچنا بھی حرام و ناروا اس کی قیمت بھی مال حرام ہے، اور اگر یہ کسی دلیل قوی سے ثابت ہو جائے کہ گاد میں نشہ نہیں ہوتا یا اس میں قوت سکریہ نہیں رہتی تو اس صورت میں اس کی طہارت و حلت میں شبہ نہیں، اور اس گاد کے خمیر کی جو روٹی بنے گی وہ یقیناً طیب و حلال ہوگی اور اس کی بیع و شراء بھی جائز و درست ہوگی۔

اور اگر گاد کے عدم سکر کا ثبوت قابل قبول نہ ہو تو وہی حکم نجاست و حرمت رہے گا۔

پھر اس مسئلہ کی تحقیق و تدقیق میں دلائل و براہین کے جو انبار پیش کئے گئے ہیں وہ یقیناً امام احمد رضا بریلوی کے فکر رسا طریقہ استدلال و قوت استحضار کا زندہ جاوید ثبوت ہیں۔

اور اس رسالے میں حدیث و اصول حدیث اور اسماء الرجال پر خاصی بحث کی گئی ہے جس سے امام احمد رضا کی حدیث میں وسعت نظر اور وقت نگاہ کا پتہ چلتا ہے۔

اور اسماء الرجال پر جو جرح و قدح اور بحث و تمحیص کی گئی ہے وہ پندرہ صفحات پر مبسوط و محیط ہے اور اس رسالے میں نبیذ تمر کے متعلق بھی ایک طویل و مفید بحث کی گئی ہے جس کا بیشتر حصہ عربی میں ہے مسکر و نشہ آور چیزوں کے احکام پر مشتمل یہ فاضلانہ و حکیمانہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۵ صفحات پر مبسوط ہونے کے باوجود کچھ نامکمل و ناقص ہے اور اس میں ۴۷ حدیثیں شریک دلیل و زینت تحریر ہیں۔

احادیث

الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبیذ نوش فرماتے تھے یعنی نبیذ جب تک مسکر نہ ہو حلال اور جائز الاستعمال ہے

۱۴۔ فتح اللہ المعین میں ہے عن ابی لیلی قال اشهد علی البدریین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انهم یشربون النبیذ فی الجرار الخضر۔

ابو لیلی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدری صحابہ پر گواہ ہوں کہ وہ لوگ سبز گھڑے میں نبیذ پیتے تھے۔ چھوہارا، کشمش وغیرہ جس پانی میں بھیگایا جائے وہ پانی نبیذ کہلاتا ہے اور جب تک نشہ آور نہ بنے اس وقت تک پاک ہے اور حلال ہے۔ (مولف)

نبیذ اگر تیز ہو جائے تو اسے پانی ملا کر نرم کر لیا جائے

۱۵۔ روی ان رجلا اتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه بمثلث قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه ماشبه هذا بطلاء الابل کیف تصنعونه قال الرجل یطبخ العصیر حتی یذهب ثلثاه و یبقی ثلثه فصب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه علیه المأ و شرب ثم ناول عبادة بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنه ثم قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه اذا رابکم شرابکم فاکسروه بالماء۔

ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس شیرۂ انگور کا ایک تہائی پکانے کے بعد جو بچا تھا لایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ تو طلائے ابل کے مشابہ ہے۔ (طلائے ابل یہ ہے کہ خارش زدہ اونٹ پر قطران یعنی کولتار کی مانند ایک چیز ہے جو درخت سے نکلتی ہے، ملا جاتا ہے اسے طلائے ابل کہتے ہیں، نبیذ پکنے سے مثل طلاء ہو جاتی ہے اس لئے اس کو طلائے ابل سے تشبیہ دی) اسے کس طرح بناتے ہو اس شخص نے عرض کیا کہ شیرۂ انگور پکایا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک ثلث باقی رہتا ہے پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میں پانی ملا کر نوش فرمایا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی دیا اور فرمایا کہ جب تمہارے

مشروب گاڑھا ہو جائے تو پانی ملا کر اس کا گاڑھا پن توڑ دو یعنی اسے پتلا کر لو۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج۱۰،ص ۵۴" الفقہ التسجیلی

۱۶۔ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ذھب ثلثا العصیر ذھب حرامہ و ریح جنونہ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب شیرۂ انگور کا پکانے سے دو تہائی حصہ ختم ہو جائے تو اس کی حرمت اور اس کی نشیلی بو چلی جاتی ہے۔(مولف)

نبیذ اگر مسکر ہو تو اس کا پینا حلال نہیں

۱۷۔ ذکر ابن قتیبة فی کتاب الاشربة باسنادہ عن زید بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم انہ شرب ھو واصحابہ نبیذا شدیدا فی ولیمة فقیل لہ یا ابن رسول اللہ حدثنا بحدیث سمعتہ من آبائك عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبیذ فقال حدثنی ابی عن جدی علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنھم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال ینزل امتی علی منازل بنی اسرائیل حذو القذة بالقذة و النعل بالنعل ان اللہ تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنھر طالوت و احل لھم منہ الغرفة وحرم منھا الری وان اللہ ابتلاکم بھذہ النبیذ واحل منہ الری وحرم منہ السکر۔

زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ان کے اصحاب نے ایک ولیمہ میں تیز نبیذ پیا تو ان سے کہا گیا کہ اے ابن رسول ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی حدیث شریف نبیذ کے بارے میں بیان فرمایئے جو آپ نے اپنے آباء کرام سے سنی ہو فرمایا کہ میرے باپ نے میرے دادا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے ایک حدیث بیان کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت بنی اسرائیل کے مرتبے کے مقابل برابر برابر ہے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو نہر طالوت سے آزمایا اور ان کے لئے اس کا ایک چلو حلال فرمایا اور سیرابی کو حرام، اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو اس نبیذ سے آزمایا کہ اس سے سیرابی حلال اور اس کی نشہ آوری حرام کی۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج۱۰،ص ۵۵" الفقہ التسجیلی

نبیذ کے جواز پر ایک حدیث۔

۱۸۔ اخبرنا ابوحنیفة عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراھیم وھو یطعم فطعمت معہ فاوتی قدحا من نبیذ فلما رای ابطائی عنہ قال حدثنی علقمة

عن عبدالله بن مسعود انه کان ربما طعم عنده ثم دعا بنبیذ له نبذته سیرین ام ولد عبدالله فشرب و سقانی۔

حماد نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا ایک مرتبہ ابراہیم کے پاس آیا وہ کھانا کھا رہے تھے ان کے ساتھ میں نے بھی کھانا تناول کیا، پھر ان کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا جب انہوں نے نبیذ لینے میں میری تاخیر دیکھی تو فرمایا کہ علقمہ نے حدیث بیان کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض دفعہ ان کے یہاں کھانا کھایا پھر نبیذ منگائی جو ان کی ام ولد سیرین نے بنائی تھی پھر انہوں نے پی اور مجھے پلائی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۵۸" الفقہ التسجیلی

نبیذ اگر مسکر ہو جائے پھر اس کے نشہ کو پکا کر یا کسی اور طریقے سے زائل کر دیا جائے تو اس کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔

۱۹۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الموطا میں فرماتے ہیں اخبرنا مالک اخبرنا داؤد بن الحصین عن واقد بن عمر بن سعد بن معاذ عن محمود بن لبید الانصاری ان عمر بن الخطاب حین قدم الشام شکی الیه اهل الشام و باء الارض او ثقلها و قالوا لایصلح لنا الا هذا الشراب قال اشربوا العسل قالوا لا یصلحنا العسل قال له رجل من اهل الارض هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شیأ لایسکر قال نعم فطبخوه حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فاتوا به الی عمر بن الخطاب فادخل اصبعه فیه ثم رفع یده تبعه یتمطط فقال هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان یشربوه فقال عبادة بن الصامت احللتها والله قال کلا والله ما احللتها اللهم انی لا احل لهم شیأ حرمته علیهم و لا احرم علیهم شیأ احللته لهم۔

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شامیوں نے زمین کی وبا یا اس کی بیماری کی شکایت کی اور عرض کیا کہ ہمیں اس مشروب کے علاوہ اور کوئی چیز راس نہیں آتی ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ شہد پیو لوگوں نے کہا شہد بھی موافق نہیں آتا وہیں کے ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کے لئے یہ جائز ہوگا کہ میں اس مشروب سے کوئی ایسی چیز بناؤں جو مسکر نہ ہو فرمایا ہاں پھر اس نے اس کو اتنا پکایا کہ تہائی رہ گئی تو اسے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائے انہوں نے اس میں انگلی ڈال کر نکالا تو وہ چپک رہی تھی فرمایا کہ یہ طلاء ابل کی طرح ہے پھر اس کے پینے کا حکم دیا، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی بخدا آپ

نے اسے حلال کر دیا فرمایا ہر گز نہیں، بخدا میں نے اسے حلال نہیں کیا ہے، الٰہی میں ان کے لئے کچھ حلال نہیں کروں جو تو نے ان پر حرام فرمایا ہے اور نہ کچھ حرام کروں جو تو نے ان کے لئے حلال فرمایا ہے۔ (مولف) (موطا امام محمد ۳۱۶، باب نبیذ الطلاء)

۲۰۔ نیز کتاب الآثار میں فرماتے ہیں اخبرنا ابو حنیفة عن سلیمان (هو ابو اسحاق سلیمن بن ابی سلیمن الکوفی من ثقات التابعین و رجال الستة ۔ منه) الشیبانی عن ابن زیاد (قال السید المرتضی الاشبه انه محمد بن زیاد احد شیوخ شعبة روی عن ابی هریرة حدیث الرجل جبار ذکر المنذری فی مختصر السنن وهو من اقران ابن سیرین قلت هو ابن زیاد الجمعی ابوالحارث المدنی نزیل بعد البصرة ثقة ثبت من رجال الستة روی الدار قطنی فی السنن من طریق آدم بن ابی ایاس عن شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال الرجل جبار هذا ما ابداه السید ظنا و المنصوص علیه انه عبدالله قال الامام البدر محمود فی البنایة بعد ذکر الحدیث ابن زیاد هو عبدالله بن زیاد اه قلت یعنی ابا مریم الاسدی الکوفی من الثقات التابعین و رجال البخاری فی التهذیب ذکره ابن حبان فی الثقات و قال فی تهذیبه قال العجلی کوفی ثقة و قال الدار قطنی ثقة ۔ منه) انه افطر عند عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له فکانه اخذ فیه فلما اصبح قال ماهذا الشراب ما کدت اهتدی الی منزل فقال عبدالله ما زدناك علی عجوة و زبیب۔

ابن زیاد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس افطار کیا تو ان کو ایک شربت پلایا جس سے ان پر گویا نشہ کا اثر ہو گیا پھر جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ یہ کیا یعنی کیسا شربت تھا لگتا تھا کہ مجھے گھر کی راہ نہیں مل سکے گی تو ابن عمر نے فرمایا کہ ہم نے عجوہ کھجور اور کشمش کے علاوہ تمہارے مشروب میں اور کوئی چیز نہیں ملائی تھی۔ یعنی کھجور و کشمش کی نبیذ تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۵" الفقه التسجیلی

صحابۂ کرام نبیذ اس لئے پیتے تھے تاکہ اونٹ کا گوشت ہضم ہو جائے

۲۱۔ اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو اسحق السبعی عن عمرو بن میمون الاودی عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال ان للمسلمین جزورا لطعامهم و ان العتق منها لآل عمر و انه لایقطع هذه الابل فی بطوننا الا النبیذ الشدید۔

امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے کھانے کے لئے اونٹ کا گوشت ہے اور آل عمر کے لئے عمدہ خوشبودار شراب ہے اور اونٹ کا گوشت ہمارے پیٹوں میں تیز نبیذ کے بغیر ختم نہیں ہوتا یعنی ہضم نہیں ہوتا۔ (مولف)

تیز نبیذ اگر مسکر نہیں ہے تو اس کا استعمال درست ہے

۲۲۔ اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه کان یشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه و بقی ثلثه و یجعل له منه نبیذ فیترکه حتی اذا اشتد شربه و لم یر بذلك بأسا۔

امام اعظم اپنے استاذ حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے استاذ حضرت ابراہیم ایسا طلاء یعنی گاڑھا مشروب نوش کیا کرتے تھے جس کا دو تہائی چلا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا، اور ان کے لئے اس سے کوئی نبیذ بنائی جاتی تو اس کو چھوڑے رکھتے یہاں تک کہ جب تیز ہو جاتی تب نوش کرتے اور اس میں حرج خیال نہ فرماتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۸" الفقه التسجیلی۔

۲۳۔ اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا الولید بن سریع مولیٰ عمرو بن حریث عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یشرب الطلاء علی النصف۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا طلاء پیتے تھے جو پکانے کے بعد آدھا رہ جاتا۔ (مولف)

نشہ والی چیز مطلقاً حرام ہے۔

۲۴۔ اخبرنا ابو حنیفة عن حماد بن ابراهیم قال ما اسکر کثیره فقلیله حرام خطاء من الناس انما ارادوا السکر حرام من کل شراب۔

حضرت ابراہیم نے کہا کہ جس چیز کا کثیر حصہ مسکر ہو تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے یہ لوگوں کی خطا ہے اہل علم کی مراد تو یہی ہے کہ ہر مشروب کا نشہ حرام ہے۔ (مولف)

تیز نبیذ کے پینے سے اگر نشہ آجائے تو اس کا استعمال جائز نہیں اور وہ باعث حد و تعزیر ہے۔

۲۵۔ اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر رضی الله تعالیٰ عنه اتی باعرابی قد سکر فطلب له عذرا فلما اعیاه الاذهاب عقل قال احبسوه فاذا صحا فاجلدوه ودعا بفضلة فضلت فی اداوته فذاقها فاذا نبیذ شدید ممتنع فدعا بماء فکسره و کان عمر رضی الله تعالیٰ عنه یحب الشراب الشدید فشرب وسقا جلساء ثم قال هذا اکسروه بالماء اذا غلبکم شیطانه۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مدہوش اعرابی حاضر لایا گیا انہوں نے اس سے عذر طلب فرمایا عقل میں فتور آجانے کے باعث اعرابی عذر بتانے سے قاصر رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسے قید کردو پھر جب ہوش آجائے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اور اس کے برتن میں بچے ہوئے حصہ کو منگا کر چکھا تو وہ بہت سخت تیز نبیذ تھی پھر اس میں پانی ملا دیا، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیز مشروب پسند فرماتے تھے انہوں نے اسے خود بھی پیا اور اپنے ہم نشینوں کو بھی پلایا اور فرمایا کہ جب اس کا شیطان تم پر غالب ہو جائے تو اس کو پانی سے نرم کرلو۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۸۵ " الفقه التسجیلی

خمر مطلقاً حرام ہے

۲۶۔ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا فهد ثنا ابو نعيم ثنا مسعر بن كدام عن ابى عون الثقفى عن عبدالله بن شداد بن الهاد عن عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال حرمت الخمر بعينها و السكر من كل شراب. (اخرجه النسائى ايضاً)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عین خمر حرام ہوئی ہے اور باقی ہر مشروب کا نشہ۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۱، توبة شارب الخمر) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مايحرم من النبيذ)

تیز نبیذ کو پانی ملا کر استعمال کیا جائے

۲۷۔ اسی میں ہے حدثنا فهد (فذكر بسنده) عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه انه كان فى سفر فاتى نبيذ فشرب منه فقطب ثم قال ان نبيذ الطائف له غرام فذكر شدة لا احفظها ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر میں تھے ان کے پاس نبیذ لائی گئی اس میں سے انہوں نے نوش فرمایا تو آمیزش معلوم ہوئی پھر فرمایا کہ طائف کی نبیذ میں ایک چسکا ہوتا ہے، فہد نے کہا کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی شدت و تیزی اس طرح ذکر فرمائی کہ مجھے یاد نہیں رہی پھر پانی منگا کر اس میں ملانے کے بعد نوش فرمایا (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مايحرم من النبيذ)

نبیذ دافع طاعون ہے

۲۸۔ حدثنا ابوبكرة (مسندا) عن عمرو بن ميمون قال شهدت عمر حين

طعن فجاء ہ الطبیب فقال ای الشراب احب الیک قال النبیذ فاتی نبیذ فشرب منه فخرج من احدی طعنتبه۔

عمرو بن میمون نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور اس وقت حاضر ہوا جب ان کو طاعون لاحق تھا تو طبیب آیا اور کہا کہ آپ کونسا مشروب پسند کرتے ہیں فرمایا نبیذ پھر نبیذ لائی گئی اس میں سے نوش فرمایا تو طاعون کا بعض نشان نکل چکا تھا۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ سے اونٹ کے گوشت کا ضرر دفع ہوتا ہے

۲۹۔ حدثنا روح بن الفرح (بسندہ) عن عمر و بن میمون مثله و زاد کان یقول انا نشرب من هذا النبیذ شرابا یقطع لحوم الابل فی بطوننا من ان یوذینا قال و شربت من نبیذہ فکان اشد النبیذ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ہم اس نبیذ کو اس لئے پیتے ہیں کہ ہمارے پیٹ میں اونٹ کے گوشت کی تکلیف کو دفع کرتی ہے اور فرمایا کہ میں نے اس نبیذ کو پیا تو وہ بہت سخت تیز نبیذ تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۹۵" الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

۳۰۔ حدثنا ابوالاحوص عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون قال قال عمر انا نشرب هذا الشراب الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا فمن رابه من شرابه شی فلیمزجه بالماء۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس تیز مشروب کو اس لئے پیتے ہیں تاکہ پیٹ میں اونٹ کے گوشت کی تکلیف کو دفع کرے۔ جس کا مشروب گاڑھا ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اس میں پانی ملادے۔ (مولف) (کنز العمال ۵/ ۲۹۳)

۳۱۔ حدثنا وکیع حدثنا اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم حدثنی عتبة بن فرقد قال قدمت علی عمر فدعا بشرب نبیذ قد کاد ان یصیر خلا فقال اشرب فاخذته فشربته فما کدت ان اسیغه ثم اخذہ فشربه ثم قال یاعتبة انا نشرب هذا النبیذ الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا۔ قلت و اسماعیل هذا هو الامام الحافظ المتفق علی جلالته احمسی کوفی ثقة ثبت من رجال الستة واکابر

التابعین و عتبة بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی نزل الکوفة فالحدیث صحیح علی شرط الشیخین مسلسل بالکوفیین من لدن ابی بکر الی آخر السند۔

عتبہ بن فرقد نے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور آیا انہوں نے ایک نبیذ منگائی جو سرکہ ہونے کے قریب تھی اور فرمایا کہ پیو میں نے ان سے لے کر پیا تو وہ مجھے خوشگوار نہیں لگی پھر حضرت عمر نے مجھ سے لے کر نوش فرمایا اور فرمایا کہ اے عتبہ ہم اس تیز نبیذ کو اس لئے پیتے ہیں تاکہ پیٹ میں اونٹ کے گوشت کو ہضم کر سکیں کہ کہیں ہم کو تکلیف نہ دیدے۔ (مولف)

نبیذ کا نشہ موجب حد ہے

۳۲۔ حدثنا روح (بسندہ) عن سعید بن ذی لعوة قال اتی عمر برجل سکران فجلدہ فقال انما شربت من شرابك فقال و ان کان۔

سعید بن ذی لعوہ سے مروی ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مدہوش شخص کو لایا گیا حضرت عمر نے اس کے کوڑے لگائے اس شخص نے عرض کیا کہ ہم نے تو آپ کے مشروب سے پیا تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ اگرچہ ایسا ہی ہو یعنی تم اس کے باوجود سکر کے باعث حد کے قابل ہو۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

۳۳۔ حدثنا فھد (بسندہ) عن سعید بن ذی حدان او ابن ذی لعوة قال جاء رجل قد ظمیٔ الی خازن عمر فاستسقاہ فلم یسقہ فاتی بسطیحة لعمر فشرب منھا فسکر فاتی بہ عمر فاعتذر الیہ و قال انما شربت من سطیحتك فقال عمر انما اضربك علی السکر فضربہ عمر۔

ابن ذی لعوہ نے کہا کہ ایک پیاسا آدمی خازن عمر کے پاس آکر پینے کو مانگا اس نے اسے نہیں پلایا تو اس آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توشہ دان کے پاس آکر پی لیا تو مدہوش ہو گیا اب کو حضرت عمر کے پاس لایا گیا تو اس نے معذرت کی اور کہا کہ میں نے آپ ہی کے توشہ دان سے پیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تو تجھے تیرے مدہوش ہو جانے پر ماروں گا پھر حضرت عمر نے اسے مارا۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶ بباب مایحرم من النبیذ)

۳۴۔ رواہ الدار قطنی فی سننہ عن طریق سعد بن ذی لعوة ایضاً ان اعرابیا اداوة عمر نبیذا فسکر فضربہ الحد فقال الاعرابی انما شربتہ من اداوتك

روی ابو بکر بن ابی شیبة فی مصنفه فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه انما جلدناك بالسکر
ایک اعرابی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے نبیذ پی لی تو مدہوش ہو گیا حضرت عمر نے اسے حد لگائی اعرابی نے عرض کی کہ میں نے آپ ہی کے برتن سے نبیذ پی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے تجھے تیرے سکر کی وجہ سے کوڑے مارے ہیں۔ (مولف)

۳۵۔ حدثنا علی بن مسهر عن الشیبانی عن حسان بن مخارق قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سایر رجلا فی سفر و کان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر فضربه عمر الحد فقال انما شربته من قربتك فقال له عمر انما جلدناك لسکرك۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار سفر میں ایک آدمی کو ساتھ لے کر چلے اور وہ آدمی روزہ دار تھا جب اس نے افطار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معلق مشک کی طرف ہاتھ بڑھایا جس میں نبیذ تھی اس نبیذ کو اس نے پیا تو سکر ہو گیا حضرت عمر نے اسے حد لگائی، اس آدمی نے کہا کہ میں نے آپ ہی کے مشک سے پیا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تجھے تیرے سکر کی وجہ سے کوڑا مارا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۰" الفقه التسجیلی

۳۶۔ روی عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج عن اسماعیل ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب بطریق المدینة فسکر فترکه عمر حتی افاق ثم حده۔

اسماعیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے راہ مدینہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبیذ میں سے ڈگڈگا کر پی لیا تو سکر ہو گیا حضرت عمر نے اسے اس وقت چھوڑ دیا پھر ہوش آنے کے بعد اسے حد لگائی (مولف) (کنز العمال د، ۲۹۵)

تیز نبیذ پانی ملا کر پینا درست ہے

۳۷۔ قال الطحاوی حدثنا فهد (بسنده) عن ابن عمر قال اتی (یعنی امیر المومنین) نبیذ قد اختلف و اشتد فشرب منه ثم قال ان هذا لشدید ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو و اصحابه۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نبیذ

لائی گئی جو پرانی اور تیز ہو چکی تھی اس میں سے نوش کر کے فرمایا یہ تو بہت تیز ہے پھر پانی منگا کر اس میں ملا دیا اور خود انہوں نے اور ان کے اصحاب نے نوش کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۰"

الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

بسا اوقات نبیذ شیریں اور خوش ذائقہ ہوتی ہے

۳۸۔ حدثنا محمد بن خزیمة (بسنده) عن ابن عمر ان عمر انتبذ له فی مزادة فیها خمسة عشر او ستة عشر فاتاه فذاقه فوجده حلوا فقال کانکم اقللتم عکره۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر کے لئے ایک توشہ دان میں نبیذ تیار کی گئی ان میں پندرہ یا سولہ (خرمے) تھے نبیذ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائی گئی جب اسے چکھا تو شیریں پایا اور فرمایا گویا تم نے اس کی تیزی کو کم کر دیا ہے۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ پر اگر کچھ دن گزر جائے تو وہ تیز ہو جاتی ہے

۳۹۔ حدثنا ابن ابی داؤد (یبلغه الی) عبدالرحمن بن عثمن قال صحبت عمر بن الخطاب الی مکة فاهدی له رکب من ثقیف سطیختین من نبیذ فشرب عمر احدهما و لم یشرب الاخریٰ حتی اشتد مافیه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال اکسروه بالماء۔ و رواه عبدالرزاق ایضا۔

عبدالرحمن بن عثمن نے کہا کہ میں مکہ تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں گیا ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان نذر کئے حضرت عمر نے ایک توشہ دان سے نوش فرمایا اور دوسرے سے نوش نہیں کیا یہاں تک کہ رکھے رکھے اس کی نبیذ تیز ہو گئی، پھر جب حضرت عمر نے اس سے نوش کیا تو تیز پا کر فرمایا کہ اس میں پانی ملا کر نرم کر لو۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

حضور علیہ السلام نے تیز نبیذ پینے سے انکار فرمایا

۴۰۔ حدثنا ابوامیة البغدادی حدثنا ابونعیم ثنا عبدالسلام عن لیث عن عبدالملک بن اخی القعقاع بن شور عن ابن عمر قال شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی بشراب فادناه الی فیه فقطب فرده فقال رجل یا رسول الله اشراب هو فدعا به فصب علیه ذکر مرتین او ثلثا ثم قال اذا اغتلمت

هذه الاسقية عليكم فاكسروا متونها بالماء۔ قلت و رواه النسائی فی سننه بسندين بمعناه احدهما۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا پینے کی چیز لائی گئی حضور نے جب اس کو دہن اقدس کے قریب کیا تو آمیزش پائی اور رد فرمادیا اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کیا یہ حرام ہے، ایسا دو یا تین مرتبہ کہا تو حضور نے پانی منگا کر اس میں ملادیا اور فرمایا جب یہ مشروبات جوش ماریں تو اس کی تیزی کو پانی ملا کر نرم کردو۔ (مولف)

(شرح معانی الآثار ۲/۲۲۲، باب مایحرم من النبیذ)

۳۱۔ اخبرنا زیاد بن ایوب ثنا هشیم اخبرنا العوام عن عبدالملک بن نافع قال قال ابن عمر والاخر اخبرنی زیاد بن ایوب عن ابی معویة ثنا ابو اسحاق الشیبانی عن عبدالملک الخ قال الطحاوی حدثنا وهب بن عثمان البغدادی ثنا ابو همام ثنی یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدة عن اسماعیل بن ابی خالد ثنا قرة العجلی ثنی عبدالملک ابن اخی القعقاع عن ابن عمر مثله (ای مثل السابق) قلت بهذا السند رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه فقال حدثنا وکیع عن اسماعیل بن ابی خالد الخ بنحوه قال الطحاوی حدثنا محمد بن عمر وبن یونس ثنی اسباط بن محمد عن الشیبانی عن عبدالملک بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اهلنا ینبذون نبیذا فی سقاً لو انهکته لاخذ فی فقال ابن عمر انما البغی علی من اراده البغی شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند هذا الرکن و اتاه رجل بقدح من نبیذ ثم ذکر مثل حدیث ابی امیة غیر انه قال فاکسروها بالماء۔

عبدالملک بن نافع نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے پوچھا کہ ہمارے گھر والے مشک میں نبیذ بناتے ہیں اگر میں اس کو ڈٹ کر پی لیتا تو ضرور مجھے نشہ ہو جاتا تو ابن عمر نے فرمایا کہ باغی تو وہ ہے جو گناہ کا ارادہ کرے، میں اس رکن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا، ایک شخص ایک نبیذ کا پیالہ لایا جب حضور نے اسے منہ کے قریب کیا تو آمیزش پاکر رد فرمادیا اور فرمایا کہ جب یہ جوش ماریں تو اس میں پانی ملا کر نرم کرلو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص ۶۱"

الفقه التسجیلی۔ (شرح معانی الآثار ۲/۲۲۷، باب مایحرم من النبیذ)

حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ نبیذ میں آب زمزم ملاکر نوش فرمایا

۳۲۔ اخبرنا فهد بن محمد بن سعید ثنا یحییٰ بن الیمان عن سفین عن منصور

عن خالد بن سعد عن ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماءٔ زمزم ثم شرب فقال رجل احرام ہو فقال لا۔ قلت و رواہ النسائی بھذا السند نحوہ فقال اخبرنا الحسن بن اسماعیل بن سلیمن اخبرنا یحییٰ بن یمان الخ و رواہ الدار قطنی حدثنا احمد بن عبداللہ الوکیل ثنا علی بن حرب ثنا یحییٰ بن الیمان الخ۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گرد کعبہ میں پیاس لگی پانی طلب فرمایا تو حوض کی نبیذ حاضر کی گئی، حضور نے اسے سونگھا تو آمیزش معلوم ہوئی پھر اس میں زمزم ملا کر نوش فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کیا وہ حرام ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۷، باب مایحرم من النبیذ)

تیز نبیذ پینے سے حضور علیہ السلام کا چہرہ انور متغیر ہو گیا

۴۳۔ رواہ عبدالرزاق عن مجاہد مرسلا قال عمد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشد وجھہ ثم امر بہ فسکر بالماءٔ ثم شربہ فشد وجھہ ثم امر بہ الثالثۃ فسکر بالماءٔ ثم شرب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاہ زمزم سے پینے کا قصد فرمایا لیکن نبیذ نوش فرما لیا تو چہرہ انور متغیر ہو گیا (کہ نبیذ شدید تیز تھی) اس میں پانی ملانے کا حکم فرمایا اس کے بعد نوش فرمایا پھر چہرہ متغیر ہو گیا پھر تیسری بار پانی ملانے کا حکم دیا اور نوش فرمایا۔ (مولف) (کنز العمال ۵/ ۳۰۷)

نبیذ اس قدر پینا جائز ہے جس سے نشہ نہ آئے

۴۴۔ قال الطحاوی حدثنا علی بن معبد ثنا یونس ثنا شریک عن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا و معاذا الی الیمن فقلنا یا رسول اللہ ان بھا شرا بین یصنعان من البر و الشعیر احدھما یقال لہ المزر و الاحر یقال لہ البتع فما نشرب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشربا و لاتسکرا۔

ابو موسیٰ کے والد نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ کو یمن بھیجا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہاں پر دو مشروب ہیں ایک گیہوں کی اور دوسری جو کی، ایک کو مزر

اور دوسری کو بیع (بیع مطلق شراب یا عصارہ، کہا جاتا ہے (مزر جو یا گیہوں کی شراب کو کہتے ہیں) تو ہم نہ پئیں، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیو کھجور کی تیز نبیذ کو کہتے ہیں) لیکن مسکر نہ ہو یعنی اس قدر نہ پیو کہ نشہ آجائے اور مدہوش ہو جاؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۲ "الفقہ التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۲، باب مایحرم من النبیذ)

نشہ والی چیز حرام ہے

۴۵۔ ذکر ابو موسیٰ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مسکر حرام۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۶، باب مایحرم من النبیذ)

حرمت خمر سے پہلے لوگ باضابطہ شراب پیتے تھے

۴۶۔ حدثنا ابن مرزوق (بسندہ) عن شماس قال قال عبداللہ (یعنی بن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان القوم یجلسون علی الشراب وھو یحل لھم فما یزالون حتی یحرم علیھم۔

شماس سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ شراب پر بیٹھتے تھے جب شراب ان کے لئے حلال تھی یعنی حکم حرمت نازل نہیں ہوا تھا ایک مدت تک لوگ ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ اب شراب ان پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہے۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ گوشت کے ضرر کو دفع کرتی ہے

۴۷۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ (بسندہ) عن علقمۃ بن قیس انہ اکل مع عبداللہ بن مسعود خبزا ولحما قال فاتینا بنبیذ شدید نبذتہ سیرین فی جرۃ خضراء فشربوا منہ

علقمہ بن قیس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا، علقمہ نے کہا کہ پھر سخت تیز نبیذ لائی گئی جس کو سیرین نے سبز گھڑے میں بنائی تھی پھر اس میں سے سب نے نوش کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۹۳" الفقہ التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

دور جاہلیت میں جن برتنوں میں شراب پیتے تھے شروع اسلام میں ان برتنوں کا استعمال ممنوع تھا

۴۸۔ حدثنا ابوبکر ثنا ابواحمد الزبیری ثنا سفین عن علی بن بذیمۃ عن قیس

بن حبر (حبتر) قالت سألت ابن عباس عن الجر الا خضر و الجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ذلک وفد عبدالقیس فقال لاتشربوا فی الدباء و فی المزفت و فی النقیر و اشربوا فی الاسقیۃ فقالوا یا رسول اللہ فان اشتد فی الاسقیۃ قال صبوا علیہ من المأ وقال لھم فی الثالثۃ او الرابعۃ فاھریقوہ۔

قیس بن حبر نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سبز اور سرخ گھڑے کے بارے میں پوچھا فرمایا سب سے پہلے جس نے اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا ہے وہ وفد عبدالقیس ہے تو حضور نے فرمایا دباء (یعنی کھکل کیا ہوا پکا کدو جو جگ کی طرح استعمال کیا جاتا تھا) اور مزفت (شراب پینے کا پیالہ) اور نقیر (درخت کی جڑ جسے کھکل کر کے عرب والے شراب رکھتے تھے) میں نہ پیو بلکہ دیگر جاموں میں پیا کرو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان جاموں میں بھی تیز ہو جائے تو فرمایا کہ اس میں پانی ملا دو اور تیسری یا چوتھی بار باصرار پوچھنے پر فرمایا کہ اسے بہا دینا۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

شراب، جوا، ڈھول اور ہر نشہ والی چیز کی حرمت پر ایک حدیث

۴۹۔ حدثنا محمد بن خزیمۃ ثنا عبداللہ بن رجاء ثنا اسرائیل عن علی بن بذیمۃ عن قیس بن حبر عن ابن عباس مثل ذلک، قلت و رواہ ابوداؤد فی سننہ حدثنا محمد بن بشار ثنا ابواحمد الیٰ آخرہ سند اومتنا نحوہ و زاد ثم قال ان اللہ حرم علیٰ او حرم الخمر و المیسر و الکوبۃ قال و کل مسکر حرام قال سفین فسألت علی بن بذیمۃ عن الکوبۃ قال الطبل۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، ڈھول اور ہر مسکر کو حرام فرمایا ہے۔ سفین نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ طبل ہے۔ (مولف) (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۵، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ یا دیگر مشروب گاڑھا ہو جائے تو پانی ملایا جائے۔

۵۰۔ رواہ عبدالرزاق عن ابی سعید قال کنا جلوسا عندالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال جاء کم وفد عبدالقیس الحدیث بطولہ وفیہ فان رابکم فاکسروہ بالمأ. آہ۔

ابو سعید نے کہا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر حدیث میں وفد عبد القیس کے آنے اور برتنوں کے بارے میں سوال کرنے کا ذکر ہے اور اس میں یہ ہے کہ اگر تمہارے مشروبات گاڑھے ہو جائیں تو انہیں پانی ملا کر نرم کر لیا کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۶۳" الفقہ التسجیلی

تیز نبیذ پانی ملانے سے اگر درست ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ بہا دیا جائے

۵۱۔ حدثنا محمد بن خزیمة ثنا عثمن بن الھیثم بن الجھم المؤذن ثنا عوف بن ابی جمیلة ثنی ابو القموص زید بن علی عن احد وفد القیس او یکون قیس بن النعمان فانی قد نسیت اسمہ انھم سألوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاشربة فقال لاتشربوا فی الدباء و لا فی النقیر و اشربوا فی السقأ الحلال الموکاء علیھا فان اشتد منہ فاکسروا بالماء فان اعیاکم فاھریقوہ۔

زید بن علی نے وفد عبد القیس کے کسی آدمی سے روایت کی (اور انہوں نے کہا کہ) ہو سکتا ہے وہ قیس بن نعمان ہو میں اس کا نام بھول گیا کہ وفد عبد القیس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشروبات کے بارے میں پوچھا، حضور نے فرمایا کہ دباء اور نقیر میں نہ پیو، بلکہ ان حلال برتنوں میں پیو جن پر اعتماد ہو (کہ وہ پاک ہے یا نہیں) اور اگر مشروب تیز ہو جائے تو پانی ملا کر نرم کر لو اور اگر عاجز کر دے یعنی بار بار پانی ملانے کے بعد بھی وہ درست نہ ہو تو اسے بہا دو (مولف)

(شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

کہیں کھانا کھائے تو نبیذ کا سوال نہ کرے

۵۲۔ حدثنا ربیع المؤذن ثنا اسد بن موسیٰ ثنا مسلم بن خالد ثنی زید بن اسلم عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فاطعمہ طعاما فلیاکل من طعامہ و لایسأل شرب النبیذ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنے مسلم بھائی کے پاس آئے اور وہ اسے کھانا کھلائے تو کھانا تناول کر لے اور نبیذ پینے کو نہ مانگے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۴" الفقہ التسجیلی (شرح معانی الآثار ۲/ ۳۲۹، باب مایحرم من النبیذ)

نبیذ کی شدت و تیزی نشہ میں تبدیل ہونے سے پہلے پانی ملایا جائے ورنہ فائدہ نہ ہوگا۔

۵۳۔ سنن نسائی شریف میں ہے اخبرنا سوید قال اخبرنا عبداللہ عن السری بن یحییٰ حدثنی ابوحفص امام لنا و کان من اسنان الحسن عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالمآ قال عبداللہ من قبل ان یشتد۔

ابو رافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نبیذ کی شدت و تیزی کا خوف ہو تو اس میں پانی ملا کر نرم کرلو۔ عبداللہ نے کہا کہ یہ اس وقت ہے جب کہ نبیذ تیز نہ ہو۔ ورنہ پانی ملانا فائدہ نہ دے گا۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۳، مما اعتلوا بہ حدیث عبدالملک الخ)

۵۴۔ اخبرنا زکریا بن یحییٰ (بسندہ) عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا بہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالمآ فقال ھکذا فافعلوا. قلت و رواہ عبدالرزاق و البیھقی۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پینے کے واسطے ترش سرکہ آیا جب انہوں نے اسے منہ کے قریب کیا تو مکروہ جانا پھر پانی منگایا اور اسے نرم کر دیا اور فرمایا کہ (جب سرکہ یا نبیذ ترش و تیز ہو جائے تو) اسی طرح کیا کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۴"

الفقہ التسجیلی۔ (نسائی ۲/ ۳۳۳، مما اعتلوا بہ حدیث عبدالملک الخ)

نبیذ کے بارے میں عمر فاروق کا پیغام بعض عمال کے نام

۵۵۔ اسی میں ہے عن سوید بن غفلۃ قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ ان ارزق المسلمین من الطلاء ذھب ثلثاہ و بقی ثلثہٗ۔

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض عامل کو لکھا کہ مسلمانوں کا انگوری شربت اس وقت جائز ہے جب کہ پکانے سے اس کے دو ثلث ختم ہو جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف)

(نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء و مالایجوز)

۵۶۔ رواہ عبدالرزاق و ابونعیم فی الطب عن ابی مجانۃ عن عامر بن عبداللہ انہ قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ اما بعد فانھا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا اسود کطلاء الابل و انی سألتھم علی کم یطبخونہ

فاخبرونی انهم یطبخونه علی الثلثین ذهب ثلثاه الاخبثان ثلث ببغیه و ثلث بریحه فمر من قبلك یشربونه۔ قلت و من هذا الطریق رواه سعید بن منصور فی سننه و فیه کتب عمر الی عمار رضی الله تعالیٰ عنهما۔

عامر بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب پڑھا جو ابو موسیٰ کے نام تھا اس میں لکھا تھا کہ میرے پاس شام کا ایک قافلہ آیا جو غلیظ سیاہ اونٹ کے طلاء کی طرح مشروب لایا، میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کتنی مقدار میں اسے پکاتے ہو، انہوں نے مجھے بتلایا کہ وہ لوگ دو ثلث پکاتے ہیں کہ اس کے دو ثلث جو خبیث ہیں چلے جائیں۔ ثلث تو اس کی تیزی و گناہ کا اور ثلث اس کی بو کا۔ (اگر ایسا ہی ہے تو) آپ لوگوں کو حکم دیں کہ وہ اسے نوش کریں۔

(مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربه الخ)

۵۷۔ روی النسائی عن عبدالله بن یزید الخطمی قال کتب الینا عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اما بعد فاطبخوا شرابکم حتی یذهب منه نصیب الشیطان فانه له اثنین و لکم واحد۔ قلت صححه الحافظ فی الفتح و رواه سعید بن منصور و البیهقی۔

عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں لکھا کہ تم اپنی مشروب کو اس قدر پکاؤ کہ اس سے حصہ شیطان چلا جائے کہ اس کے دو حصے ہیں اور تمہارا ایک حصہ ہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربه الخ)

جس شیرۂ انگور کو اتنا پکایا جائے کہ ایک ثلث باقی رہ جائے ہے۔

۵۸۔ روی النسائی عن الشعبی قال کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزق الناس الطلاء یقع فیه الذباب و لا یستطیع ان یخرج منه۔

شعبی نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو ایسا انگوری مشروب دیتے تھے جس میں مکھی گرتی تو اس میں سے نکل نہیں سکتی تھی۔ یعنی وہ خوب گاڑھا ہو جاتا تھا۔ (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر ما یجوز شربه الخ)

۵۹۔ عن داؤد سألت سعیدا ما الشراب الذی احله عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال الذی یطبخ حتی یذهب ثلثه و یبقی ثلثه قلت و رواه ابن ابی شیبة قال حدثنا عبدالرحیم بن سلیمن عن داؤد بن ابی هند قال سألت سعید بن المسیب فذکره۔

داؤد نے کہا کہ میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسا مشروب حلال فرمایا ہے سعید نے کہا کہ وہ مشروب جس کو اس قدر پکائیں کہ دو ثلث ختم ہو جائے اور ایک ثلث باقی رہ جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۵" الفقه التسجيلی۔ (نسائی ۲/ ۳۲۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

۲۰۔ روی النسائی عن سعید بن المسیب ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه کان یشرب ماذهب ثلثاه و بقی ثلثه

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شراب نوش کرتے تھے جس کا دو تہائی حصہ چلا جاتا اور ایک ثلث باقی رہتی تھی۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۲۴، ذکر مایجوز شربه من الطلاء ومالا یجوز)

۲۱۔ عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه انه کان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیرۂ انگور کا وہ مشروب نوش کرتے تھے جس کا دو تہائی حصہ پکانے سے ختم ہو جاتا اور ایک ثلث باقی رہ جاتا۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۲۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

۲۲۔ عن یعلی بن عطاء قال سمعت سعید بن المسیب و سأله اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف فقال لاحتی یذهب ثلثاه و یبقی الثلث۔

سعید بن مسیب سے ایک اعرابی نے اس شراب کے بارے میں پوچھا جس کا نصف پکانے سے چلا جائے تو فرمایا کہ وہ حلال نہیں یہاں تک کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۲۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

۲۳۔ عن یحییٰ بن سعید عن سعید بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس به۔

سعید بن مسیب نے کہا کہ جب شیرۂ انگور کو پکا کر ایک ثلث رکھا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۲۴، ذکر مایجوز شربه الخ)

۲۴۔ عن بشیر بن المهاجر قال سألت الحسن عما یطبخ من العصیر قال تطبخه حتی یذهب الثلثان و یبقی الثلث۔

بشیر بن مہاجر نے کہا کہ میں نے حسن سے پوچھا کہ عصارۂ انگور کو کتنا پکایا جائے فرمایا اسے اس قدر پکاؤ کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مابجوز شربہ الخ)

شاخ انگور کے بارے میں حضرت نوح علیہ السلام سے شیطان لعین کی منازعت

۶۵۔ عن انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان نوحا علیہ الصلاۃ و السلام نازعہ الشیطان فی عودالکرم فقال ھذا لی وقال ھذا لی فاصطلح علی ان لنوح ثلثھا و للشیطان ثلثیھا۔

انس بن سیرین نے کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام سے شیطان نے شاخ انگور (یعنی درخت انگور اور انگور) کے بارے میں منازعت کی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا یہ میرے لئے ہے اور شیطان نے کہا یہ میرا ہے تو مصالحت اس بات پر ہوئی کہ نوح علیہ السلام کے لئے اس کا ایک ثلث اور شیطان لعین کے لئے دو ثلث۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۵" الفقہ التسجیلی۔ (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مابجوزشربہ الخ)

عصارۂ انگور پکانے کے بعد اگر ایک ثلث رہے تو جائز ہے

۶۶۔ عن عبدالملک بن طفیل الجزری قال کتب الینا عمر بن عبدالعزیز ان لاتشربوا من الطلاء حتی یذھب ثلثاہ و یبقی ثلثہ و کل مسکر حرام۔

عبدالملک بن طفیل جزری نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں لکھا کہ شیرۂ انگور نہ پیو جب تک اس کے دو ثلث نہ چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے اور ہر مسکر و مفتر حرام ہے۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۳۳۴، ذکر مابجوز شربہ الخ)

خمر مطلقا حرام ہے

۶۷۔ مسند سیدنا الامام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ ابوحنیفۃ عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال حرمت الخمر بعینھا قلیلھا و کثیرھا و السکر من کل شراب۔ و فی بعض روایات المسند ابوحنیفۃ عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ الحارثی من طریق محمد بن بشر عن الامام و فی اخری ابوحنیفۃ عن عون بن ابی جحیفۃ ع...

عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فذکرہ رواہ طلحۃ من طریق یحییٰ الیمانی و حماد ابن الامام عن الامام۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر حرام کی گئی ہے تھوڑی ہو یا بہت اور ہر شراب کا نشہ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۶، الفقہ التسجیلی" (مسند امام اعظم مترجم، ص ۳۳۱) (مسند امام اعظم، ص ۲۰۲، کتاب الاطعمۃ۔ اصح المطابع لکھنؤ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبیذ نوش فرمائی ہے

۶۸۔ ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ قال رأیت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو یاکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب فقلت لعمرک تشرب النبیذ و الامۃ تقتدی بلک فقال ابن مسعود رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشرب النبیذ ولو لا انی رأیتہ یشرب ماشربتہ۔

حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود کو دیکھا کہ آپ نے کھانا کھایا پھر نبیذ منگا کر پی، میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نبیذ پیتے ہیں اور امت آپ کی اقتدا کرتی ہے اس پر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ پیتے ہوئے دیکھا اگر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیتے ہوئے نہ دیکھتا تو نہ پیتا۔ (مولف)

(مسند امام اعظم مترجم، ص ۳۲۹) (مسند امام اعظم، ص ۲۰۱، کتاب الاطعمۃ اصح المطابع لکھنو)

نبیذ خریدنے کے بارے میں ایک روایت

۶۹۔ ابو حنیفۃ عن حماد عن انس بن مالک انہ کان ینزل علی ابی بکر بن ابی موسیٰ الاشعری بواسط فبعث برسول الی السوق یشتری لہ النبیذ من الخوابی۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ واسط میں ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری کے پاس اترے تو ایک قاصد کو بازار بھیجا کہ وہ ان کے لئے مٹکے کی نبیذ خرید لائے۔ (مولف)

نبیذ کی حلت پر ایک حدیث

۷۰۔ ابو حنیفۃ عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراھیم فطعمت معہ فناولنی قدحا فیہ نبیذ فلما رأی اتقائی منہ حدثنی عن عامر بن عبداللہ بن مسعود انہ کان ربما طعم عندہ ثم دعا تنبذ لہ بنبیذہ لہ سیرین ام ولدہ فشرب وسقانی۔

حماد نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا جب ابراہیم کے پاس آیا اور ان کے ساتھ کھانا کھایا

تو انہوں نے نبیذ کا ایک پیالہ عطا کیا پھر جب انہوں نے نبیذ سے میرا اجتناب دیکھا تو مجھ سے حدیث بیان کی کہ عامر بن عبداللہ بن مسعود کبھی کبھی ان کے پاس کھانا تناول کرتے تھے پھر نبیذ منگاتے جسے ان کی ام ولد سیرین ان کے لئے بناتی تھی اسے خود پیتے اور مجھے بھی پلاتے تھے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۶۹" الفقه التسجیلی

ملک شام کے مشروبات سے متعلق عمار بن یاسر کے نام حضرت عمر فاروق کا فرمان نامہ۔

۷۱۔ ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال کتب عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو عامل له علی الکوفة اما بعد فانه انتهی الی شراب من الشام من عصیر العنب و قد طبخ وهو عصیر قبل ان یغلی حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فذهب شیطانه و بقی حلوه و حلاله فهو شبیه بطلاء الابل فمر به من قبلك فیتوسعوا به شرابهم۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عامل کوفہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا کہ ملک شام سے عصارہ انگور کی پکائی ہوئی شراب میرے پاس آئی ہے۔ اور جوش دینے سے قبل تو وہ شیرہ ہی ہے اسے پکایا جائے تا کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے کہ اس کا شیطان یعنی اس کی خباثت چلی جائے اور اس کی شیرینی اور حلت باقی رہے تو وہ طلاء ابل کے مشابہ ہو جائے گی پھر انہیں اجازت دو کہ وہ لوگ اپنی مشروبات میں وسعت سمجھ لیں۔ (مولف) (کنز العمال ۵، ۲۹۳)

۷۲۔ روی عبدالرزاق حدثنا معمر عن عاصم عن الشعبی قال کتب عمر بن الخطاب الی عمار بن یاسر اما بعد فانه جاءتنا اشربة من قبل الشام کأنها طلاء الابل قد طبخ حتی ذهب ثلثاه الذی فیه خبث الشیطان و جنوده وبقی ثلثه فاصطنعه و أمر من قبلك ان یصطنعوه۔

شعبی سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا کہ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئی ہیں گویا کہ وہ طلاء ابل ہیں تو اسے پکایا جائے تا کہ اس کے دو حصے چلے جائیں جو شیطان اور اس کے چیلے کی خباثت ہیں اور ایک ثلث باقی رہے، تم بھی اسی طرح بناؤ اور لوگوں کو حکم دو کہ وہ بھی بنائیں۔ (مولف) (کنز العمال ۵، ۲۹۶)

حبان اسدی کے نام عمر فاروق کا ایک اور پیغام

۷۳۔ رواہ الخطیب فی تلخیص المتشابه عن الشعبی عن حبان الاسدی ق

اتانا کتاب عمر فذکرہ بلفظ ذھب شرہ و بقی خیرہ فاشربوہ۔

حبان اسدی نے کہا کہ ہمارے پاس امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب گرامی آیا جس میں یہ مذکور تھا کہ جب شراب کی برائی چلی جائے اور اس کی اچھائی باقی رہے تو اسے پیو۔ (مولف)

جس نبیذ سے نشہ آجائے وہ حرام ہے

۷۴۔ ابو حنیفة عن حماد عن ابراھیم انه قال (سأل) فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر قال القدح الاخیر الذی سکر منه هو الحرام۔

حماد سے مروی ہے کہ ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے تو فرمایا کہ وہ آخری پیالہ حرام ہے جسے پی کر یہ مدہوش ہوا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۷" ۔ الفقه التسجیلی

گاڑھے مشروب کے بارے میں پانچ حدیثیں

۷۵۔ عقود الجواهر میں ہے فی مصنف ابن ابی شیبة حدثنا علی بن مسهر عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا عبیدة و معاذ بن جبل و ابا طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنه کانوا یشربون من الطلاء ماذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔ قلت و رواہ ایضا ابو مسلم الکجی و سعید بن منصور فی سننه کما فی العمدة۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو عبیدہ و معاذ بن جبل اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ خوب گاڑھا مشروب نوش فرماتے تھے جس کے دو ثلث چلے جاتے اور ایک ثلث باقی رہتا۔ (مولف)

۷۶۔ قال ابوبکر حدثنا وکیع عن الاعمش عن میمون هو ابن مهران عن ام الدرداء قالت کنت اطبخ لابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه الطلا ماذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔

ام درداء نے کہا کہ میں ابو درداء کے لئے وہ طلاء پکاتی تھی جس کے دو حصے چلے جاتے اور ایک حصہ باقی رہتا۔ (مولف)

۷۷۔ حدثنا ابن فضیل عن عطاء بن السائب عن ابی عبدالرحمن قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء فقلت له ماهیأته قال الا سود و یأخذ احدنا باصبعه۔

عطا بن سائب ابو عبدالرحمٰن سے راوی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں طلاء دیتے تھے میں نے ان سے کہا کہ اس کی شکل کیا ہوتی ابو عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ کالا اور ہم میں سے ہر ایک اسکوانگلی سے لیتا تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۷"۔ الفقه التسجيلي

۷۸۔ حدثنا وكيع عن سعيد بن اوس عن انس بن سيرين قال كان انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه سقيم البطن فامرني ان اطبخ له طلاء حتى ذهب ثلثاه و بقي ثلثه فكان يشرب منه الشربة على اثر الطعام۔

انس بن سیرین نے کہا کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے تو مجھے حکم دیا کہ میں عصارۂ انگور کو اس طرح پکاؤں کہ اس کے دو ثلث چلے جائیں اور ایک ثلث باقی رہے پھر انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا تناول کرنے کے بعد اس میں سے ایک ایک گھونٹ لیتے تھے۔ (مولف)

۷۹۔ حدثنا ابن نمير ثنا اسماعيل عن مغيرة عن شريح ان خالد بن الوليد رضی الله تعالیٰ عنه كان يشرب الطلاء بالشام۔

شریح سے مروی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں طلاء یعنی گاڑھا مشروب پیتے تھے۔ (مولف)

نبیذ سے جب شدت و تیزی کی بو آئے تو اس میں پانی ملا کر نرم اور درست کر لیا جائے۔

۸۰۔ سنن دار قطنی میں ہے حدثنا محمد بن احمد بن هارون نا احمد بن عمر بن بشر نا جدي ابراهيم بن فروة نا القاسم بن بهرام ثنا عمرو بن دينار عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال مر رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم على قوم بالمدينة قالوا يا رسول الله ان عندنا شرابا لنا افلا نسقيك منه قال بلى فاتي بقعب اوقدح غليظ فيه نبيذ فلما اخذه النبي صلى الله تعالیٰ عليه وسلم و قربه الى فيه فقطب قال فدعا الذي جاء به فقال خذه فاهرقه فلما ان ذهب به قالوا يا رسول الله هذا شرابنا ان كان حراما لم نشربه فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصب عليه ثم شرب و سقى و قال اذ كان هكذا فاصنعوا به هكذا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کی ایک قوم کے پاس تشریف لے گئے قوم نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس شراب ہے کیا ہم

آپ کو اس میں سے نہ پلائیں حضور نے فرمایا کیوں نہیں پھر ایک غلیظ پیالہ لایا گیا جس میں نبیذ تھی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ لے کر دہن اقدس کے قریب کیا تو اس میں آمیزش معلوم ہوئی راوی نے کہا کہ حضور نے اس کو بلایا جو پیالہ لایا تھا اور فرمایا کہ اسے لو اور بہادو وہ لے جانا ہی چاہتا تھا کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہماری شراب ہے اگر حرام ہے تو ہم نہیں پئیں گے پھر حضور نے اس سے پیالہ لے لیا اور پانی منگا کر اس میں ملا دیا اور حضور نے خود پیا اور دوسروں کو بھی پلایا اور فرمایا کہ جب مشروب اس طرح ہو جائے تو ایسا کر لو۔ یعنی جب بودار یا تیز ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر اسے درست کر لو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۸"۔ الفقه التسجیلی۔

نبیذ سے جسے نشہ آ جائے وہ لائق تعزیر اور مستحق حد ہے

۸۱۔ اسی میں ہے عن وکیع عن شریك عن فراس عن الشعبی ان رجلا شرب من اداوۃ علی بصفین فسکر فضربه الحد۔

شعبی سے روایت ہے کہ صفین میں ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے (نبیذ) پی لیا تو مدہوش ہو گیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے حد لگائی۔ (مولف)

۸۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے حدثنا عبدالرحیم بن سلیمان عن مجالد عن الشعبی عن علی نحوہ و قال فضربه ثمانین۔

شعبی نے حضرت علی سے مثل حدیث مذکور روایت کی اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے اسی کوڑے لگائے۔ (مولف)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نصف مطبوخ شیرۂ انگور پینے والے کو مستحق حد سمجھتے تھے۔

۸۳۔ کامل ابن عدی میں ہے حدثنا ابو العلاء الکوفی بمصر ثنا محمد بن الصباح الدولابی ثنا نصر المجلدر قال کنت شاغدا حین دخل شریك و معه ابو امیة الذی رفع الی المهدی ان شریکا حدثه عن الاعمش عن سالم عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال استقیموا لقریش ما استقاموا لکم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم فقال المهدی انت حدثت بهذا قال لاقال

ابوامیة علی المشی الی بیت الله تعالیٰ و کل مالی صدقة ان لم اکن سمعته منه فقال شریک علی مثل ذلک الذی علیه ان کنت حدثته فکان المھدی رضی فقال ابوامیة یا امیرالمومنین عبدک ادھی العرب انما عنی الذی علی من الثیاب قال صدق احلف کما حلف فقال قد حدثته فقال ویل شارب الخمر یعنی الاعمش و کان یشرب المصنف لو علمت موضع قبرہ لاحرقته وقال شریک لم یکن یھودیا و کان رجلا صالحا الخ۔

حدیث بیان کی شریک نے اعمش سے یہ سالم سے یہ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں جب وہ حق سے بھک جائیں تو تم گردنوں پر تلوار رکھ لو، مہدی نے کہا کہ کیا تم نے یہ حدیث بیان کی۔ شریک نے کہا کہ نہیں، ابوامیہ نے بیت اللہ کی طرف چند قدم چل کر کہا کہ میرا سارا مال و متاع صدقہ ہے اگر میں نے ان سے یہ نہیں سنا ہے، شریک نے کہا کہ مجھ پر بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ اس پر ہے اگر میں نے اسے بیان کیا ہے تو مہدی راضی سا ہو گیا ابوامیہ نے کہا اے امیرالمومنین آپ کا غلام عرب کا ہوشیار و عقل مند آدمی ہے اس نے تو میرے کپڑے مراد لئے ہیں امیرالمومنین نے فرمایا کہ سچ کہا اس نے ویسی قسم کھائی جیسی اس نے کھائی تو اس نے کہا کہ میں نے اسے بیان کیا ہے پھر کہا کہ خرابی ہو شرابی کی یعنی اعمش کی کہ وہ نصف مطبوخ شراب پیتا ہے اگر میں اس کی قبر کو جان لیتا کہ کہاں ہے تو اسے جلا دیتا اور شریک نے کہا کہ وہ کوئی یہودی نہیں تھا بلکہ ایک نیک آدمی تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۸" الفقه التسجیلی۔

طلاء کا تہائی حصہ جائز ہے

۸۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے رای عمر و ابوعبیدة ومعاذبن جبل شرب الطلاء علی الثلث و شرب البراء و ابوجحیفة رضی الله تعالیٰ عنھما علی النصف۔

حضرت عمر فاروق و ابوعبیدہ و معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنھم طلاء کا تہائی حصہ پینا جائز سمجھتے تھے اور حضرت براء و ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے نصف مطبوخ پیا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ص ۱۰، ص ۶۹" الفقه التسجیلی۔ (بخاری ۲/ ۸۳۸، باب الباذق و من نھی عن کل مسکر الخ)

نشہ حرام ہے

۸۵۔ الطحاوی عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول الله صلی الله

تعالیٰ علیہ وسلم فی السکر قال الشربۃ الاخیرۃ۔

علقمہ نے کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سکر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ آخری گھونٹ حرام ہے۔ جس سے نشہ آجائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۷" الفقہ التسجیلی۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۳۲۸، باب مایحرم من النبیذ)

خمر بجمیع اجزائہ حرام ہے اور دیگر مشروب اس وقت حرام ہے جب کہ اس میں نشہ ہو۔

۸۶۔ روی العقیلی من طریق عبدالرحمن بن بشر الغطفانی عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاشربۃ عام حجۃ الوداع فقال حرم اللہ الخمر بعینھا و السکر من کل شراب۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقع پر مشروبات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عین شراب حرام فرمائی ہے اور ہر مشروب کے نشہ کو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۹"۔ الفقہ التسجیلی۔

۸۷۔ واخرجہ مطولا من طریق محمد بن الفرات الکوفی عن ابی اسحق السبیعی وفیہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بقعب من نبیذ فذاقہ فقطب و ردہ فقام الیہ رجل من آل حاطب فقال یا رسول اللہ اشراب اھل مکۃ قال فصب علیہ المأ ثم شرب فقال حرمت الخمر بعینھا و السکر من کل شراب۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نبیذ کا ایک پیالہ آیا جب اس کو چکھا تو آمیزش پاکر اسے رد فرمادیا آل حاطب کے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ اہل مکہ کی شراب ہے؟ راوی نے کہا کہ پھر اس میں پانی ملا کر حضور نے نوش فرمایا اور فرمایا کہ عین خمر خود حرام ہوئی ہے اور ہر مشروب کا نشہ حرام ہوا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۹"۔ الفقہ التسجیلی

وقد اخرج الکلام من دون القصۃ اعنی حرمت الخمر بعینھا الخ ابوالقاسم الطبرانی فی معجمہ الکبیر عن سعید بن المسیب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتقدم بوجھین مرسل و متصل من مسند الامام عن ابن شداد و عن

ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکانت اثنی عشر حدیثا منہا الصحیح و منہا الحسن وجل بقیتہا لیس فیہا مایسقطہا عن درجۃ الاعتبار وحیز الانجبار و الحسن و لو لغیرہ کاف للاحتجاج فکیف وقد وجد لذاتہ و نشیر الی بعض تفاصیل ماھنا حدیث۔ ابن عمر اعلہ النسائی بعبد الملک بن نافع قال لیس بالمشہور و لایحتج بحدیثہ اقول۔ فلم یقل لایکتب وقال فی التقریب مجہول و کذا قالہ ابوحاتم و البیہقی قال الامام البدر بعد نقل کلامہما قلت ذکرہ ابن حبان فی الثقات من التابعین اہ اقول۔ قد روی ھذا الحدیث عنہ العوام عند النسائی و اللیث عند الطحاوی و ابواسحاق الشیبانی عندھما و قرۃ العجلی عند الطحاوی و ابن ابی شیبۃ فارتفعت جہالۃ العین و لم یذکر بجرح قط البتۃ فغایتہ ان کان مستور الاسما وھو من القرون المشہود لہا بالخیر التابعین و المستور مقبول عندنا و الجمہور کما بیناہ فی الھاد الکاف فی حکم الضعاف فالحدیث لاینزل ان شاء اللہ عن درجۃ الحسن۔ حدیث ابی مسعود اعلہ یحییٰ بن یمان۔قال لا یحتج بحدیثہ لسوء حفظہ وکثرۃ خطائہ۔اقول یحییٰ من رجال مسلم و الاربعۃ قال الحافظ صدوق مابدیخطیٔ کثیر و قد تغیراہ وقد تابعہ الیسع بن اسمٰعیل عن زید بن الحباب عن سفین قال ابن الجوزی و الیسع ضعیف۔ قلت قال فی المیزان ضعفہ الدار قطنی اہ وھو کما تری جرح مجرد حدیث ابن عباس من طریق القاسم بن بہرام قال ابن الجوزی تفرد بہ قال ابن حبان لایجوز الاحتجاج بہ بحال اہ۔ قلت فانما منع الاحتجاج وھذا اوھا ھن فیما اعلم۔ حدیث الحارث عن علی اعلہ فجر حہ بعبد الرحمن بن بشر قال مجہول فی الروایۃ و النسب و حدیثہ غیر محفوظ و انما یروی ھذا عن ابن عباس من قولہ اہ و قال الذی لایعرف و الخبر منکر اہ اما الطریق المطول فاوھن واوھے فیہ ابن الفرات کذبہ احمد و ابوبکر بن ابی شیبۃ وقال خ منکر الحدیث ثم مدارہ علی الحارث و فیہ مایجہل حدیث ابن عباس المذکور آخرا اقول ۔ لعل المحفوظ موقوف ھکذا رواہ الحفاظ عن ابن عباس قولہ کما ستسمع انشاء اللہ تعالیٰ نعم ان ثبت الرفع بطریق جید فلک ان تقول زیادۃ ثقۃ فتقبل و یعضدہ مرسل عبداللہ بن شداد المار۔ حدیث زید الشہید لم اقف علی اول سندہ فاللہ تعالیٰ اعلم اما زید عن آبائہ الکرام

فمن اصح الاسانید **حدیث** ابی ہریرۃ **اقول** فیہ مسلم بن خالد شیخ الامام الشافعی وثقہ ابن حبان و ابن معین وقال مرۃ ضعیف وقال ابن عدی حسن الحدیث و قال خ منکر الحدیث و جملۃ القول فیہ کما فی التقریب فقیہ صدوق کثیر الاوہام.

قلت و العامۃ کالبخاری و ابن المدینی وابی حاتم و ابی داؤد و الناجی علی تضعیفہ و مع ذاک فلیس ممن یسقط **حدیث** ابی موسیٰ **اقول** فیہ شریک ولا علیک من شریک الرجل من رجال مسلم و الاربعۃ و البخاری فی التعالیق وقد وثقہ یحییٰ بن معین قال النسائی لیس بہ بأس وقال الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ کان شریک حسن الحدیث اماما فقیہا و محدثا مکثرا لیس فی الاتقان کعماد بن زید الخ و فی تہذیب التہذیب قال العجلی کوفی ثقۃ وکان حسن الحدیث قال عبدالرحمٰن و سألت ابی عن شریک و ابی الاحوص ایہما احب الیک قال شریک وقد کان لہ اغالیط وقال ابن عدی الغالب علی حدیثہ الصحۃ و قال ابن سعد کان ثقۃ مامونا کثیر الحدیث و کان یغلط و قال ابوداؤد ثقۃ یخطی عن الاعمش و قال ابراہیم الحربی کان ثقۃ و قال معویۃ بن صالح سألت احمد بن حنبل عنہ فقال کان عاقلا صدوقا محدثا شدیداً علی اہل الریب و البدع الخ لاسیما و روایتہ ہٰہنا عن ابی اسحٰق وقد قال الامام احمد بن جنبل شریک ابی اسحٰق اثبت من زہیرو اسرائیل و زکریا قال وسمع منہ قدیما و قال یحییٰ بن معین شریک ابی اسحٰق احب الینا من اسرائیل و لا معجز فی السند سوی ہٰذا غیر ان الفضیل بن مرزوق یرویہ عن ابی اسحٰق و فیہ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشربا ولاتشربا مسکرا تابعہ عبداللہ بن رجاء عن اسرائیل عن ابی اسحٰق او عن شریک عنہ علی اختلاف النسخ رواہما الطحاوی و اخرجہ البخاری فی المغازی من طریق سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن ابی موسیٰ وفیہ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مسکر حرام و احضرہ النسائی و اخرج کذالک من طریق طلحہ الایاحی و اخری من جہۃ الشیبانی کلیہما عن ابی بردۃ و اخرج من طریق اسرائیل عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ابی بردۃ وفیہ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشرب ولاتشرب مسکرا و من طریق ابی بکر بن ابی موسیٰ عن ابیہ وفیہ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتشرب مسکرا فانی حرمت کل مسکر وقد علمت ان

لاتنافی بین ہٰذہ و بین روایۃ اشربا و لاتسکرا فان المسکر ہو المسکر بالفعل کما ان القاتل ہو القاتل بالفعل لا من یقدر علیہ و یصح منہ فاذن تتوافق الآثار و لاتتضاد کما سمعت من کلام الامام الطحاوی۔ **حدیث** القیسی **اقول** ہٰذا حدیث حسن رجالہ کلہم ثقات قال فی المیزان اما محمد بن خزیمۃ شیخ الطحاوی فمشہور ثقۃ اہ و نص فی التقریب فی بقیۃ الرجال انہم ثقات غیران قال فی عثمن الموذن من رجال البخاری ثقۃ تغیر فصار تلقّن اہ وقد نص المحقق علی الاطلاق فی باب الشہید من الفتح ان الآخذ من المختلط اذا لم یعلم متی اخذ منہ لم ینزل الحدیث عن الحسن۔ **حدیث** قیس بن حبتر عن ابن عباس **اقول** حدیث حسن صحیح لا مغمز فیہ اصلاً رجالہ کلہم ثقات اجلاء۔ **حدیث** ابن مسعود من اصح الاحادیث واجلہا مروی بسلسلۃ الذہب کما تری وللہ الحمد۔

الثانی الآثار فی الباب عن امیر المومنین قد تواترت و لم تقدر الخصوم علی ردہا فعدلوا الی التاویل و ادعاء الرجوع اما التاویل فاسند النسائی عن ابن المبارک ماتقدم من قولہ من قبل ان یشتد و اسند عن عتبۃ بن فرقد قال کان النبیذ الذی یشربہ عمر بن الخطاب قد خلل۔ **اقول** من نظر الآثار التی اتت عن امیر المومنین کالشمس تیقن ان لامساغ لہٰذین التاویلین فیہا اصلا و ان لم تکن فیہا جلائل تصریحات الاشتداد لکان حسبک مافی المؤطا من قول عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احللتہا واللہ فای مساغ کان لہٰذا لو کان لم یشتد او تخلل و اما ادعاء الرجوع فقال النسائی مما یدل علی صحۃ ہٰذا حدیث السائب فذکر مااسند مالک عن ابن شہاب عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیہم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انہ شراب الطلاء و انا سائل عما شرب فان کان مسکرا جلدتہ فجلدہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحد تامّا اہ ورواہ ایضا الشافعی و عبدالرزاق و ابن وہب و ابن جریر و الطحاوی و البیہقی و تبعہ الزرقانی فی شرح المؤطا فقال تحت حدیث محمود بن لبید المار عن المؤطا کان عمر اجتہد فی ذالک تلک المرۃ ثم رجع عنہ فحد فی شرب الطلاء کما مر اہ **اقول** رحم اللہ اباعبدالرحمٰن کان مذہب امیرالمومنین تحلیل القلیل و الحد فی الکثیر اما سمعت

الی قولہ فی جواب المعتذر انما شربتہ من قربتك انما جلد ناك لسكرك فان جلد فی السكر فاین الدلیل علی حرمة القلیل ولیت شعری متی رجع وقد شربه فی طعنته التی انتقل فیها الی الفرادیس العُلیٰ كما تقدم من حدیث عمرو بن میمون.

الثالث حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما حرمت الخمر بعینها و السكر من كل شراب اخرجه النسائی فقال اخبرنا ابوبكر بن علی اخبرنا القواریری ثنا عبدالوارث قال سمعت ابن شبرمة یذكره عن عبداللہ بن شداد بن الهاد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال حرمت الخمر قلیلها و كثیرها والسكر من كل شراب وهو كما تری سند نظیف نفیس ابوبكر هو احمد بن علی بن سعید ثقة حافظ والقواریری عبیداللہ بن عمر بن میسره ثقة ثبت من رجال الشیخین و عبدالوارث هو ابن سعید بن ذكوان ثقة ثبت من رجال الستة و ابن شبرمة هو عبداللہ ابوشبرمة ثقة فقیه من رجال مسلم و عبداللہ بن شداد ثقة فقیه جلیل من رجال الستة ولد علی عهد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و مثله او انظف واجود ماقدمنا من سند الامام الطحاوی فهد هو ابن سلیمن بن یحیٰی ثقة و ابونعیم هوالفضل بن الدكین ثقة ثبت من رجال الستة من كبار شیوخ خ بینه الحافظ ابوبكر بن ابی خیثمة اذ روی هٰذاالحدیث فی تاریخه فقال حدثنا ابونعیم الفضل بن دكین ثنا مسعر عن ابی عون كما سیأتی و مسعر من لایجهل ثقة ثبت فاضل فقیه من رجال الستة و ابوعون هو محمد بن عبیداللہ الثقفی ثقة من رجال الستة الا ابن ماجة وعبداللہ عبداللہ یذان ابا عبدالرحمٰن حاول ان یخدشه فاتی بوجهین

احدهما ان ابن ابی شبرمة لم یسمعه عن عبداللہ بن شداد اخبرنا ابوبكر بن علی ثنا لسیریج بن یونس ثنا هشیم عن ابن شبرمة قال حدثنی الثقة عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال حرمت الخمر بعینها قلیلها و كثیرها و السكر من كل شراب اه **اقول** الحمد للہ قد علم الثقة اخرج البزار فی مسنده حدثنا محمد بن حرب ثنا ابوسفین الحمیری ثنا هشیم عن ابن شبرمة عن عمارالذهبی عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فذكره قال و قد رواه ابوعون عن عبداللہ بن شداد و رواه عن ابی عون مسعر و الثوری و شریك

لايعلم رواه عن ابن شبرمة عن عمار الذهبی عن ابن شداد عن ابن عباس الا ھشیم ولاعن ھشیم الا ابوسفین و لم یکن ھٰذا الحدیث الا عند محمد بن حرب و کان واسطیا ثقة اھ قلت و ابوسفین الحمیری ھو سعید بن یحیٰی صدوق وسط من رجال البخاری قال الحافظ المنذری فی الترغیب ثقة مشھور اھ و قد قال الذھبی فی المیزان فی بیان مجاھیل الاسم اعنی تعیین من ابھم اسمه عبدالله بن شبرمة عن الثقة فی الخمر جاء مبینا انه عما روالذھبی اھ و عمار ھو ابن معویة ابو معویة الکوفی صدوق من رجال الستة الا البخاری قال الذھبی و ثقه احمد و ابن معین و ابوحاتم و الناس و ما علمت احدا تکلم فیه الا العقیلی فعلق علیه بما سأله ابوبکر بن عیاش اسمعت عن سعید بن جبیر قال لا قال فاذھب اھ. قلت وناھیك توثیق الائمة و انه شیخ شعبة و السفیانین و لاعلیك من دندنة العقیلی فقد اخذ یلین ذاك الجبل الشامخ علی بن المدینی الذی قال فیه البخاری ما استصغرت نفسه الا عنده و قد اورد الامام موسی الکاظم فی الضعفاء فحسبنا الله و لاحول و لا قوة الا بالله و بالجملة ان کان ابن شبرمة یرسله تارة ویبھم اخری ویبین مرة فتبین العدل فکان ماذا ثم اخذ ابوعبدالرحمٰن یلین ھٰذا بھشیم قال وھشیم بن بشیر یدلس و لیس فی حدیثه ذکر السماع من ابن شبرمة اقول ھشیم ثقة ثبت من رجال الستة و قد ثبت سماعه ھٰذا الحدیث عن ابن شبرمة اخرج ابوبکر بن ابی خیثمة قال حدثنا ایوب عن یزید بن ھارون عن قیس ثنا ابی ثنا ھشیم اخبرنی ابن شبرمة عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعینھا قلیلھا و کثیرھا و السکر من کل شراب و قد علمت من کلام البزار ان عامة الحفاظ انما رووه عن ابن شبرمة عن ابن شداد و لم یدخل بینھما رجلا الا ھشیم حیث عنعن ووافق الجماعة حیث نص علی سماع نفسه من ابن شبرمة و سماع ابن شبرمة من ابن شداد صحیح فاذن انما کان الاولیٰ بالطرح کونه بواسطة انه لم یثبت بسند یثبت

و ثانیھا ان خالفه ابوعون اخبرنا محمد بن عبدالله بن الحکم ثنا محمد (یعنی غندرا) ح و اخبرنا الحسین بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن مسعر عن ابی عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ

عنهما قال حرمت الخمر بعینها قلیلها و کثیرها و السکر من کل شراب لم یذکر ابن الحکم قلیلها و کثیرها اخبرنا الحسین بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا ابراهیم بن ابی العباس ثنا شریک عن عباس بن ذریع عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر قلیلها و کثیرها و مااسکر من کل شراب قال ابوعبدالرحمٰن و هذا اولیٰ بالصواب من حدیث ابن شبرمۃ۔ اقول رحم اللہ هولاء المحدثین لو ان قدمنا روایۃ الامام العابد العادل الفاضل شریک الذی کان یخطی کثیرا و قد تغیر و لم یحتج البخاری و لامسلم فی شئ من الاصول و قال یحیٰی بن سعید ضعیف جدا و قال ابن المثنی مارأیت و لا عبدالرحمٰن حدثا عن شریک شیأ و قال عبدالجبار بن محمد قلت لیحیٰی بن سعید زعموا ان شریکا انما خلط بآخرہ قال مازال مخلطا و عن ابن المبارک قال لیس حدیث شریک بشئ و قال الجوز جانی سیئ الحفظ مضطرب الحدیث مائل و قال ابراهیم بن سعید الجوهری اخطاء شریک فی اربعمائۃ حدیث وروی معویۃ بن صالح عن ابی معین صدوق ثقۃ الا انہ اذا خالف فغیرہ احب الینا منہ و قال مرۃ ثقۃ الا انہ یغلط و لا تیتقن و قال الدار قطنی لیس شریک بالقوی فیما ینفرد بہ وقال ابواحمد الحاکم لیس بالمتین و کذالک قلت انت مرۃ یا اباعبدالرحمٰن انہ لیس بالقوی و قال الدزدی کان صدوقا الا انہ سیئ الحفظ کثیر الوهم مضطرب الحدیث کما فی تهذیب التهذیب علی روایۃ ابن شبرمۃ ذاك الامام الشهیر الثقۃ الفقیہ المحتج بہ فی صحیح مسلم وثقہ احمد و ابوحاتم فضل عن حدیث الامام الاجل الثقہ الثبت مسعر لکانوا قاموا باشد الانکار ثم الرجل مدلس قال عبدالحق الاشبیلی کان یدلس و قال ابن القطان کان مشهور بالتدلیس وقد عنعن فمالکم تنقمون عنعنہ هشیم ذاك الجبل الشامخ ثم تعودون تحتجون بعنعۃ شریک و اما شعبۃ فقد تفرد بہ من بین الجماعۃ و نقص علیك الامر فی ذالك روی هذا الحدیث عن ابن عباس سعید بن المسیب و عون بن ابی جحیفۃ و عکرمۃ و عبداللہ بن شداد اما الاولان فروی عنهما الرفع الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کما تقدم و اما عکرمۃ و قال الطبری فی تهذیب الآثار۔ حدثنا محمد بن موسیٰ ثنا عبداللہ بن عیسی ثنا داؤد بن ابی هند عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنهما قال حرم الله الخمر بعينها والسكر من كل شراب و اما ابن شداد فروی عنه ابوعون و عمار الذهبی و ابوشبرمة علی الوجوه التی علمت و عیاش العامری عند ابی بکر بن ابی خیثمة قال حدثنا محمد بن الصباح البزاز اخبرنا شریك عن عیاش العامری عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعینها والسکر من کل شراب و قال و عیاش العامری هو عیاش بن عمر قلت ثقة من رجال مسلم و سلیمن الشیبانی و عنه شعبة عند ابن ابی خیثمة ایضا و بلغه الی ام المومنین میمونة حیث قال حدثنا علی الجعد اخبرنا شعبة عن سلیمان الشیبانی.عن عبدالله بن شداد عن عبدالله بن عباس عن خالته میمونة بنت الحارث رضی الله تعالیٰ عنهم و رواه عن ابی عون الامام الاعظم و سفین الثوری و مسعر بن کدام و عبدالله بن عباس و قد وقعت روایتهم جمیعا فی مسند الامام وشریك و ابوسلمة عند البزار و رواه عن مسعر ابونعیم الفضل بن دکین عند الطحاوی و ابن ابی خیثمه و من طریقه القاسم بن اصبغ فقال حدثنا احمد بن زهیر یعنی ابابکر بن ابی خیثمه ثنا ابونعیم الفضل بن دکین عن مسعر عن ابی عون عن عبدالله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال حرمت الخمر بعینها القلیل منها والکثیر و السکر من کل شراب قال البدر محمود العینی فی البنایة قال ابن حزم صحیح قال و تابعه ابا نعیم جعفر بن عون فرواه عن مسعر کذالك الخ و کذا تابعه قال ابن حزم صحیح خلاد بن یحیی عند ابی نعیم فی الحلیة و سفین الثوری و شعبة و سفین و ابراهیم ابناعیینة رفعه عن مسعر فقال عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کما فی الحلیة و بالجملة هؤلاء اربعة عن ابن عباس منهم ابن شداد و عنه خمسة منهم ابوعون و عنه ستة منهم. مسعر عنه سبعة منهم شعبة لم یذکر احد منهم و المسکر بزیادة المیم الا شعبة قال ابونعیم تفرد به شعبة عن مسعر فقال و المسکر من کل شراب اه فروایة الجماعة هی الا حق بالقبول ان فرض التنافی و این التنافی فان المسکر من کل شراب اوما اسکر من کل شراب یحتمل القدر المسکر من کل شراب احتمالا جلیا واضحا فکیف یقضی بالمحتمل علی المتعین و بالله التوفیق و به ثبت و لله الحمد ان اباعون لم یخالف ابا شبرمة و انما خالف شعبة عن مسعر سائر الجملة من مسعر و عن ابی عون و عن ابن

شداد و عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم و العجب من الامام ابن الھمام کیف تبع النسائی علی ھٰذالکلام و زعم ان لفظ السکر تصحیف و ماالتوفیق الا باللہ الخبیر اللطیف و الحمد للہ رب العٰلمین

الرابع حدیث الطحاوی عن علقمۃ سالت ابن مسعود عن قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السکر قال الشربۃ الاخیرۃ رواہ الدار قطنی فی سننہ عن عمار بن مطر ثنا جریر بن عبدالحمید عن الحجاج عن حماد عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبداللہ فی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مسکر حرام قال ھی الشربۃ التی اسکرتک ثم اسند عن عمار بن مطر ثناشریک عن ابی حمزۃ عن ابراھیم قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مسکر حرام قال ھی الشربۃ التی اسکرتک قال ھٰذا اصح من الاول و لم یسندہ غیر الحجاج و اختلف عنہ و عمار بن مطر ضعیف و حجاج ضعیف و انما ھو من قول ابراھیم النخعی ثم اخرج عن ابن المبارک انہ ذکر لہ حدیث ابن مسعود کل مسکر حرام ھی الشربۃ اسکرتک فقال حدیث باطل اھ و تبعہ المحقق فی الفتح. **اقول** سند الطحاوی حدثنا ابن ابی داؤد ثنا نعیم وغیرہ انا حجاج عن حماد الخ و لیس فیہ عمار کما تریٰ و الحجاج ھو ابن ارطاۃ من رجال مسلم و الاربعۃ وھو وان کان من شیوخ شعبۃ و شعبۃ من قد علم فی شدۃ ورعہ و احتیاطہ وقد کان یقول اکتبوا عن حجاج ابن ارطاۃ و ابن اسحٰق فانھما حافظان وقد اثنی علیہ غیر واحد منھم الثوری و ابوحاتم بید انہ کثیر التدلیس قال الذھبی اکثر مانقم علیہ التدلیس و قال ابوحاتم یدلس عن ضعفاء فالحدیث و ان لم یصح عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما قالہ عبداللہ لکنہ قد صح عن ابراھیم کما قدمنا عن مسند الامام الاعظم عن حماد عنہ فما کان ینبغی لابی عبدالرحمٰن ان یقول لبس کما یقول دعون لانفھم بتحریمھم آخر الشربہ و تحلیلھم ماتقدمھا اماما تعلل بہ قائلا لاخلاف بین العلم ان المسکر بکلیتہ الایحدث علی الشربۃ الآخرۃ دون الاولی و الثانیۃ بعدھا **اقول** ارأیت اذا کان لایسکر المسک و العنبر والزعفران و اشباھھا الا اذابلغ عشر حبات مثلا فاذا تناول رجل حبۃ فھل تناول الحرام فان قلت نعم فقد اعظمت القول و ان قلت لاقلنا فان تناول اخریٰ حتی بلغ تسعا فلاند ان تقول لی

الکل بالحل قلنا فاخبرنا اذا تناول العاشرة فسکر فان قلت الآن ایضا حل فقد اعظمت القول و ان قلت حرم فقد قضیت علی نفسک و لاشک ان السکر انما اتی للمجوع لکن الحرمة انما هی للاکلة الاخیرة دون الاولی و التی تلیها الی تسع و من عرف ان المعلول وهی الحرمة المعلولة بالسکر المعلول بالعشر انما یتحقق عند تحقق الجزء الاخیر من اجزاء العلة عرف المرام و لم تذهب به الاوهام و بهذا التقریر و للّٰه الحمد تبین انزهاق ما لمع به الشوکانی فی نیل الاوطار ناقلا عن الطبری مانصه یقال لهم ای لائمتنا رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم اخبرونا عن الشربة التی یعقبہا السکر اهی التی اسکرت صاحبها دون ماتقدمها ام اسکرت باجتماعها مع ماتقدم و اخذت کل شربة بحظها من الاسکار فان قالو احدث له السکر الشربة الآخرة التی وجد خبل العقل عقبها قیل لهم وهل هٰذه التی احدثت له ذالک الا کبعض ماتقدم من الشربات قبلها فی انها لو انفردت دون ماقبلها کانت غیر مسکرة وحدها و انهاانما اسکرت باجتماعها واجتماع عملها فحدث عن جمیعها السکر اه فان التقریر بحذا فیره جار فی الحبة العاشرة من المسک و نظرائه و الوهم انما نشاء من عدم الفرق بین الجزء الاخیر و بین سائر العلل الناقصة المتقدمة علیه و کذا استبان بحمداللّٰه انخساف مازوق به الشوکانی تحت حدیث کل شراب اسکر فهو حرام بقوله ان الشراب اسم جنس فتقضی ان یرجع التحریم الی الجنس کله کما یقال هٰذا الطعام مشبع الماء مر و یرید به الجنس و کل جزء منه یفعل ذالک الفعل فاللقمة تشبع العصفور و ما هو اکبر منها یشبع ماهو اکبر من العصفور و کذالک جنس الماء یروی الحیوان علی هٰذا الحد فکذالک النبیذ۔ **اقول** نعم وقع التحریم علی الجنس مقیدا بصفة الاسکار فاذا اسکر حرم والا لا و انما انشدک اللّٰه و الانصاف اذا قیل لک انهاک عن کل طعام اشبع هل یفهم منه النهی عن الاکل مطلقا و لو لقمة او لقیمة اصغر ماتکون ما هٰذه الامکابرة الاتری ان الاجماع ماض علی تحریم کل ضار کالسموم والطین وغیر ذالک ثم لم ینطق هذا لحکم الاالی قدر یضرک ایاک لا مایفرو لو ذبابا او نملة وقد اخرج احمد وابوداؤد وعن ام سلمة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها قالت نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم عن کل مسکر ومفتر

و معلوم ان من الادوية ماذا اكثر منه اورث التغتير و التخدير ثم لم يرجع التخدير الاالى ذالك القدر الكثير و لو كان الامر كما زعمت لوجب القول بحرمة المسك و امثاله مطلقا و كل ذالك خلاف الاجماع هٰذا ثم اتفقت المراجعة الى البناية فرأيت الامام البدر محمود ارحمه الله تعالىٰ اتى هٰهنا بكلام حسن نقلا عن الامام تاج الشريعة زاد فيه من النظائر فاجبت ايراده قال روح روحه الحرام هو المسكر و اطلاقه على ماتقدم مجازو على القدح الا خير حقيقة وهو مراد فلا يكون المجاز مراد اوقد قال تاج الشريعة المسكر مايتصل به السكر بمنزلة المتخم من الطعام وهو مايتصل به التخمة فان تناول الطعام بقدر مايغديه حلال و ما يتخم وهو الاكل فوق الشبع حرام ثم المحرم منها هو المتخم و ان كان لايكون ذالك متخما الا باعتبار ماتقدمه من الا كلات و كذالك في الشراب وقد قال ابويوسف رحمه الله ذالك مثل دم في ثوب مادام قليلا فلا باس بالصلاة فيه فاذا اكثر لم يحل و مثل رجل ينفق على نفسه و اهله من كسبه فلا باس بذالك فاذا اسرف في النفقة لم يصلح له ذالك و لاينبغي و كذالك النبيذ لاباس ان يشربه على طعامه و لاخير في السكر منه لانه اسراف و اظهر من ذالك ان الضمان يضاف الي واضع المن الاخير في السفينة وان لم يحصل الغرق بدون ماتقدم من الامناء و هٰذا لانه لا يوجد التلف حكما بما تقدم من الامناء وانما وجد ذالك بفعل فاعل مختار فاضيف الفرق للمن الا خير كذا هنا اضيف السكر الى القدح الاخير الذي يحصل به السكر حقيقة لاماتقدم من الاقداح اه ثم ان البيهقي في المعرفة اراد الرد على حديث الحجاج بوجه آخر فذكر ما رواه ابن المبارك عن الحسن بن عمر و الفقيمي عن فضيل بن عمر و عن ابراهيم قال كانوا يقولون اذا سكر لم يحل له ان يعود فيه ابدا **قلت** و اسنده النسائي من طريق ابن ابي زائدة عن الحسن بن عمر بالسند قال كانوا يرون ان من شرب شرابا فسكر منه لم يصلح ان يعود فيه قال البيهقي فكيف يكون عند ابراهيم قول ابن مسعود هكذا يعني ماروراه الحجاج ثم يخالفه قال فدل على بطلان مارواه الحجاج بن ارطاة اه. **اقول** لاننكر ان حديث الحجاج لايصلح للحجاج لكن في الرد بهذا الوجه خفاء لا يخفى فان القول و ان لم يصلح عن عبدالله قد صح عن ابراهيم فاذا لم

بمعه هٰذا عن قول نفسه فكيف يمنع ان يكون عنده عن عبدالله مثله اما ابوعبدالرحمٰن فجعل هٰذا خلافا عن ابراهيم اذا قال ذكر الاختلاف على ابراهيم فى النبيذ فروى هٰذا ثم قال اخبرنا سويد اخبرناعبدالله عن ابى عوانة عن ابى مسكين قال سالت ابراهيم قلت انا ناخذ دردى الخمر اوى الطلاء فننظفه ثم ننقع فيه الزبيب ثلثا ثم نصفيه ثم ندعه حتى يبلغ فنشربه قال يكره اه فزعم ان فى هٰذين خلاف ماثبت عن ابراهيم من تحليل القليل. اقول و لا متمسك له فى شئ منهما فان معنى الاول على ماترى والله تعالیٰ اعلم ان من استخفه الشيطان فى شراب فلم يصبر على قليله حتى اكثر فاسكر لاينبغى له ان يعود فيه كيلا يستجره العدو اخرى فيكون معناه على وزان قول النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم لايلدغ المومن من جحر مرتين اويكون المعنیٰ لايعود الى ماسكر فقد علمه بالتجربة و ذالك ان من ظن فى شراب انه لايسكره منه ثلث كوس مثلا فشرب فسكر لم يحل له العود الى الثالثة ابدا واما الاثر الآخر فانما الكراهة فيه لاجل دردى الخمر و الطلاء بالاشتراك يطلق على معان بينها العلامة الشرنبلالى فى غنية ذوى الاحكام منها العصير العنبى الذى ذهب اقل من ثلثيه و هو البازق و الذى ذهب نصفه وهو المصنف و الذى ذهب ثلثاه وهو المثلث و الذى ذهب ثلثه وهو البازق قال و سمى بالطلاء كل ما طبخ من عصير العنب مطلقا اه و الكل غير المثلث حرام كثيره و قليله نجس نجاسة غليظة كالخمر عندنا و عند الجمهور خلافا للامام الشافعى والاوزاعى و بعض الظاهرية و المعتزلة و الله تعالیٰ اعلم

الخامس قال النسائى حدثنا عبيدالله بن سعيد عن ابى اسامة قال سمعت ابن المبارك يقول ماوجدت الرخصة فى المسكر عن احد صحيحا الا عن ابراهيم **اقول** رحم الله الامام الجليل و نفعنا ببركاته فى الدنيا و الآخرة بلیٰ قد صح عن اميرالمومنين عمر و قد مر حديث مالك عن داؤد بن الحصين من رجال الستة قال الحافظ ثقة الا فى عكرمة عن واقد بن عمر و ثقة من رجال خ عن محمود بن لبيد صحابى صغير و فيه قول عبادة حللتها و الله و فيه ادعى الزرقانى ان كان عمر اجتهد فى ذالك تلك المرة ثم رجع عنه كما تقدم حديث ابى حنيفة عن ابى اسحٰق السبيعى

ثقة من رجال الستة و لم یکن ابو حنیفة لیذھب الیہ بعد ما اختلط فیاخذ عنه کما نص علیہ المحقق حیث اطلق و ذکرناہ فی منیر العین عن عمرو بن میمون مخضرم مشهور ثقة عابد نزل الکوفة من رجال الستة و به و بما تقدم من روایة ابن ابی شیبة عن ابی الاحوص عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون ابوالاحوص هو سلام بن سلیم ثقة المصیصی من رجال الستة تائید الحدیثان الماران للطحاوی عن عمر و احدهما حدثنا ابوبکرۃ ثنا ابوداؤد ثنا زهیر بن معویة عن ابی اسحٰق عن عمر بن میمون رجالهما جمیعا ثقات اجلاء ابوبکرۃ هو بکار بن قتیبة و ابوداؤد هو الطیالسی ثقة حافظ من رجال مسلم و الاربعة اهل الستة فقد کنی عنه خ فی تفسیر المدثر حیث قال فی سند حدیث مرفوع حدثنی محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مهدی وغیرہ قالا حدثنا حرب بن شداد الخ غیرہ هو ابوداؤد کما بینه ابونعیم فی مستخرجه و زهیر ثقة ثبت من رجال الستة و روح بن الفرج شیخ الطحاوی هو القطان المصری ثقة و ثقة فی تهذیب التهذیب و عمر و بن خالد شیخ روح و تلمیذ زهیر هو الحرانی الخزاعی ثقة من رجال البخاری فبموافقة الامام و متابعة سلام زال ما کان یخشی من سماع زهیر عن ابی اسحٰق اخیر او حدیث ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر اتی باعرابی صحیح علی اصولنا فان الجمهور علی قبول المراسیل و لاسیما مراسیل ابراهیم فقد قال الامام احمد مرسلات سعید بن المسیب اصح المرسلات و مرسلات ابراهیم النخعی لاباس بها ذکرہ فی التدریب و قد اخرج ابن عدی عن یحیٰی بن معین قال مراسیل ابراهیم صحیحة الاحدیث تاجر البحرین وحدیث القهقهة قال فی نصب الرایة اما حدیث القهقهة فقد عرف و اما حدیث تاجر البحرین فرواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه ثنا وکیع ثنا الاعمش عن ابراهیم قال جاء رجل فقال یا رسول الله انی رجل تاجر اختلف الی البحرین فامرہ ان یصلی رکعتین یعنی القصر اہ و کذا حدیث کتاب عمر المروی فی المسند بالسند و حدیث الطحاوی حدثنا فهدثنا عمر بن حفص ثنا ابی ثنا الاعمش ثنی ابراهیم عن همام بن الحارث عن عمر انه کان فی سفر الحدیث عمر بن حفص ثقة من رجال الشیخین و ابوہ حفص بن غیاث ثقة من رجال الستة و ابراهیم هو النخعی و همام النخعی ثقة من رجال الستة و

حدیثه حدثنا فهدثنا عمر بن حفص ثنا ابی عن الاعمش ثنی حبیب بن ابی ثابت عن
نافع عن ابن عمر قال اتی بنبیذ الحدیث رجاله کلهم ثقات حبیب ثقة امام جلیل من
رجال الستة و قد سمع ابن عمرو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهم قاله البخاری۔
ولمت وهو من اقران نافع لیس بین موتهما الا سنة او سنتان فلودلس لامکنه ان
یقول عن ابن عمر لکن اوضح و بین فرحمه الله تعالیٰ و حدیثه حدثنا ابن ابی داؤد ثنا
ابو صالح ثنی اللیث ثنا عقیل عن ابن شهاب اخبرنی معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمٰن
التیمی ان اباه عبدالرحمٰن بن عثمٰن قال صحبت عمر الحدیث ابن ابی داؤد هو
ابراهیم ثقة صح له الطحاوی فی رفع الیدین و عبدالرحمٰن بن عثمٰن صحابی و البقیة
کلهم ثقات مشهورون من رجال البخاری فان الصحیح انه خرج فی الصحیح لعبد
الله بن صالح ابی صالح کاتب اللیث قاله المنذری فی الترغیب و الذهبی فی المیزان
و حدیث النسائی اخبرنا زکریا بن یحیٰی ثنا عبدالاعلیٰ ثنا سفین عن یحیٰی بن سعید
سمع سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف الخ زکریا ثقة حافظ و البقیة ثقات
مشاهیر من رجال الستة و حدیثه اخبرنا محمد بن عبدالاعلیٰ ثنا المعتمر سمعت
منصورا عن ابراهیم عن نباتة عن سوید بن غفلة الخ محمد ثقة نباتة مقبول و البقیة
کلهم ثقات مشهورون من رجال الستة و بالطریق رواه عبدالرزاق عن منصور و
حدیثه اخبرنا سوید اخبرناعبدالله عن هشام عن ابن سیرین ان عبدالله بن یزید
الخطمی قال الخ هم کماتری کلهم ائمة اجلاء ثقات اثبات مشهورون من رجال
الستة غیر سوید بن نصر فمن رجال الترمذی و النسائی ثقة معروف روایة الامام
الجلیل عبدالله بن مبارك وهو المراد بعبدالله وهشام هو الدستوائی و عبدالله بن
یزید صحابی و قدمنا ان الحافظ صححه فی الفتح و حدیثه اخبرنا محمد بن المثنی
ثنا ابن ابی عدی عن داؤد سالت سعید الخ ابن ابی عدی محمد بن ابراهیم و داؤد هو
ابن ابی هندو سعید هو ابن المسیب و السند کله ثقات من رجال الستة الا داؤد
فلمن علا البخاری فهٰذه اکثر من عشرة احادیث صحاح عن امیر المومنین رضی الله
تعالیٰ عنه و کذا صح عن ابن مسعود و عن ابنه عامر ابی عبیدة و عن علقمة و عن
حماد فان ابا حنیفة عن حمادعن ابراهیم عن علقمة عن عبدالله ان لم یفق مالکا عن

نافع عن ابن عمر فلا ينزل عنه و لا عن شئ مما قيل اصح الاسانيد عندنا و عند ک
من نورالله بصيرته بنور الانصاف و عن ابن عباس کما علمت مرتصحيحه عن ا
حزم و کذا عن عتبة بن فرقد السلمی و کذالک صحت الاثار و حسنت فی الطلا
مثلثا او مصنفا او غيره عن انس بن مالک حديثه الاول عن الوليد بن سريع الکوف
صدوق و الثانی عند النسائی قال اخبرنا اسحٰق بن ابراهيم ثنا وکيع ثنا سعد بن اوم
عن انس بن سيرين رجاله کلهم ثقات مشهورون من رجال الستة الاسعد او سعد ا
کان هو العبسی الکوفی کما يظن من رواية وکيع فثقة و ثقه العجلی و يحيٰی
ابوحاتم و ذکره ابنا حبان و شاهين فی الثقات قال الحافظ لم يصب الأزدی فی
تضعيفه و ان کان هو العدوی البصری کما يفهم من تهذيب التهذيب فصدوق
لاينزل حديثه عن درجة الحسن وثقه ابن حبان وغيره و الثالث عند ابن ابی شيبة عن
وکيع بعين هٰذا السند و عن ابن سيرين عند النسائی اخبرنا سويد اخبرنا عبدالله عن
هارون بن ابراهيم عن ابن سيرين قال بعه الخ هٰذا کما ترىٰ سند صحيح هارون ثقة و
عن علی امير المومنين کرم الله تعالىٰ وجهه حديثه عندالنسائی اخبرنا سويد اخبرنا
عبدالله عن جرير عن مغيرة عن الشعبی قال کان علی يرزق الخ رجاله کلهم ثقات
وکلهم ما خلا سويدا من رجال الستة جرير هو ابن عبدالحميد صاحب منصور و
مغيرة هو ابن مقسم کوفيان بنيان و شاهده عند ابن ابی شيبة بسند جيد اما حديث
ضربه الحد من سکر من اداوته فطريق الدار قطنی فيه حسن شريک من قد علمت و
فراس من رجال الستة وثقه احمد و يحيٰی و النسائی قال القطان ماانکرت من حديثه
الا حديث الاستبراء و به يعتضد طريق ابی بکر فيه مجالدتکلم فيه الناس و قال
الحافظ ليس بالقوی و قد خرج له مسلم والاربعة و عن ابی الدرداء و عن امه حديثه
عندالنسائی اخبرنا زکريا بن يحيٰی ثنا عبدالاعلیٰ ثنا حماد بن سلمة عن داؤد عن
سعيد بن المسيب هٰذا سند صحيح نظيف زکريا هوخياط السنة سکن دمشق و
عبدالاعلیٰ هو ابن مسهر ابومسهر الدمشقی و حماد من لايجهل و داؤد هو ابن ابی
هند کلهم ثقات جلة مشاهير و حديثهما عند ابی بکر و السند کما رأيت من اجل
الاسانيد ميمون بن مهران ثقة فقيه و عن ابی موسیٰ الاشعری رواه النسائی بطريق

سوید عن عبداللہ عن هشيم اخبرنا اسماعيل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن
ابی موسیٰ هولاء كلهم من اكابر الائمة الثقات الاثبات كما لايخفى و عن سعيد بن
المسيب بالطريق عن سفين عن يعلى بن عطاء يعلى ثقة من رجال مسلم و قال اخبرنا
احمد بن خالد عن معن ثنا معوية بن صالح عن يحيٰى بن سعيد احمد بغدادی ثقة معن
القزاز و يحيٰى المدنى كلاهما ثقة ثبت من رجال الستة و معوية صدوق من رجال
الخمسة و عن الحسن البصری بالطريق عن بشير بن المهاجر مختلف فيه و ثقه ابن
معين وغيره و قال النسائى ليس به بأس و اخرج له مسلم و الاربعة و قال ابوحاتم
لايحتج به قلت و قول احمد منكر الحديث ربما لايكون للحرج كما بيناه فى غير
هذا الكتاب فاذن حديثه فى عداد الحسن و عن عمر بن عبدالعزيز بالطريق عن
عبدالملك بن طفيل الجزری مقبول و عن ابی عبيدة و عن معاذ بن جبل ۔" فتاوی
رضویہ، ج ۱۰، ص ۸۰۷ تا ۸۳۲ "الفقہ التسجیلی۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

اللہ کا واسطہ دیکر مانگنا باعث لعنت ہے مگر یہ کہ اگر کوئی سائل اللہ کا واسطہ دیکر مانگے تو اسے رد کرنا نہیں چاہئے۔

۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من سأل بوجه الله ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا۔

ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دے کر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دے کر مانگا جائے پھر اس سائل کو نہ دے جب کہ اس نے کوئی بیجا سوال نہ کیا ہو۔ رواه الطبراني في المعجم الكبير عن ابي موسىٰ الاشعري رضي الله تعالىٰ عنه بسند صحيح۔ (کنز العمال، ۶/ ۳۱۵)

۸۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سئل بالله فاعطى كتب له سبعون حسنة۔ جس سے خدا کا واسطہ دے کر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔ رواه البيهقي في شعب الايمان عن ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما بسند صحيح۔

۹۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سألكم بالله فاعطوه و ان شئتم فدعوه۔ یعنی جو تم سے خدا کا واسطہ دے کر مانگے اسے دو اور اگر نہ دینا چاہو تو اس کا بھی اختیار ہے۔ رواه الامام الحكيم الترمذي في النوادر عن معاذ بن جبل رضي الله تعالىٰ عنه۔ (الترغيب و الترهيب ۱/ ۶۰۱، ترهيب السائل ان يسأل الخ)

خدا کا واسطہ دے کر صرف جنت مانگی جائے

۹۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا يسئل بوجه الله الا الجنة۔ اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔ رواه ابوداؤد و الضياء عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه بسند صحيح۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۹۱" (کنز العمال ۶/ ۳۱۶)

ثلث مال کی وصیت کے ثبوت پر ایک حدیث

۹۲۔ قال النبي صلی الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله تصدق عليكم بثلث اموالكم

فی آخر اعمارکم او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے تہائی مال کو تمہاری آخر عمر میں صدقہ فرمایا ہے۔ یعنی آدمی اپنی جائداد سے تہائی مال کی وصیت کسی غیر وارث کے لئے کر سکتا ہے اگر تہائی سے زیادہ مال میں وصیت کرے تو یہ وصیت بے رضائے ورثہ نافذ نہیں ہوگی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۹۴"

تعارف

الشرعية البهية في تحديد الوصية
(وصیت کی تعریف و تعین کا خوشگوار بیان)

یہ رسالہ مسائل وصیت پر مشتمل ہے اور اس کے مندرجات کا ماحصل یہ ہے کہ

اس میں وصیت کی تعریف کی گئی ہے اور نصوص فقہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وصیت صرف ثلث مال میں جاری و نافذ العمل ہوتی ہے، ثلث مال میں وصیت کرنے سے کوئی وارث روک نہیں سکتا لیکن تہائی سے زیادہ مال میں اگر وصیت کرے تو انہیں منع کرنے کا اختیار رہتا ہے۔

نیز اس میں اس کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ وصیت کب نافذ ہوتی ہے اور کب نافذ نہیں ہوتی۔

غرضیکہ اس رسالے میں وصیت سے متعلق نادر و نایاب اور محققانہ ابحاث ہیں اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

الشرعیة البهیة فی تحدید الوصیة

وارث کے لئے وصیت نہیں مگر جب کہ ورثہ اس کو جائز رکھیں تو نافذ ہے حدیث میں ہے۔

۹۳۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا لا وصیة لوارث الا ان یجیزها الورثة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سن لو کسی وارث کے لئے وصیت نہیں ہے مگر یہ کہ ورثہ اس کی اجازت دیدیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۳۸، الشرعیة البهیة"

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد دہم

مومن کی تکلیف دور کرنا تکلیف قیامت سے نجات کا باعث ہے حدیث میں ہے۔

۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه كربته يوم القيمة. (رواہ الشیخان و ابوداؤد عن ابن عمر)

جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے روز قیامت اس کی مصیبت دور فرمائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۷۴" (ابوداؤد ۲/۷۰۶، باب المواخاۃ)

اولاد کے مال کا زیادہ مستحق والد ہے حدیث میں ہے

۹۵۔ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاب احق بمال ولده اذا احتاج اليه بالمعروف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دستور کے مطابق بھلائی کے ساتھ والد اولاد کے مال کا زیادہ مستحق ہے جب کہ والد کو مال کی حاجت ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۸۰"

میراث وعصبہ کے مسائل واحکام پر تین حدیثیں

۹۶۔ روى ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دخل على سعد يعوده فقال يا رسول الله ان لى مالا و لايرثنى الا ابنتى. الحديث. (رواہ البخاری)

حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد کی عیادت کو تشریف لائے سعد نے عرض کی یارسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہیں اور میری دختر کے سوا کوئی وارث نہیں ہے۔ یعنی حضرت سعد نے سارا مال اپنی دختر کو دے دیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا۔ (مولف) (بخاری ۲/۹۹۷، باب میراث البنات)

۹۷۔ روى ان امراة اتت على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت يا رسول الله انى تصدقت على امى بجارية فماتت امى وبقيت الجارية فقال وجب اجرك ارجعت اليك فى الميراث. (رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ و سعید بن منصور فی سننہ)

ایک عورت نے بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی ہبہ کی تھی، میری ماں مرگئی اور لونڈی زندہ ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں ثواب تو مل چکا ہے۔ اب وہ میراث میں تمہاری طرف واپس آگئی ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/ ۷۹)

۹۸۔ ابن جریر نے تہذیب الآثار میں بریدہ بن الخصیب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لک اجرک وردھا علیک المیراث

(یعنی جب ایک عورت نے خدمت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میری ماں کو میں نے ایک لونڈی دی تھی میری ماں مرگئی ہے اب کنیز کا کیا کروں؟ تو) حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں تو ثواب مل چکا اور اب استحقاق میراث نے تمہیں واپس لوٹادی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۴۴"

تہائی سے زیادہ مال میں وصیت جائز نہیں

۹۹۔ لما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی سعد بن ابی وقاص یعودہ قال سعد اما انہ لا یرثنی الا ابنۃ لی افاوصی بجمیع مالی قال لافاوصی بنصفہ قال لا الحدیث الی ان قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الثلث خیر و الثلث کثیر۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص کی عیادت کو تشریف لے گئے سعد نے عرض کی میری بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں حضور نے فرمایا نہیں سعد نے عرض کی تو نصف مال کی وصیت کرتا ہوں فرمایا نہیں، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہتر ہے اور ثلث بہت زیادہ ہے۔

(مولف) (بخاری ۲/ ۹۹۷، باب میراث البنات)

ملاعنہ عورت اپنی اولاد کی وارث ہے

۱۰۰۔ فی حدیث عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورث الملاعنۃ الی جمیع المال عن ولدھا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ملاعنہ عورت کو اس کے لڑکے کے تمام مال کی وارث قرار دیدیا۔ (مولف)

۱۰۱۔ فی حدیث واثلۃ بن الاسقع انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تحرز

المرأة میراث لقیطها و عتیقیها و الابن الذی لوعنت بہ۔
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت اپنے لقیط (اٹھائے ہوئے نو مولود بچہ کہ جس کے ماں باپ کا علم نہیں) کی اور اپنے آزاد کردہ غلام کی اور اپنے ولد حرام کی کل میراث لے لے گی۔ یعنی ان صورتوں میں وہی تنہا وارث ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۴۸"

اصحاب فرائض سے متعلق سات احادیث مبارکہ

۱۰۲۔ امام سفین ثوری کتاب الفرائض و عبدالرزاق مصنف اور سعید بن منصور سنن میں عامر شعبی سے راوی قال کان علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ یرد علی ذی سھم سھمہ الا الزوج و المرأۃ۔
یعنی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ زن و شو کے سوا بقیہ سب اصحاب فرائض پر بقیہ ترکہ رد فرماتے تھے۔ (مولف) (کنزالعمال ۱۱/۳۱)

۱۰۳۔ سعید بن منصور و بیہقی انہیں سے راوی ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی ابن الملاعنۃ ترك اخاہ و امہ لامہ الثلث و لاخیہ السدس و مابقی فھو رد علیھما بحساب ماورثا۔
حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اس ولد الزنا کے بارے میں جس نے ایک بھائی اور ماں کو چھوڑا فرمایا کہ ماں کے لئے ثلث اور بھائی کے لئے سدس ہے اور جو باقی بچا وہ بحساب مذکورہ دونوں پر رد ہوگا۔ (مولف) (کنزالعمال ۱۱/ ۷۸)

۱۰۴۔ امام اجل طحاوی سوید بن غفلہ سے راوی ان رجلا مات و ترك ابنتہ و امرأۃ و مولاۃ قال سوید انی جالس عند علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ اذ جاء تہ مثل ھذہ القصۃ فاعطی ابنتہ النصف و امرأتہ الثمن ثم رد مابقی علی ابنتہ و لم یعط المولی شیأ۔
ایک آدمی ایک بیٹی ایک بیوی اور اپنی معتقہ چھوڑ کر مرا، سوید نے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور بیٹھے تھے کہ ایک ایسا ہی مقدمہ آیا تو حضرت علی نے بیٹی کو نصف اور بیوی کو ثمن دیا پھر جو بچا بیٹی پر رد کردیا اور معتقہ کو کچھ نہیں دیا۔ (مولف)

۱۰۵۔ بیہقی نے اسے مختصرا روایت کیا کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعطی الابنۃ النصف و المرأۃ الثمن و یرد مابقی علی الابنۃ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بیٹی کو نصف اور بیوی کو ثمن دیتے اور جو بچتا بیٹی پر رد فرما دیتے تھے۔ (مولف) (کنزالعمال ۱۱/۳۱)

۱۰۶۔ سعید بن منصور نے امام شعبی سے روایت کی انه قيل له ان ابا عبيدة ورث اختا المال كله فقال الشعبى من هو خير من ابى عبيدة قدفعل ذلك كان عبدالله بن مسعود يفعل ذلك۔

امام شعبی سے کہا گیا کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بہن کو پورے مال کی وارث قرار دیا تو امام شعبی نے کہا کہ ابو عبیدہ سے بہتر بزرگ تھے انہوں نے بھی ایسا کیا ہے، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف)

۱۰۷۔ سنن بیہقی میں ہے عن جرير عن المغيرة عن اصحابه فى قول زيد بن ثابت و على بن ابى طالب و عبدالله بن مسعود رضى الله تعالٰى عنهم اذا ترك المتوفى اباه و لم يترك احد اغيره فله المال۔

زید بن ثابت اور علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم کے قول میں ہے کہ جب متوفی باپ چھوڑے اور باپ کے سوا کوئی نہ ہو تو کل مال باپ ہی کا ہے۔ (مولف)

(کنزالعمال ۱۱/۴۰)

۱۰۸۔ عبدالرزاق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی انه قضى فى ام واخ من ام لاخيه السدس و ما بقى لامه۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ماں اور اخیافی بھائی کے لئے فیصلہ کیا کہ بھائی کے لئے سدس اور باقی ماں کے لئے ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۲۴۸" (کنزالعمال ۱۱/۳۸)

تعارف

المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع

(عصبہ کی چوتھی قسم کا بیان)

۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ کو آٹھ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا حاصل یہ کہ عصبہ کی چوتھی قسم کا ماخذ کیا ہے؟

اور عصبات نسبی کا غیر موجود ہونا ممکن ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عصبہ کی قسم چہارم کا ماخذ کلام اللہ بھی ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی، پھر بطور شواہد چند آیات واحادیث پیش کی گئی ہیں۔

عصبہ کی چاروں قسمیں یہ ہیں۔

فروع میت　　اصول میت　　میت کے باپ کے فروع　　میت کے دادا کے فروع

اس کے بعد فرمایا کہ

عصبات نسبی کا غیر موجود ہونا ہرگز نا ممکن نہیں بلکہ بارہا واقع ہوا اور خود زمانہ رسالت میں ہوا اور اب واقع ہے اور عادۃً واقع ہوتا رہے گا، پھر اس کی چند مثالیں تحریر کی ہیں کہ جن میں عصبہ کا موجود و متصور ہونا ممکن ہے۔

۱۔ مجوس و ہنود اور نصاریٰ و یہود وغیرہم کفار میں سے اگر ایک شخص مسلمان ہوا اور اس کے باقی رشتہ دار اپنے کفر پر ہیں تو ان میں اس کا عصبۂ نسبی کوئی نہیں۔

۲۔ ایک کافرہ حاملہ مسلمان ہوئی اور ایام اسلام میں بچہ پیدا ہوا یا اس کے چھوٹے بچے جو زمانہ کفر ہی میں پیدا ہوئے تھے تو ان بچوں کا کوئی قریب نسبی عصبہ نہیں کہ بچے ماں کے تابع ہو کر مسلمان قرار پائے۔

۳۔ ولد الزنا کا کوئی عصبہ نسبی نہیں۔

۴۔ زن و شو اگر لعان کریں تو بچہ بے عصبہ نسبی رہ جائے گا۔

۵۔ ایک بچہ سڑک پر پڑا ہوا ملا اس کی پرورش کی گئی تو اس کا عصبہ نسبی کوئی نہیں۔

پھر آخر میں فرماتے ہیں کہ
اس کے علاوہ اور دیگر صورتیں بھی ممکن ہیں اور ان میں بعض صورتیں علم حاصل ہونے کی ہیں
جیسے ولد زنا کا لعان، اور بعض صورتیں عدم علم کی جیسے تجدید اور مقصود اس سے بھی حاصل کرنا ہے
بے علم کا ممکن ہے اور اس گفتگو زمانے میں تنقیح مسائل کے لئے جو صورتیں بھی ہو سکتی ہیں
پیش کی گئی ہیں وہ کل مفید ہیں۔

احادیث

المقصد النافع فی عصوبة الصنف الرابع

میراث وولایت اور عصبات واولی الارحام سے متعلق چند احادیث کریمہ

۱۰۹۔ عبد بن حمید وابن جریر اپنی تفسیر میں قتادہ سے راوی ان ابا بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال فی خطبة الا ان الاية التی ختم بها سورة الانفال انزلها فی اولی الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله ماجرت به الرحم من العصبة هذا مختصر

بے شک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ سن لو بے شک وہ آیہ کریمہ کہ جس پر ختم ہوئی سورۂ انفال اسے اللہ نے ذوی الارحام کے بارے میں نازل فرمایا ہے ان میں بعض اولی ہیں بعض سے اللہ کی کتاب میں۔ (مولف)

۱۱۰۔ احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر

اہل فرائض کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ قریب تر مرد کے لئے ہے۔ (مولف)

(بخاری ۲/۹۹۷ باب میراث الولد من ابیه وامه)

۱۱۱۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من الا وانا اولیٰ به فی الدنیا والاخرة فاقرؤا ان شئتم النبی اولیٰ بالمومنین من انفسهم فایما مومن مات وترك مالا فلورثته عصبته من کانوا ومن ترك دینا اوضیاعا فلیاتنی فانا مولاه والحدیث عند الشیخین و احمد والنسائی وابن ماجه وغیرهم عنه بنحوه

کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اس کا والی نہ ہوں تمہارے جی میں آئے تو یہ آیہ کریمہ پڑھو کہ نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا انکی جانوں سے تو جو مسلمان مرے اور ترکہ چھوڑے تو وہ اس کے ورثہ اور عصبہ میں جو بھی ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین یا بیکس بے زر

وارث چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا مولیٰ میں ہوں۔ (مولف) مسلم ۲/ ۳۶ کتاب الفرائض)

۱۱۲۔ احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ بیہقی بسند صحیح بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما احترز (احرز) الولد اوالوالد فھو لعصبة من کان.

جو مال لڑکا یا باپ چھوڑے وہ عصبہ کے لئے ہے خواہ کوئی ہو۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۴۰۴

باب فی الولاء)

۱۱۳۔ عبدالرزاق اپنی مصنف میں ابراہیم نخعی سے راوی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث موروث.

اسلام میں نسب جہاں جاکر ملے موجب وراثت ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۱۱/ ۲۳)

۱۱۴۔ سنن بیہقی میں ہے عن جریر عن المغیرة عن اصحابه قال کان علی رضی الله تعالیٰ عنه اصحابه اذا لم یجدوا ذاسهم اعطوا القرابة وما قرب اوبعد اذا کان رحما فله المال اذا لم یوجد غیره.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اصحاب کو فرمایا کرتے تھے کہ جب ذی سہم نہ ملے تو رشتہ دار پاس کا ہو یا دور کا سب مال اسی کا ہے جب کہ کوئی اور نہ ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۱ المقصد النافع"

۱۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایرث المسلم الکافر ولاالکافر المسلم. رواه الشیخان عن اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما۔

مسلمان کافر کا وارث نہیں اور نہ کافر مسلمان کا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۳۸۲ المقصد النافع" (بخاری ۲/ ۱۰۰۱ باب لایرث المسلم الکافر الخ)

۱۱۶۔ عبدالرزاق اپنی مصنف میں اور ابن جریر و بیہقی ضحاک بن قیس سے راوی انه کان طاعون بالشام فکانت القبیلة تموت باسرها حتیٰ ترثها القبیلة الاخریٰ. الحدیث

یعنی زمانہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ملک شام میں طاعون واقع ہوتا کہ سارا قبیلہ مرجاتا یہاں تک کہ دوسرا قبیلہ اس کا وارث ہوتا "فتاوی رضویہ ج ۱۰، ص ۳۸۵ المقصد النافع" (کنز العمال ۱۱/ ۷)

۱۱۷۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مر ...

مولی النبی (للنبی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مات وترک شیئاً و لم یدع ولدا ولا حمیما فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطوا میراثہ من اہل قریتہ

(ابوداؤد ۲/ ۴۰۲ باب فی میراث ذوی الارحام)

۱۱۸۔ مسند الفردوس میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان وردان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقع من عذق نخلۃ فمات فاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمیراثہ فقال انظروا لہ ذا قرابۃ قالوا مالہ ذو قرابۃ قال فانظروا ھم شھریا لہ فاعطوہ میراثہ یعنی بلدیا لہ.

ان دونوں کا حاصل یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک غلام آزاد شدہ نے انتقال فرمایا ان کے نہ اولاد تھی نہ کوئی قرابت دار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ترکہ ان کے ایک ہم وطن کو عطا فرمادیا۔ علماء فرماتے ہیں یہ عطا فرمانا بطور تصدق تھا نہ بطور توریث اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذریعہ ولائے عتاقہ وارث نہ ہوئے کہ انبیاء کرام نہ کسی کے وارث ہوں نہ کوئی ان کا وارث ہو، علیہم الصلوۃ والسلام۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۸۳ المقصد النافع"۔

علم فرائض کو حدیث میں نصف علم کہا گیا ہے کہ اور یہی علم سب سے پہلے امت سے اٹھالیا جائے گا

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا الفرائض وعلموہ (ھا) الناس فانہ نصف العلم وھو ینسی وھو اول علم (شی) ینزع من امتی

فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کہ وہ نصف علم ہے اور وہ بھولا جاتا ہے اور پہلا علم ہے جو میری امت سے نکل جائے گا۔ رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۸۷ المقصد النافع" (ابن ماجہ ۱/ ۱۹۹ باب الحث علی تعلیم الفرائض)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دہم

وارث کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے وارث کے لئے وصیت نافذ نہیں ہوگی

۱۲۰۔ حدیث میں ہے ان اللہ اعطی کل ذی حقہ الا لاوصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ

بے شک اللہ تعالٰی نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمایا سن لو ورثہ کی مرضی کی بغیر کسی وارث کے لئے وصیت نہیں۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۱۰، ص ۴۳۸" (ابو داؤد ۲/ ۳۹۶ باب ماجا فی الوصیۃ للوارث)

کسی بھی کام میں غور و فکر کرنے اور عجلت نہ کرنے کی حدیث میں تاکید آئی ہے

۱۲۱۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں من استعجل اخطاء جو جلدی کرتا ہے خطا میں پڑتا ہے (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۱۰، ص ۴۵۷"

میراث و عصبہ کے متعلق تین حدیثیں

۱۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں العمریٰ میراث اھلھا رواہ مسلم عن جابر

عمریٰ اس کے مالک کی میراث ہے۔ عمریٰ وہ مکان یا زمین جس کو زندگی بھر کے لئے دے دیا جائے۔ (مولف) (مسلم ۲/ ۳۸ باب العمریٰ)

۱۲۳۔ دوسری روایت میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم العمریٰ لمن وھبت لہ عمریٰ اس کے لئے ہے جس کو ہبہ کیا جائے (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۱۰، ص ۴۸۱" (مسلم ۲/ ۳۸ باب العمریٰ)

۱۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا الاخوات من البنات عصبۃ یعنی بہنوں کو بیٹیوں کے ہمراہ عصبہ بنالو۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۱۰، ص ۴۹۱"

تعارف

فتاوی رضویہ جلدیازدہم

مسائل کلامیہ وفقہیہ کے جزئیات وفوائد کا عظیم ذخیرہ "فتاوی رضویہ جلدیازدہم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مختلف الانواع معلومات وتحقیقات کی نادر روزگار مثال ونظیر ہے۔

اس جلد میں کسی متعینہ ابواب وفصول پر مستقل طور سے بحث تو نہیں کی گئی ہے البتہ مسائل عقائد وکلام اور دیگر مختلف ومتفرقات وغیر مستقل عناوین ومباحث پر جس انداز حکیمانہ سے معلومات افزا بحث کی گئی ہے وہ امام احمد رضا کے دانش وبینش اور ان کی فکرو آگہی کا ثبوت مسلسل اور نقش دوام ہے۔

ان میں سے کچھ مسائل ومباحث یہ ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل ومناقب، علم غیب، سرکار کے آباء کرام کا اسلام، مسئلہ حاضروناظر، امتناع نظیر، فضائل عیسٰی علیہ السلام، فضائل صدیق وفاروق، فضائل سادات واہل بیت اطہار، نسب، فضائل صحابہ، بارہ خلفاء کا بیان، حیات انبیاء، فضائل غوث اعظم، فضیلت امام اعظم ابوحنیفہ، تعظیم صحابہ، مشاجرات صحابہ میں کلام نہ کرنا، عقائد، ایمان، کفر، اللہ تعالٰی کا کسی مکان میں نہ ہونے کی بحث، فضیلت حسنین کریمین، فضیلت مومن، نماز، قرأت، حج، طواف، احوال ارواح، احوال قیامت، احوال جنت و دوزخ، احوال قبر، حشرونشر، مسئلہ شفاعت، خروج دجال، تصرفات اولیاء، استمداد بالغیر، ایصال ثواب، زیارت قبور، میلاد وقیام، انگوٹھے چومنا، فضائل درود، احوال شیاطین وجن، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، تقلید ائمہ، اختلاف ائمہ کی بحث، حلت وحرمت، ردبدمذہباں، تاریخ وہابیہ، خیانت وبدعہدی، تاریخ وسیر، گیارہویں شریف کا جواز، اعراس اولیاء کا ثبوت، سماع موتی، مسئلہ تعزیہ، تقدیر وتدبیر، منطق جدید، عقول عشرہ، وغیرہ۔

اس کے علاوہ سینکڑوں مسائل ایسے ہیں جنہیں کسی عنوان سے منسوب ومقید کرنا ذرا دشوار مشکل ہے۔

مذکورہ مضامین و مباحث پر مشتمل پیش نظر جلد میں ۱۸۵ مسائل علمیہ کی تحقیقات بالغہ ہیں۔ اور اس جلد میں تحقیقی و علمی اور نہایت وقیع و گرانقدر ۹ مستقل رسائل شامل ہیں۔

ان میں سے آٹھ رسائل سے احادیث کا استخراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف و تذکرہ ان کے اصلی مقام پر قلم بند کیا جائے گا۔

اور جس رسالہ سے کوئی حدیث نہیں لی گئی ہے وہ یہ ہے۔

السھم الشہابی علی خداع الوھابی۔ (وہابی کے فریب کا پردہ فاش)

اس رسالہ میں ایک غیر مقلد مصنف کی کتاب کے کچھ اقتباسات کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ اس نے یہ لکھا ہے کہ

حنفی اور غیر مقلد کا اختلاف صرف فروعات میں ہے ورنہ اصول دین میں دونوں متفق و متحد ہیں وغیر ذلک من الھفوات،

امام احمد رضا بریلوی نے اس منصفانہ رسالہ میں دلائل و براہین سے یہ ثابت کیا ہے کہ احناف کا غیر مقلدین سے اختلاف فروعی نہیں بلکہ بکثرت اصول دین و عقائد میں دونوں کا اختلاف شدید ہے، وہ مصنف غیر مقلد ہے حنفیہ کا بد خواہ اور مکار ہے، لادین ہے گمراہ و گمراہ گر ہے۔

پھر امام احمد رضا نے اسی کی بعض کتاب سے ۵۰ مسائل میں غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اور تاکید فرمائی ہے کہ ایسی کتاب کا بچے یا جوان کسی کو پڑھنا پڑھانا یا پڑھنے کی ترغیب دینا ناجائز و حرام اور گناہ پر معاونت ہے"

اور یہ رسالہ ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

اور مسائل مختلفہ و متفرقہ پر مملوو مشتمل یہ جلد جہازی سائز کے ۳۴۳ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۸۱ احادیثیں حوالہ قرطاس و قلم ہیں۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد یازدہم

عبادت و تقویٰ کے لئے علم ضروری ہے

۱۔ حدیث شریف میں ہے المتعبد بغیر فقه کالحمار فی الطاحون۔
بے علم کے عابد بننے والا ایسا ہے جیسے چکی میں گدھا کہ محنت کرے اور اسے کچھ حاصل نہیں۔ رواه ابونعیم فی الحلیة عن واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۲" (کنز العمال ۱۰/ ۸۰)

اولاد فاطمہ پر تنقید سے چشم پوشی کرنی چاہئے کہ اہل بیت کا کوئی فعل ناپسندیدہ تو ہو سکتا ہے مگر ذات ناپسندیدہ نہیں حدیث میں ہے۔

۲۔ اخرج ابوسعید فی شرف النبوة انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال یا فاطمة ان الله یغضب و یرضی لرضاك فمن اذی احد امن ولدها فقد تعرض لهذا الخطر العظیم لانه اغضبها ومن احبهم فقد تعرض لرضاها۔
امام ابوسعید نے کتاب شرف النبوۃ میں یہ روایت نقل کی، اے فاطمہ تیری ناراضی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا سے خدا راضی ہوتا ہے تو جو ان کی اولاد میں سے کسی کو اذیت دے تو اس نے بڑی خطرناک بات مول لی کیونکہ ان کی اذیت حضرت فاطمہ کو ضرور دکھ پہنچائے گی، اور جس نے ان سے محبت کی تو جناب زہرا کی رضامندی کا حقدار ہوا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۷" (کنز العمال ۱۳/ ۹۶)

بلاشبہ ہر ولی کعبہ معظمہ سے افضل ہے

۳۔ سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کعبہ معظمہ کا طواف کرتے اور فرماتے ما اطیبك و اطیب ریحك ما اعظمك و ما اعظم حرمتك و الّذی نفس محمد بیده لحرمة المؤمن اعظم عندالله حرمة منك۔

اے کعبہ تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے، تو کیسا عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی بڑی ہے قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جان ہے بیشک اللہ تعالٰی کے نزدیک مسلمان کی حرمت تیری حرمت سے بہت زیادہ ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۰" (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۰، باب حرمۃ دم المومن و مالہ)

مذہب حنبلی اسلام کا ربع ہے

۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا جعلتك ربع الاسلام۔

ہم نے تمہیں اسلام کا چہارم کیا۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۳"

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ جلیل القدر صحابۂ کرام سے ہیں ان کے فضائل و مناقب پر چند حدیثیں۔

۵۔ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اسلم الناس وآمن عمرو بن العاص۔

بہت لوگ وہ ہیں کہ اسلام لائے مگر عمرو بن عاص ان میں ہیں جو ایمان لائے۔ رواہ الترمذی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (ترمذی ۲/ ۲۲۴، مناقب عمرو بن العاص)

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرو بن العاص من صالح قریش۔

عمرو بن عاص صالحین قریش سے ہیں۔ رواہ الامام احمد فی مسندہ عن سیدنا طلحۃ بن عبیداللہ احد العشرۃ المبشرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ (مسند احمد ۱/ ۱۶۰)

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں نعم اھل البیت عبداللہ و ابو عبداللہ و ام عبداللہ۔

بہت اچھے گھر والے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عبداللہ کا باپ اور اس کی ماں۔ رواہ البغوی و ابو یعلی عن طلحۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ واخرجہ ابن سعد فی الطبقات بسند عن ابن ابی ملیکۃ و زاد یعنی عبداللہ بن عمرو بن العاص۔ (کنز العمال ۱۴/ ۳۰۰)

۸۔ ایک بار اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف سا پیدا ہوا کہ متفرق ہو گئے سالم مولی ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص دونوں صاحب رضی اللہ تعالٰی عنہما تلوار لے کر مسجد شریف میں حاضر رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا الا یکون فزعکم الی

اللہ و رسولہ الا فعلتم کما فعل هذان الرجلان المومنان۔

کیوں نہ ہوا کہ تم خوف میں اللہ و رسول کی طرف التجا لاتے تم نے ایسا کیوں نہ کیا جیسا ان دونوں ایمان والے مردوں نے کیا۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۰"

اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا منع ہے

۹۔ حدیث میں ہے من اعطی الدنیة من نفسه طائعا غیر مکره فلیس منا۔

جو بغیر اکراہ کے بخوشی کسی کو اپنی طرف سے رزیل چیز دے بطور عطیہ وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۳۷"

انسانی دانائی و سمجھ کے مدارج و مراتب مختلف ہیں

۱۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب سامع اوعیٰ من مبلغ۔

بہت سے سننے والے (حدیث کے) پہنچانے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (مولف)

۱۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رب حامل فقه الی من هو افقه منه۔

بہت سے حاملان فقہ یعنی دینی معلومات رکھنے والے ایسے ہوتے ہیں کہ اپنی معلومات اپنے سے زیادہ دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے کو پہنچاتے ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۴۴"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۲۱ بباب من بلغ علما)

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سب حیات حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء احیاء یصلون فی قبورهم۔

انبیاء سب زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۴۵"۔ (شرح الصدور، ص ۱۶۹)

امور مباحہ و شرعیہ کے لئے سفر کرنا جائز و درست ہے اس حدیث میں اگرچہ صرف تین مقامات کا بیان ہے مگر دوسرے مقام پر سفر کر کے جانے کی ممانعت نہیں ہے

۱۳۔ حدیث لاتشدوا الرحال الا الی ثلثة مساجد۔

یعنی کسی مسجد کی زیارت کے لئے کجاوے نہ کسو یعنی سفر اختیار نہ کرو بجز تین مساجد، مسجد حرام و مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۳" (نسائی ۱/ ۱۱۳، ماتشد الرحال الیه من المساجد)

بارہ خلفاء بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے ان کا زمانہ اچھا ہوگا ان کے والی ملک ہونے پر اجماع امت ہوگا وہ سب دین حق پر عمل کریں گے

۱۴۔ صحیح مسلم میں ہے لایزال امر الناس ماضیا ماولھم اثنی عشر رجلا کلھم من قریش۔

لوگوں کی امارت کا معاملہ برابر جاری رہے گا ان کے والی بارہ مرد ہوں گے جو سب کے سب قریش قبیلہ کے ہوں گے۔ (مولف) (مسلم ۲/۱۱۹، کتاب الامارۃ)

۱۵۔ مسند امام احمد و بزار و صحیح مستدرک میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن ہے انه سئل کم یملك هذه الامة من خلیفة فقال سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اثنا عشر کعدة نقباء بنی اسرائیل۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ اس امت کے خلفاء کتنے ہوں گے فرمایا کہ ہم نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تھا (ارشاد فرمایا تھا کہ) بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے مثل بارہ ہوں گے۔ (مولف) (مسند احمد ۱/۶۵)

۱۶۔ صحیح مسلم میں ہے لایزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفة کلھم من قریش۔

دین اسلام بارہ خلیفہ ہونے تک برابر معزز رہے گا وہ خلفاء سب قبیلہ قریش سے ہوں گے۔ (مولف) (مسلم ۲/۱۱۹، کتاب الامارۃ)

۱۷۔ بزار و طبرانی ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لایزال امر امتی صالحا۔

میری امت کی امارت ہمیشہ صلاح والی رہے گی۔ (مولف)

۱۸۔ سنن ابی داؤد میں ہے لایزال هذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلھم تجتمع علیه الامة۔

یہ دین برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک پر پوری امت کا اتفاق رہے گا۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/۵۸۸، اول کتاب المہدی)

بارہ خلفاء میں سے دو اہل بیت سے ہوں گے

۱۹۔ استاذ امام بخاری و مسلم مسدد کی مسند کبیر میں ابوالجلد سے ہے انه لاتھلك هذه الامة حتی یکون منها اثنا عشر خلیفة کلھم یعمل بالھدی و دین الحق منھم رجلان من اهل بیت محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

یہ امت ہلاک نہیں ہوگی یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفاء ہوں گے سب کے سب ہدایت اور دین حق پر عمل کریں گے ان میں سے دو آدمی اہل بیت کرام سے ہوں گے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۸۵"

درود پاک پڑھنے کے فوائد

۲۰۔ حدیث میں ہے کہ من صلی علی واحدا صلی اللہ علیہ عشرا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۶۷" (الترغیب و الترھیب ۲/ ۴۹۳ الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ الخ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک دافع البلاء اور حاجت روا ہیں اس کے ثبوت میں تین حدیث

۲۱۔ بیہقی دلائل النبوۃ اور ابو سعد شرف المصطفیٰ میں راوی خفاف بن نضلہ نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی حتی وردت الی المدینۃ جاھدا کی اراك فتفرج الکربات۔

میں کوشش کرتا ہوا مدینہ میں حاضر ہوا کہ زیارت اقدس سے مشرف ہوں تو حضور میری سب مشکلیں کھول دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی عرض پسند کی اور تعریف فرمائی۔

۲۲۔ منح المدح امام ابن سید الناس میں ہے حرب بن ریطہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی

لقد بعث اللہ النبی محمدا
بحق و برھان الھد یکشف الکربا

خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حق اور قطعی دلیل ہدایت کے ساتھ ایسا بھیجا کہ حضور دفع بلا فرماتے ہیں۔

۲۳۔ عمر بن شبہ بطریق عامر شعبی راوی اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔

انت الرسول الذی یرجی فواضلہ
عند القحوط اذا ما اخطأ المطر

یارسول اللہ حضور وہ رسول ہیں جن کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ خطا کرے

حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو دافع البلاء فرمایا۔

۲۴۔ ابن شاذان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے پر فرمایا

یا حمزۃ یا کاشف الکربات یا ذاب عن وجہ رسول اللہ

اے حمزہ اے دفع بلا اے حمزہ اے چہرۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دشمنوں کے دفع کرنے والے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۹۱"

تعظیم وتکریم کے لئے قیام کے جواز پر تین حدیثیں

۲۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکریم حضرت بتول زہرا کے لئے قیام فرماتے اور حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تعظیم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے قیام کرتیں۔

۲۶۔ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کرام کو ان کے لئے قیام کا حکم فرمایا۔ (بخاری ۲/۵۹۱، باب مرجع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الاحزاب الخ)

۲۷۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس انور سے اٹھتے فمنا قیاما حتی نراہ دخل بعض بیوت ازواجہ

ہم سب کھڑے ہو جاتے اور کھڑے رہتے جب تک کہ حضور حجرات شریفہ میں سے کسی میں تشریف نہ لے جاتے۔ (بعض حدیث میں قیام کی ممانعت وارد ہوئی ہے تو وہ ممانعت قیام اعاجم سے ہے کہ ان کا بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوتا اور درباری تصویر بنے ہوئے سامنے کھڑے رہتے لہذا ایسے ہی قیام کی ممانعت ہے نہ کہ مطلق قیام کی نفی مراد۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۲"۔

حسن وحسین جوانان جنت کے سردار ہیں

۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرداری حضرات سبطین کریمین کو حفظ تعمیم کے لئے جوانان اہل جنت سے خاص فرمایا الحسن و الحسین سید اشباب اهل الجنة۔ کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شامل نہ ہوا اور متعدد صحیح حدیثوں میں اسی کے تتمہ میں فرمایا ابوھما خیر منھما۔

حسن وحسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے افضل ہے۔ رواہ ابن ماجۃ و الحاکم عن ابن عمر و الطبرانی فی الکبیر عن قرۃ بن ایاس بسند حسن و عن مالک بن الحویرث و الحاکم و صححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاویٰ

رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۴" (ترمذی ۲/ ۲۱۷، مناقب ابی محمد الحسن و الحسین)

حضرت امیر معویہ کیلئے حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی

۲۹۔ حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجلہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے ہیں۔ صحیح ترمذی شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی

اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا و اھدی بہ۔

الٰہی اسے راہ نما راہ یاب کر اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دے۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۵" (ترمذی ۲/ ۲۲۴، مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

صحابہ پر طعن و تشنیع یا ان کے آپسی مشاجرات پر تنقید وانگشت نمائی جائز نہیں

۳۰۔ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن عساکر کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **تکون لاصحابی زلۃ یغفرھا اللہ لھم لسابقتھم معی ثم یأتی قوم بعدھم یکبھم اللہ علی مناخرھم فی النار۔**

میرے اصحاب سے لغزش ہوگی جسے اللہ عزوجل معاف فرمائے گا اس سابقہ کے سبب جو ان کو میری بارگاہ میں ہے پھر ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ انہیں اللہ تعالیٰ ان کے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کرے گا۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۶" (کنز العمال ۱۲/ ۷۵۱)

زیارت قبور سنت ہے

۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الا فزوروھا فانھا تزھدکم فی الدنیا و تذکرکم فی الآخرۃ۔**

سن لو قبور کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں دنیا میں بے رغبت کرے گی اور آخرت یاد دلائے گی۔

" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۹۷" (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۳، باب ماجاء فی زیارۃ القبور)

صحابہ پر طعن جائز نہیں

۳۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا ذکر اصحابی فامسکوا۔**

جب میرے صحابہ کا ذکر آئے تو زبان روکو۔۔ (مشاجرات صحابہ میں مداخلت حرام ہے چہ جائیکہ ان کے آپسی معاملات کے باعث ان پر طعن و تشنیع۔ مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۳" (کنز العمال ۱/ ۱۵۹)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت وسیادت پر ایک حدیث

۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا: ان ابنی

هذا سید لعل الله ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین۔
بیشک میرا یہ بیٹا سید ہے، میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔ (امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سپرد فرمائی اور اس سے صلح و بندش جنگ مقصود تھی اور یہ صلح و تفویض خلافت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے بموجب اللہ و رسول کی پسند سے ہوئی۔ مؤلف) (بخاری ۱/ ۵۳۰، مناقب الحسن و الحسین)

عوام مومنین بعض ملائکہ سے عند اللہ محبوب ہیں

۳۴۔ حدیث میں ہے رب العزت جل وعلا فرماتا ہے عبدی المومن احب الی من بعض ملائکتی۔
میرا مسلمان بندہ مجھے میرے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۵" (کنز العمال ۱/ ۱۲۹)

ذکر الٰہی کے وقت بندہ رب کا جلیس و ہم نشیں ہوتا ہے

۳۵۔ حدیث قدسی میں ہے رب عزوجل فرماتا ہے انا جلیس من ذکرنی۔
میں اپنے یاد کرنے والوں کا ہمنشیں ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۱۸"۔ (کنز العمال ۱/ ۳۸۷)

امت کے نیک اعمال سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من فرح بنا فرحنا به۔
جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۲۸"

کوا کھانا حرام ہے

۳۷۔ سنن ابن ماجہ شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ فرمایا من یاکل الغراب وقد سماہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاسقا واللہ ماھو من الطیبات۔
کوا کون کھائے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ان کا نام فاسق رکھا ہے خدا کی قسم وہ پاک چیزوں سے نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۱" (ابن ماجہ ۲/ ۲۴۱، باب الغراب)

انسانی کمال یہ ہے کہ وہ صفت تقوی سے متصف ہو

۳۸۔ حدیث میں ہے لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی اتقی

قلب رجل و احدمنکم۔

یعنی کاش تم میں کا سب سے اگلا شخص اور سب سے پچھلا اور سب انسان و جنات، بڑے سے بڑے متقی قلب والے شخص کی صفت پر ہو جاتے۔ (مولف) (کنز العمال ۲۰/ ۳۴۴)

جنت و دوزخ کے مکالمے پر ایک حدیث

۳۹۔ حدیث میں ہے تحاجت الجنة والنار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین وقالت الجنة فما لی لایدخلنی الاضعفاء الناس. الحدیث۔

جنت و دوزخ نے حجت کی تو دوزخ نے کہا کہ میں نے تکبر و جبر کرنے والے کو روند دیا، اور جنت نے کہا کہ اس لئے مجھ میں کمزور لوگ ہی داخل ہوں گے۔ یعنی عاجزی وانکساری کرنے والے مسلمان۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۰" (مسلم ۲/ ۳۸۲، باب جھنم)

روز قیامت شان محبوبی کا اظہار ہوگا کہ تمام مخلوق خدا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف رجوع کرے گی

۴۰۔ حدیث صحیح مسلم ہے یرغب الی فیه الخلق حتی خلیل الله ابراهیم۔

مخلوق الہی میری طرف رغبت کرتی ہے یہاں تک کہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام بھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۰۵" (مسند احمد ۶/ ۱۵۱)

تعارف

اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین
(چالیس احادیث شفاعت)

۱۳۰۵ھ میں سوال پیش کیا گیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟

اس کے آغاز جواب میں امام احمد رضا بریلوی نہایت پر جلال انداز میں فرماتے ہیں کہ سبحان اللہ ایسے سوال سن کر کتنا تعجب آتا ہے کہ مسلمان و مدعیان سنت، اور ایسے واضح عقائد میں تشکیک کی آفت،

یہ بھی قرب قیامت کی ایک علامت ہے، احادیث شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چھپ سکیں؟ بیسیوں صحابہ، صدہا تابعین، ہزارہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہر گونہ کتابیں صحاح، سنن، مسانید، معاجیم، جوامع اور مصنفات ان سے مالا مال ہیں، اور اہل سنت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زنان واطفال بلکہ دہقانی جہال بھی اس عقیدے سے آگاہ وخبردار ہے، اور خدا کا دیدار محمد کی شفاعت ایک ایک کی زبان پر جاری ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے نہ صرف احادیث شریفہ بلکہ آیات قرانیہ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفیع ہونا، اور شفاعت فرمانا ثابت واخذ فرمایا ہے۔

اور اس رسالہ مبارکہ میں اگرچہ چالیس حدیثوں کا حوالہ ہے مگر مکررات کو چھوڑ کر صرف ۱۹ احادیثیں شامل تحریر ہیں۔

احادیث

اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین

شفاعت مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کے شفیع المذنبین ہونے سے متعلق ۱۹ احادیث جلیلہ۔

۴۱۔ صحیح بخاری شریف میں ہے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی مقام محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا ھو الشفاعة۔

وہ شفاعت ہے۔ (مسند احمد ۳/۲۵۳)

۴۲۔ دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی جب آیت کریمہ ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار۔

یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔ اللھم صل و سلم و بارك علیه۔

۴۳۔ طبرانی اوسط اور بزار مسند میں اس جناب مولیٰ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت۔

میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا اے رب میرے میں راضی ہوا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۴" اسماع الاربعین۔

۴۴۔ شفاعت کبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصات محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے، اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک، اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لا کر رکھیں گے، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہو کر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں

گے گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے، آدم ونوح خلیل وکلیم ومسیح علیہم الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر جواب صاف سنیں گے سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں، ہم اس لائق نہیں، ہم سے یہ کام نہ نکلے گا، نفسی نفسی تم اور کسی کے پاس جاؤ یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للمومنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لھا انا لھا فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر آپ رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا یا محمد ارفع راسك و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع۔ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے یہی مقام محمود ہوگا۔ جہاں تمام اولین وآخرین میں حضور کی تعریف وحمد وثنا کا غل پڑ جائے گا اور موافق ومخالف سب پر کھل جائے گا بارگاہ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور ملک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولیٰ کے لئے ہے کسی کے لئے نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۵" اسماع الاربعین۔ (بخاری ۲/ ۱۱۱۸، باب کلام الرب یوم القیمۃ الخ)(الترغیب و الترھیب، ۴/ ۴۳۵۔ ۴۳۷، فصل فی الشفاعۃ وغیرھا)

گنہگاران امت کی حضور شفاعت فرمائیں گے

۴۵۔ امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرت بین الشفاعة و بین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم و اکفی ترونها للمومنین المتقین لا ولکنها للمذنبین الخطائین. علیه والحمد لله رب العالمین۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم یہ سمجھ لئے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمان کے لئے ہے نہیں بلکہ ان گناہگاروں کے لئے ہے جو گناہوں میں آلودہ سر اور سخت کار ہیں۔ (ابن ماجہ ۲/ ۳۲۹، باب ذکر الشفاعۃ) (الترغیب و الترھیب ۴/ ۴۴۷، فصل فی الشفاعۃ وغیرھا)

۴۶۔ ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی للھالکین من امتی۔

میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔ حق ہے اے شفیع میرے۔ میں قربان تیرے۔ صلی اللہ علیک۔ (کنز العمال ۱۸/ ۴۵)

۴۷۔ ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی بافادۂ تصحیح حضرت انس بن مالک۔ اور ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس۔ اور خطیب بغدادی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔

میری شفاعت میری امت میں ان کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک و سلم و الحمد للہ رب العالمین۔ (ترمذی ۲/ ۷۰، باب ماجاء فی الشفاعۃ باب منہ)

۴۸۔ ابوبکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعتی لاھل الذنوب من امتی،

میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی و ان زنی و ان سرق اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو۔ فرمایا و ان زنیٰ و ان سرق علی رغم انف ابی الدرداء اگرچہ زانی ہو، اگرچہ چور ہو، برخلاف خواہش ابودرداء کے۔ (کنز العمال ۱۸/ ۴۳)

حضور علیہ السلام بے حساب لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے

۴۹۔ طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی لاشفع یوم القیمۃ لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر و حجر و مدر۔

یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔ (کنز العمال ۱۸/ ۴۳)

خلوص دل سے کلمہ پڑھنے والے کو حضور کی شفاعت پہنچے گی

۵۰۔ بزار و طبرانی و بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی ... شہد ... الا اللہ مخلصا یصدق لسانہ قلبہ۔

میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔ (مسند احمد ۳ / ۳۲۳)

۵۱۔ احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انها اوسع لهم هى لمن مات و لایشرك بالله شيأ۔

شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو

۵۲۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتی جهنم فاضرب بابها فيفتح لی فادخلها فاحمد الله محامد ما حمده احد قبلی مثله و لایحمده احد بعدی مثله ثم اخرج منها من قال لااله الاالله مخلصاً

میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا ایسی کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں، نہ میرے بعد کوئی کرے۔ پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے "لااله الا الله" کہا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۳۴۷، اسماع الاربعین"۔

روز قیامت انبیاء کرام علیہم السلام سونے کے منبر پر جلوہ فگن ہوں گے۔

۵۳۔ حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور شفیع مذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یوضع للانبیاء منابر من ذهب فیجلسون علیها و یبقیٰ منبری و لم اجلس لاازال اقیم خشیة ان ادخل الجنة و یبقی امتی بعدی فاقول یا رب امتی امتی فیقول الله یا محمد و ماترید ان اصنع بامتك، فاقول یا رب عجل حسابهم فما ازال حتی اعطیٰ و قد بعثت بهم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول یا محمد ماتركت لغضب ربك فی امتك من بقية۔

انبیاء کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سروقد کھڑا ہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے۔ پھر عرض کروں گا اے رب میرے میری امت میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد تیری کیا مرضی ہے میں تیری

امت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے ان کا حساب جلد فرمادے پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا۔ اے محمد آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔ اللهم صل و بارك عليه و الحمد لله رب العلمين۔ (کنز العمال ۱۸/ ۵۸)(الترغيب و الترهيب ۴/ ۴۴۶، فصل في الشفاعة و غيرها)

حضور کو وہ فضیلت عطا کی گئی ہے جو دوسرے نبی کو حاصل نہیں

۵۴۔ بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد بسند حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار، طبرانی و بیہقی و ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد بسند حسن و بزار بسند جید و دارمی و ابن شیبہ و ابویعلی و ابونعیم و بیہقی حضرت ابوذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابوسعید خدری، اور کبیر میں حضرت سائب بن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن شیبہ و طبرانی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی و اللفظ لجابر قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اعطيت مالم يعطهن احد قبلي الى قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اعطيت الشفاعة۔

ان چھ حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں شفیع مقرر کر دیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہوگی میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔ (بخاری ۱/ ۶۲، باب قول النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جعلت لي الارض الخ)

جناب باری تعالیٰ سے ہر نبی کو ایک مخصوص دعا عطا ہوتی ہے

۵۵۔ ابن عباس و ابوسعید و ابوموسیٰ سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم نے انس اور شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لكل نبي دعوة قد دعا به في امته و استجيب له (وهذا اللفظ لانس و لفظ ابي سعيد) ليس من نبي الا وقد اعطي دعوة فتعجلها (ولفظ ابن عباس) لم يبق نبي الا اعطي له (و رجعنا الى لفظ انس و الفاظ الباقين كمثله معنى)قال و اني اختبأت دعوتي شفاعة لامتي يوم القيمة (زاد ابوموسىٰ) جعلتها لمن مات من امتي لايشرك بالله شيأ۔

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی۔ اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں

خاص جناب باری تبارک و تعالیٰ سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو۔ بے شک دیا جائے گا تمام انبیاء آدم سے عیسیٰ تک علیہم الصلوٰۃ والسلام سب اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے ہیں۔ اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی۔ وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے۔ قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری امت کے لئے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اٹھی۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۸، اسماع الاربعین"۔ (مسلم ۱/ ۱۱۳، باب اثبات الشفاعۃ الخ) (بخاری ۲/ ۱۱۱۳، باب فی المشیۃ و الارادۃ الخ)

حضور علیہ السلام نے روز قیامت شفاعت امت کیلئے ایک دعا محفوظ رکھی

۵۶۔ صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دو بار تو دنیا میں عرض کرلی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی۔

الٰہی میری امت کی مغفرت فرما الٰہی میری امت کی مغفرت فرما و اخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم

اور تیسری عرض اس دنیا کے لئے اٹھا رکھی جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ و صل و سلم و بارك علیہ۔ (مسند احمد ۶/ ۱۵۱)

۵۷۔ بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع للمذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی تو نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے رب عزمجدہ نے فرمایا اعطیتك خیرا من ذالك (الی قولہ) خبأت شفاعتك و لم اخبأھا لنبی غیرك۔

میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے میں نے تیرے لئے شفاعت چھپار کھی ہے اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔ (مسند احمد ۳/ ۱۶۰)

روز قیامت حضور علیہ السلام نبیوں کے پیشوا اور صاحب شفاعت ہوں گے

۵۸۔ ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع للمذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر۔

قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں گا ۔۔۔ کہ فخر

کی راہ سے نہیں فرمایا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۹، اسماع الاربعین"۔(ترمذی ۲/ ۲۰۲، باب ماجأ فی فضل النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باب)

جو حضور کی شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ مستحق شفاعت نہ ہوگا

۵۹۔ ابن منیع حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی یوم القیمة فمن لم یؤمن بھا لم یکن من اھلھا۔

میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۰" اسماع الاربعین (کنزالعمال ۱۸/ ۴۳)

تعارف

غایة التحقیق فی امامة العلی و الصدیق
(صدیق و علی کی امامت کے بارے میں انتہائے تحقیق)

دو سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کا پہلا سوال یہ ہے کہ
رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت رحلت یا کسی اور وقت میں اپنے بعد اپنا جانشیں کس کو مقرر کیا؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس رسالے میں سب سے پہلے جانشینی و نیابت کی دو قسمیں کی ہیں۔

اول، جزئی مقید، کہ امام کسی خاص کام یا خاص مقام پر عارضی طور پر کسی خاص وقت کے لئے دوسرے کو اپنا نائب کرے جیسے بادشاہ کا لڑائی میں کسی کو سردار بنا کر بھیجنا یا کسی ضلع کی حکومت دینا وغیرہ، ایسی نیابت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہا واقع ہوئی ہے جیسے بعض غزوات میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور بعض میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔

دوم، کلی مطلق، کہ حیات مستخلف سے جمع نہیں ہو سکتی یعنی امام کا اپنے بعد کسی کے لئے امامت کبریٰ کی وصیت فرمانا۔

نام کی صراحت کے ساتھ اس قسم کا صریح اعلان حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے واسطے نہ فرمایا ورنہ صحابۂ کرام ضرور پیش کرتے اور قریش و انصار میں دربارۂ خلافت مباحثے و مشاورے نہ ہوتے۔

الحاصل مذکورہ دونوں قسموں کی تعریف و تمثیل اور توضیح و تصریح سے ظاہر ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نیابت و جانشینی کے لئے کسی کو نامزد و متعین نہیں فرمایا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے متعدد احادیث مبارکہ سے اس کی تائید و تصویب کی ہے

اور دوسرا سوال یہ ہے کہ

کیا خلفائے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل ہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں تحریر کیا ہے کہ

اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ اور رسل و انبیاء بشر صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیماتہ علیہم کے بعد خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تمام مخلوق الٰہی سے بہتر و افضل ہیں، تمام امم عالم اولین و آخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت اور عزت و وجاہت کو نہیں پہنچتا۔

پھر ان میں باہم ترتیب اس طرح ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اس کے بعد آیات قرآنیہ واحادیث کثیرہ پیش کر کے اہل سنت و جماعت کے اس مذہب مہذب کی تائید و توثیق کی گئی ہے۔ اور ۱۳ صفحے کے اس جلیل القدر منصفانہ رسالے میں ۲۴ حدیثیں زینت دلیل و شامل جواب ہیں۔

احادیث

غایة التحقیق فی امامة العلی و الصدیق

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حین حیات اقدس کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں فرمایا اس مضمون پر ۵ا روایتیں

۶۰۔ امیر المومنین امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے باسانید صحیحہ تو یہ ثابت کہ جب ان سے عرض کی گئی استخلف علینا ہم پر کسی کو خلیفہ کر دیجئے فرمایا لا ولکن کما ترککم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کسی کو خلیفہ نہ کروں گا بلکہ یوں ہی چھوڑ دوں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ اخرجہ الامام احمد بسند حسن و البزار بسند قوی و الدار قطنی وغیرھم۔

(کنز العمال ۵/ ۱۶۹)(مسند احمد ۱/ ۲۵۲)

۶۱۔ بزار کی روایت میں بسند صحیح ہے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستخلف علیکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہ کیا کہ میں کروں

۶۲۔ دار قطنی کی روایت میں ہے ارشاد فرمایا دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ استخلف علینا قال لا ان یعلم اللہ فیکم خیر ایول علیکم خیرکم قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابابکر۔

ہم نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ہم پر کسی کو خلیفہ فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا نہ۔ اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب میں بہتر ہے اسے تم پر والی فرما دے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا رب العزت جل وعلا نے ہم میں بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(کنز العمال ۵/ ۱۶۹)

۶۳۔ امام اسحاق بن راہویہ و دار قطنی و ابن عساکر وغیرھم بطرق عدیدہ و اسانید کثیرہ

راوی۔ دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان کے زمانہ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا۔ اعهد عهده اليك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام رأی رائته۔

کیا یہ کوئی عہد و قرار داد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے فرمایا بل رأی رائته۔ بلکہ ہماری رائے ہے۔ اما ان یکون عندی عهد من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عهده الی فی ذلك فلا و اللہ لئن كنت۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد و قرارداد فرمادیا ہو سو خدا کی قسم ایسا نہیں، اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ و لون كان عندی منه عهد فی ذالك ماتركت اخابنی تميم بن مرة و عمر بن الخطاب يثوبان علی منبره و لقا تلتهما بيدی و لو لم اجد الا بردتی هذه۔

اور اگر اس بات میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر و عمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا۔ و لكن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم يقتل قتلا و لم يمت فجاءة مكث فی مرضه اياما ولیالی ياتيه المؤذن يوذنه بالصلاة فيامر ابابكر فيصلی بالناس وهو يری مكانی ثم ياتيه المؤذن فيؤذن بالصلاة فيامر ابابكر فيصلی بالناس وهو يری مكانی۔ و لقد اردت امرأة من نسائه تصرفه عن ابی بكر فابی و غضب و قال انتن صواحب يوسف مروا ابابكر فليصل بالناس۔

بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ کچھ قتل نہ ہوئے نہ یکایک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گزرے موذن آتا نماز کی اطلاع دیتا حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود، پھر مؤذن آتا اطلاع دیتا حضور ابوبکر کو ہی امامت دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم ازواج مطہرات سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف والیاں ہو، ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کرے، فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنيانا من رضيه رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیه وسلم لدیننا و کانت الصلاۃ عظم الاسلام و قوام الدین فبایعنا ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنه و کان لذالک اھلا لم یختلف علیه منا اثنان۔

پس جب کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے اسے پسند کر لیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کے لئے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی لہذا ہم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے ہم میں کسی نے اس بارہ میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے فرمایا۔

فادیت الی ابی بکر حقه و عرفت له طاعته و غزوت معه فی جنوده و کنت اخذ اذا اعطانی و اغزو اذا اغزانی و اضرب بین یدیه الحدود بسوطی۔

پس میں نے ابو بکر کو ان کا حق دیا اور ان کی اطاعت لازم جانی اور ان کے ساتھ ہو کر ان کے لشکروں میں جہاد کیا، جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور ان کے سامنے تازیانہ سے حد لگاتا۔ (الصواعق المحرقه، ص ۷۴)" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۲، غایۃ التحقیق"

پھر بعینہ یہی مضمون امیر المومنین فاروق اعظم و امیر المومنین عثمان غنی کی نسبت ارشاد فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ہاں البتہ ارشادات جلیلہ واضحہ بارہا فرمائے، مثلاً ایک بار ارشاد ہوا۔

۶۴۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ہوں اس پر ایک ڈول ہے میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا پھر ابو بکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا، پھر وہ ڈول ایک چل ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار زبردست کو اس کام میں ان کے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پلا کر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے، رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ و عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۳، غایۃ التحقیق" (بخاری ۱/۵۱۷، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لو کنت متخذا الخ)

۶۵۔ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔ میں نے بارہا بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں اور ابو بکر و عمر، کیا میں نے اور ابو بکر و عمر نے، چلا میں اور ابو بکر و عمر۔ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (بخاری ۱/۵۱۹، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ ...

۶۶۔ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کی رات ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں، اور عمر ابو بکر سے اور عثمان عمر سے، جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اٹھے آپس میں تذکرہ ہوا کہ وہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق وامر کا والی ہونا جس کے ساتھ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ رواه عنه ابوداؤد و الحاکم۔(ابوداؤد ۲/ ۶۳۷،باب فی الخلفاء)

۶۷۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے بنی مصطلق نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں، حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابو بکر کے پاس، عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو، عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو؟ فرمایا عثمان کو۔ رواه عنه فی المستدرك و قال صحیح۔

۶۸۔ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہو، انہوں نے عرض کی، آؤں اور حضور کو نہ پاؤں، فرمایا مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آنا، رواه الشیخان عن جبیر بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه۔

(مسلم ۲/ ۲۷۳، باب من فضائل ابی بکر الصدیق الخ)

۶۹۔یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمانا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس آنا، عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ تو فرمایا عمر کے پاس۔ عرض کی جب وہ نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس۔ اخرجه ابونعیم فی الحلیة والطبرانی عن سهل ابن ابی حثمة رضی الله تعالیٰ عنه۔"فتاویٰ رضویہ،ج ۱۱،ص ۱۴۳، غایۃ التحقیق"

۷۰۔ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں میں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ملے حال پوچھا اس نے بیان کیا، فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور عرض کر، اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا کرے گا؟ فرمایا ابو بکر پھر دریافت کرایا اور جو ابو بکر کو کچھ حادثہ پیش آئے تو کون دے گا، فرمایا عمر، پھر دریافت کرایا، انہیں بھی کچھ حادثہ در پیش ہو فرمایا و یحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت۔ ۱ ے نادان جب عمر مر جائے تو اگر مر سکے تو مر جانا۔ رواه الطبرانی فی الکبیر عن

عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حسنہ الامام جلال الدین السیوطی۔

۱۷۔ انہیں ارشادات جلیلہ سے ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایام مرض وفات اقدس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ امامت مسلمین پر قائم کرنا، اور دوسرے کی امامت پر راضی نہ ہونا غضب فرمانا، جس سے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے استناد فرمایا کہ رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا افلا نرضاہ لدنیانا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چن لیا ہمارے دین کی پیشوائی کو، کیا انہیں ہم پسند نہ کریں اپنی دنیا کی امامت کو؟

۲۷۔ اور نہایت روشن و صریح قریب نص و تصریح وہ ارشاد اقدس ہے کہ امام احمد و ترمذی نے بافادۂ تحسین اور ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم نے بافادۂ تصحیح اور ابو المحاسن رویانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی و حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عدی نے کامل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ بارک وسلم نے فرمایا۔ انی لا ادری مابقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و فی لفظ اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر و عمر۔

میں نہیں جانتا میرا رہنا تم میں کب تک ہو لہٰذا تمہیں حکم فرماتا ہوں کہ میرے ان دو صحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہوں گے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی ۲/۲۰۷، مناقب ابی بکر الصدیق باب) (الصواعق المحرقہ، ص ۲۱)

۲۷۔ ایک بار آخر حیات اقدس میں نص صریح بھی فرما دینا چاہا تھا پھر خدا اور مسلمانوں کو چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی، امام احمد و امام بخاری و امام مسلم ام المومنین صدیقہ محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم سے راوی کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں۔ قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی اباک و اخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولیٰ و یابی اللہ و المومنون الا ابابکر۔

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مرض میں انتقال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا اپنے باپ اور بھائی کو بلا لے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرما دوں کہ مجھے خوف ہے۔ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا کہہ اٹھے کہ میں زیادہ مستحق ہوں اور اللہ نہ مانے گا اور

مسلمان نہ مانیں گے مگر ابو بکر کو۔ (مسلم ۲/ ۲۷۳، باب من فضائل ابی بکر الصدیق) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۵، غایۃ التحقیق"

۷۳۔ امام احمد کے ایک لفظ یہ ہیں کہ فرمایا۔ ادعی لی عبدالرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیه احد ثم قال دعیه معاذ الله ان یختلف المومنون فی ابی بکر۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلالو کہ میں ابو بکر کے لئے نوشتہ لکھ دوں کہ ان پر کوئی اختلاف نہ کرے پھر فرمایا رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابو بکر کے بارے میں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب و آلہ و صحبہ و بارك و سلم و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ احکم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۶، غایۃ التحقیق" (مسند احمد ۷/ ۱۵۴) (الصواعق المحرقہ، ص ۲۲۔ ۲۳)

اہل سنت کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ و رسل بشر کے بعد حضرات خلفائے اربعہ تمام مخلوق الٰہی سے افضل ہیں پھر ان میں سب سے افضل صدیق اکبر پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۷۴۔ صحیح بخاری شریف میں سیدنا و ابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہما سے مروی۔ قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر۔

میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہیں، فرمایا ابو بکر، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (بخاری ۱/ ۵۱۸، باب قول النبی لو کنت متخذا الخ)

۷۵۔ امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبداللہ بن سلمہ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ فرماتے۔ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ابوبکر و خیر الناس بعد ابی بکر عمر۔

بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ابو بکر ہیں اور بہترین مردم بعد ابو بکر عمر، رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابن ماجہ ۱/ ۱۱، باب فضل عمر)

۷۶۔ امام ابو القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی کتاب السنۃ میں راوی۔ اخبرنا ابوبکر

بن مردویۃ ثنا سلیمن بن احمد ثنا حسن بن المنصور الرمانی ثنا داؤد بن معاذ ثنا ابوسلمۃ العتکی عبداللہ بن عبدالرحمن عن سعید بن ابی عروبۃ عن منصور بن المعتمر عن ابراھیم عن علقمۃ قال بلغ علیا ان اقواما یفضلونہ علی ابی بکر و عمر فصعد المنبر فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال یا ایھا الناس انہ بلغنی ان اقواما یفضلوننی علی ابی بکر و عمر و لوکنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ فمن سمعتہ بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر علیہ حد المفتری ثم قال ان خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر ثم اللہ اعلم بالخیر بعد قال و فی المجلس الحسن بن علی فقال واللہ لو سمی الثالث لسمی عثمان۔

یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگ انہیں حضرات صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتاتے ہیں، یہ سن کر ممبر پر جلوہ فرما ہوئے، حمد و ثنائے الٰہی بجالائے پھر فرمایا، اے لوگو! مجھے خبر پہونچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل بتاتے ہیں، اس بارے میں اگر میں نے پہلے سے حکم سنا دیا ہوتا تو بے شک سزا دیتا، آج سے جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد یعنی اسی کوڑے لازم ہیں پھر فرمایا۔ بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں پھر عمر پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے بعد سب سے بہتر کون ہے۔ علقمہ فرماتے ہیں مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے انہوں نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۴۸، غایۃ التحقیق"

(الصواعق المحرقہ، ص ۶۰)

۷۷۔ امام دار قطنی "سنن" میں اور ابو عمرو بن عبد البر "استیعاب" میں حکم بن حجل سے راوی حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں لااجد احد افضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدتہ حد المفتری۔

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔ امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۸۔ سنن دار قطنی میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مقرب بارگاہ تھے۔

جناب امیر انہیں "وھب الخیر" فرمایا کرتے تھے، مروی۔ انه كان يرى ان عليا افضل الامة فسمع اقواما يخالفونه فحزن حزنا شديدا فقال له على بعد ان اخذ يده و ادخله بيته ما احزنك يا ابا جحيفة فذكر له الخبر فقال الا اخبرك بخير الامة خيرها ابوبكر ثم عمر قال ابو جحيفة فاعطيت الله عهدا ان لا اكتم هذا الحديث بعد ان شافهني به على ما بقيت۔

یعنی ان کے خیال میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ، تمام امت کے افضل تھے انہوں نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا سخت رنج ہوا، حضرت مولیٰ ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانہ ولایت میں لے گئے غم کی وجہ پوچھی، گزارش کی فرمایا کہ میں تمہیں نہ بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے، ابو بکر ہیں پھر عمر حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا۔ بعد اس کے کہ خود حضرت مولیٰ نے بالمشافہ مجھ سے ایسا فرمایا۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۳۹، غاية التحقيق"

۷۹۔ امام احمد مسند ذی الیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ابو حازم سے راوی۔ قال جاء رجل الى على بن الحسين رضى الله تعالىٰ عنهما فقال ما كان منزلة ابى بكر و عمر من النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال منزلتهما الساعة وهما ضجيعاه۔

یعنی ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابو بکر و عمر کا مرتبہ کیا تھا فرمایا جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔ (مسند احمد ۵/۳۰)

۸۰۔ دار قطنی حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے۔ اجمع بنو فاطمة رضى الله تعالىٰ عنهم على ان يقولوا فى الشيخين احسن مايكون من القول

یعنی اولاد امجاد حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وعلیہم وبارک وسلم کا اجماع واتفاق ہے کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو۔ ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائے گی جو سب سے بہتر ہو۔

۸۱۔ امام ابن عساکر وغیرہ سالم بن ابی الجعد سے راوی۔ قلت لمحمد بن الحنفية هل كان ابوبكر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبم علا ابوبكر و سبق حتى لا يذكر احد غير ابى بكر قال لانه كان افضلهم اسلاما حين اسلم حتى لحق بربه۔

یعنی میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی کیا ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا نہ، میں نے کہا پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیش لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے فرمایا یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے یہاں تک کہ اپنے رب عزوجل سے ملے۔

۸۲۔ امام ابوالحسن دار قطنی، جندب اسدی سے راوی، کہا کہ امام محمد بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم کے پاس کچھ اہل کوفہ و جزیرہ نے حاضر ہو کر، ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا، امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہو کر فرمایا۔ انظر الی اهل بلادك یسألوننی عن ابی بکر و عمر لهما افضل عندی من علی۔

اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر و عمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولیٰ علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے اور حضرت امام حسن شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب مبارک "نفس زکیہ" ہے۔ ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے۔ لہٰذا محض کہلائے، اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے ان کے والد ماجد امام حسن مثنیٰ اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی ابیهم و علیهم و بارك و سلم ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۰۱ غایۃ التحقیق"

خارجیوں کی تبری کے بارے میں ایک روایت

۸۳۔ امام حافظ عمرو بن ابی شیبہ حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات تعالیٰ و تسلیماتہ علی جدہم الکریم و علیہم سے روایت کرتے ہیں انطلقت الخوارج فبرأت ممن دون ابی بکر و عمر و لم یستطیعوا ان یقولوا فیهما شیئاً و انطلقتم فطفرتم فوق ذلك فبرأتم منهما فمن بقی فواللہ مابقی احد الا برئتم منه۔

یعنی خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تبری کی جو ابوبکر و عمر سے کم تھے (یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی اور تم نے اے کوفیو! اوپر جست کی کہ ابوبکر و عمر سے تبری کی تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کیا ہو۔

فائدہ: (اکثر صحابہ کو چھوڑ دینے، امامت شیخین اور مسح علی الخفین سے انکار کرنے اور

حضرت امیر معویہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو رافضی کہتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے طریقے سے پھرنے اور ان سے محاربہ کرنے اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہنے والے کو خارجی کہتے ہیں۔ یعنی حضرت علی کی محبت میں افراط و زیادتی سبب رفض ہے اور ان کی محبت میں تفریط و کمی سبب خروج۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام صحابہ عادل اور خیار امت ہیں اور ان کے آپسی مشاجرات میں کف لسان ضروری مولف)" فتاوی رضویہ ،ج ۱۱، ص ۱۵۱" غاية التحقيق

تعارف

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

(سرکار کے آباء وامہات کا اسلام وایمان)

۲۱ شوال ۱۳۱۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ حضرت آدم علیہ السلام تک مومن وموحد تھے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے اس محققانہ رسالے میں جو دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ پیش فرمائے ہیں وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابوین کریمین کے ثبوت ایمان واسلام پر روشن وتابناک آفتاب وماہتاب ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ

سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں، ان کے سوا حضور کے جس قدر آباء وامہات، آدم وحوا علیہما الصلاۃ والسلام تک ہیں ان میں کوئی کافر ومشرک نہ تھا، کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جاتا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباء وامہات کی نسبت حدیثوں میں صراحت کی گئی ہے کہ وہ سب پسندیدہ بارگاہ الٰہی ہیں، آباء سب کرام ہیں، مائیں سب پاکیزہ ہیں۔ اور آیہ کریمہ و تقلبك فی الساجدین، کی بھی ایک تفسیر یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد (یعنی ایمان والا) سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا، تو ثابت ہوا کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ وحضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ تو ان بندوں میں ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے چنا تھا سب سے قریب تر ہیں۔

پھر متعدد احادیث کریمہ ان کے ثبوت ایمان کے لیے پیش کی گئی ہیں اور ۳۵ ائمہ وعلماء کے اقوال صادقہ سے بھی ان کا اسلام ثابت کیا گیا ہے۔

اور امام احمد رضا نے کچھ احادیث اسماء پیش کر کے جس حسین ولطیف انداز سے ایمان ابوین پر روشنی ڈالی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نسبی ورضاعی خاندان والوں کے ناموں کی خوبیاں بیان کی ہیں وہ یقیناً انہیں کے رشحات قلم کی نکتہ آفرینیاں اور گوہر فشانیاں ہیں۔

غرضیکہ اس جلیل القدر رسالے میں دس دلائل اور متعدد وجوہات سے ایمان ابوین کریمین ثابت کیا گیا ہے اور اخیر میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ اشعار نقل کئے گئے ہیں جو انہوں نے وقت وفات اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر کے کہے تھے تو ان اشعار سے بھی ان کا اسلام و ایمان ثابت ہوتا ہے، اور ان اشعار میں ان نشانیوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو انہوں نے وقت ولادت حضور ملاحظہ کی تھیں جن میں حضور کی بشارت نبوت و رسالت موجود تھی، گویا کہ حضرت آمنہ نے ان اشعار میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا اعتراف و اقرار کیا ہے۔ (یہ اشعار ترجمہ کے ساتھ اس رسالے میں شامل ہیں وہاں ملاحظہ کریں)

ثبوت ایمان ابوین کریمین میں یہ عظیم و جلیل رسالہ بڑے سائز کے ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۴۱ حدیثیں ثبوت مسئلہ پر جلوہ ریز و نوا سنج ہیں۔

احادیث

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ آدم علیہ السلام تک مومن و موحد تھے اور یہ کہ روئے زمین کبھی سات ایمان والوں سے خالی نہیں ہوئی اس مضمون پر چند حدیثیں۔

٨٤۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ۔

میں ہر قرن و طبقہ میں تمام قرون بنی آدم کے بہتر سے بھیجا گیا یہاں تک کہ اس قرن میں ہوا جس میں پیدا ہوا۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/۵۰۳ باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

٨٥۔ امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے لم یزل علی وجہ الدھر سبعۃ مسلمون فصاعدا فلو لا ذلک ھلکت الارض و من علیہا۔

روئے زمین پر ہر زمانے میں کم سے کم سات مسلمان ضرور رہے ہیں ایسا نہ ہوتا تو زمین و اہل زمین سب ہلاک ہو جاتے۔ اخرجہ عبدالرزاق و ابن المنذر بسند صحیح علی شرط الشیخین۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۱، ص ۳۵۱ "شمول الاسلام")

٨٦۔ حضرت عالم القرآن حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث صحیح میں ہے ما خلت الارض من بعد نوح من سبعۃ یدفع اللہ بھم عن اھل الارض۔

نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد زمین کبھی سات بندگانِ خدا سے خالی نہ ہوئی جن کے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے۔

٨٧۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الطاھرۃ مصفی مھذبا لا تنشعب شعبتان الا کنت فی خیرھما۔

ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا۔ صاف ستھرا آراستہ، جب دو شاخیں پیدا ہوئیں میں ان میں بہتر شاخ میں تھا۔ (دلائل النبوۃ، ص ۲۳)

۸۸۔ اور ایک لفظ میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات۔

میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بی بیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔ رواھما ابو نعیم فی دلائل النبوۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔ (دلائل النبوۃ، ص ۲۵)

۸۹۔ دوسری حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ و الارحام الطاھرۃ حتی اخرجنی من بین ابوی۔

ہمیشہ اللہ عزوجل مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔ رواہ ابن عمر و العدنی فی مسندہ عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۵" شمول الاسلام۔ (شفا شریف ج ۱، ص ۴۸، فصل شرف نسبہ)

حضور علیہ السلام کی رضا امت کی مغفرت میں ہے

۹۰۔ حدیث بارگاہ عزت میں مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت ووجاہت ومحبوبیت کرامت کے حق میں رب العزت جل وعلا نے فرمایا سنرضیک فی امتک و لا نسوئک بہ۔

قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کردیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ رواہ مسلم فی صحیحہ۔ (مسلم ۱/۱۱۳، باب دعاء النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لامتہ الخ)

رشتہ ابوت کے سبب ابو طالب سے عذاب میں تخفیف کی جائے گی

۹۱۔ صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ابو طالب کی نسبت فرمایا وجدتہ فی غمرات من النار فاخرجتہ الی ضحضاح۔

میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو کھینچ کر ٹخنوں تک کی آگ میں کردیا۔ رواہ البخاری و مسلم عن العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنھما۔ (مسلم ۱/۱۱۵، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۲۔ دوسری روایت میں فرمایا و لو لا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار۔

اگر میں نہ ہوتا تو ابو طالب جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہوتا۔ رویاہ ایضا عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ (مسلم ۱/۱۱۵، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۳۔ دوسری حدیث صحیح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اھون اھل النار

دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ رویاہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۶" شمول الاسلام۔ (مسلم ۱/۱۱۵، باب شفاعۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لابی طالب الخ)

۹۴۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عم الرجل صنو ابیہ۔ آدمی کا چچا اس کے باپ کی بجائے ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی بسند حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن علی و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (کنز العمال ۲۲، ۵)

عورت کو میت کے ساتھ قبرستان جانا جائز نہیں

۹۵۔ حدیث میں ہے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاد امجاد حضرت عبدالمطلب سے ایک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے دیکھا جب پاس آئیں فرمایا مااخرجك من بیتك۔ اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں عرض کی اتیت اھل ھذا المیت فترحمت علیھم و عزیتھم بمیتھم یہ جو ایک موت ہو گئی تھی میں ان کے یہاں تعزیت ودعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا لعلك بلغت معھم الکدیٰ۔ شاید تو ان کے ساتھ قبرستان تک گئی عرض کی معاذ اللہ ان اکون بلغتھا وقد سمعتك تذکرنی لك ماتذکر۔ خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاتی حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس باب میں ارشاد ہوا تھا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوبلغتھا مارأیت الجنۃ حتی یراھا جد ابیك۔ اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و اللفظ لہ عن عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اما ابوداؤد فتادب و کنی و قال فذکر تشدیدا فی ذلك و اما ابوعبدالرحمن فادی و روی تبلیغ العلم واداء الحدیث علی وجھہ۔ (اس حدیث سے عبدالمطلب کا صاحب ایمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۷" شمول الاسلام (ابوداؤد ۲/ ۴۴۳، باب التعزیۃ)

کافر باپ داداؤں کے انتساب سے فخر کرنا حرام ہے

۹۶۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من انتسب الی تسعۃ اباء کفار یریدبھم عزا و کرامۃ کان عاشرھم فی النار۔

جو شخص عزت و کرامت چاہنے کو اپنی نو پشت کا فر کا ذکر کرے کہ میں فلاں بن فلاں ابن فلاں کا بیٹا ہوں ان کا دسواں جہنم میں یہ شخص ہو۔ رواہ الامام احمد عن ابی ریحانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۸ "شمول الاسلام۔ (مسند احمد ۵ / ۱۲۲)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالمطلب پر فخر فرمایا اگر وہ غیر مومن و موحد ہوتے تو حضور فخر نہ فرماتے کیونکہ کافر باپ دادا پر فخر و مباہات جائز نہیں۔

۹۷۔ روز حنین جب حسب ارادۂ الٰہیہ تھوڑی دیر کے لئے کفار نے غلبہ پایا معدود بندے رکاب رسالت میں باقی رہے اللہ الغالب کے رسول غالب پر شان جلال طاری تھی ارشاد فرماتے ہیں

انا النبی لا کذب　　　　انا ابن عبدالمطلب

میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم و النسائی عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۲ / ۶۱۷، باب قول اللہ تعالیٰ و یوم حنین الخ)

۹۸۔ حضور قصد فرمارہے ہیں کہ تنہا ان ہزاروں کے مجمع پر حملہ فرمائیں حضرت عباس بن عبدالمطلب و حضرت ابوسفین بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغلہ شریفہ کی لگام مضبوط کھینچے ہوئے ہیں کہ بڑھ نہ جائے اور حضور فرمارہے ہیں۔ انا النبی لا کذب. انا ابن عبدالمطلب۔

میں سچا نبی ہوں اللہ کا پیارا، میں ہوں عبدالمطلب کی آنکھ کا تارا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ و ابونعیم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال ۱۲ / ۳۹)

۹۹۔ امیر المومنین عمر لگام روکے ہیں اور حضرت عباس دمچی تھامے اور حضور فرمارہے ہیں قدماھا انا النبی لا کذب . انا ابن عبدالمطلب۔

اسے بڑھنے دو میں ہوں نبی صریح حق پر، میں ہوں عبدالمطلب کا پسر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابن عساکر عن مصعب بن ابی شیبۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۰۰۔ جب کافر نہایت قریب آگئے بغلۂ طیبہ سے نزول اجلال فرمایا اس وقت بھی یہی فرماتے تھے۔ انا النبی لا کذب. انا ابن عبدالمطلب اللھم انصر نصرك۔

میں ہوں نبی برحق سچا میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا الٰہی اپنی مدد نازل فرما۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابن جریر عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا انا ابن العواتك من بنی سلیم۔

۱۰۱۔ میں بنی سلیم سے ان چند خاتونوں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ تھا۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ و الطبرانی فی الکبیر عن سبابۃ بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۰۲۔ ایک حدیث میں ہے بعض غزوات میں فرمایا انا النبی لاکذب. انا ابن عبدالمطلب. انا ابن العواتك من سلیم۔

میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں، میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا، میں ہوں ان بی بیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔ رواہ ابن عساکر عن قتادۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۵۹" شمول الاسلام۔

(کنزالعمال ۱۲/ ۳۹)

مومن کی اولاد کافر ہو جائے تو اس کا نسب منقطع ہو جاتا ہے، حضور کا یہ فرمانا کہ ہم اپنا نسب جدا نہیں کرتے، بتارہا ہے کہ سرکار کے آباء کرام مومن گزرے ہیں۔

۱۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نحن بنو النضر بن کنانۃ لا نقفوا امنا و لا ننتفی من ابینا۔

ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی و ابن سعد و الامام احمد و ابن ماجۃ و الحارث و الباوردی و سمویہ و ابن قانع و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم و الضیا المقدسی فی المختارۃ عن الاشعث بن قیس الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

زید بن عمرو کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے مغفرت فرمائی اگر یہ صاحب ایمان نہ ہوتے تو ہرگز حضور دعا نہ فرماتے۔

۱۰۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں غفر اللہ عزوجل لزید بن عمرو ورحمہ فانہ مات علی دین ابراھیم۔

اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم علیہ الصلاۃ و السلام پر تھے۔ رواہ البزار و الطبرانی عن سعید بن زید بن عمرو بن فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ۱۳/ ۶۷)

۱۰۵۔ اور ایک حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا رأیتہ فی الجنۃ یسحب ذیولا۔

میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔ رواہ ابن سعد والفاکھی عن عامر بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه۔

اکیس پشت تک حضور علیہ السلام کا نسب نامہ

۱۰۶۔ بیہقی وابن عساکر کی حدیث میں بطریق مالک عن الزہری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں و هذه رواية البيهقي انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوى بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن مدركة بن الياس بن نزار بن معد بن عدنان ما افترق الناس فرقتين الا جعلني الله في خيرهما فاخرجت من بين ابوى فلم يصيبني شئ من عهد الجاهلية و خرجت من نكاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم حتى انتهيت الى ابي وامي فانا خيركم نفسا و خيركم ابا. و في لفظ فانا خيركم نسبا و خيركم ابا۔

میں ہوں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم یو ہیں اکیس پشت تک نسب نامہ مبارک بیان کر کے فرمایا کبھی لوگ دو گروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گروہ میں کیا تو میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانۂ جاہلیت کی کوئی بات نہ پہنچی اور میں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا آدم سے لے کر اپنے والدین تک تو میرا نفس کریم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔ (اس حدیث میں ابوین کریمین کے ایمان کی صراحت موجود ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص۱۶۰" شمول الاسلام۔ (کنزالعمال ۱۲؍ ۳۸)

نبی کی بیویاں پارسائیں ہوتی ہیں

۱۰۷۔ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف و خشیت کا غلبہ تھا گریہ وزاری فرما رہی تھیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا ام المومنین کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا ام المومنین نے فرمایا فرجت عنی فرج الله عنك۔
تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے

۱۰۸۔ حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله ابی لی ان اتزوج او ازوج الا من اهل الجنة۔

بیشک اللہ عزوجل نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا نکاح میں دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت سے۔ رواہ ابن عساکر عن ھند بن ابی ھالۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۱۶۱" شمول الاسلام

ایک حدیث شفاعت

۱۰۹۔ حدیث صحیح میں ہے جب حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار شفاعت فرمائیں گے اور اہل ایمان کو اپنے کرم سے داخل جناں فرماتے جائیں گے اخیر میں صرف وہ لوگ رہیں گے جن کے پاس سوا توحید کے کوئی حسنہ نہیں شفیع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر سجدے میں گریں گے حکم ہوگا یا محمد ارفع رأسك و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع۔ اے حبیب اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی، سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کریں گے یا رب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ۔ اے رب میرے مجھے ان کی بھی پروانگی دیدے جنہوں نے صرف لا الہ الا اللہ کہا ہے، رب العزت عز و جلالہ ارشاد فرمائے گا۔ لیس ذلك لك و لكن و عزتي و جلالي و كبريائي و عظمتي لاخرجن منها من قال لا الہ الا اللہ۔ یہ تمہارے لئے نہیں مگر مجھے اپنی عزت و جلال و کبریا و عظمت کی قسم میں ضرور ان سب کو نار سے نکال لوں گا۔ جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ (یعنی موحدین کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا۔ مولف) رواہ الشیخان عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۲" شمول الاسلام۔ (مسلم ۱/ ۱۱۰، باب اثبات الشفاعۃ و اخراج الخ)
(بخاری ۲/ ۱۱۱۹، باب کلام الرب یوم القیمۃ الخ)

اگر جانب لوب میں آدمی خطا کرے تو یہ اس کے لئے گستاخی میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

۱۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادرؤ الحدود ماستطعتم ان الامام لان یخطئ فی العفو خیر من ان یخطئ فی العقوبۃ۔
جہاں تک بن پڑے حدود کو ٹالو کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و الترمذی و الحاکم و صححہ و البیہقی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (ترمذی ۱/ ۲۶۳، باب ماجاء فی درء الحدود)

حضور علیہ السلام اچھے ناموں کو پسند فرماتے تھے

۱۱۱۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا بعثتم الی رجلا فابعثوہ حسن

الوجه حسن الاسم۔

جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اچھے نام کا بھیجو۔ رواہ البزار فی مسندہ و الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن علی الاصح۔ (کنزالعمال، ۶/ ۲۴)

۱۱۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتبروا الارض باسمائھا۔

زمین کو ان کے نام پر قیاس کرو۔ رواہ ابن عدی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو حسن لشواھدہ۔ (کنزالعمال ۱۱/ ۸۵)

۱۱۳۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتفاؤل ولا یتطیرہ و کان یحب الاسم الحسن۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور اچھے نام کو دوست رکھتے۔ رواہ الامام احمد و الطبرانی و البغوی فی شرح السنۃ۔ (مسند احمد ۱/ ۳۲۶)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برے ناموں کو بدل دیا ہے

۱۱۴۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سمع بالاسم القبیح حولہ الی ما ھو احسن منہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا برا نام سنتے اس سے بہتر بدلتے۔ رواہ الطبرانی بسند صحیح وھو عند ابن سعد عن عروۃ مرسلا۔ (کنزالعمال ۷/ ۸۶)

۱۱۵۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برے ناموں کو بدل دیتے۔ رواہ الترمذی۔ "فتاوی رضویہ" ج ۱۱، ص ۱۶۳ "شمول الاسلام" (ترمذی ۲/ ۱۱۱، باب ماجآ فی تغییر الاسماء)

اچھے اور برے ناموں کا اثر

۱۱۶۔ بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایتطیر من شیء فاذا بعث عاملا سأل عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ وروی بشر ذلک فی وجھہ و ان کرہ اسمہ روی کراھۃ ذلک فی وجھہ و اذا دخل قریۃ سأل عن اسمھا فان (فاذا) اعجبہ اسمھا فرح بہ (بھا) و روی بشر ذلک فی وجھہ و ان

کرہ اسمہا روی کراھۃ ذلک فی وجہہ۔
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے جب کسی عہدے پر کسی کو مقرر فرماتے اس کا نام پوچھتے اگر پسند آتا خوش ہوتے اور اس کی خوشی چہرۂ انور میں نظر آتی اور اگر ناپسند آتا ناگواری کا اثر چہرہ اقدس پر ظاہر ہوتا اور جب کسی شہر میں تشریف لے جاتے اس کا نام دریافت فرماتے اگر خوش آتا مسرور ہوتے اور اس کا سرور روئے پر نور میں دکھائی دیتا اور اگر ناخوش آتا ناخوشی کا اثر روئے اطہر میں نظر آتا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ ابوداؤد۔ (ابوداؤد ۲/ ۵۴۷ باب فی الطیرۃ و الخط)

پسندیدہ نام

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں احب اسمائکم الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمن۔

تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ کو عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(ابوداؤد ۲/ ۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کی وجہ تسمیہ

۱۱۸۔ حدیث میں حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ تسمیہ یوں آئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انما سماھا فاطمۃ لان اللہ تعالیٰ فطمھا و محبھا علی النار۔

اللہ عزوجل نے اس کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اسے اور اس سے عقیدت رکھنے والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۵" شمول الاسلام۔ (کنزالعمال ۱۲/ ۹۴)

اشج عبدالقیس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ و رسولہ الحلم و الاناۃ۔

تجھ میں دو خصلتیں ہیں خدا اور رسول کو پیاری درنگ اور بردباری۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۵" شمول الاسلام (کنزالعمال ۱۵/ ۲۵۵)

حلیمہ سعدیہ اور حارث سعدی کی بارگاہ رسالت میں حاضری اور قریش کی ان سے شکایت پر ایک روایت۔

۱۲۰۔ حضرت حلیمہ سعدیہ جب روز حنین حاضر بارگاہ ہوئی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے قیام فرمایا اور اپنی چادر انور بچھایا۔ کما فی الاستیعاب عن عطاء بن یسار۔

ان کے شوہر جن کا شیر حضور نے نوش فرمایا، حارث سعدیہ بھی شرف اسلام وصحبت سے مشرف ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے راہ میں قریش نے کہا اے حارث تم اپنے بیٹے کی تو سنو وہ کہتے ہیں مردے جئیں گے اور اللہ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اے میرے بیٹے حضور کی قوم حضور کی شاکی ہیں فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتا دوں گا کہ دیکھو یہ وہی دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں۔ رواہ یونس بن بکیر۔

بہترین نام

۱۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصدقھا حارث وھمام۔

سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد والنسائی عن ابی الجیشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۶" شمول الاسلام۔

(ابوداؤد ۲/ ۶۷۶، باب فی تغییر الاسماء)

حضور علیہ السلام کی رضاعی ماں، کے بارے میں ایک روایت

۱۲۲۔ جن خاتون نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا وہ اجلۂ صحابیات سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہن، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فرماتے انت امی بعد امی۔ تم میری ماں کے بعد میری ماں ہو۔ راہ ہجرت میں انہیں پیاس لگی آسمان سے نورانی رسی میں ایک ڈول اترا پی کر سیراب ہوئیں پھر کبھی پیاس نہ معلوم ہوئی سخت گرمی میں روزے رکھتیں اور پیاس نہ ہوتی۔ رواہ ابن سعد عن عثمن بن القاسم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۶۷" شمول الاسلام۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وقت وفات حضور کی مدح سرائی میں چند اشعار۔

۱۲۳۔ امام ابو نعیم دلائل النبوۃ میں بطریق محمد بن شہاب الزہری ام سماعہ اسماء بنت ابی رحم وہ اپنی والدہ سے راوی میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمسن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف ان کے سرہانے تشریف فرماتے حضرت خاتون نے اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کی پھر کہا۔

بارك فيك الله من غلام	يا ابن الذی من حومة الحمام
نجا بعون الملك المنعام	فودی غداة الضرب بالسهام
بمائة من الابل السوام	و ان صح ما ابصرت فی المنام
وانت معوث الی الانام	تبعث فی الحل و فی الحرام
تبعث فی التحقيق و الاسلام	دين ابيك البر ابراهام
فالله انهاك عن الاصنام	ان لا تواليها مع الاقوام

اے ستھرے لڑکے اللہ تجھ میں برکت رکھے اے بیٹے ان کے جنہوں نے مرگ کے گھیرے سے نجات پائی، بڑے انعام والے بادشاہ اللہ عزوجل کی مدد سے جس صبح کو قرعہ ڈالا گیا سو بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کیے گئے اگر وہ ٹھیک اترا جو میں نے خواب دیکھا ہے تو تو سارے جہان کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا۔ جو تیرے نکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے، میں اللہ کی قسم دے کر تجھے بتوں سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔ اس کے بعد فرمایا کل حی میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی و انا میة و ذکری باق و قد ترکت خیرا وولدت طهرا۔

ہر زندے کو مرنا ہے اور ہر نئے کو پرانا ہونا ہے اور کوئی کیسا ہی بڑا ہو ایک دن فنا ہونا ہے میں مرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ رہے گا میں کیسی خیر عظیم چھوڑ چلی ہوں اور کیسا ستھرا پاکیزہ مجھ سے پیدا ہوا یہ کہا اور انتقال فرمایا۔ صلی اللہ تعالیٰ علے ابنها الکریم و ذویه و بارك و سلم۔

فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۱۲۹ ...

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بشارت ہوئی حدیث پاک میں ہے۔

۱۲۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها

رأيتك في المنام ثلث ليال يجي بك الملك في سرقة من حرير فقال لي هذه امرأتك فكشف عن وجهك الثوب فاذا انت هي فقلت ان يكن هذا من عندالله يمضه۔ رواه الشيخان عنها رضی الله تعالیٰ عنہا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میں نے تجھے تین راتیں مسلسل خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نے ریشم کے کپڑے میں لپیٹ کر میرے حضور پیش کیا پھر فرشتے نے عرض کی کہ یہ آپ کی زوجہ مقدسہ ہے اور میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو وہ تم تھی میں نے کہا اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسا ضرور ہوگا۔

(مولف)" فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۱۰۷ "شمول الاسلام (بخاری ۲/ ۱۰۳۸، باب الحریر فی المنام)

تعارف

التحبیر بباب التدبیر

(مسئلہ تدبیر پر آراستہ و مزین اور محقق کلام)

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ میں سوال کیا گیا کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ اچھا یا برا کام جو کچھ بھی ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہوتا ہے، اور تدبیرات بھی دنیا و عقبیٰ میں مستحسن و بہتر ہیں درست ہے یا نہیں؟
بخلاف اس کے جو تقدیر کا تو قائل ہو مگر تدبیر کا یکسر انکار کرے اس پر شرعاً کیا حکم ہے۔
اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ جلیلہ میں جو آیات و احادیث اور نصوص و جزئیات ذکر کیے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ
فی الواقع عالم میں جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ جل جلالہ کی تقدیر سے ہے مگر تدبیر ہرگز معطل و بیکار نہیں، دنیا عالم اسباب ہے رب کریم نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق اس میں مسببات کو اسباب و وسائل سے مربوط کیا اور سنت الٰہیہ جاری ہوئی کہ سبب کے بعد مسبب پیدا ہو جس طرح تقدیر کو بھول کر تدبیر پر پھولنا کفار و مشرکین کی خصلت و عادت ہے، یو ہیں تدبیر کو محض عبث و بیکار اور فضول و مردود بتانا کسی کھلے گمراہ یا سچے مجنون و بیگانہ دین و مذہب کا کام ہے۔
اگر تدبیر مطلقاً مہمل و بیکار ہو تو دین و شرائع اور انزال کتب و ارسال رسل و انبیاء اور اتیان فرائض و اجتناب محرمات معاذ اللہ سب لغو و فضول اور عبث ٹھہریں، مگر ایسا ہرگز نہیں بلکہ تدبیر مستحسن و بہتر ہے۔

اور تدبیر کی بہت صورتیں مندوب و مسنون ہیں جیسے دعا کرنا اور مرض لاحق ہو تو دوا کرنا وغیرہ۔ اور بہت صورتیں فرض قطعی ہیں جیسے فرائض کا بجالانا محرمات سے بچنا وغیرہ۔
اسی طرح منجملہ تدابیر میں سے جان بچانے کی کل تدبیریں اور رزق حلال و معاش کی تلاش و جستجو جس میں اپنے اور متعلقین کے تن اور پیٹ کی پرورش ہو ضروری ہیں، اور احادیث سے ثابت ہے کہ تلاش حلال و فکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل و رضا نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور تقدیر پر وثوق و اعتماد رکھے، اسی لئے ترک کسب معاش سے حدیث میں

ممانعت آئی ہے اور خود خالق تقدیر نے قرآن عظیم میں تلاش و تدبیر اور اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے کی ترغیب و ہدایت فرمائی ہے بلکہ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو تدبیر بجائے خود ایک تقدیر ہے کہ کوئی تدبیر تقدیر سے باہر و خارج نہیں۔

ہاں یہ بیشک ممنوع و مذموم ہے کہ آدمی تقدیر پر اعتماد نہ رکھے اور ہمہ تن تدبیر میں مشغول و منہمک ہو جائے اور اس کی درستی میں نیک و بد اور حلال و حرام کا خیال نہ رکھے، اور تقدیر کو یکسر بھول جائے یا حق و درست نہ مانے یا تدبیر کو اصلاً مہمل و معطل جاننا ہر ایک معاذ اللہ گمراہی و ضلالت یا جنون و سفاہت ہے، اور جو تدبیر کا مطلقاً انکار کرے وہ بدمذہب و بدعقیدہ ہے اور اس پر توبہ فرض ہے۔

اس کے بعد امام احمد رضا اس رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ۔

"باب تدبیر میں آیات و احادیث اتنی تھوڑی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے، فقیر غفرلہ دعویٰ کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات و احادیث اس پر ہو سکتی ہیں مگر کیا حاجت کہ ۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہاں کے کاروبار کا دار و مدار، اس میں زیادہ تطویل عبث و بیکار، اسی تحریر میں کہ فقیر نے پندرہ آیتیں اور ۳۵ حدیثیں جملہ پچاس نصوص ذکر کئے اور صدہا بلکہ ہزارہا کے پتے دیئے، یہ کیا تھوڑے ہیں؟

انہیں سے ثابت کہ انکار تدبیر کس قدر اعلیٰ درجہ کی حماقت و خباثت ہے۔

مسئلہ تدبیر کی تحقیق و تفصیل پر مشتمل یہ رسالہ نافعہ ۱۵ صفحات پر مبسوط ہے اور مکررات کو چھوڑ کر اس میں ۲۴ حدیثیں رونق تحریر و شامل تحقیق ہیں۔

احادیث

التحبیر بباب التدبیر

اللہ سے دعامانگنے کی تاکید اور نہ مانگنے پر غضب رب کی وعید

۱۲۵۔ حدیث میں ہے من لم یدع اللہ غضب علیہ۔
جو اللہ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔ رواہ الائمۃ فی المسند وابوبکر بن ابی شیبۃ و اللفظ لہ فی المصنف و البخاری فی الادب المفرد و الترمذی فی الجامع و ابن ماجۃ فی السنن و الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۵۷ا" التحبیر۔ (کنز العمال ۲، ۴۲)

جس کے مقدر میں جو لکھا ہے اس کیلئے وہی راہ آسان ہو جاتی ہے اور اسی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں حدیث شریف میں ہے

۱۲۶۔ اخرج الائمۃ احمد و البخاری و مسلم وغیرھم عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازۃ فاخذ شیأ فجعل ینکت بہ الارض فقال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار و مقعدہ من الجنۃ قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل، زاد فی روایۃ فمن کان من اھل السعادۃ فسیصیر الی اھل السعادۃ و من کان من اھل الشقاء فسیصیر الی عمل اھل الشقاوۃ قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اھل السعادۃ فیسر لعمل اھل السعادۃ و اما من کان من اھل الشقاء فیسر لعمل اھل الشقاوۃ ثم قرأ فاما من اعطی و اتقی و صدق بالحسنی الایۃ۔
یعنی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دوزخی جنتی سب لکھے ہوئے ہیں، صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ پھر ہم عمل کاہے کو کریں ہاتھ پاؤں چھوڑ بیٹھیں کہ جو سعید ہیں آپ ہی سعید ہوں گے اور جو شقی ہیں ناچار شقاوت پائیں گے فرمایا نہیں بلکہ عمل کئے جاؤ کہ ہر ایک جس گھر کے لئے بنا ہے اسی کا راستہ اسے سہل کر دیتے ہیں سعید کو اعمال سعادت کا اور

شقی کو افعال شقاوت کا، پھر حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی فاما من اعطی الخ۔ "فتاوی رضویہ، ۱۱، ص ۱۷۷" التحبیر۔ (بخاری ۲/ ۹۷۷، باب قوله و کان امر الله قدرا الخ) (مسلم ۲/ ۳۳۳، باب کیفیۃ خلق الادمی الخ) (ترمذی ۲/ ۳۵، ابواب القدر باب ماجا فی الشقاو السعادۃ)

دعا کی تاثیر کے بارے میں دو حدیثیں

۱۲۷۔ حدیث، لایرد القضاء الا الدعاء۔

تقدیر کسی چیز سے نہیں ٹلتی مگر دعا سے یعنی قضا معلق۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و الحاکم بسند حسن عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (الترغیب و الترہیب ۲/ ۴۸۲ الترغیب فی کثرۃ الدعاء)

۱۲۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یغنی حذر من قدر و الدعاء ینفع مما نزل و مما لم ینزل ان البلاء ینزل فیتلقاہ الدعاء فیعتلجان الی یوم القیمۃ۔

تقدیر کے آگے احتیاط کی کچھ نہیں چلتی اور دعا اس بلا سے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری دونوں سے نفع دیتی ہے اور بیشک بلا اترتی ہے دعا اس سے جا ملتی ہے دونوں قیامت تک کشتی لڑتی رہتی ہیں۔ یعنی بلا کتنا ہی اترنا چاہے دعا اسے اترنے نہیں دیتی۔ رواہ الحاکم و البزار و الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال الحاکم صحیح الاسناد کذا قال۔ (الترغیب و الترہیب ۲/ ۴۸۲، الترغیب فی کثرۃ الدعاء)

دعا کے ساتھ ساتھ بطور تدبیر دوا کرنے کی تاکید پر ایک حدیث

۱۲۹۔ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تداووا عباداللہ فان اللہ یضع داء الا وضع له دواء غیر داء واحد الهرم۔

خدا کے بندو دوا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بنائی ہو مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔ اخرجہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ و ابن حبان و الحاکم عن اسامۃ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۸" التحبیر۔ (کنز العمال ۱۰/ ۲) (مسند احمد ۵/ ۳۵۰)

رزق حلال اور تلاش معاش کی تاکید و ترغیب پر دو حدیثیں

۱۳۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ۔

آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و البیھقی فی شعب الایمان والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۴/۴)

۱۳۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طلب الحلال واجب علی کل مسلم۔
طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اخرجہ الدیلمی بسند حسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ۴/۴)

صنعت و حرفت اور دستکاری کے ذریعہ حلال روزی حاصل کرنے والے کی وقعت و عظمت پر چند احادیث

۱۳۲۔ مسند احمد و صحیح بخاری میں ہے حضور پرنور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ و ان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدہ۔
کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھایا اور بیشک نبی اللہ داؤد علیہ الصلاۃ والسلام اپنی دست کاری کی اجرت سے کھاتے۔ و اخرجاہ عن مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۷۹" التحبیر۔ (بخاری ۱/۲۷۸، باب کسب الرجل و عملہ بیدہ)

۱۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم۔
سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔ اخرجہ البخاری فی التاریخ و الدارمی و ابو داؤد و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح۔ (نسائی ۲/۲۱۰، باب الحث علی الکسب) (کنزالعمال ۴/۴)

۱۳۴۔ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ ای الکسب افضل۔
سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا عمل الرجل بیدہ و کل بیع مبرور۔
اپنے ہاتھ کی مزدوری اور مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط و الکبیر بسند الثقات عن عبداللہ بن عمر و ھو فی الکبیر و احمد و البزار عن ابی بردۃ بن خیار و ایضا ھذان عن رافع بن خدیج و البیھقی عن سعید بن عمیر مرسلا و الحاکم عنہ عن امیر المومنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ "فتاویٰ رضویہ،

ج ۱۱، ص ۱۷۹ "التحبیر۔ (مسند احمد ۵/ ۱۳۲)

۱۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان اللہ یحب المومن المحترف۔

بیشک اللہ تعالٰی مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی الشعب و سیدی محمد الترمذی فی النوادر عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ (کنز العمال ۴/ ۱)

۱۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من امسی کالا من عمل یدہ امسی مغفورا لہ۔

جسے مزدوری سے تھک کر شام آئے اس کی وہ شام مغفرت ہو۔ اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقۃ۔ و مثل ابی القاسم الاصبہانی عن ابن عباس و ابن عساکر عنہ و عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ (کنز العمال ۴/ ۳)

۱۳۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم طوبی لمن طاب کسبہ. الحدیث۔

پاک کمائی والے کے لئے جنت ہے۔ اخرجه البخاری فی التاریخ و الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی السنن و البغوی و الباوردی و ابنا قانع و شاہین و مندہ کلہم عن رکب المصری رضی اللہ تعالٰی عنہ فی حدیث طویل قال ابن عبدالبر حدیث حسن قلت ای لغیرہ۔

حلال روزی جنت میں لے جائے گی

۱۳۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا حلوۃ خضرۃ من اکتسب منہا مالا فی حلہ و انفقہ فی حقہ اثابہ اللہ علیہ و اوردہ جنتہ. الحدیث۔

دنیا دیکھنے میں ہری چکھنے میں میٹھی ہے یعنی بظاہر بہت خوشنما و خوش ذائقہ معلوم ہوتی ہے جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالٰی اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لے جائے۔ اخرجه البیہقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قلت و المتن عندالترمذی عن خولۃ بنت قیس امرأۃ سیدنا حمزۃ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہم بلفظ ان ہذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اصابہ بحقہ بورک لہ فیہ۔ الحدیث قال الترمذی حسن صحیح قلت و اصلہ عن خولۃ عندالبخاری مختصرا۔ (کنز العمال ۳/ ۱۰۶) (ترمذی ۲/ ۶۲، باب ماجاء فی اخذ المال)

تلاش رزق کی صعوبتیں کفارۂ سیّئات ہیں

۱۳۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان من الذنوب ذنوبا لایکفرھا الصلوٰۃ و لاالصیام و لاالحج و لاالعمرۃ یکفرھا الھموم فی طلب المعیشۃ۔

کچھ گناہ ایسے ہیں جن کا کفارہ نہ نماز ہو نہ روزے نہ حج نہ عمرہ، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں جو آدمی کو تلاش معاش کے حال میں پہنچتی ہیں۔ رواہ ابن عساکر و ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۰" التحبیر۔

اہل و عیال کیلئے رزق حلال کی تلاش و جستجو جہاد فی سبیل اللہ کے مترادف ہے

۱۴۰۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جارہا ہے عرض کی یارسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں ہوتی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کان خرج یسعیٰ علی نفسہ یعفھا فھو فی سبیل اللہ و ان کان خرج یسعی علی ولدہ صغارا فھو فی سبیل اللہ و ان کا خرج یسعیٰ علی ابوین شیخین کبیرین فھو فی سبیل اللہ و ان کا خرج یسعی ریاً و مفاخرۃ فھو فی سبیل الشیطان۔

اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اس کی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے چھوٹے بچوں کے خیال سے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کے لئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے ہاں اگر ریا و تفاخر کے لئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ اخرجہ الطبرانی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رجالہ رجال الصحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۱" التحبیر۔ (کنزالعمال ۴، ۲)

ترک کسب کی ممانعت و مذمت پر ایک حدیث

۱۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس بخیرکم من ترک دنیاہ لاخرتہ و لا آخرتہ لدنیاہ حتی یصیب منھما جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الاخرۃ و لاتکونوا کلا علی الناس۔

تمہارا بہتر وہ نہیں ہے جو اپنی دنیا آخرت کے لئے چھوڑ دے اور نہ وہ جو اپنی آخرت دنیا کے لئے ترک کر دے بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے اپنا بوجھ اوروں پر ڈال کر نہ بیٹھ رہو۔ رواہ ابن عساکر عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ،

ج ۱۱، ص ۱۸۱" التحبیر۔ (کنز العمال ۳ / ۱۳۸)

توکل علی اللہ سے متعلق ایک حدیث

۱۴۲۔ ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں؟ ارشاد فرمایا قید و توکل۔ باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ ۔ بر توکل زانوے اشتر بہ بند۔ اخرجه البیهقی فی الشعب بسند جید عن عمرو بن امية الضمری و الترمذی فی الجامع عن انس رضی الله تعالیٰ عنهما و اللفظ عنده اعقلها و توکل۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۲" التحبیر۔ (کنز العمال ۳ / ۹۱)

مرض لاحق ہونے پر دوا کرنا اگرچہ تدبیر ہے مگر وہ بھی حقیقۃً ایک تقدیر ہے حدیث میں ہے

۱۴۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی دوا تقدیر سے کیا نافع ہو گی فرمایا الدواء من القدر ینفع من یشأ بما شأ۔

دوا خود بھی تقدیر سے ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے جس دوا سے چاہے نفع پہنچا دیتا ہے۔ رواہ ابن السنی فی الطب و الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما و صدره عنه عند ابی نعیم و الطبرانی فی المعجم الکبیر۔ (کنز العمال ۱۰ / ۲)

۱۴۴۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بقصد شام وادی تبوک میں قریہ سرغ تک پہنچے سرداران لشکر ابو عبیدہ بن الجراح و خالد بن الولید و عمرو بن العاص وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم انہیں ملے اور خبر دی کہ شام میں وبا ہے امیر المومنین نے مہاجرین و انصار وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلا کر مشورہ لیا اکثر کی رائے رجوع پر قرار پائی امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا افرارا من قدر الله کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگنا؟ فرمایا لو غیرك قالها یا اباعبیدة نعم نفر من قدر الله الی قدر الله ارأیت لو کان لك ابل هبطت وادیا له عدوتان احدهما خصبة و الاخری جدبة الیس ان رعیت الخصبة رعیتها بقدر الله و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله۔

کاش اے ابو عبیدہ یہ بات تمہارے سوا کسی اور نے کہی ہوتی (یعنی تمہارے علم و فضل سے بعید تھی) ہاں ہم اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں بھلا بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں انہیں لے کر کسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز دوسرا خشک تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے۔ اخرجه

الائمۃ مالک و احمد و البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۳" التحبیر۔ (بخاری ۲/ ۸۵۳، باب مایذکر فی الطاعون)

دنیا کی طلب میں حلال و حرام کا خیال رکھے حدیث میں ہے

۱۴۵۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجملوا فی الدنیا فان کلا میسر لما کتب لہ منہا۔

دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جس کے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اس کے سامان مہیا پائے گا۔ رواہ ابن ماجۃ و الحاکم و الطبرانی فی الکبیر و البیہقی فی السنن و ابو الشیخ فی الثواب عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باسناد صحیح و اللفظ للحاکم۔ (کنز العمال ۴/ ۱۱)

آدمی کے مرنے سے پہلے اس کا رزق اسے مل جاتا ہے اس لئے اس کی تلاش و جستجو میں نیک و بد کا خیال رکھے

۱۴۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ایہا الناس اتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت حتی تستوفی رزقہا فان ابطأ منہا فاتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب خذو ما حل ودعوا ما حرم۔

اے لوگوں اللہ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائے گی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر چلو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑو۔ رواہ ابن ماجۃ و اللفظ لہ و الحاکم و قال صحیح علی شرطہما و بسند آخر صحیح علی شرط مسلم و ابن حبان فی صحیحہ کلہم عن جابر بن عبداللہ و بمعناہ عند ابی یعلی بسند حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۴" التحبیر۔ (کنز العمال ۴/ ۱۱)

۱۴۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل اجلہا و تستوعب رزقہا فاتقوا اللہ و اجملوا فی الطلب و لایحملن احدکم استبطأ الرزق ان یطلبہ بمعصیۃ اللہ فان اللہ تعالیٰ لاینال ماعندہ الا بطاعتہ۔

بیشک روح القدس جبریل نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مرے گی جب تک اپنی

عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو اور خبر دار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے کہ اللہ کا فضل تو اس کی طاعت ہی سے ملتا ہے۔ اخرجه ابونعیم فی الحلیة و اللفظ له عن ابی امامة الباهلی و البغوی فی شرح السنة و البیهقی فی الشعب و الحاکم فی المستدرک عن ابن مسعود و البزار عن حذیفة بن الیمان و نحوه للطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی امیر المومنین رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین غیر ان الطبرانی لم یذکر جبریل علیه الصلاة و السلام۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۴" تحبیر۔ (کنزالعمال ۴/۱۱)

طلب رزق میں شریعت و عزت کا پاس رکھو کہ حدیث میں ہے

۱۴۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الحوائج بعزة الانفس فان الامور تجری بالمقادیر۔

حاجتیں عزت نفس کے ساتھ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔ رواه تمام فی فوائده و ابن عساکر فی تاریخه عن عبدالله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۸۵" تحبیر۔ (کنزالعمال ۶/ ۳۲۵)

تعارف

ثلج الصدر لایمان القدر

(مسئلہ تقدیر کا روح افزا بیان)

۲۸ محرم ۱۳۲۲ھ کو سوال ہوا کہ مشیت الٰہی کے بغیر جب کوئی امر ظہور پذیر نہیں ہوتا تو افعال عباد پر مواخذہ کیوں؟ جب کہ بندوں کے افعال کا بھی خالق وہی ہے۔

اس رسالہ نافعہ میں امام احمد رضا نے جو نصوص قرآنیہ اور ارشادات و فرمودات نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء پیش فرما کر جواب منقح و ماخوذ کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ

مسئلہ تقدیر میں عقیدۂ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ انسان پتھر کی طرح مجبور محض ہے نہ خود مختار، بلکہ ان دونوں کے بیچ میں ایک حالت ہے جس کی کنہ راز خدا و سر نہاں اور ایک نہایت عمیق دریا ہے۔

بلاشبہ بندہ کے افعال کا خالق بھی خدا ہی ہے اور بندہ بے ارادۂ الٰہیہ کچھ نہیں کر سکتا یعنی کوئی فعل انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتا بلکہ انسان کے ارادہ پر اللہ کے ارادہ و مشیت سے ہوتا ہے۔ انسان نیکی کا ارادہ کرے اور اپنے اعضاء و جوارح کو پھیرے تو اللہ تعالیٰ رحمت سے نیکی پیدا کر دے گا، اور اگر یہ برے کا ارادہ کرے اور جوارح کو اس طرف پھیرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بے نیازی سے بدی کو موجود فرمادے گا لہٰذا بندہ اپنی ہی بداعمالیوں کے سبب مستحق سزا ہے اور خوش اعمالیوں کی بناء پر مستحق ثواب و جزاء۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے اور ہر چیز میں اپنی حکمت بالغہ کے مطابق مختلف حصہ رکھا ہے اور انسان کو انبیاء و مرسلین اور صحائف و کتب بھیج کر ہر بات کا حسن و قبح خوب جتا کر اپنی نعمت تمام و کمال فرمادی اور کسی عذر کی کوئی جگہ باقی نہ چھوڑی۔

اس کے باوجود اگر انسان شامت نفس کا شکار ہو کر بداعمالیوں میں مبتلا ہو جائے تو یہ اس کا

فعل ہے اگرچہ اس کا بھی خالق اللہ ہی ہے مگر مستحق سزا و عقاب وہی بندہ ہوگا اگرچہ یہ اس کی تقدیر کا نوشتہ ہے، کیونکہ کاتب تقدیر کے علم و خبر میں وہ ایسا کرنے والا تھا تب تقدیر میں لکھا گیا نہ کہ نوشتہ تقدیر کا پابند ہو کر اس نے ایسا کیا۔

الغرض امام احمد رضا نے تمثیلات کثیرہ و نظائر وافرہ سے اس مسئلہ کی وضاحت کی ہے اور جس نفیس و لطیف انداز میں تدبیر و تقدیر کی گتھی کو سلجھایا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور حضرت مصنف ہی کا حصہ مخصوصہ ہے۔ اور ۱۲ صفحے پر مشتمل اس وقیع و گرانقدر رسالے میں چار حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

ثلج الصدر لایمان القدر

بعثت انبیاء کا مقصد حجت الٰہیہ قائم کرنا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ کون ہدایت قبول کرتا ہے اور کون ضلالت و گمرہی۔

۱۴۹۔ حدیث میں ہے ابن جریر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام الی فرعون نودی لن یفعل فلم افعل قال فناداہ اثنا عشر ملکا من علماء الملئکۃ. امض لما امرت بہ فانا جھدنا ان نعلم فلم نعلمہ۔

یعنی جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام چلے تو ندا ہوئی مگر اے موسیٰ، فرعون ایمان نہ لائے گا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دل میں کہا پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے؟ اس پر بارہ علماء ملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام نے کہا اے موسیٰ آپ کو جہاں کا حکم ہے جائیے یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۳" ثلج الصدر

مسئلہ تقدیر پر بحث و تمحیص منع ہے کہ وہ ایک بحر عمیق ہے حدیث میں ہے

۱۵۰۔ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں بطریق امام شافعی عن یحییٰ بن سلیم امام جعفر صادق سے وہ حضرت امام باقر وہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار وہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انہ خطب الناس یوما (فذکر خطبتہ ثم قال) فقام الیہ رجل ممن کان شھد معہ الجمل فقال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر فقال بحر عمیق فلا تلجہ قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال سراللہ فلا تتکلفہ قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال اما اذا ابیت فانہ امر بین امرین لاجبر و لاتفویض ، قال یا امیرالمومنین ان فلانا یقول بالاستطاعۃ وھو حاضرك فقال علیٌ بہ فاقاموہ فلما رآہ سل سیفہ قدر اربع اصابع فقال الاستطاعۃ تملکھا مع اللہ او من دون اللہ و ایاك ان تقول احدھما فترتد فاضرب عنقك قال فما اقول یا امیرالمومنین قال قل

املکھا باللہ الذی ان شأ ملکنیھا۔

یعنی ایک دن امیر المومنین خطبہ فرما رہے تھے ایک شخص نے کہ واقعہ جمل میں امیر المومنین کے ساتھ تھے کھڑے ہو کر عرض کی یا امیر المومنین ہمیں مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا گہرا دریا ہے اس میں قدم نہ رکھ، عرض کی یا امیر المومنین ہمیں خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے زبردستی اس کا بوجھ نہ اٹھا عرض کی یا امیر المومنین ہمیں خبر دیجئے فرمایا اگر نہیں مانتا تو ایک امر ہے دو امروں کے درمیان آدمی مجبور ہے نہ اختیار اسے سپرد ہے عرض کی یا امیر المومنین فلاں شخص کہتا ہے کہ آدمی اپنی قدرت سے کام کرتا ہے اور وہ حضور میں حاضر ہے مولیٰ علی نے فرمایا میرے سامنے لاؤ لوگوں نے اسے کھڑا کیا جب امیر المومنین نے اسے دیکھا تیغ مبارک چار انگل کے قدر نیام سے نکال لی اور فرمایا کام کی قدرت کا تو خدا کے ساتھ مالک ہے یا خدا سے جدا مالک ہے اور سنتا ہے خبر دار ان دونوں میں سے کوئی بات نہ کہنا کہ کافر ہو جائے گا اور میں تیری گردن مار دوں گا اس نے کہا یا امیر المومنین پھر میں کیا کہوں فرمایا یوں کہہ کہ اس خدا کے دیئے سے اختیار رکھتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو مجھے اختیار دے بے اس کی مشیت کے مجھے کچھ اختیار نہیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱ ص

۱۹۲" نعیم الصفا"

مشیت الٰہی اور نوشتہ تقدیر کے مطابق ہر چیز نظام پذیر ہوتی ہے حدیث میں ہے

اۓ ا۔ ابن ابی حاتم واصبہانی ولالکائی وخلعی حضرت امام جعفر صادق وہ اپنے والد ماجد حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں قال قیل لعلی بن ابی طالب ان ھھنا رجلا یتکلم فی المشیئۃ فقال یا عبداللہ خلقك اللہ لما شأ قال فیمرضك اذاشأ او اذاشئت قال بل اذا شأ قال فیمیتك اذا شأ او اذا شئت قال اذا شأ قال فیدخلك حیث شأ او حیث شئت قال حیث شأ قال واللہ لو قلت غیر ھذا لضربت الذی فیہ عیناك بالسیف ثم تلا علی و ماتشاؤن الا ان یشاء اللہ ھو اھل التقوی و اھل المغفرۃ۔

مولی علی سے عرض کی گئی کہ یہاں ایک شخص مشیت میں گفتگو کرتا ہے مولی علی نے اس سے فرمایا اے خدا کے بندے خدا نے تجھے اس لئے پیدا کیا جس لئے اس نے چاہا یا اس لئے جس لئے تو نے چاہا کہا جس لئے اس نے چاہا فرمایا تجھے جب وہ چاہے بیمار کرتا ہے یا جب تو چاہے کہا بلکہ جب وہ چاہے، فرمایا تجھے اس وقت وفات دے گا جب وہ چاہے یا جب تو چاہے کہا جب وہ چاہے فرمایا تو تجھے وہاں بھیجے گا جہاں وہ چاہے یا جہاں تو چاہے کہا جہاں وہ چاہے فرمایا خدا کی قسم تو اس کے سوا کچھ اور کہتا

تو یہ جس میں تیری آنکھیں ہیں یعنی تیرا سر، تلوار سے مار دیتا، پھر مولی علی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی، اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے وہ تقویٰ کا مستحق اور گناہ عفو فرمانے والا ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۸ "تلخیص مختصر

مسئلہ تقدیر پر حضرت مولیٰ علی کی ایک سائل سے گفتگو

۱۵۲۔ ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ایک شخص آکر امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین مجھے مسئلہ تقدیر سے خبر دیجئے فرمایا تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل عرض کی یا امیر المومنین خبر دیجئے فرمایا گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول عرض کی یا امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا ان اللہ خالقك کما شأ او کما شئت۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا یا جیسا تو نے چاہا عرض کی جیسا اس نے چاہا فرمایا فیستعملك کما شأ او کما شئت۔ تو تجھ سے کام دیا لے گا جیسا کہ وہ چاہے یا جیسا تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا فیبعثك یوم القیمة کما شاء او کما شئت تجھے قیامت کے دن جس طرح وہ چاہے اٹھائے گا یا جس طرح تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا ایھا السائل تقول لاحول و لاقوۃ الابمن۔ اے سائل تو کہتا ہے کہ نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا اللہ علی عظیم کی ذات سے فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے، عرض کہ امیر المومنین کو جو علم اللہ نے دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں۔ فرمایا ان تفسیرھا لایقدر علی طاعة اللہ و لایکون قوۃ فی معصیة اللہ فی الامرین جمیعا الا باللہ۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ طاعت کی طاقت نہ معصیت کی قوت دونوں اللہ ہی کے دیئے سے ہیں۔ پھر فرمایا ایھا السائل الك مع اللہ مشیة او دون اللہ مشیة فان قلت ان لك دون اللہ مشیة فقد اکتفیت بھا عن مشیة اللہ و ان زعمت ان لك فوق اللہ مشیة فقد ادعیت مع اللہ شرکا فی مشیتہ۔

اے سائل تجھے خدا کے ساتھ اپنے کام کا اختیار ہے یا بے خدا کے اگر تو کہے کہ بے خدا کے تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے ارادہ الٰہیہ کی کچھ حاجت نہ رکھی جو چاہے خود اپنے ارادے سے کر لے گا خدا چاہے یا نہ چاہے اور یہ سمجھے کہ خدا سے اوپر تجھے اختیار حاصل ہے تو تو نے اللہ کے ارادے میں اپنے شریک ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر فرمایا ایھا السائل اللہ یشج و یداوی فمنہ الداء و منہ الدواء اعقلت عن اللہ امرہ۔

اے سائل بیشک اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے مرض ہے اور اسی سے دوا کیوں تو نے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا، اس نے عرض کی ہاں حاضرین سے فرمایا الآن اسلم اخوکم فقوموا فصافحوہ۔ اب تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔

پھر فرمایا لو ان رجلا عندی من القدریة لاخذت برقبته ثم ازال اجونها حتی اقطعها فانهم یهود هذه الامة و نصاراها و مجوسها۔

اگر میرے پاس کوئی شخص ہو جو انسان کو اپنے افعال کا خالق جانتا اور تقدیر الٰہی سے وقوع طاعت و معصیت کا انکار کرتا ہو تو میں اس کی گردن پکڑ کر دبوچتا رہوں گا یہاں تک کہ الگ کاٹ دوں، اس لئے کہ وہ اس امت کے یہودی و نصرانی و مجوسی ہیں۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۱۹۸۔۱۹۹"

نعیم شمار

تعارف

قوارع القهار علی المجسمة الفجار
(فرقہ مجسمہ پر خداوند قہار کی قیامتیں اور رب کی تنزیہات کا بیان)

۱۳۱۸ھ کا تصنیف کردہ یہ رسالہ قاہرہ دراصل مکمل جواب اور کامل رد ہے ایک بدعتی گمراہ نجدی کی اس تحریر کا کہ اس نے لکھا ہے "الرحمن علی العرش استوی" اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا یا چڑھا یا ٹھہرا، ان تین معنی کے سوا اس آیت میں جو کوئی اور معنی کہے گا وہ بدعتی ہے" اس پر اس نے چند کتابوں کے غلط حوالے بھی درج کیے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

اللہ عزوجل مکان و جہت اور جلوس و قعود وغیرہا تمام عوارض جسم و جسمانیات اور عیوب و نقائص سے پاک و منزہ ہے۔

پھر اس نجدی تحریر کا رد و ابطال کرتے ہوئے امام احمد رضا نے خدا کی تنزیہ سے متعلق مفصل و مدلل اور سیر حاصل کلام کیا ہے اور لکھا ہے کہ

تنزیہات باری تعالیٰ میں عقیدہ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقصان، احتیاج، تشبہ و تعطل، تغیر و تبدل، جسم و جسمانیات، شکل و صورت، حدود و طرف، جہت و مکان، طول و عرض و عمق، جلوس و قعود وغیرہا تمام عوارض جسم و جسمانیات سے پاک و منزہ اور مبرا ہے۔

اس کے بعد آیات متشابہات کے بارے میں عقیدہ حقہ اہل سنت کیا ہے اس کی توضیح و تشریح فرمائی کہ قرآن کی آیتیں دو قسم کی ہیں۔

۱:- **محکمات**، جن کے معنی صاف و صریح ہوں اور بے دقت سمجھ میں آئیں جیسے اللہ تعالیٰ کی پاکی و بے نیازی و بے مثلی کی آیتیں وغیرھا۔

۲:- **متشابہات**، جن کے معنی واضح المراد نہ ہوں بلکہ ان کے معنی میں دقت و اشکال ہوں، یا تو ان کے ظاہر الفاظ سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا جیسے حروف مقطعات الم وغیرھا یا اگر معنی سمجھ میں آئے تو وہ اللہ عزوجل پر محال و ممنوع ہو جیسے الرحمن علی العرش استوی

ویدُ اللہ وغیرھا۔

لہذا جن آیات کے معنی سمجھ میں آئیں ان پر اور جن کے معنی و مراد سمجھ میں نہ آئیں ان پر بھی یہ ایمان وایقان رکھنا کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی جو مراد ہے وہ حق و درست ہے۔

اور ان آیات کے غیر معلوم المراد معنی کی تلاش و تفتیش ناجائز و حرام ہے جو متشابہات میں سے ہیں، یہی عقیدۂ اہلسنت وجماعت ہے۔

چونکہ اسی وہابی تحریر کی تردید و تفضیح میں "بنام" "تپانچہ" "سات عنوانات قائم کئے گئے ہیں اور ہر تپانچہ کے تحت تردید کی ضربیں شمار کی گئی ہیں اس طرح ساتوں تپانچوں میں ۲۵۰ ضربیں ہیں لہذا اس مناسبت سے رسالہ متذکرہ کا دوسرا نام "ضرب قہاری" بھی رکھا گیا ہے۔

یہ امام احمد رضا کا نرالا اور انوکھا انداز تردید ہے کہ عنوان ہی سے جلالت علمی اور تیور تحریر کا پتہ چل جاتا ہے یہ ان کے عقیدۂ حقہ و راسخہ اور تصلب فی الدین کی واضح و بیّن دلیل ہے۔

اور یہ رسالہ حقہ حجازی سائز کے ۴۴ صفحات پر مبسوط و محیط ہے اور اس میں ۲۳ وہابی کش حدیثیں شریک تحریر ہیں۔

احادیث

قوارع القہار علی المجسمة الفجار

اللہ عزوجل مکان سے پاک ہے اور یہ کہ بندہ کہیں ہو اللہ عزوجل سے قرب و بعد میں یکساں ہے حدیث میں ہے

۱۵۳۔ امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طبقات آسمان پھر ان کے اوپر عرش پھر طبقات زمین کا بیان کرکے فرمایا والذی نفس محمد بیدہ لو انکم دلیتم احدکم بحبل الی السابعة لھبط علی اللہ تبارک و تعالیٰ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو الاول و الاخر و الظاھر و الباطن۔

قسم اس کی جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے اگر تم کسی کو رسی کے ذریعہ سے ساتویں زمین تک لٹکاؤ وہاں بھی وہ اللہ عزوجل ہی تک پہنچے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اول و آخر و ظاہر باطن۔ (فی مسند احمد و جامع ترمذی ایضاً) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۸" قوارع القہار (ترمذی ۲/ ۱۶۵، سورۃ الحدید)

۱۵۴۔ حدیث۔ یقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت الظاھر فلیس فوقك شیء و انت الباطن فلیس دونك شیء و اذا لم یکن فوقه شیء و لا دونه شیء لم یکن فی مکان۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل سے عرض کرتے ہیں تو ہی ظاہر ہے تو کوئی تجھ سے اوپر نہیں اور تو ہی باطن ہے تو کوئی تیرے نیچے نہیں جب اللہ عزوجل سے نہ کوئی اوپر ہوا نہ کوئی نیچے تو اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہ ہوا۔ یہ حدیث صحیح مسلم شریف و سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ ورواہ البیھقی فی الاسم الاول و الاخر۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۹" قوارع القہار۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۸۸، باب ما یقول عند نومہ) (مسلم

۳۴۸/۲، باب الدعاء عند النوم)

اللہ تعالیٰ کے ازلی وابدی ہونے پر ایک حدیث

۱۵۵۔ صحیح بخاری شریف میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کان اللہ تعالیٰ و لم یکن شئ غیرہ۔

اللہ تعالیٰ تھا اور اس کے سوا کچھ نہ تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۱" فواتح التعبیر۔ (بخاری ۴۵۳/۱، کتاب بدء الخلق باب ماجاء الخ)

اللہ عزوجل سے جانب و طرف کی نفی عقیدہ حقہ ہے اس حدیث میں جہت کا ذکر بطور تفہیم ہے۔

۱۵۶۔ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احدکم اذا کان فی الصلاۃ فان اللہ وجھہ فلا یتخمن احدکم قبل وجھہ فی الصلاۃ۔

جب تم میں کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے تو ہرگز کوئی شخص نماز میں سامنے کو کھکار نہ ڈالے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۲" فواتح التعبیر (بخاری ۵۹/۱، باب حک البزاق بالید من المسجد)

نزول واجلال باری تعالیٰ اور دعائے شب کے قبول ہونے کا یقین

۱۵۷۔ صحیحین میں ابو ہریرہ اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ وابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ینزل ربنا کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب لہ۔ الحدیث۔

ہمارا رب عزوجل ہر رات تہائی رات رہے اس آسمان زیریں تک نزول کرتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۳" فواتح التعبیر۔ (بخاری ۱۵۳/۱، باب الدعاء و الصلوٰۃ من آخر اللیل)

فرضیت نماز اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکان ترقی کا ذکر

۱۵۸۔ صحیح بخاری میں ہے فقال وھو مکانہ یا رب خفف عنا فان امتی لاتستطیع ھذا۔

یعنی جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں اور حضور سدرہ سے واپس آئے آسمان ہفتم پر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے تخفیف چاہنے کے لئے گزارش کی حضور

مشورۂ جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام پھر عازم سدرہ ہوئے اور اپنے اسی مکان سابق پر پہنچ کر جہاں تک پہلے پہنچے تھے اپنے رب سے عرض کی الٰہی ہم سے تخفیف فرمادیا جائے کہ میری امت سے اتنی نہ ہو سکیں گی۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۴۴ "قوارع القہار۔ (بخاری اول، ص ۵۱، باب کیف فرضت الصلوٰۃ، ج ۲، ص ۵۴۸، باب المعراج)

اذن شفاعت کے بعد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت عاصی کی شفاعت فرمائیں گے

۱۵۹۔ صحیح بخاری حدیث شفاعت میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ۔

میں اپنے رب پر اذن طلب کروں گا اس کی حویلی میں تو مجھے اس کے پاس حاضر ہونے کا اذن ملے گا۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۵۴ "قوارع القہار۔ (بخاری ۲/ ۱۱۰۸، باب قول اللہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الخ)

جنت کے برتن اور جنت عدن میں دیدار رب عزوجل کا بیان

۱۶۰۔ صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنتان من فضۃ آنیتھما و ما فیھما و جنتان من ذھب آنیتان و مافیھما و ما بین القوم و بین ان ینظروا الی ربھم عزوجل الا رداء الکبریاء علی وجھہ فی جنۃ عدن۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو جنتیں چاندی کی ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہیں سب چاندی کے ہیں، اور دو جنتیں سونے کی ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہیں سب سونے کے ہیں اور جنت عدن میں دیدار رب عزوجل کے اور ان لوگوں کے درمیان سوائے ردائے کبریا کے کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۱۱۰۹، باب قول اللہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الخ)

رب عزوجل کا دیدار حلقۂ انبیاء و صدیقین اور حلقۂ شہدا کے مابین منبر نور پر ہوگا

۱۶۱۔ بزار و ابن ابی الدنیا اور طبرانی بسند جید قوی اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث دیدار اہل جنت ہر روز جمعہ میں مرفوعا راوی فاذا کان یوم الجمعۃ نزل تبارک و تعالیٰ من علیین علی کرسیہ ثم حف الکرسی بمنابر من نور و جاء النبیون حتی

یحلقوا علیھا ۔ الحدیث۔

جب جمعہ کا دن ہوتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) علیین سے کرسی پر نزول فرماتا ہے پھر کرسی پر نور کے منبر ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام حلقہ لگاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل ان پر تجلی فرماتا ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۷ / ۲۶۲)

اللہ عزوجل سے مکان کی نفی عقیدۂ اہلسنت ہے ان احادیث میں مکان و آسمان کا ذکر بطور تفہیم و تذکرہ ہے

۱۶۲۔ احمد و ابن ماجہ و حاکم بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث قبض روح میں مرفوعاً راوی فلایزال یقال لھا ذلک حتی تنتھی الی السماء التی فیھا اللہ تبارک و تعالیٰ۔

برابر اس (یعنی روح) سے یہ کہا جاتا رہے گا یہاں تک کہ اس آسمان میں پہنچ جائیگی جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ یعنی اس کی تجلی ہے۔ (مولف)

۱۶۳۔ مسلم و ابوداؤد و نسائی معویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث جاریہ میں راوی قال لھا این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مومنۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جاریہ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل یعنی اس کا نور یا اس کی تجلی تیرے عقیدہ میں کہاں ہے؟ بولی آسمان میں فرمایا میں کون ہوں عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں حضور نے فرمایا اسے آزاد کردو کہ وہ ایمان والی ہے۔ (مولف) (مسلم ۱ / ۲۰۴، باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ)

۱۶۴۔ ابوداؤد و ترمذی بافادۂ تصحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ یعنی جس کی حکومت و قدرت آسمان تک میں ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲ / ۱۴، باب ماجاء فی رحمۃ الناس)

بیوی کا شوہر کو ناراض رکھنا رب کی ناراضی کا سبب ہے

۱۶۵۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعو امرأتہ الی فراشھا فتابی علیہ الا کان الذی فی السماء ساخطا علیھا حتی یرضی عنھا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی عورت کو اپنے بچھونے میں بلائے اور عورت انکار کرے تو اس سے وہ ناراض ہوتا ہے جس کی حکومت آسمان میں جاری ہے یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ یہاں تک کہ شوہر اس سے راضی ہو جائے۔ یعنی بلاوجہ شرعی شوہر کو ناراض رکھنے میں اللہ عزوجل کی ناراضی ہے۔ (مولف)

(مسلم ۱/ ۴۶۴ باب تحریم امتناعہا من فراش زوجہا)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صبر ورضا پر ایک حدیث

۱۶۶۔ ابویعلی وبزار وابونعیم بسند حسن ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما القی ابراھیم فی النار قال اللھم انت فی السماء واحد و انی فی الارض واحد عبدك۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو آگ میں ڈالا گیا تو عرض کی الٰہی تو آسمان میں تنہا ایک معبود ہے اور میں زمین میں تنہا تیرا ایک بندہ ہوں۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۵۳ "قوارع القہار" (کنز العمال ۱۲/ ۱۰۹)

لاالہ الا اللہ کی عظمت وجلالت یہ ہے کہ وہ کونین سے زیادہ معظم ہے حدیث میں ہے۔

۱۶۷۔ ابویعلی وحکیم وحاکم وسعید بن منصور وابن حبان اور بیہقی کتاب الاسماء میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی اللہ عزوجل نے فرمایا یا موسیٰ لو ان السموات السبع و عامرھن غیری و الارضین السبع فی کفۃ و لاالہ الا اللہ فی کفۃ مالت بھم لا الہ الا اللہ۔

اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان وزمین اور میرے علاوہ ان کے باشندے ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں تو لاالہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔ (مولف)

بندے کی دعا اللہ تبارک وتعالیٰ سنتا ہے کہ وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

۱۶۸۔ صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم و لا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا و ھو معکم۔

اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب سے دعا نہیں کر رہے ہو بلکہ تم تو اس رب کریم سے دعا کر رہے ہو جو سنتا ہے قریب ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہے (مولف)

(بخاری ۲ر۹۴۴، باب الدعاء اذا علا عقبة)

۱۶۹۔ اسی حدیث کی ایک روایت میں ہے ان الذین تدعون اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ۔

یعنی جس سے تم دعا کرتے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (مولف)

حالت سجدہ میں کثرت دعا کے حکم میں ایک حدیث

۱۷۰۔ مسلم وابوداؤد ونسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء۔

سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ (مولف) (مسلم ۱ر۱۹۱، باب ما یقال فی الرکوع والسجود)

بندے کے ذکر ودعا کے وقت اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے

۱۷۱۔ دیلمی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ انا خلفك و امامك و عن یمینك و عن شمالك یا موسیٰ انا جلیس عبدی حین یذکرنی و انا معہ اذ دعانی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں ہوں، اے موسیٰ میں اپنے بندے کا ہمنشیں ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔ (مولف) (کنز العمال ۱ر۳۸۸)

اللہ تعالیٰ بندے سے ویسا ہی معاملہ فرماتا ہے جیسا وہ اس سے گمان رکھتا ہے

۱۷۲۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی و انا معہ اذ ذکرنی۔

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوتا ہوں جو مجھ سے رکھے اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرے۔ (مولف) (کنز العمال، ۳ر۸۱)

۱۷۳۔ مستدرک میں بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث قدسی ہے عبدی انا عند ظنك بی و انا معك اذا ذکرتنی۔

اے میرے بندے میں تیرے گمان کے پاس ہوں جو تجھے مجھ سے ہو اور میں تیرے ساتھ ہوں جب تو میرا ذکر کرے۔ (مولف) (کنز العمال ۳ر۸۰)

خدا کی بارگاہ میں بندے کی سجدہ ریزی پر ایک حدیث

۴۷۱۔ سعید بن منصور ابو عمارہ سے مرفوعاً راوی الساجد یسجد علی قدمی اللہ تعالیٰ۔

سجدہ کرنے والا اللہ کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے۔ جو اس کی شان کے لائق ہے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۲۵۵" فوزیہ غفرلہ

مقرب بارگاہ ظاہر و باطن میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اس کے متعلق ایک حدیث

۴۷۲۔ طبرانی کبیر میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی اجد نفس الرحمن من ھھنا و اشار الی الیمن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا بیشک میں رحمٰن کی خوشبو یہاں سے پاتا ہوں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۲۵۶" فوزیہ غفرلہ

تعارف

مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید

("منطق جدید" کے رخسار پر لوہے کا گرز اس کی تردید کا بیان)

رجب ۱۳۰۴ھ میں ایک کتاب منطق مسمی "المنطق الجدید لناطق النالہ الحدید" جس میں قدم اشیاء، عقول عشرہ اور دیگر مزعومات و مزخرفات فلاسفہ مذکور و مسطور ہیں اس کے کچھ اقتباسات کے متعلق سوال کیا گیا اور سائل نے ان اقتباسات کو آٹھ اقوال پر منقسم کرکے ان کے مندرجات پر حکم شرعی طلب کیا (یہاں ان اقوال کی نقل طوالت سے خالی نہیں کیونکہ وہ اصل کتاب میں موجود ہیں اس لئے وہاں ملاحظہ ہوں)

امام احمد رضا بریلوی نے دلائل نقلیہ و عقلیہ اور متعدد طرق و وجوہات سے اس منطق اور اس کی "منطق جدید" اور اس کے خرافات و ہذیانات غرضیکہ وہ تمام مندرجات و مشتملات جو کسی بھی اعتبار سے دائرہ شریعت و اسلام میں شامل و داخل نہیں، کا جس فاضلانہ و محققانہ انداز سے رد بلیغ کیا ہے وہ ان کی جلالت علمیہ اور شان تجدید کا واضح و بین ثبوت ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

"فی الواقع عامہ اقوال مذکورہ سخت شنیع و فظیع ہیں اور شرع مطہر میں ان کے قائل کا حکم نہایت شدید و وجیع ہے"

سائل کے پیش کردہ تمام اقوال شنیعہ کا الگ الگ مدلل و مفصل جواب باصواب رقم کرنے کے بعد "حکم اخیر" کے تحت فرماتے ہیں کہ

اقوال مذکورہ بعض حرام و گناہ اور بعض بدعت و ضلالت اور اکثر و بیشتر خاص کلمات کفر ہیں۔

اور اخیر میں اس کتاب مذکور کے نام پر بحث کرتے ہوئے اسے بارہ وجوہات سے غلط و باطل قرار دیا ہے

اور خاتمہ کتاب میں چند تنبیہات کے ذریعہ عامۂ ناس خصوصاً علم منطق کے طلبہ کو آگاہ و خبردار کیا ہے کہ علوم نقلیہ کا حصول علوم عقلیہ سے بہتر و احسن ہے بلکہ علوم دینیہ ہی کی تحصیل مقصود بالذات ہے۔

تحقیقات انیقہ پر مشتمل یہ رسالہ ۷۴ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۴ حدیثیں شامل جواب ہیں۔

احادیث

مقامع الحدید علی خد المنطق الجدید

وقت ضرورت اہل بدعت وہوا کی تردید اہم فرائض سے ہے

۱۷۶۔ فی حدیث عند الخطیب وغیرہ انه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم قال اذا ظهرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فلیظهر العالم علمه فمن لم یفعل ذلك فعلیه لعنة اللّٰه و الملئكة و الناس اجمعین لایقبل اللّٰه منه صرفا و لا عدلا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فتنے یا بدعتیں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو گالی دی جائے تو عالم دین کو چاہیے کہ وہ اپنا علم ظاہر کرے یعنی لوگوں کو شریعت بتائے، پھر جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۶ ت ۲" مقامع الحدید

اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات میں غور و فکر سے ممانعت کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۷۔ اخرج الطبرانی فی الاوسط و ابن عدی و البیهقی وغیرهم عن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم تفکروا فی آلآء اللّٰه و لاتفکروا فی اللّٰه۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں میں غور و فکر کرو اور ذات باری میں غور نہ کرو۔ (مولف) (کنز العمال ۳ / ۶۵)

۱۷۸۔ واخرج ابونعیم فی الحلیة عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم تفکروا فی خلق اللّٰه و لاتفکروا فی کل شی ولاتفکروا فی ذات اللّٰه فان بین السماء السابعة الی کرسیه سبعة آلآف نور وهو فوق ذلك۔ و اخرج ایضا عن ابی ذر عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم کلفظ الحلیة و زاد فتهلکوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خلق خدا میں فکر کرو اور ہر چیز میں فکر نہ کرو۔ اور نہ ذات باری میں فکر کرو کیونکہ ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان سات ہزار نور ہیں اور وہ اس کے اوپر ہے۔ جو اس کی شان کے

لائق ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۲۸۹" مقامع الحدید

دوسری قوم سے تشبہ کی ممانعت پر ایک حدیث

۱۷۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبہ بقوم فھو منھم۔

جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ اخرجہ احمد و ابوداؤد و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر باسناد حسن و علقہ خ و اخرجہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۹۲" مقامع الحدید۔ (ابوداؤد ۲ / ۵۵۹، باب فی لبس الشھرۃ)

تعارف

اطائب الصیب علی ارض الطیب
(امام احمد رضا کی مولوی طیب مکی سے مراسلت)

یہ رسالہ دراصل امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند مکتوبات گرامی کا مجموعہ ہے جو ایک غیر مقلد مولوی طیب مکی کی طرف سے آئے ہوئے خطوط کے جوابات کی شکل میں لکھے گئے تھے۔ مولوی طیب مکی پرنسپل مدرسہ عالیہ رام پور نے سب سے پہلا خط امام احمد رضا کی بارگاہ علم و ادب میں ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ کو لکھا جس میں انہوں نے امام احمد رضا سے یہ پوچھا کہ تقلید اگر فرض قطعی ہے تو اس کی کونسی قسم فرض قطعی ہے وغیرہ۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۹ھ میں اس کے خط کا جواب دیا اور نہایت تفصیل سے مسئلہ تقلید کو واضح و آشکار کیا اور دلائل و براہین سے تقلید کا فرض قطعی ہونا ثابت کیا۔

پھر جواب الجواب کے طور پر مولوی طیب مکی صاحب نے لکھا کہ "مسئلہ تقلید واضح ہوا اور حق بات قبول کی گئی" لیکن ساتھ ساتھ تصرفات اولیاء کا مسئلہ بھی چھیڑ دیا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے مسلسل دو خط لکھے ایک ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ کو اور دوسرا ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو لیکن مولوی طیب صاحب خاموش تماشائی بنے رہے گویا کہ امام احمد رضا کے سوالات ان پر پہاڑ سے زیادہ وزنی و گراں تھے مگر جب انہوں نے امام احمد رضا کے دو خطوط کے جواب میں اپنا تیسرا خط لکھا تو تہذیب و تمدن اور علم و اخلاق کے دائرے سے ہٹ کر بالکل عامیانہ و غیر شائستہ طرز اختیار کیا۔

پھر اس کے جواب میں امام احمد رضا نے اتمام حجت کے لئے مسلسل تین خطوط ارسال کیے، مگر مکتوب الیہ کا باب ہدایت چونکہ مسدود ہو چکا تھا اس لئے اس نے اس کے بعد پھر کوئی جواب نہیں دیا اور امام موصوف علیہ الرحمہ سے مراسلت بند کر دی۔ یہ تمام مکتوبات و مراسلات عربی زبان میں ہوئے تھے مگر افادۂ عام کے لئے ان کا اردو ترجمہ بھی رسالہ مذکورہ میں مطبوع ہے۔

مجموعۂ مراسلت و مسئلہ تقلید پر مشتمل یہ رسالہ ۲۳ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک آئی ہے۔

حدیث

اطائب الصیب علی ارض الطیب

کسی بات کے نہ جاننے سے سوال کر کے معلومات کرنا چاہئے کہ حدیث میں ہے۔

۱۸۰۔ **ھذا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا سئلوا ان لم یعلموا فانما شفاء العی السوال۔**

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج تو سوال ہی ہے۔ یعنی جہالت عذر نہیں ہے کہ سوال کرنے کی تاکید قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱۱، ص ۳۱۵ اطائب الصیب" (مشکوۃ ۱/ ۵۵، باب التیمم الفصل الثانی)

تعارف

فتاوی رضویہ جلد دوازدہم

حقائق و معلومات علمیہ سے مملو و مشحون مسائل شرعیہ کا نابغہ روزگار مجموعہ "فتاوی رضویہ جلد دوازدہم" اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم متعددہ و فنون عدیدہ پر دسترس و مہارت تامہ اور جامعیت کاملہ کی ناطق و واضح تصویر ہے۔

اس جلد میں کسی عنوان مسلسل یا ابواب مرتبہ پر کلام نہیں کیا گیا ہے البتہ جن مسائل و مباحث پر بطور مستقل گفتگو و بحث کی گئی ہے ان کے عنوانات و شہ سرخیاں یہ ہیں۔

تاریخ، تفسیر، تجوید، رسم القرآن، فوائد فقہیہ، دینیات، تصوف و سلوک، اوراد و وظائف، فوائد حدیثیہ، شرح کلام علماء، تشریح افلاک، علم توقیت، اقتصادیات و معاشیات، علم عروض، زبان و بیان، طبعیات، علم الحیوان، تشریح الابدان، اور نجوم و کواکب وغیرہ۔

اس کے علاوہ جن مسائل و مضامین پر ضمناً بحث کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔

فضیلۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضور کی ولادت مبارکہ، حقیقت محمدیہ اور جلوہ محمدیہ کی تشریح، مسئلہ شفاعت، معراج، ندائے یارسول اللہ، حیات انبیاء، اسماء باری تعالیٰ، فضائل قرآن، علم غیب، نسب، فضیلت سادات و اہل بیت اطہار، فضیلت فاطمہ، مناقب امام اعظم، فضائل و کرامات غوثیہ، یاشیخ عبدالقادر جیلانی کہنے کا جواز، ناد علی کے فوائد، استمداد بالغیر کا جواز، بیعت و ارشاد، فضیلت العلم والعلماء، سماع موتی، زیارت قبور للنساء، خطبہ، بیان اسماء، بارہ خلفاء کی حقیقت، حقوق زوجین، رویت ہلال، رد و ابطال، رد و بد مذہباں، سجدہ تحیت کی تحریم، سکون زمین و آسمان کا بیان، میلاد و قیام، ایصال ثواب، اور نماز و روزہ وغیرہ۔

مذکورہ عنوانات و مباحث کے علاوہ دیگر کثیر مسائل فقہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اس طرح اس جلد میں کل ۲۶۴ سوالات کے تحقیقی جوابات شامل ہیں۔

اور اس جلد میں تحقیقات عالیہ پر مشتمل ۸ وقیع و گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے موضوع و مبحث پر نہایت اہم اور معلومات افزا ہے۔

ان میں سے ایک رسالہ مسمیٰ "سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء" فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم میں طبع ہو چکا ہے مگر شعبہ نشر واشاعت کی بے توجہی سے زیر نظر جلد میں بھی شریک اشاعت ہو گیا ہے۔

اور میں نے پانچ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعارف و تبصرہ ان کے اپنے مقام پر تحریر کیا جائے گا۔ اور ان میں سے دو رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱:- الصمصام علیٰ مشکك فی آیة علوم الارحام۔ (علوم ارحام کی آیات سے ازالہ تشکیک کا بیان)

اس رسالہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اگر کوئی کسی آلہ دوربین وغیرہ کے ذریعہ سے ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کے مذکر و مونث ہونے کا پتہ لگالے تو یہ نص قرآن کے ہرگز خلاف و منافی نہ ہوگا، کیونکہ جن آیات میں "رحم مادر میں کیا ہے" یا "کل کیا ہوگا" اور "کون کہاں مرے گا" وغیرہ علوم خمسہ کا ذکر ہے ان سے عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے علوم ذاتیہ مراد ہیں اس لئے اگر کوئی شخص کسی آلہ یا دیگر ذرائع سے شکم مادر میں مخفی بچہ کے نر و مادہ ہونے کا پتہ لگالے تو یہ اسی ذات کریم کا عطا کردہ علم عطائی کا کمال ہوگا۔

ہاں اگر کوئی ذاتی طور پر ادعائے علم غیب کرے تو وہ یقیناً کافر و مشرک اور گمراہ و بددین ہوگا۔ پھر امام احمد رضا نے اس رسالے میں اسی بحث کی تکمیل و تتمیم کیلئے علم کی آٹھ قسم کی ہیں، ان میں سے سات قسموں کا تعلق علوم الٰہیہ ذاتیہ سے ہے، ان میں کوئی اس کا ہمسر و شریک نہیں ہو سکتا۔

اور آٹھویں قسم میں وہ علم عام کا بیان ہے جو مخلوق و غیر مخلوق سب کو شامل ہے، اسی علم عام یا کسی آلہ و مشین کی بدولت صرف ذکورت و انوثت کا جان لینا علم ارحام کے تمام و کمال مضمرات کو شامل نہیں کہ اس جنین کے جو مختلف احوال و عوارض یعنی اس کے جسم پر کتنے بال ہیں ہر بال کے طول و عرض و عمق کیا ہیں، اس کے جسم میں کتنے رگ و ریشے وغیرہ ہیں انہیں سوائے خالق مطلق کے کوئی نہیں بتا سکتا الا بتعلیمہ۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں نو ایجاد چیزوں پر فخر اور گھمنڈ کرنے والوں کے غرور و تکبر کو خاک میں ملا دیا ہے اور انہیں یکسر عاجز و ناکارہ ثابت کیا ہے کہ اس آلہ سے چیونٹی کے پیٹ میں کیا ہے لگا کر بتاؤ یا چیونٹی سے اور جو چھوٹا جانور ہے اس کا حال بتاؤ ہرگز نہ بتا سکو گے تو

معلوم ہوا کہ انسان بس وہی عاجز و محتاج ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں نصاریٰ کی خود ساختہ مذہبی کتاب بائبل و انجیل سے کچھ ایسے حوالے پیش کئے ہیں جن سے ان کا بے عقل وسفیہ ہونا واضح ہوتا ہے، یعنی ان حوالوں کے پیش کرنے کا مقصد و منشا صرف یہ ہے کہ وہ علوم الٰہیہ سے برابر و ہمسری کا دعویٰ کر رہے ہیں جنہیں خود اپنی بے عقلی وسفاہت کا احساس نہیں کہ وہ ایک اور تین میں فرق نہیں جانتے اور ایک خدا کو تین مانتے ہیں وغیر ذلک من الخرافات و اللغویات۔

مسئلہ علوم ارحام اور مدعی کے بطلان دعویٰ کی تحقیق و تفصیل پر مشتمل یہ رسالہ ۱۴ صفحات پر محیط ہے۔

۲:۔طرد الافاعی عن حمی ھاد رفع الرفاعی۔(غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت کا بیان)

بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند اولیاء کرام کے ہمراہ مدینہ منورہ میں بیعت کی ہے، لہٰذا سید احمد کبیر رفاعی، غوث اعظم دستگیر سے افضل ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں اسی بات کا جواب دیا ہے کہ اولیاء اللہ میں سے کسی کو اپنی طرف سے دوسرے پر فوقیت و برتری دینی نہیں چاہئے اور یہ کہ حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر اولیاء و اعاظم محبوبان خدا سے ہیں مگر جو عظمت و بزرگی محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے وہ معاصرین و متاخرین میں کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی وہ قطب الاقطاب ہیں اور غوثیت کبریٰ کے مقام رفیع پر فائز ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے "بهجة الاسرار" کی گیارہ مستند عبارتوں اور دیگر گیارہ اقوال ائمہ و علماء سے ثابت کیا ہے کہ غوث پاک قطب الاقطاب ہیں، ان کا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے وہ بے مثل و بے مثال سلطان الاولیاء ہیں وہ صاحب کرامات کثیرہ ہیں۔

الغرض فضائل و مناقب اور کرامات غوثیت مآب پر مشتمل یہ رسالہ جلیلہ ۲۳ صفحات پر مبسوط ہے۔

مسائل شتی کا یہ عظیم و جلیل تحقیقی مجموعہ فتاویٰ جہازی سائز کے ۳۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں مع جملہ مسائل ور سائل کے کل ۶۷ حدیثیں شریک مبحث ہیں۔

تعارف

نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب و الوصال

(حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ اور وصال اقدس کی صحیح تاریخ کا بیان)

۱۳۱۷ھ کا تصنیف کردہ یہ رسالہ مقدسہ دو فصلوں پر مشتمل ہے، فصل اول میں چھ سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء کا جواب ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں ہر ایک سوال کا وقیع جواب تحریر کیا ہے۔ اقوال مختلفہ واردہ کے اظہار کے بعد قول راجح و معتمد علیہ کی تصریح فرمائی ہے۔ ذیل میں بالترتیب سوال و جواب اس طرح ہیں۔

۱:- **سوال**، استقرار نطفہ زکیہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس ماہ اور کس تاریخ میں ہوا؟

جواب، بعض کیم رجب کہتے ہیں اور بعض دسویں محرم، اور صحیح یہ ہے کہ ماہ حج کی بارہویں تاریخ کو نطفۂ مطہرہ قرار پایا۔

۲:- **سوال**، دن کیا تھا؟

جواب، کہا گیا ہے کہ روز دوشنبہ تھا اور اصح یہ ہے کہ شب جمعہ تھی۔

۳:- **سوال**، مدت حمل شریف کس قدر تھی؟

جواب، دس و نو اور سات و چھ مہینے سب کچھ کہا گیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدت حمل شریف نو مہینے ہے۔

۴:- **سوال**، ولادت شریفہ کا دن کیا ہے؟

جواب، ولادت طیبہ بالاتفاق روز دوشنبہ کو ہوئی۔

۵:- **سوال**، مہینہ کیا تھا؟

جواب، رجب، صفر، ربیع الاخر، محرم اور رمضان سب کچھ کہا گیا ہے اور صحیح و مشہور اور قول جمہور ربیع الاول شریف ہے اور تاریخ ولادت مبارکہ میں بھی اقوال بہت مختلف ہیں یعنی ۲۔۸۔۱۰۔۱۲۔۱۷۔۱۸۔۲۲۔ یہ سات اقوال ہیں مگر مشہور و معتبر بارھویں ربیع الاول شریف ہے۔ مکہ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ میں مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں اور خاص اس مکان جنت نشان میں اسی تاریخ کو مجلس میلاد منعقد ہوتی ہے۔

۲:۔**سوال**، شمسی تاریخ کیا تھی؟

جواب، ولادت اقدس ہجرت مقدسہ سے ۵۳ برس پہلے ہے، یعنی ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں۔

اور **فصل دوم**، میں صرف یہ ایک سوال ہے کہ

وصال شریف کی تاریخ کیا ہے؟

جواب، قول مشہور و معتمد جمہور بارھویں ربیع الاول شریف ہے۔

لیکن امام احمد رضا نے علم توقیت و علم ہیئت سے اس بات کی تحقیق فرمائی ہے کہ وصال اقدس ۱۳ ربیع الاول بروز دوشنبہ مطابق ۸ جون ۶۳۲ء کو ہوا۔

امام احمد رضا بریلوی نے اپنے مذکورہ تمام جوابات کو احادیث مبارکہ اور اقوال ائمہ و علماء سے مؤید و موثق و محقق کیا ہے اور نو صفحے پر مبسوط اس رسالہ جلیلہ میں ۵ حدیثیں باعث ازدیاد زینت ہیں۔

احادیث

نطق الھلال بارخ ولاد الحبیب و الوصال

استقرار نطفۂ زکیہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دسویں محرم یا ماہ حج کی بارہویں تاریخ کو ہوا

۱۔ اخرج ابونعیم و ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال حمل برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی عاشوراْ المحرم ولد یوم الاثنین ثنتی عشرۃ من رمضان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس محرم کو شکم مادر میں تشریف فرما ہوئے اور بارہویں رمضان روز دوشنبہ کو ولادت طیبہ ہوئی۔ یہ ایک روایت ہے جو غیر مشہور ہے۔ (مولف)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی پر نور نبی دیکھ کر عورتوں نے خواہش ظاہر کی اس سلسلے کا ایک واقعہ۔

۲۔ قال ابن سعد اخبرنا وھب بن جریر ابن حازم ثنا ابی سمعت ابا یزید المدینی قال نبئت ان عبداللہ دعتہ خثعمیہ فقالت ھل لک فی قال نعم حتی ارمی الجمرۃ. الحدیث۔

حاصل یہ کہ ایک زن خثعمیہ نے حضرت عبداللہ کو اپنی طرف بلایا رمی جمار کا عذر فرمایا بعد رمی حضرت آمنہ سے مقاربت کی اور حمل اقدس مستقر ہوا پھر خثعمیہ نے دیکھ کر کہا کیا ہم بستری کی؟ فرمایا ہاں کہا وہ نور کہ میں نے آپ کی پیشانی سے آسمان تک بلند دیکھا نہ رہا آمنہ کو مژدہ دیجئے کہ ان کے حمل میں افضل اہل زمین ہے۔ رواہ ابن سعد و ابن عساکر "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۴" نطق الھلال۔ (دلائل النبوۃ، ص ۱۲۲)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے روز دنیا میں تشریف فرما ہوئے۔

۳۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن کو فرماتے ہیں ذاک یوم ولدت فیہ۔ یہ وہی دن ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۵، نطق

الہلال "(مسلم ار ۳۶۸، باب استحباب صیام ثلاثہ ایام الخ)

حضور علیہ السلام کی تاریخ وصال کے بارے میں ایک روایت

۴۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال شریف کی تاریخ کے بارے میں قول مشہور و معتمد دوازدہم ربیع الاول شریف ہے۔ ابن سعد نے طبقات میں بواسطۂ عمرو بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی قال مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من ربیع الاول۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات شریف روز دو شنبہ بارھویں تاریخ ربیع الاول شریف کو ہوئی۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۴۷" نطق الہلال

گردش زمانہ سے متعلق ایک حدیث

۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان الزمان قد استدار کھیأتہ یوم خلق السموات و الارض۔ الحدیث۔ رواہ الشیخان۔

یعنی زمانہ دورہ کر کے اسی حالت پر آگیا جس پر روز تخلیق زمین و آسمان تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۴۵" نطق الہلال

یعنی اس سے مراد سال ہے کہ اختتام کے بعد وہ بعد میں نہیں بلکہ اسی حساب سے آتا ہے جس پر روز تخلیق زمین و آسمان تھا اور اس میں عرب کے دور جاہلیت کا رد بھی ہے کہ وہ لوگ محرم کو ماہ صفر تک مؤخر کرتے تھے تاکہ اس میں جنگ و جدال کرتے رہیں۔ (مولف) (بخاری ار ۴۵۴ باب ماجاء فی سبع ارضین)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوازدھم

مرتد کی سزا قتل ہے

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بدل دینہ فاقتلوہ۔ رواہ احمد و الستۃ الا مسلما عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کرو۔ (ترمذی ۱/ ۲۷۰، باب ما جاء فی المرتد)

انبیاء کرام علیہم السلام کے آپس میں رشتے سے متعلق ایک حدیث

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء بنو علات۔

تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام آپس میں علاتی بھائی ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۲" (بخاری ۱/ ۴۸۹، باب قول اللہ عزوجل و اذکر فی الکتاب مریم الخ)

ثعلبہ بن ابی حاطب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو اس کی مذمت میں یہ آیت اتری جس کا بیان ان دونوں حدیثوں میں ہے

۸۔ تفسیر امام ابن جریر میں ہے حدثنی محمد بن کبد حدثنی ابی حدثنی عمی حدثنی ابی عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رجلا یقال لہ ثعلبۃ بن ابی حاطب اخلف اللہ ماوعدہ فقص اللہ تعالیٰ شانہ فی القرآن ومنہم من عاھد اللہ الی قولہ یکذبون۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک آدمی کو ثعلبہ بن ابی حاطب کہا جاتا اس نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر کے اس کا خلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا قصہ قرآن عظیم میں اس طرح بیان فرمایا کہ اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۳۳"

۹۔ تفسیر ابن جریر و ثعلبی وغیرہم حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

فانزل الله فيه من عاهدالله و عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتى اتاه فقال و يحك يا ثعلبة قد انزل الله فيك كذا و كذا فخرج ثعلبة حتى اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله ان يقبل صدقته فقال ان الله منعني ان اقبل منك صدقتك ثم اتى ابا بكر حين استخلف فقال اقبل صدقتي فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انا اقبلها فلما ولى عمر اتاه فقال يا امير المومنين اقبل صدقتي فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لاابوبكر و لا انا اقبلها ثم ولى عثمان فاتاه فسأله فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولاابوبكر ولاعمر رضى الله تعالىٰ عنهما و انا لا اقبلها فلم يقبلها منه و هلك ثعلبة فى خلافة عثمان رضى الله تعالىٰ عنه۔ اه مختصرا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ثعلبہ کے بارے میں آیت نازل فرمائی ومنھم من عاھد اللہ الخ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ثعلبہ کے رشتہ دار کا ایک آدمی تھا اس نے جب یہ آیت سنی تو ثعلبہ کے پاس آکر کہا کہ تمہارے لئے خرابی ہے اے ثعلبہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں ایسی ایسی آیت نازل فرمائی ہے تو ثعلبہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر صدقہ قبول کرنے کی درخواست کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا صدقہ قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت کر دی ہے۔ ثعلبہ پھر وہی صدقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں لایا اور کہا کہ میرا صدقہ قبول کیجئے حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیری زکوۃ قبول نہ فرمائی اور میں قبول کرلوں ہرگز نہ ہوگا، پھر خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر لایا عرض کی امیر المومنین میرا صدقہ قبول کرلیجئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر صدیق قبول نہ فرمائیں اور میں لے لوں یہ کبھی نہ ہوگا، پھر خلافت ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لایا پھر قبول کرنے کی گزارش کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصدیق وفاروق نے قبول نہ فرمائی میں بھی نہ لوں گا، پھر ثعلبہ انہیں کی خلافت میں ہلاک ہوگیا۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۳۴"

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی رسول یا نبی نہیں آئے

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی بعیسی [illegible]

و الاخرة لیس بینی و بینہ نبی۔

دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ عیسیٰ بن مریم کا ولی میں ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ رواہ احمد و الشیخان و ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/ ۴۸۹، باب قول اللہ عزوجل واذکر فی الکتاب مریم الخ)

دعائے ابراہیم اور نوید عیسیٰ

۱۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا دعوۃ ابراھیم و کان آخر من بشربی عیسیٰ بن مریم۔

میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور سب میں پچھلے میری بشارت دینے والے عیسیٰ تھے علیہم الصلاۃ و السلام۔ رواہ الطیالسی و ابن عساکر وغیرھما عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۳" (کنز العمال ۱۲/ ۴۱)

تعارف

اقامة القيامة على طاعن القيام لنبی تہامة
(میلاد و قیام کا تحقیقی و تفصیلی بیان)

۱۲۹۸ھ کو سوال ہوا کہ مجلس میلاد میں وقت ذکر ولادت حضور خیر الانام علیہ افضل الصلاۃ و السلام قیام کرنا کیا ہے؟

بعض لوگ اس قیام سے انکار کرتے اور اسے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے سو سے زائد ائمہ و علماء کی تحقیق و تصدیق سے روشن و ظاہر کیا کہ

ذکر ولادت شریف کے وقت قیام مستحب و مستحسن ہے کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ پر مسرت و شادمانی اور حضور کی تعظیم و تکریم کا اظہار ہے اور اہل اسلام میں یہ مشہور و معروف ہے بلکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت عرب و مصر و شام و روم و اندلس اور تمام بلاد اسلام میں اس کے استحباب واستحسان پر اجماع واتفاق کیے ہوئے ہے۔

اور اسے بدعت سیئہ و ناجائز نہ کہے گا مگر بدعتی اور تعظیم نبی کا منکر، ہاں یہ بدعت ضرور ہے مگر بدعت حسنہ ہے۔

پھر امام احمد رضا نے بدعت کے ہمہ اقسام پر روشنی ڈالی ہے اور متعدد امثال و نظائر سے واضح کیا ہے کہ ہر بدعت، سیئہ نہیں ہوتی بلکہ بعض مستحبہ و مباحہ اور بعض واجبہ بھی ہوتی ہے۔

الحاصل مجالس میلاد منعقد کرنا اور احوال ولادت و معجزات اور حلیہ شریفہ وغیرہا کا ذکر کرنا اور اس کے سننے یا سنانے کو حاضر ہونا اور مکان آراستہ و مزین کرنا، گلاب و خوشبو چھڑکنا اور دن یا وقت مقرر کرنا، کھانا کھلانا، شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا، آیات قرآنیہ پڑھنا اور ذکر ولادت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت اظہار تعظیم واحترام کے لئے قیام کرنا سب بلاشبہ مستحب و جائز ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالہ جلیلہ کو دو مقام پر منقسم کیا ہے۔

مقام اول :- میں عبارت ائمہ و علماء سے میلاد و قیام کا استحباب و جواز ثابت کیا گیا ہے۔

مقام دوم :- میں قواعد شرعیہ کی روشنی میں جواز قیام کا استدلال اور ۱۴ نکاتی تجاویز پیش کی گئی ہیں، جن سے مسئلہ میلاد و قیام اور دیگر مسائل نزاعیہ واضح و آشکار ہو گئے ہیں۔

چنانچہ امام احمد رضا اختتام رسالہ میں تحریر کرتے ہیں کہ

فقیر اپنے رب کریم کے فضل عمیم سے امید رکھتا ہے کہ یہ فتویٰ نہ صرف قیام ہی میں بیان کافی و برہان شافی ہو بلکہ بحول اللہ تعالیٰ اکثر مسائل نزاعیہ میں قول فیصل پر مشتمل ہدایت ہو جائے۔

اور یہ اہم فتویٰ گیارہ علمائے بدایوں و رامپور کی تصدیقات و توثیقات سے بھی آراستہ و مزین ہے۔ مسئلہ میلاد و قیام کی تحقیق و توضیح پر مشتمل یہ رسالہ جہازی سائز کے ۳۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۴ حدیثیں شریک مضمون و مبحث ہیں۔

احادیث

اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی تہامۃ

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے فضائل میں سے ایک فضیلت

۱۲۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔

"فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۶۳" اقامۃ القیامہ۔ (کنزالعمال ۱۳/ ۱۳۷)

عامہ مومنین و مسلمین کے نیک عمل کی پیروی کرنے میں حرج نہیں

۱۳۔ روی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا وموقوفا ماراہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن۔

اہل اسلام جس چیز کو نیک جانیں وہ خدا کے نزدیک بھی نیک ہے۔ (الاشباہ والنظائر، ص ۱۳۹)

انسان کی تعظیم و تکریم کے بارے میں ایک حدیث

۱۴۔ قولہ علیہ الصلاۃ والسلام خالقوا الناس باخلاقھم۔ رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں سے ان کی عادتوں کے موافق برتاؤ کرو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۶۶" اقامۃ القیامہ۔ (کنزالعمال ۳/ ۱۰) (کیمیائے سعادت مترجم، ص ۴۲۱، آداب سماع)

سواد اعظم کا اتباع کرو ورنہ بھٹکنے کا اندیشہ ہے

۱۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما یاکل الذئب القاصیۃ۔

بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو گلہ سے دور ہوتی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۲" اقامۃ القیامہ۔

حلال و حرام اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا بیان کتابوں اور پیغمبروں کے ذریعہ

۱۶۔ نصر کتاب الحجہ میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال اللہ

عزوجل خلقکم وھو اعلم فبضعکم فبعث الیکم رسول من انفسکم و انزل علیکم کتابا وحدلکم فیہ حدود امرکم ان لاتعتدوھا و فرض فرائض امرکم ان تتبعوھا و حرم حرمات نھاکم ان تنتھوھا و ترك اشیاء لم یدعھا نسیاً فلا تکلفوھا و انما ترکھا رحمة لکم۔

بیشک اللہ عزوجل نے تمہیں پیدا کیا اور وہ تمہاری ناتوانی جانتا تھا تو تم میں تمہیں میں سے ایک رسول بھیجا اور تم پر ایک کتاب اتاری اور اس میں تمہارے لئے کچھ حدیں باندھیں اور تمہیں حکم دیا کہ ان سے نہ بڑھو اور کچھ فرض کئے اور تمہیں حکم کیا ان کی پیروی کرو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں اور تمہیں ان کی بے حرمتی سے منع فرمایا اور کچھ چیزیں اس نے چھوڑ دیں کہ بھول کر نہ چھوڑیں ان میں تکلف نہ کرو اور اس نے تم پر رحمت ہی کے لئے انہیں چھوڑیں ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۷۵، اقامۃ القیامۃ"

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے بعد زکوٰۃ و صدقات صدیق و فاروق اور عثمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہم کے پاس لانے کا حکم دیا

۱۷۔ اخرج الحاکم و صححه عن انس رضی اللہ تعالٰی عنه قال بعثنی بنو المصطلق الی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فقالوا سل برسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم الی من ندفع صدقاتنا بعدك فقال الی ابی بکر قال فان حدث حدث فالی من فقال الی عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال لی الی عثمن قالوا فان حدث بعثمن حدث فتبالکم الدھر فتبا۔ آہ ملخصاً۔

انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں مجھے بنی مصطلق نے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا کہ حضور سے پوچھوں، حضور کے بعد ہم اپنے اموال کی زکوٰۃ کسے دیں فرمایا ابو بکر کو عرض کی اگر ابو بکر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عمر کو عرض کی اگر عمر کو کوئی حادثہ پیش آئے فرمایا عثمٰن کو عرض کی اگر عثمٰن کو کوئی حادثہ منہ دکھائے فرمایا اگر عثمٰن کا بھی واقعہ ہو تو فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے ہمیشہ پھر خرابی ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۰" اقامۃ القیامۃ۔

(کنز العمال، ۱۵/ ۸۵)

۱۸۔ اخرج ابونعیم فی الحلیة و الطبرانی عن سھل بن ابی حثمة رضی اللہ تعالٰی عنه فی حدیث طویل قال صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم اذا اتی علی ابی بکر اجله

و عمر اجله و عثمن اجله فان استطعت ان تموت فمت۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب انتقال کریں ابوبکر و عمر و عثمن تو اگر تجھ سے ہو سکے کہ مرجائے تو مرجانا

۱۹۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و یحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر افسوس جب عمر مرجائیں تو اگر ہو سکے تو مرجانا۔ حسنه الامام جلال الدین و فی الحدیث قصة۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۱" اقامة القیامة

بدعت حسنہ کے ذکر پر مشتمل دو حدیثیں

۲۰۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں نعمت هذه البدعة۔

کیا اچھی بدعت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۲" قمع المنیة

۲۱۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز چاشت کی نسبت فرماتے ہیں انها لبدعة و نعمت البدعة و انها لمن احسن ما احدث الناس۔

بیشک وہ بدعت ہے اور کیا ہی عمدہ بدعت ہے اور بیشک وہ ان بہتر چیزوں میں سے ہے جو لوگوں نے نئی نکالیں۔

قیام رمضان سے متعلق ایک حدیث

۲۲۔ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احدثتم قیام رمضان فدوموا علی مافعلتم و لاتترکوا۔

تم لوگوں نے قیام رمضان نیا نکالا تو اب جو نکالا ہے تو ہمیشہ کیے جاؤ اور کبھی نہ چھوڑنا۔

تثویب مستحب ہے

۲۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد میں ایک شخص کو تثویب کہتے سن کر اپنے غلام سے فرمایا اخرج بنا من عند هذا المبتدع۔

نکل چل ہمارے ساتھ اس بدعتی کے پاس سے (ابن عمر) رضی اللہ۔ مصلے [illegible]

مختصر ہے ورنہ یہ بدعت حسنہ ہے۔ مولف)

بسم اللہ نماز میں بلند آواز سے پڑھنا منع ہے

۲۴۔ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نماز میں بسم اللہ بآواز پڑھتے سنا فرمایا ای بنی محدث ایاك و الحدث

اے میرے بیٹے یہ نو پیدا بات ہے بچ نئی باتوں سے۔" فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۹۳

قومة الفيامة

تدوین قرآن کے بارے میں ایک حدیث جلیل

۲۵۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن زيد بن ثابت رضي الله تعالىٰ عنه قال ارسل الى ابوبكر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن و اني اخشى ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثيرا من القرآن واني ارى ان تامر بجمع القرآن قلت لعمر كيف تفعل شيأ لم يفعله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال عمر هذا و الله خير فلم يزل عمر يراجعني حتى شرح الله صدرى لذلك و رأيت في ذلك الذى رأى عمر قال زيد قال ابوبكر انك رجل شاب عاقل لانتهمك وقدكنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتتبع القرآن و اجمعه فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان اثقل على مما امرنى به من جمع القرآن قال قلت كيف تفعلون شيأ لم يفعله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال هو والله خير فلم يزل ابوبكر يراجعني حتى شرح الله صدرى للذى شرح له صدر ابى بكر و عمر فتتبعت القرآن اجمعه. الحديث۔

جب جنگ یمامہ میں بہت صحابہ حاملان قرآن شہید ہوئے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یمامہ میں بہت حفاظ قرآن شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر حاملان قرآن تیزی سے شہید ہوتے گئے تو قرآن کا ایک بڑا حصہ ختم ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے جمع کرنے اور ایک جگہ لکھنے کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یہ کام کیا ہی نہیں تم کیونکر کرو گے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگرچہ

حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر خدا کی قسم کام تو خیر ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معاملہ میں مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ خدائے تعالیٰ نے میرا سینہ اس امر کیلئے کھول دیا اور میری رائے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے موافق ہو گئی، پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تو جوان و عقل مند مرد ہے ہم تم پر کذب یا نسیان کی تہمت نہیں لگا سکتے اور بیشک تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے تو تم قرآن تلاش کر کے جمع کرو، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بخدا اگر مجھے ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ سے جدا کرنے کی تکلیف دیتے تو جمع قرآن سے زیادہ مجھ پر گراں نہ ہوتا، پھر انہیں وہی شبہ گزرا اور عرض کی بھلا آپ ایسی بات کیونکر کرتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کی صدیق اکبر نے وہی جواب دیا کہ خدا کی قسم بات تو بھلائی کی ہے پھر دونوں صاحبوں میں بحث ہوتی رہی یہاں تک کہ ان کی رائے بھی شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رائے کے ساتھ موافق ہوئی اور انہوں نے قرآن عظیم جمع کیا۔ (تدوین قرآن بھی بدعت حسنہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں قرآن کی تدوین نہ ہوئی۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۸۳" اقامۃ القیامۃ۔ (بخاری ۲/۷۴۵، باب جمع القرآن)

تعارف

انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

(ندائے یارسول اللہ کے جواز کا بیان)

۱۳۰۵ھ کو سوال پیش کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بکلمۂ یا ندا کرنا یعنی الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ وغیرہ کہنا جائز ہے نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے حدیث و آثار اور متعدد اقوال علماء عظام سے یہ ثابت کیا ہے کہ

کلمات مذکورہ اور حرف یا کے ذریعہ سے ندا کرنا بیشک حلال و جائز ہیں اور جو انہیں ناجائز و حرام بتائے وہ گمراہ و گمراہ گر ہے۔

اس کے بعد نادِ علی اور یا شیخ عبدالقادر اور دیگر اولیاء کرام کی تعلیمات و معمولات بالخصوص التحیات کے ذریعہ ندا کرنے کا ثبوت و جواز فراہم کیا گیا ہے۔

اور اس مسئلہ کی توضیح و تشریح میں امام احمد رضا نے جو اقوال سلف و خلف جمع فرمائے ہیں وہ ان کی وسعت مطالعہ اور قوت استحضار و استدلال پر شاہد عدل ہیں۔

پھر رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ

فقیر غفرلہ بتوفیق اللہ عزوجل اس مسئلے میں ایک کتاب مبسوط لکھ سکتا ہے مگر منصف کے لئے اسی قدر وافی، اور خدا ہدایت دے تو ایک حرف کافی۔

مسئلہ استمداد و استعانت بالغیر کے ثبوت میں یہ رسالہ ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ۳ حدیثیں شریک جواب ہیں۔

احادیث

انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ

استمداد بالغیر اور ندائے یارسول اللہ کے جواز و ثبوت میں تین حدیثیں

۲۶۔ حدیث صحیح جسے امام نسائی و امام ترمذی و ابن ماجہ و حاکم و بیہقی و امام الائمہ ابن خزیمہ و امام ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ترمذی نے حسن غریب صحیح اور طبرانی و بیہقی نے صحیح اور حاکم نے بر شرط بخاری و مسلم جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نمازیوں کہے اللھم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعه فی۔

الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ مہربانی کے نبی ہیں یارسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا ہو الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۰" انوار الانتباہ۔(ترمذی ۱۹۸/۲، باب ماجآ فی حامع الدعوات ۔ باب منه)

حضور انیس بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعاء کرنے پر ایک نابینا کی حیرت انگیز شفایابی اور حضرت عثمان غنی کی بارگاہ سے ایک شخص کی حاجت روائی

۲۷۔ امام طبرانی کی معجم میں یوں ہے ان رجلا کان یختلف الی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه فی حاجة له و کان عثمان لایلتفت الیه و لاینظر فی حاجته فلقی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه فشکی ذلك الیه فقال له عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنه أیت المیضاة فتوضأ ثم أیت المسجد فصل فیه رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلك واتوجه الیك بنبینا نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فیقضی حاجتی وتذکر حاجتك وروح الی حتی اروح معك فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتی باب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنه فجاء ہ البواب حتی اخذہ بیدہ فادخله علی

عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فاجلسه معه علی الطنفسة و قال حاجتك فذكر حاجته فقضاها ثم قال ماذكرت حاجتك حتى كانت هذه الساعة و قال ماكان لك من حاجة فاتنا ثم الرجل خرج من عنده فلقي عثمان بن حنيف رضي الله تعالیٰ عنه فقال له جزاك الله خيرا ماكان ينظر في حاجتي و لا يلتفت الي حتى كلمته في فقال عثمن بن حنيف رضي الله تعالیٰ عنه و الله ما كلمته و لكن شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و اتاه رجل ضرير فشكا اليه ذهاب بصره فقال له النبي صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أيت الميضاة فتوضا ثم صل ركعتين ثم ادع بهذه الدعوات فقال عثمان بن حنيف رضي الله تعالیٰ عنه فوالله ماتفرقنا وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كانه لم يكن به ضرقط۔

یعنی ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لئے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا امیر المومنین نہ اس کی طرف التفات کرتے نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے اس نے عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی انہوں نے فرمایا وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر دعا مانگ الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے توجہ کرتا ہوں یارسول اللہ میں حضور کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائے اور اپنی حاجت ذکر کر پھر شام کو میرے پاس آنا کہ میں بھی تیرے ساتھ چلوں، حاجت مند نے (کہ وہ بھی صحابی یا لااقل کبار تابعین سے تھے) یونہی کیا، پھر آستان خلافت پر حاضر ہوئے، دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کے حضور لے گیا، امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھا لیا مطلب پوچھا عرض کیا فوراً روا فرمایا اور ارشاد کیا اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیا پھر فرمایا جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو، یہ صاحب وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے، امیر المومنین میری حاجت پر نظر اور میری طرف توجہ نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان سے میری سفارش کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تو تمہارے معاملہ میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہوا یہ کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور [illegible] شکایت کی حضور نے یونہی اس سے ارشاد فرمایا کہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے پھر یہ دعا

کرے خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آیا گویا کبھی اندھا نہ تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۰" انوار الانتباہ (کتاب الادب المفرد امام بخاری ۲۵۰)

حضور کو پکارنے سے پاؤں کھل گیا

۲۸۔ امام بخاری کتاب الادب المفرد میں اور امام ابن السنی و امام ابن بشکوال روایت کرتے ہیں ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سو گیا کسی نے کہا انہیں یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں حضرت نے بآواز بلند کہا یا محمداہ فوراً پاؤں کھل گیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۰۱۔ انوار الانتباہ" (عمل الیوم و اللیلۃ، ص ۴۷)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوازدہم

قرأت قرآن سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنے کی تاکید پر دو حدیثیں

۲۹۔ شرح علامہ ابن قاصح میں ہے قول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم فقال لی قل یا ابن ام عبد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور تلاوت کی تو اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم کہا تو مجھ سے آپ نے فرمایا اے ام عبد کے لڑکے صرف اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہو۔

۳۰۔ و روی نافع عن جبیر بن مطعم عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یقول قبل القرأۃ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ و کلا الحدیثین ضعیف۔

اور نافع نے جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلاوت سے قبل اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھتے تھے۔ اور یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۲۱"

حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا ساٹھ گز کا بنایا گیا

۳۱۔ حدیث میں ہے ان اللہ خلق آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو ان کی کامل صورت پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا۔

بدھ کے دن کے بارے میں ایک روایت

۳۲۔ حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شی بداء یوم الاربعاء الاتم۔

جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی ہے وہ اتمام کو پہنچتی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۱۶۰"

کسی وارث کو میراث سے محروم کرنے کی وعید پر دو حدیثیں

۳۳۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی من زوی

میراثا عن وارثہ زوی اللہ عنہ میراثہ من الجنۃ۔
جو اپنے وارث کی میراث سمیٹے تو اللہ جنت سے اس کی میراث سمیٹ لے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۱"

۳۴۔ قال علیہ افضل الصلاۃ و السلام من قطع میراثا فرضہ اللہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ۔
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصہ کو قطع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا حصہ جنت سے قطع کر دے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۲" (کنز العمال ۱۱/ ۵)

زمین و آسمان کے عدم حرکت سے متعلق دو حدیثیں

۳۵۔ سعید بن منصور اپنی سنن اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اپنی تفاسیر میں شقیق سے راوی قال قیل لابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کعبا یقول ان السماء تدور فی قطبۃ مثل قطبۃ الرحا فی عمود علی منکب ملک قال کذب کعب ان اللہ یمسک السموات و الارض ان تزولا و کفی بھا زوالا ان تدورا۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا گیا کہ حضرت کعب کا کہنا ہے کہ آسمان چکی کے پاٹ کی طرح ایک کیل میں جو ایک فرشتہ کے کندھے پر ہے گھوم رہا ہے، آپ نے فرمایا کعب غلط کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے آسمان و زمین کے ٹلنے سے روک رکھا ہے اور حرکت کے لئے ٹلنا ضروری۔

۳۶۔ عبد بن حمید قتادہ سے راوی ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل دسب الرحا فقال حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کذب کعب ان اللہ یمسک السموات و الارض ان تزولا۔
حضرت کعب احبار فرماتے تھے کہ آسمان چکی کی طرح کیلے پر گھوم رہا ہے، حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ غلط کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے آسمان و زمین کو ٹلنے سے روک رکھا ہے۔

ان دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضرت افقہ الصحابہ بعد الخلفاء الاربعہ سیدنا عبداللہ بن مسعود صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے عرض کی گئی، کعب کہتے ہیں آسمان گھومتا ہے، دونوں صاحبوں نے کہا کعب غلط کہتے ہیں، اور وہی آیت کریمہ اس کے رد میں تلاوت فرمائی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۶۹"

تعارف

رسالہ، تدبیر فلاح و نجات و اصلاح
(اصلاح عوام کے لئے تحریری ضابطے)

۱۳۳۱ھ میں یہ رسالہ اس وقت تحریر کیا گیا جب کہ ترکوں کے متعلق ہر طرف حریت و آزادی اور وہاں کے مسلمان و کفار میں مساوات و برابری کے تذکرے ہو رہے تھے اور ترکوں نے نصرانیوں کی تقلید کرتے ہوئے پارلیمنٹ قائم کرلی تھی یعنی یہود و نصاریٰ اور مسلمان سب کو برابر ٹھہرانے کا نام مساوات و برابری رکھا گیا تھا اور شریعت مطہرہ سے آزادی کا نام حریت۔

اس لئے پارلیمانی نظام سے لوگوں کو بچانے کے لئے امام احمد رضا نے حکومت اسلامیہ ترکی کے خلاف ہونے والے تمام اقدامات کی سختی سے مخالفت کی اور مختلف تدابیر سے قیام پارلیمنٹ کے مہلک اثرات سے قوم کو آگاہ و خبردار کیا۔

کیونکہ امام احمد رضا بریلوی امت مسلمہ کا دیدہ بینا تھے انہوں نے افراتفری کے دور میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ سکے نہ صرف دیکھا بلکہ ببانگ دہل اپنی قوم کو بتایا اور اسے تباہی و بربادی کے عمیق گڑھے میں گرنے سے بچانے کی کوشش کی اور تادم زیست ان کی یہی سعی و کوشش جاری رہی۔

زیر نظر رسالہ میں امام احمد رضا نے مسلمانوں کی فکری و عملی حالات کا جائزہ لے کر انہیں استوار کرنے کی ترغیب دی ہے، اور انہوں نے مسلمانوں کی معاشی و اقتصادی حالت کو بہتر سے بہتر اور مضبوط سے مضبوط تر بنانے اور بحال رکھنے کے چند اہم نکات و تجاویز بھی اس رسالے میں تحریر کئے ہیں۔

۱:۔ مسلمان اپنے تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لیں اور آپسی تمام مقدمات کے فیصلے آپس ہی میں کریں تاکہ مقدمہ بازیوں میں جو لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں وہ محفوظ رہیں۔

۲:۔ اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں تاکہ گھر کا نفع گھر ہی میں رہے۔

۳:۔ مسلمان تاجر کم منافع پر اپنا مال فروخت کریں۔

۴ :- اپنی صنعت و حرفت اور تجارت و کاروبار کو فروغ و ترقی دیں تاکہ کسی چیز میں کسی دوسری قوم کے محتاج و دست نگر نہ رہیں۔

۵ :- بمبئی، کلکتہ، رنگون، مدراس اور حیدر آباد وغیرہ کے مالدار و تونگر مسلمان اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے بینک کھولیں، غیر سودی اور جائز طریقوں سے منافع بھی لیں کہ انھیں خود بھی نفع پہنچیں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کی بھی حاجت و ضرورت پوری ہو۔

۶ :- مسلمان امراء دینی و ملی فلاح و بہبودی اور غریبوں کی امداد و اعانت کے لئے اپنے مال کا کچھ حصہ خرچ کریں۔

۷ :- سب سے اہم یہ ہے کہ حصول علم دین کو مقدم رکھیں اور دین متین پر عمل کریں اور اسی کو سعادت دارین تصور کریں۔

الغرض امام احمد رضا قوم مسلم کی صلاح و فلاح اور ترقی چاہتے تھے وہ ہر پل ہر لحہ مسلمان کو مسلمان اور پابند شرع دیکھنا چاہتے تھے یہی ان کا مقصد حیات تھا اور اس سے ان کی دینی و مذہبی اور سیاسی و فکری بصیرت و بصارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

یہ رسالۂ نافعہ اگرچہ مختصر ہے مگر افادیت کے اعتبار سے نہایت جامع ذو قیع ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

رسالہ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح

امت مرحومہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جو اس سے روگردانی کرے گا وہ ذلیل ورسوا ہو جائے گا

۷۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتزال طائفة من امتی ظاھرین علی الحق لایضرھم من خذلھم و لا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ وھم علی ذلک۔

میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر قائم رہے گا انہیں نقصان نہ پہنچائے گا جو انہیں چھوڑے گا یا ان کا خلاف کرے گا یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آئے گا اس حال میں کہ وہ اسی پر رہیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۷۶۔ تدبیر فلاح و نجات" (مسلم ۲/ ۱۴۳، باب قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتزال طائفة الخ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوازدھم

دو حدیثوں سے زلزلہ اور اس کے اسباب و علل کا ثبوت

۳۸۔ عبدالرزاق و فریابی و سعید بن منصور اپنی اپنی سنن اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویہ و ابن ابی حاتم اپنی تفاسیر اور ابوالشیخ کتاب العظمۃ۔ اور حاکم بافادہ تصحیح صحیح مستدرک اور بیہقی کتاب الاسماء اور خطیب تاریخ بغداد اور ضیاء مقدسی صحیح مختارہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی قال ان اول شیء خلق اللہ القلم و کان عرشه علی الماء فارتفع بخار الماء ففتقت منه السموات ثم خلق النون فبسطت الارض علیه و الارض علی ظهر النون فاضطرب النون فما دامت الارض فاثبتت بالجبال۔

اللہ عزوجل نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے قلم پیدا کیا اور اس سے قیامت تک کے تمام مقادیر لکھوائے اور عرش الٰہی پانی پر تھا پانی کے بخارات اٹھے ان سے آسمان جدا جدا بنائے گئے پھر مولٰی عزوجل نے مچھلی پیدا کی اس پر زمین بچھائی زمین پشت ماہی پر ہے مچھلی تڑپی زمین جھونکے لینے لگی اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کر دی گئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۰"

۳۹۔ امام ابو بکر بن ابی الدنیا کتاب العقوبات اور ابوالشیخ کتاب العظمۃ میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی قال خلق اللہ جبلا یقال له ق محیط بالعالم و عروقه الی الصخرۃ التی علیها الارض فاذا اراد اللہ ان یزلزل قریة امر بذلك الجبل فحرك العرق الذی یلی تلك القریة فیزلزلها و یحرکها فمن ثم تحرك القریة دون القریة۔

اللہ عزوجل نے ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام قاف ہے وہ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے اس چٹان تک پھیلے ہوئے ہیں جس پر زمین ہے جب کسی جگہ اللہ عزوجل زلزلہ لانا چاہتا ہے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہے وہ اپنے اس جگہ کے متصل ریشے کو لرزش و جنبش دیتا ہے یہی باعث ہے کہ زلزلہ ایک بستی میں آتا ہے دوسری میں نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۱"

قلبِ انسانی اقلیمِ بدن کا سلطان ہے اس کے بگڑنے سے پورا وجود تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله و اذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب۔

سنتے ہو بدن میں ایک پارۂ گوشت ہے کہ وہ ٹھیک ہے تو سارا بدن ٹھیک رہتا ہے اور وہ بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے سنتے ہو وہ دل ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۹۳" (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۶، باب الوقوف عند الشبہات)

جھوٹ وفریب سے اپنی برتری ثابت کرنے والے کے متعلق ایک حدیث

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور۔

نعمت نایافتہ کا اظہار کرنے والا اسی طرح ہے۔ جو سر سے پاؤں تک جھوٹ کا جامہ پہنے ہوئے ہے۔ رواہ الشیخان عن اسماء و مسلم عن الصدیقة بنتی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنهم

"فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۲" (مسلم ۲/ ۲۰۶، باب النهی عن التزویر فی اللباس الخ)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت پر چند حدیثیں

۴۲۔ حدیث میں ہے: انما سمیت فاطمة لان اللہ تعالیٰ حرمها و ذریتها علی النار۔

ان کا فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی تمام ذریت کو نار پر حرام فرمادیا۔

رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ (کنز العمال ۱۳/ ۹۴)

۴۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ان اللہ غیر معذبك و لا احد من ولدك او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

اے فاطمہ اللہ نہ تجھے عذاب کرے گا نہ تیری اولاد میں کسی کو۔ (کنز العمال ۱۳/ ۹۶)

۴۴۔ حدیث میں ہے فاطمة بضعة منی۔

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ (مسلم ۲/ ۲۹۰، باب من فضائل فاطمة)

۴۵۔ حدیث۔ کل بنی اب ینتمون الی عصبتهم و ابیهم الا بنی فاطمة فانا ابوهم۔

سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتی ہیں سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔ (یعنی اولاد فاطمہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو کر سید و سادات کہلاتی ہیں) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۰۷" (کنز العمال ۱۳/ ۱۰۱)

باعث تخلیق کائنات ہی خلق اول ہیں حدیث شریف میں ہے

۴۶۔ عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ۔

اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام عالم سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔

"فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۴۰۸"

بیعت رضوان اور حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث جلیل

۴۷۔ (امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت رضوان میں شریک نہیں تھے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مکہ کے حالات کا جائزہ لینے کیلئے قریش مکہ کے پاس بھیجا تھا۔ بیعت رضوان سے غائب رہنے کی وجہ حدیث پاک میں یہ ہے کہ) صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے و اما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احد اعز ببطن مکة من عثمن لبعثه (مکانه) فبعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عثمن و کانت بیعة الرضوان بعد ماذهب عثمن الی مکة فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بیده الیمنیٰ هذه ید عثمن فضرب بها علی یده و قال هذه لعثمان۔

حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیعت رضوان سے غائب رہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر مکہ میں عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اور عزیز ہوتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عثمن کی بجائے ان کو بھیجتے اس لئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور حضرت عثمن کے مکہ جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو فرمایا یہ عثمن کا ہاتھ ہے پھر اسے اپنے دوسرے دست مبارک پر مار کر ان کی طرف سے بیعت فرمائی اور فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۵۴" (بخاری ۱/۵۲۳، باب مناقب عثمان بن عفان)

اللہ کے علم میں جو سید ہیں ان سے کسی گناہ پر مواخذہ نہ ہوگا حدیث میں ہے

۴۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها اللہ و ذریتها علی النار۔ رواہ البزار و ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و

صح و تمام فی فوائده کلهم عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیشک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اور اس کی تمام ذریت کو آتش دوزخ پر حرام فرمادیا۔ (مولف) (کنز العمال ۱۳ر ۹۳)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عارضہ نسواں سے منزہ ہیں

۴۹۔ حدیث میں آیا ہے ان ابنتی فاطمة حوراء آدمية لم تحض و لم تطمث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری صاحبزادی فاطمہ آدمیوں میں حور ہے کہ نجاستوں کے عارضے جو عورت کو ہوتے ہیں ان سے پاک و منزہ ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۱۶"۔ (کنز العمال ۱۳ر ۹۳)

زیارت قبور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ حضور شہداء کی زیارت کو ہر سال آتے تھے

۵۰۔ تفسیر کبیر ج ۵، ص ۲۹۵، عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یاتی قبور الشهداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعة هکذا کان یفعلون رضی الله تعالیٰ عنهم۔

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال قبور شہدا پر تشریف لاتے اور فرماتے تھے سلام علیکم الایۃ یعنی تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے پر تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا گھر ہے اور خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۲۴"

سواد اعظم اور اولی الامر کی اطاعت و فرمانبرداری سے متعلق چند احادیث

۵۱۔ صحیح مسلم میں ہے من فارق الجماعة شبرا فمات میتة الجاهلية۔

جو جماعت سے ایک بالشت بھر جدا ہو وہ جاہلیت کی موت مرے۔ (مولف) (مسلم ۲ر ۱۲۸، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین الخ)

۵۲۔ صحیح مسلم میں ہے سیکون هنات و هنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة و هی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان۔

عنقریب مصیبتیں ہی مصیبتیں ہوں گی جو اس امت کے معاملہ کو درہم برہم کرنا چاہے اور وہ مجتمع ہو تو اسے تلوار سے مار دو کوئی ہو۔ (مولف) (مسلم ۲ر ۱۲۸، باب حکم من فرق امر المسلمین الخ)

۵۳۔ صحیح مسلم میں ہے من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق

عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ۔

جب تمہارا معاملہ ایک آدمی پر مجتمع ہو اور کوئی جماعت کو منتشر کرنا چاہے تو اسے قتل کرو۔ (مولف)(مسلم ۲/ ۱۲۹، باب حکم من فرق امر المسلمین)

۵۴۔ حدیث، ان امر علیکم عبد مجدع یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ و اطیعوا۔

اگر تم پر کوئی ایسا، بیٹھی ناک والا غلام بھی امیر بنادیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ پر قائم رکھے تو اسے قبول کرو اور اس کی اطاعت کرو۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ، ج ۱۲، ص ۲۵۷"(ترمذی ۱/ ۳۰۰، باب ما جاء فی طاعۃ الامام)(ابن ماجہ ۲/ ۲۱۱، باب طاعۃ الامام)

قریش کی امارت واطاعت پر ایک حدیث

۵۵۔ حاکم صحیح مستدرک اور بیہقی سنن میں امیر المومنین مولیٰ علی سے راوی الائمۃ من قریش وان امرت علیکم قریش عبدا جشیا مجدعا فاسمعوا واطیعوا

خلفاء قریش سے ہوں گے اور قریش تم پر کسی چپٹی ناک والے حبشی غلام کو امیر بنادیں تو قبول کرو اور اطاعت کرو۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۵۸"(کنزالعمال ۱۳/ ۲۰)

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور خاتم المرسلین حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں

۵۶۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند امام احمد میں ہے قلت یارسول اللہ ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یا رسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ سب سے پہلے نبی کون ہوئے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام میں نے عرض کی کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی بھی تھے فرمایا ہاں نبی مکلم۔ (مولف)(مسند احمد ۶/ ۲۲۶)

۵۷۔ نوادر الاصول تصنیف امام حکیم الامۃ ترمذی ان سے مرفوعاً یوں ہے اول الرسل آدم وآخر ھم محمد علیہ وعلیھم وافضل الصلاۃ والسلام

سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۶۳"(کنزالعمال ۱۲/ ۱۰۶)

ذکر اللہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک

فی الشدۃ

یعنی آرام کی حالت میں تم خدا کو یاد کرو وہ تجھے سختی میں یاد کرے گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۹۱" (کنز العمال ۲/ ۴۸)

صحابہ سے محبت و عداوت حضور سے محبت و عداوت کے مترادف ہے

۵۹۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نسبت فرمایا من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم

جس نے میری محبت کے سبب میرے صحابہ سے محبت کی تو میں اسے محبوب رکھتا ہوں اور جس نے میرے بغض کے باعث میرے صحابہ سے عداوت کی تو میں اسے مبغوض رکھتا ہوں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۹۴"

حضور علیہ السلام نے امام باقر کو سلام کہا اور صراحۃً بشارت دی

۶۰۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بشارت بتصریح نام گرامی صحیح حدیث میں ہے، جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لئے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسلم علیکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو سلام فرماتے ہیں۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۱۹"

دنیاداری لوگوں میں اس درجہ بڑھ جائے گی جیسا کہ

۶۱۔ حدیث کا ارشاد ہے کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ دین کا کام بھی بے روپیہ کے نہ چلے گا۔ (غالباً وہ یہی زمانہ ہے جس میں ہم ہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱۲، ص ۱۳۳"

کلمہ گو جنت میں جائے گا

(حدیث میں ہے کہ جس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا تو اس وقت)

۶۲۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں کو چھوڑ دیجئے کہ عمل کریں فرمایا چھوڑ دو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۱۶۵" (مسلم ۱/ ۳۶ باب الدلیل علی ان من مات الخ)

ابو بکر و عمر کی افضلیت مطلقہ پر ایک حدیث جلیل

(حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حدیث میں ہے)

۶۳۔ ابوبکر وعمر خیر الاولین والاخرین وخیر اهل السموات واهل الارضین الا الانبیاء والمرسلین لاتخبرهما یا علی۔

ابو بکر و عمر سب اگلوں پچھلوں سے افضل ہیں اور تمام آسمان والوں اور سب زمین والوں سے بہتر ہیں سوا انبیاء و مرسلین کے اے علی تم ان دونوں کو اس کی خبر نہ دینا۔

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردار دو جہاں اے مرتضٰی عتیق و عمر کو خبر نہ ہو

"فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص: ۲۶۸" (ترمذی ۲/ ۲۰۷ مناقب ابی بکر الصدیق) (کنز العمال ۱۲/ ۱۷۰۔۱۷۲)

حسنین کریمین کی ولادت اور ان کے اسماء سے متعلق ایک روایت

۶۴۔ حدیث میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا ارونی ابنی ماذا سمیتوه مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا، مولی علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے، پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا۔ مولی علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے، پھر امام محسن کی ولادت پر وہی فرمایا مولی علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے پھر فرمایا میں نے اپنے ان بیٹوں کے نام ولد ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹوں پر رکھے۔ شبر شبیر مشبر حسن حسین محسن ان سے ہم وزن و ہم معنی ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۷۱" (کنز العمال ج ۱۶، ص ۲۷۲)

تعارف

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان
(آسمان و زمین کے ساکن و غیر متحرک ہونے پر قرآنی آیات)

۱۴ ار جمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ کو سوال پیش ہوا کہ زمین و آسمان کے متحرک یا ساکن ہونے میں شرعی نظریہ کیا ہے؟ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ زمین و آسمان دونوں متحرک ہیں اور گھومتے ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے اس بے مثال رسالے میں قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو مفصل و مدلل اور جامع کلام کیا ہے اس کا ماحصل کچھ اس طرح ہے۔

اسلامی نظریہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں البتہ سورج متحرک ہے اور کواکب و ستارے چل رہے ہیں۔ اس لئے مسلمان پر فرض ہے کہ سائنس کے نظریہ مذکورہ بالا پر ایمان نہ لائیں۔

سائنس کا نظریہ حرکت زمین ۱۵۳۰ء کے بعد فروغ پانا شروع ہوا جب کہ کوپرنیکس نے حرکت زمین کی بدعت ضالہ کا احیاء کیا جو دو ہزار برس سے مردہ بے گور و کفن پڑی ہوئی تھی ورنہ اس سے پہلے یہود و نصاریٰ حرکت آسمان اور سکون زمین کے قائل تھے۔

مگر امام احمد رضا نے ان تمام نظریات باطلہ کا جس شان سے رد و ابطال کیا ہے وہ بڑے بڑے مفکر اور سائنسداں کے لئے باعث حیرت و استعجاب ہے، اور امام احمد رضا کے استدلال کے سامنے سائنسدانوں کی دلیلیں تار عنکبوت کی مانند نظر آتی ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں کہ
یورپ والوں کو طریقہ استدلال ہرگز نہیں آتا نہیں اثبات دعویٰ کی تمیز نہیں، ان کو دلیل وعلت کی تفریق معلوم نہیں، ان کے اوہام وخیالات جن کو بنام دلیل پیش کرتے ہیں وہ دراصل علتیں ہوتی ہیں۔

مزید براں امام احمد رضا نے آیات ونصوص اور اجماع امت کے حوالوں سے یہ ثابت کیا کہ زمین و آسمان نہ کسی محور و محاط پر حرکت کرتے ہیں نہ کسی دائرہ میں یعنی زمین کی حرکت محوری و مداری دونوں باطل ہیں۔

اور اس رسالے کے اخیر میں ہدایت و نصیحت کے آئینے میں امام احمد رضا اپنا نظریہ حمایت اسلام اس طرح پیش کرتے ہیں کہ

جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے ان سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے، سائنس کے دلائل کو مردود و پامال کر دیا جائے جابجا سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات ہو۔

اور اس کے علاوہ حرکت زمین کے خلاف امام احمد رضا نے اور بہت کچھ لکھا ہے جس سے ان کے انقلاب آفریں شخصیت ہونے کا اندازہ ہوتا ہے۔

زمین و آسمان کے عدم حرکت میں دلائل قاہرہ و براہین ناطقہ پر مشتمل یہ محققانہ رسالہ جہازی سائز کے ۱۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۲ حدیثیں سائنسی نظریہ حرکت زمین و آسمان کے رد و ابطال میں بطور استدلال پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان

چار صحابہ کرام علم قرآن میں مہارت تامہ رکھتے تھے حضور نے دوسروں کو ان کے پاس قرآن سیکھنے اور پڑھنے کی تاکید فرمائی حدیث میں ہے کہ

۶۵۔استقروا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه الحدیث۔

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن چار شخصوں سے پڑھو از انجملہ ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (دوسرے حضرات سالم مولی ابی حذیفہ وابی بن کعب اور معاذ بن جبل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ مولف) یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ (بخاری ۱/ ۵۳۱ مناقب عبداللہ بن مسعود)

حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت پر ایک روایت

۶۶۔جامع ترمذی شریف کی حدیث ہے ماحدثکم ابن مسعود فصدقوہ

ابن مسعود جو بات تم سے بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔ (مولف)

حضرت حذیفہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۷۔حدیث، ماحدثکم حذیفة فصدقوہ

حذیفہ تم سے جو بات بیان کریں اس کی تصدیق کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۶۷۲ نزول آیات فرقان" (ترمذی ۲/ ۲۲۱ مناقب حذیفة بن الیمان)

جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی نسبت فرمایا کہ

۶۸۔حدیث میں ہے لافتی الاعلی لا سیف الاذوالفقار

یعنی جوان نہیں مگر حضرت علی تلوار نہیں مگر ذوالفقار (مولف)

مرض وقرض سے متعلق حضور کا ارشاد گرامی

۶۹۔حدیث میں ہے لاوجع الاوجع العین ولاھم الاھم الدین

درد نہیں مگر آنکھ کا درد اور پریشانی نہیں مگر قرض کی پریشانی۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص: ۲۷۷

بزول آیات فرقان"

اوقات نماز کی تعیین سے متعلق دو حدیثیں

۷۰۔ ابن جریر نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اتانی جبریل لدلوك الشمس حين زالتا فصلی بی الظهر

جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے میرے پاس زوال شمس کے وقت آکر ظہر پڑھائی۔ (مولف)

۷۱۔ نیز ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى الظهر اذا زالت الشمس ثم تلا اقم الصلوٰة لدلوك الشمس.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز ادا فرماتے تھے پھر راوی نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اقم الصلوٰة لدلوك الشمس

یعنی سورج ڈھلنے کے وقت نماز قائم کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۴ بزول آیات فرقان"

غروب کے بعد سورج کہاں رہتا ہے اس کے متعلق ایک روایت

۷۲۔ حدیث صحیح بخاری ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لابی ذر حين غربت الشمس اتدری این تذهب قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب حتى تسجد تحت العرش فتستاذن فيوذن بها (لها) ويوشك ان تسجد فلا يستقبل منها وتستاذن فلا يوذن لها يقال لها ارجعی من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله تعالىٰ والشمس تجری لمستقرلها ذالك تقدير العزيز العليم.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ جب سورج غروب ہوجاتا ہے تو کہاں جاتا ہے عرض کی اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ عرش کے نیچے جاکر سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے پھر اسے اجازت ملتی ہے (تو طلوع ہوتا ہے) لیکن عنقریب سجدہ کرے گا تو قبول نہیں ہوگا اور اجازت مانگے گا تو اجازت نہیں ملے گی اس سے کہا جائے گا کہ واپس جا جہاں سے آیا ہے وہ پھر مغرب سے طلوع ہوگا یہی ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ اور سورج ...

یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۶ نزول آیات فرقان" (بخاری ۱/ ۴۵۴ باب صفۃ الشمس والقمر بحسبان)

• آفتاب کے طلوع و غروب کے بارے میں ایک روایت

۷۳۔ حدیث میں ہے لکل حد مطلع

ہر حد کے لئے مطلع ہے۔ یعنی اس مقام معین سے ادھر ادھر زائل نہ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۷، نزول آیات فرقان" (کنز العمال ۲۱/ ۸۷)

اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ زمین و آسمان دونوں ساکن ہیں اس کے بارے میں تین حدیثیں

۷۴۔ ابن جریر بسند صحیح برجال صحیحین بخاری ومسلم حدثنا ابن بشار ثنا عبد الرحمن ثنا سفین عن الاعمش عن ابی وائل قال جاء رجل الیٰ ابی عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال من این جئت قال من الشام فقال من لقیت قال لقیت کعبا فقال ماحدثك کعب قال حدثنی ان السموات تدار علی منکب ملك فقال صدقته او کذبته قال ماصدقته ولاکذبته قال لوددت انك افتدیت من رحلتك الیہ براحلتك ارحلها کذب کعب ان اللہ یقول ان اللہ یمسك السمٰوات والارض ان تزولا ولئن زالتاان امسکھما من احد من بعدہ زاد غیر ابن جریر وکفی بھا زوالا ان تدورا

ایک صاحب حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوئے فرمایا کہاں سے آئے عرض کی شام سے فرمایا وہاں کس سے ملے عرض کی کعب سے فرمایا کعب نے تم سے کیا بات کی عرض کی یہ کہا کہ آسمان ایک فرشتے کے شانے پر گھومتے ہیں۔ فرمایا تم نے اس میں کعب کی تصدیق کی یا تکذیب عرض کی کچھ نہیں (یعنی جس طرح حکم ہے کہ جب تک اپنی کتاب کریم کا حکم نہ معلوم ہو اہل کتاب کی باتوں کو نہ سچ جانو نہ جھوٹ) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش تم اپنا اونٹ اور اس کا کجاوہ سب اپنے اس سفر سے چھٹکارے کو دے دیتے کعب نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ سرکنے نہ پائیں اور اگر وہ ہٹیں تو اللہ کے سوا انہیں کون تھامے گھومنا ان کے سرک جانے کو بہت ہے۔

۷۵۔ نیز محمد طبری بسند صحیح براصول حنفیہ برجال بخاری ومسلم حضرت سیدنا امام اعظم ... مغیرۃ عن ابراھیم ...

قال ذهب جندب البجلی الیٰ کعب الاحبار ثم رجع فقال له عبد الله حدثنا ماحدثك فقال حدثنی ان السماء فی قطب کقطب الرحا قال عبد الله لوددت انك افتدیت رحلتك بمثل راحلتك ثم قال ماتنکب الیهودیة فی قلب عبد فکادت ان تفارقه ثم قال ان الله یمسك السموات والارض ان تزولا وکفی بها زوالا ان تدورا

جندب بجلی کعب احبار کے پاس جا کر واپس آئے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہو کعب نے تم سے کیا کہا عرض کی یہ کہا کہ آسمان چکی کی طرح ایک کیلی میں ہے، حضرت عبد اللہ نے فرمایا مجھے تمنا ہوئی کہ تم اپنے ناقہ کے برابر مال دے کر اس سفر سے چھٹ گئے ہوتے، یہودیت کی خراش جس دل میں لگتی ہے پھر مشکل ہی سے چھوٹتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ نہ سرکیں ان کے سرکنے کو گھومنا ہی کافی ہے۔

۷۶۔ عبد بن حمید نے قتادہ شاگرد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان کعبا یقول ان السماء تدرو علی نصب مثل نصب الرحا فقال حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنهما کذب کعب ان الله یمسك السموات والارض ان تزولا

کعب کہا کرتے کہ آسمان ایک کیلی پر دورہ کرتا ہے جیسے چکی کی کیلی اس پر حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کعب نے جھوٹ کہا بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ جنبش نہ کریں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱۲، ص ۲۸۴ نزول آیات فرقان"

احادیث بضمن ابواب

باب الایمان

حدیث نمبر		صفحہ نمبر
۴۴۸	لیس المومن بالطعان و لا اللعان و لا الفاحش و لا البذی	۱۰۴
۴۴۹	الحیاء من الایمان و الایمان فی الجنة و البذاء من الجفاء و الجفاء فی النار	۱۴۵
۴۵۰	الحیاء و العی شعبتان من الایمان و البذاء و البیان شعبتان من النفاق	۱۴۵
۴۵۱	ما کان الفحش فی شئ قط الاشانه و ما کان الحیاء فی شئ قط الازانه۔	۱۴۵
۴۵۲	البذاء شؤم	۱۴۵
۲۰۱	من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه	۲۰۱
۲۱۵	من مات علی شئ بعثه الله علیه	۲۰۵
۲۴۱	من احب لله و ابغض لله و اعطی لله و منع لله فقد استکمل الایمان	۲۱۹
۲۴۸	لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه	۲۲۰
۶۲	(من قال لا اله الا الله دخل الجنة) یہ ارشاد سن کر امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ لوگوں کو چھوڑ دیجئے کہ عمل کریں فرمایا چھوڑ دو۔	۳۳۸

باب الاعمال بالنیات

حدیث نمبر		صفحہ نمبر
۱۸۳	لیس الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان یفی و لکن الخلف ان یعد الرجل و من نیته ان لا یفی	۶۲

باب الصلوة

۶۲۴ نهی عن الصلاة حین تشرق الشمس و حین تستوی و حین تتدلی للغروب ۴۱۲

۶۴۲ نهی رسول الله عن البتیراء ۴۱۹

۱۵۸ فرضیت نماز کے سلسلے میں ہے فقال وهو مکانه یا رب خفف عنا فان امتی لاتستطیع هذا ۳۹۶

۲۰ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں نعمت هذه البدعة ۴۲۱

۲۱ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز چاشت کی نسبت فرماتے ہیں انها لبدعة و نعمت البدعة وانها لمن احسن ما احدث الناس۔ ۴۲۱

۲۲ ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں احدثتم قیام رمضان فدوموا علی ما فعلتم و ترکوا ۴۲۱

۲۴ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نماز میں بسم اللہ بآواز پڑھتے سنا فرمایا ای بنی محدث ایاك والحدث ۴۲۲

۷۰ اتانی جبریل لدلوك الشمس حین زالتا فصلی بی الظهر ۴۴۳

۷۱ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الظهر اذا زالت الشمس ثم تلا اقم الصلاة لدلوك الشمس۔ ۴۴۳

باب السترة

۶۲۵ اذا صلی احدکم الی غیر السترة فانه یقطع صلاته الحمار و الخنزیر و الیهودی و المجوسی و المراءة و یجزئ عنه اذا مروا بین یدیه علی قذفة بحجر ۴۱۲

۶۲۶ و للطحاوی بکفیك اذا کانوا منك قدر رمیة

۶۲۷ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یعرض راحلته فیصلی الیها ۴۱۳

۶۸۱ التسبیح للرجال و التصفیق للنساء ۴۱۳

۴۲۹

باب الجمعة

۲۶۰ خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم۔ الحديث ۷۴۴

۲۶۱ ان يوم الجمعة سيد الايام و اعظمها عند الله تعالىٰ فيه خمس خلال خلق الله فيه آدم ۷۴۵

۲۶۲ من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة تخذ جسرا الى جهنم ۷۵۱

باب التعوذ

۳۲۸ قول ابن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قرءت على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت اعوذ بالله السميع العليم من الشيطن الرجيم فقال لي يا ابن ام عبد اعوذ بالله من الشيطن الرجيم ۲۹

۳۲۸ عن جبير بن مطعم عن ابيه عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه كان يقول قبل القراءة اعوذ بالله من الشيطن الرجيم ۳۰

باب المسجد

۳۱ رمضان کی ایک شب کو امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ پوری مسجد کریم روشنی سے منور و مجلی ہو گئی ہے تو انھوں نے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا کی اور کہا ۸۶

نورت مساجدنا نور الله قبرك يا ابن الخطاب

۳۳۲

لا تشدو الرحال الا الى ثلثة مساجد ۱۳

باب تحريم سجود التحية

۲۲۰

ارأيت لو مررت بقبري اكنت تسجد له قال فلا تفعل ۲۴۹

۲۴۰ جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت يا رسول الله اخبرني ماحق الزوج على الزوجة قال لو كان ينبغي لبشر ان يسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذ دخل عليها لما فضله الله عليها هذا لفظ البزار و الحاكم و البيهقي و عند الترمذي المرفوع منه بلفظ لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها ۲۹۹

۲۴۰ دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائط فجاء بعیر فسجد له فقالوا ۷۰۰
هذه بهیمة لاتعقل سجدت لك و نحن نعقل فنحن احق ان نسجدلك
فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یصلح لبشر ان یسجد لبشر لو صلح
لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لما له من الحق علیها

۲۴۱ کان اهل بیت من الانصار لهم جمل یسنون علیه و انه ۷۰۱
استصعب علیهم (فذکر القصة الی قوله) فلما نظر الجمل الی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرسا جدا بین یدیه
فقال له اصحابه یا رسول اللہ هذه بهیمة لاتعقل تسجد لك۔ و
نحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك قال لایصلح لبشران
یسجد لبشر و لو صلح ان یسجد بشر لبشر لامرت المرأة ان
تسجد لزوجها من عظم حقه علیها

۲۴۱ دخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حائطا للانصار و معه ۷۰۲
ابوبکر و عمر فی رجال من الانصار و فی الحائط غنم
فسجدن له فقال ابوبکر یا رسول اللہ کنا نحن احق
بالسجود لك من هذه الغنم قال انه لاینبغی فی امتی ان
یسجد احد لاحد و لو کان ینبغی ان یسجد احد لاحد
لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

۲۴۲ بینمانحن قعود مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذ اتاه ۷۰۳
آت فقال یا رسول اللہ ناضح آل فلان قد ابق علیهم فنهض
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذکر القصة وفیه
سجود البعیر له صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قال فقال اصحابه
یا رسول اللہ بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك فنحن
احق ان نسجدلك قال لالوکنت آمرا احدا من امتی ان یسجد
بعضهم لبعض لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن

۲۴۲ خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوما فجاء بعیر ۷۰۴
یرغوحتی سجدله فقال المسلمون نحن احق ان نسجد للنبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لوکنت آمرا احدا ان یسجد
لغیر اللہ تعالی لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

۷۰۵ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ن فی نفرمن ۲۴۳
المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجدله فقال اصحابه یا
رسول اللہ تسجدلك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجدلك
فقال اعبدو اربکم واکرموا اخاکم ولوکنت آمرا احدا ان
یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

۷۰۶ اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد ۲۴۳
فجرد کما یحمل فلم یقدر احدان یدخل علیه الاتخبطه فجاء
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فذکر له ذلك فقال افتحوا
عنه فقالوا انا نخشی علیك یا رسول اللہ قال افتحوا عنه ففتحوا
فلما رأه الجمل خرسا جدا فسبح القوم وقالوا یا رسول اللہ کنا
احق بالسجود من هذه البهیمة قال لوینبغی لشئی من الخلق ان
یسجد لشئی دون اللہ لینبغی للمرأة ان تسجد لزوجها

۷۰۷ ابو نعیم غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال خرجنا مع ۲۴۴
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی بعض اسفار فرأینا منه
عجبامن ذالك انا مضینا فنزلنا منزلا فجاء رجل فقال یا نبی اللہ انه
کان لی حائط فیه عیشی وعیش عیالی ولی فیه ناضحان فاعتلما
علی فمنعانی انفسهما وحائطی ومافیه لا یقدر احد ان یدنو منهما
فنهض نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم باصحابه حتی اتی
الحائط فقال بصاحبه افتح فقال یانبی اللہ امرهما اعظم من ذالك
قال افتح فلما حرك الباب اقبلا لهما جلبة کحفیف الریح
فلماانفرج الباب ونظرا الی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم
برکاثم سجدا فاخذ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم براسهما
ثم دفعهما الی صاحبهما فقال استعملهما واحسن علفهما فقال
القوم یا نبی اللہ تسجدلك البهائم فآلاء اللہ عندنا بك احسن حین
هدانا اللہ من الضلالة واستنقذنا بك من المهالك افلاتأذن لنا فی
السجود لك فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان السجود
لیس لی الاللحی الذی لایموت ولوانی آمراحدا من هذه الامة
بالسجود لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

۲۴۵ حائطا
۷۰۸ ان رجلا من الانصار كان له فحلان فاغتلما فادخلهما حائطا فسد عليهما الباب ثم جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فارادان يدعوله والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد معه نفر من الانصار (فساق الحديث وفيه) فقال افتح ففتح فاذا احد الفحلين قريبا من الباب فلما رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجد له فشد رأسه وامكنه منه ثم مشى الى اقصى الحائط الى الفحل الآخر فلما رآه وقع له ساجدا فشد رأسه وامكنه منه وقال اذهب فانهما لايعصيانك وفيه قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لآمراحدا ان يسجد لاحد ولوامرت احدا ان يسجد لاحد امرت المرأة ان تسجد لزوجها

۲۴۶ قال خرجت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سفر (فذكر ۷۰۹
معجزتين الى ان قال) ثم سرنا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيننا كانما علينا الطيرتظلنا فاذا جمل فارحتى اذاكان بين سماطين خرساجدا (ثم ساق الحديث الى ان قال)قال المسلمون عند ذلك يا رسول الله نحن احق بالسجود منٔ من البهائم قال لاينبغى لشئى ان يسجد لشئى ولوكان ذلك كان النساء لازواجهن

۲۴۷ جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله قد ۷۱۰
اسلمت فارنى شيأ ازددبه يقينا فقال ما الذى تريد قال ادع تلك الشجرة ان تاتيك قال اذهب فادعها فاتاها الاعرابى فقال اجيبى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمالت على جانب من جوانبها فقطعت عروقها ثم مالت على الجانب الآخر فقطعت عروقها حتى اتت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقالت السلام عليك يا رسول الله فقال الاعرابى حسبى حسبى فقال لها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ارجعى فرجعت فجلست على عروقها وفروعها فقال الاعرابى ائذن لى يا رسول الله ان اقبل رأسك ورجليك ففعل ثم قال ائذن لى ان اسجدلك قال لا يسجد احد لاحد ولوامرت احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها لعظم حقه عليها ولفظ الفقيه قال تأذن لى ان اسجدلك قال لاتسجدلى ولا يسجد احد لاحد من الخلق ولوكنت امرا احدا لامرت المرأة ان تسجد لزوجها تعظيما لحقه

۷۱۱ لما قدم معاذ من الشام سجد للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ۲۴۷
ماھذا یا معاذ قال اتیت الشام فوافقتھم یسجدون لا ساقفتھم
وبطارقھم فوددت فی نفسی ان نفعل ذالک بک فقال رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلا تفعلوا فانی لوکنت آمرا احدا ان
یسجد لغیر اللہ تعالیٰ لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

۷۱۲ حاکم صحیح مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۲۴۸
راوی انہ اتی الشام فرأی النصاری یسجدون لاسا قفتھم
ورھبا نھم ورأی الیھود یسجدون لاحبارھم ورھبانھم
فقال لای شئی تفعلون ھذا قالوا ھذا تحیۃ الانبیاء قلت
فنحن احق ان نصنع بنبینا فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم انھم کذبوا علی انبیائھم کما حرفوا کتابھم
لو امرت احدا ان یسجدلاحد لامرت المرأۃ ان تسجد
لزوجھا من عظم حقہ علیھا

۷۱۳ انہ لما رجع من الیمن قال یارسول اللہ رأیت رجلا بالیمن ۲۴۸
یسجد،بعضھم لبعض افلا نسجدلک قال لوکنت آمرابشرا
یسجد لبشرلامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

۷۱۴ بیہقی قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال اتیت الحیرۃ ۲۴۹
فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم فقلت رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ قال فاتیت النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون
لمرزبان لھم فانت یا رسول اللہ احق ان نسجدلک قال ارأیت
لو مررت بقبری اکنت تسجدلہ قلت لا قال فلا تفعلوا لوکنت
آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن
لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق

۷۱۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوکنت امرا احدا ان ۲۴۹
یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا

۷۱۶ مدارک شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرنا چاہا حضور نے فرمایا لا ینبغی لمخلوق ان یسجد لا حد الا للہ تعالیٰ ۲۵۰

۷۱۷ دخل الجاثلیق علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاراد ان یسجد لہ فقال لہ علی اسجد للہ ولا تسجدلی ۲۵۰

۷۱۸ قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا
امام طحاوی کے لفظ یہ ہیں انہم قالوا یا رسول اللہ اینحنی بعضنا لبعض اذا التقینا قال لا ۲۵۰

۷۱۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تصلوا الی القبور ولاتجلسوا علیہا ۲۵۱

۷۲۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتصلوا الی قبر و لاتصلوا علی قبر ۲۵۱

۷۲۱ نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاۃ الی القبور ۲۵۱

۷۲۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا لایصلین احد الی احد و لا الی قبر ۲۵۱

۷۲۳ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رأنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و انا اصلی الی قبر فقال القبر امامك فنهانی و فی روایة للوکیع قال لی القبر لاتصل الیه و فی روایة الفضل بن دکین فناداه عمر القبر القبر فتقدم و صلی و جاز القبر ۲۵۱

۷۲۴ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضه الذی لم یقم منه لعن اللہ الیهود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائهم مساجد قالت و لولا ذلك لا برز قبره غیر انه خشی ان یتخذ مسجدا وفی روایة لهم عنها عنه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اولئك شرار الخلق عندالله عزوجل یوم القیمة ۲۵۲

۷۲۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل اللہ الیھود و ۲۵۲
النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد

۷۲۶ ام المومنین و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے راوی قالا لما ۲۵۲
نزلت برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طفق یطرح
خمیصۃ لہ علی وجھہ فاذا اغتم کشفھا عن وجھہ فقال وھو
کذلک لعنۃ اللہ علی الیھود و النصاریٰ اتخذوا قبورانبیائھم
مساجد یحذر مثل ماصنعوا

۷۲۷ بزار مسند میں امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی قال لی ۲۵۳
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ
ائذن للناس علی فاذنت للناس علیہ فقال لعن اللہ قوما اتخذوا
قبورانبیائھم مسجدا ثم اغمی علیہ فلما افاق قال یا علی ائذن
للناس فاذنت لھم فقال لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم
مسجدا ثلثا فی مرض موتہ

۷۲۸ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی ۲۵۳
مات فیہ ادخلوا علی اصحابی فدخلوا علیہ وھو متقنع ببرد
معافری فکشف القناع ثم قال لعن اللہ الیھود و النصاریٰ
اتخذوا قبور انبیائھم مساجد

۷۲۹ ان من شرار الناس من تدرکھم الساعۃ وھم احیاء و من یتخذ ۲۵۳
القبور مساجد

۷۳۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شرار الناس من ۲۵۳
یتخذ القبور مساجد

۷۳۱ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال سمعت النبی صلی ۲۵۴
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان یموت بخمس وھو یقول الا ان
من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم و صالحیھم
مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجدا نی انھاکم عن ذلک

۷۳۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اللھم لاتجعل قبری ۲۵۴
وثنا لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیائھم مساجد

۴۲۳	اشتد غضب الله تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیائهم مساجد	۲۵۴
۴۲۴	کانت بنواسرائیل اتخذوا قبور انبیائهم مساجد فلعنهم الله تعالی	۲۵۴
۴۲۵	ان رجلا قال یا رسول الله نسلم علیك کما یسلم بعضنا علی بعض افلا نسجد لك قال لا ولکن اکرموا نبیکم و اعرفوا الحق لاهله فانه لاینبغی ان یسجد لاحد من دون الله تعالیٰ فانزل الله تعالیٰ ما کان لبشر الی قوله بعد اذ انتم مسلمون	۲۵۶

باب التسلیم

۱۷۵	حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت انس سے فرمایا یا بنی اذا دخلت علی اهلك فسلم یکون برکة علیك و علی اهل بیتك	۲۰
۱۷۶	اذا دخلتم بیوتکم فسلموا علی اهلها فان الشیطان اذا سلم احدکم لم یدخل بیته	۲۰
۱۷۷	کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل بیته بداء بالسواك۔ (یہ مسواک اپنے اہل پاک پر سلام فرمانے کیلئے تھی)	۲۱
۱۷۸	فجعل یمر علی نسائه فیسلم علی کل واحدة منهن سلام علیکم کیف انتم یا اهل البیت	۲۱
۱۷۹	فی روایة، فخرج رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اتبعته فجعل حجر نسائه یسلم علیهن	۲۱
۵۱۲	ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مر فی المسجد یوما و عصبة من النساء قعود فالویٰ بیده	۲۶۵
۲۳۰	عبداللہ بن عمر کی خدمت میں کسی نے ایک شخص کا سلام پہنچایا فرمایا لا تقرأه منی السلام فانی سمعت انه احدث	۲۱۴
۲۹۳	من سلم صاحب بدعة او لقیه بالبشر او استقبله بما یسره فقد استخف بما انزل علی محمد	۲۳۵

باب المصافحة والمعانقة

۱۳ قدم زید بن حارثة المدینة و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۹
وسلم فی بیتی فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ و اللہ ما رأیتہ قبلہ و لا بعدہ فاعتنقہ
و قبلہ۔

۱۴ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب ۹
فالتزمہ و قبلہ بین عینیہ

۱۵ عن امراء ة یقال لھا بھیة عن ابیھا قالت استاذن الی النبی صلی ۹
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل بینہ وبین قمیصہ فجعل یقبل و
یلتزم ثم قال یا نبی اللہ ما الشیئ الذی لا یحل منعہ قال الماء

۱۶ عن ھالة بن ابی ھالة انہ دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۹
وسلم وھو راقد فاستیقظ فضم ھالة الی صدرہ و قال ھالة
ھالة ھالة

۱۷ دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ غدیرا ۱۰
فقال یسبح کل رجل الی صاحبہ فسبح کل رجل منھم الی
صاحبہ حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و
ابوبکر فسبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی ابی
بکر حتی اعتنقہ فقال لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابابکر
خلیلا و لکنہ صاحبی۔

۱۸ ان حسنا و حسینا استقبلا الی رسول اللہ فضمھما الیہ ۱۰

۵۱ عن تمیم الداری، انہ قال سئلت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ ۲۰
علیہ وسلم عن المعانقة فقال تحیة الامم و صالح ودھم و ان
اول من عانق خلیل اللہ ابراھیم

۵۲ خرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بفناء بیت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقال ادع الحسن بن علی فحبستہ شیأ فظننت انہا تلبسہ سخابا او تغسلہ فجاء یشتد و فی عنقہ السخاب فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدہ ھکذا فقال الحسن بیدہ ھکذا حتی اعتنق کلو احد منہما صاحبہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ و احب من یحبہ۔ ۲۰

۵۳ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأخذ بیدی فیقعدنی علی فخذہ و یقعد الحسین علی فخذہ الاخری و یضمنا ثم یقول رب انی ارحمہما فارحمہما۔ ۲۱

۵۴ عن ابن عباس، ضمنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی صدرہ فقال اللھم علمہ الکتاب۔ ۲۱

۵۵ ان حسنا و حسینا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضمہما الیہ ۲۱

۵۶ سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای اھل بیتک احب الیک قال الحسن و الحسین و کان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی فیشمہما (ویضمہما) الیہ۔ ۲۱

۵۷ عن اسید بن حضیر، بینما ھو یحدث القوم و کان فیہ مزاح بیننا یضحکہم فطعنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خاصرتہ بعود فقال اصبرنی قال اصطبر قال ان علیک قمیصا و لیس علی قمیص فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قمیصہ فاحتضنہ و جعل یقبل کشحہ قال انما اردت ھذا یا رسول اللہ۔ ۲۱

۵۸ عن ابی ذر، مالقیتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا صافحنی و بعث الی ذات یوم و لم اکن فی اھلی فلما جئت اخبرت فاتیتہ وھو علی سریر فالتزمنی فکـ... ۲۲

۵۹ عن عائشة، قالت ما رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲۲
التزم علیا و قبلہ وھو یقول بابی الوحید الشھید۔

۶۰ عن جابر بن عبداللہ ، قال کنا عندالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۲۲
وسلم فقال یطلع علیکم رجل لم یخلق اللہ بعدی احدا خیرا
منہ لا افضل و لہ شفاعة مثل شفاعة النبیین فما برحنا حتی طلع
ابوبکر فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبلہ و التزمہ۔

۶۱ عن ابن عباس، قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۲۳
وسلم واقفا مع علی بن ابی طالب اذ اقبل ابوبکر فصافحہ النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و عانقہ و قبل فاہ فقال علی اتقبل
فابی بکر فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ابا الحسن منزلة
ابی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔

۶۲ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام اور کفار ۲۳
سے ضرب وقتال فرمانا (الی ان قال) حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دارارقم میں تشریف فرماتے اپنی ماں سے خدمت اقدس میں لے چلنے کی
درخواست کی حتی اذا ھداء ت الرجل و سکن الناس خرجتا بہ
یتکئ علیھا حتی ادخلتاہ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
قالت فانکب علیہ فقبلہ و انکب علیہ المسلمون ورق لہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رقة شدیدا۔ الحدیث۔

۶۳ صعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنبر ثم قال این ۲۴
عثمان بن عفان فوثب و قال ھا انا اذا یا رسول اللہ فقال ادن
منی فدنا منہ فضمہ الی صدرہ و قبل بین عینیہ۔

۶۴ عن جابر بن عبداللہ، قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ ۲۴
تعالیٰ علیہ وسلم فی نفر من المھاجرین منھم ابوبکر و عمر و
عثمان و علی و طلحة و الزبیر و عبدالرحمن بن عوف و سعد
بن ابی وقاص فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ینھض کل رجل الی کفوہ و نھض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم الی عثمن فاعتنقہ و قال انت ولی فی الدنیا و الاخرة۔

۶۵ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عانق عثمان بن عفان ۲۵
و قال قد عانقت اخی عثمن فمن کان لہ فلیعانقہ۔

۶۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا ۲۵
عورت کے حق میں سب سے بہتر کیا ہے عرض کی کہ نامحرم شخص
اسے نہ دیکھے حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریۃ بعضھا من بعض۔

۱۴۱ حدیث انس قال اینحنی لہ (عند المصافحۃ) قال لا۔ ۵۰

۱۹۹ تصافحوا یذھب الغل عنکم۔ ۲۲

باب فی سماع الاموات

۵۶۰ وقالت (عائشۃ) فی حدیثھما اعنی امیر المومنین و ابنہ عبداللہ ۱۸۳
ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فی نتنی بدر والذی
نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم، انما قال صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم انھم لیعلمون الآن ما کنت اقول لھم حق وقد
قال اللہ انک لا تسمع الموتیٰ۔ (ھذہ طریقۃ معروفۃ لعائشۃ)

باب زیارۃ القبور

۳۱ الا فزوروھا فانھا تزھدکم فی الدنیا و تذکرکم فی الآخرۃ ۳۴۰

۹۵ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاد امجاد ۳۶۷
حضرت عبدالمطلب سے ایک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے
دیکھا جب پاس آئیں فرمایا ما اخرجک من بیتک، عرض کی اتیت
اھل ھذا المیت فترحمت علیھم و عزیتھم بمیتھم، فرمایا لعلک
بلغت معھم الکدی، عرض کی معاذ اللہ ان اکون بلغتھا و قد
سمعتک تذکرنی لک ما تذکر، فرمایا لو بلغتھا ما رأیت الجنۃ
حتی یراھا جد ابیک۔

۵۰ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یأتی قبورا
الشھداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم ۳۳۶
عقبی الدار و الخلفاء الاربعۃ ھکذا یفعلون۔

باب ماجأ فی ثواب من اصیب بولده

۳۵۵ ما مسلم یموت له ثلثة لم یبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة ۱۰۵
بفضل ارحمه ایاهم

۳۵۶ ما من مسلم یموت له ثلثة من ولد لم یبلغوا الحنث الا تلقوہ ۱۰۶
من ابواب الجنة من ایها شأ دخل۔

۳۵۷ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی ۱۰۶
صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ و اثنان یا رسول اللہ، فرمایا و
اثنان عرض کی او واحد، فرمایا او واحد، پھر فرمایا والذی نفسی
بیدہ ان السقط لیجرہ امہ بسررہ الی الجنة اذا احتسبته۔

۳۵۸ اذا مات ولد العبد قال اللہ لملئکة قبضتم ولد عبدی فیقولون ۱۰۶
نعم فیقول قبضتم ثمرة فوأده فیقولون نعم فیقول ماذا قال
عبدی فیقولون حمدك و استرجع فیقول ابنو العبدی بیتا فی
الجنة و سموہ بیت الحمد۔

باب النوحة

۱۷۳ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن المراثی ۶۰

۳۵۹ لا توذوا امواتکم بعویل ۱۰۶

۳۶۰ اثنتان هما فی الناس کفر الطعن فی النسب و النیاحة علی ۱۰۷
المیت

۳۶۱ صوتان ملعونان فی الدنیا و الاخرة مزمار عند نعمة ورنة عند ۱۰۷
مصیبة

۳۶۲ النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام یوم القیٰمة و علیها سربال من ۱۰۷
قطران و درع من جرب۔

۳۶۳ و فی روایة، قطع اللہ لها ثیابا من قطران و درعا من لهب النار ۱۰۷

۳۶۴ ان هذه النوائح یجعلن یوم القیمة صفین فی جهنم صف عن ۱۰۷
یمینهم و صف عن یسارهم فینبحن علی اهل النار کما تنبح
الکلاب۔

۳۶۵ انا بریٔ ممن حلق و صلق۔ (سلق) و خرق۔ ۱۰۸

۳۶۶ الا تسمعون ان الله لا یعذب بدمع العین و لا بحزن القلب و ۱۰۸
لکن یعذب بهذا و اشار الی لسانه او یرحم و ان المیت لیعذب
ببکاء اهله علیه۔

۵۵۷ قالت (عائشة) فی حدیث امیر المومنین عمر عن النبی صلی ۱۸۲
الله تعالیٰ علیه وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اهله علیه،
یرحم الله عمر لا والله ماحدیث رسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اهله و لکن ان الله تعالیٰ
یزید الکافر عذابا ببکاء اهله علیه و قالت حسبکم القرآن لاتزر
وازرۃ وزر اخریٰ۔ (هذه طریقة معروفة لعائشة)۔

۵۵۸ و قالت یغفرالله لابی عبدالرحمن ترید ابن عمر فانه ایضا روی ۱۸۲
الحدیث کابیه اما انه لم یکذب و لکنه نسی امامر رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی یهودیة یبکی علیها فقال انهم
لیبکون علیها وانها لتعذب فی قبرها۔ (هذه ایضاً)

۵۵۹ و فی لفظ اَمَ والله ما تحدثون هذا الحدیث عن الکاذبین و ۱۸۳
لکن السمع یخطی و ان لم یکن فی القرآن ما یشفیکم ان لا
تزر وازرۃ وزر اخریٰ ولکن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم قال ان الله عزوجل لیزید الکافر عذابا ببعض بکاء اهله
علیه (هذه ایضاً)

باب الزکوٰة

۸ ان رجلا یقال له ثعلبة بن ابی حاطب اخلف الله ما وعده فقص ۲۱۳
الله تعالیٰ شانه فی القرآن و منهم من عاهد الله الی قوله
یکذبون۔

٩ فانزل الله فيه من عاهد الله و عند رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه ٣١٤
وسلم رجل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتى اتاه فقال و
يحك يا ثعلبة قد انزل الله فيك كذا و كذا فخرج ثعلبة حتى اتى
النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله ان يقبل صدقته فقال ان
الله منعنى ان اقبل منك صدقتك ثم اتى ابابكر حين استخلف
فقال اقبل صدقتى فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم و ان اقبلها فلما ولى عمر اتاه فقال يا اميرالمومنين اقبل
صدقتى فقال لم يقبلها رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و
لا ابوبكر و لا انا اقبلها ثم ولى عثمان فاتاه فسأله فقال لم يقبلها
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لا ابوبكر و لا عمر
رضى الله تعالىٰ عنهما و انا لا اقبلها فلك يقبلها منه و هلك ثعلبة
فى خلافة عثمان رضى الله تعالىٰ عنه۔

١٧ عن انس قال بعثنى بنو المصطلق الى رسول الله صلى الله ٣٢٠
تعالىٰ عليه وسلم فقالوا سل برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم الى من ندفع صدقاتنا بعدك فقال الى ابى بكر قال فان
حدث فالى من قال الى عمر قالوا فان حدث بعمر حدث فقال
لى الى عثمن قالوا فان حدث بعثمن حدث فتبا لكم الدهر فتبا۔

١٨ فى حديث طويل قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اتى على ابى ٣٢٠
بكر اجله و عمر اجله و عثمن اجله فان استطعت ان تموت فمت۔ ٣٢١

١٩ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ويحك اذا مات
عمر فان استطعت ان تموت فمت۔

باب الصدقة

١٢ اليد العليا خير من اليد السفلى و اليد العليا هى المنفقة و اليد ٨
السفلى هى السائلة۔

٢٢ من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب و لا يقبل الله الا الطيب ١٢
ان الله يقبلها بيمينه

۲۵ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یکسب عبد مالا ۱۲
حراما فیتصدق بہ فیقبل منہ ولا ینفق منہ فیبارک لہ فیہ و لا
یترکہ خلف ظہرہ الا کان زادہ الی النار ان اللہ لا یمحوا لشیٔ
بالشیٔ و لکن یمحو الشیٔ ان الخبیث لا یمحو الخبیث۔

۲۶ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یغبطن جامع ۱۲
المال من غیر حلہ او قال من غیر حقہ فانہ ان تصدق بہ لم یقبل
منہ و ما بقی کان زادہ الی النار۔

۲۸ لا تحقرن من المعروف شیأ و لو ان تلقی اخاک بوجہ طلیق ۱۳

۲۹ یا نساء المعلمات لا تحقرن جارۃ لجارتہا و لو فرسن شاۃ ۱۳

۴۸ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جمع مالا حراما ۱۹
ثم تصدق بہ لم یکن لہ فیہ اجر و کان اصرہ علیہ۔

۴۰۷ زانیہ اور چور کو صدقہ دینے کے بارے میں حدیث میں ہے، اللھم ۱۳۲
لک الحمد علی زانیۃ اللھم لک الحمد علی سارق۔

۴۲۷ ان الصدقۃ و صلۃ الرحم یزید اللہ بہما فی العمر و یدفع بہما ۱۳۸
میتۃ السوء و یدفع بہما المکروہ و المحذور۔

۴۵۷ کچھ محتاج لوگوں کو دیکھ کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۴۶
نے بعد نماز خطبہ فرمایا۔ تصدق رجل من دینارہ من درہمہ من
ثوبہ من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال ولو بشق تمرۃ۔ یہ
دیکھ کر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی کے باعث چمکنے
لگا اور ارشاد فرمایا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر
من عمل بہا بعدہ من غیر ان ینقص من اجورہم شئی۔

۵۲۰ ان الصدقۃ یبتغی بہا وجہ اللہ تعالیٰ و الہدیۃ یبتغی بہا وجہ ۱۶۷
الرسول و قضاء الحاجۃ۔

باب الہدیۃ

۱۸۶ ان کسری اہدیٰ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغلۃ فرکبہا ۲۳
بحبل من شعر ثم اردفنی خلفہ

۱۸۷ بادشاہ فدک نے چار اونٹنیاں پر بار نذر کیں قبول فرمائیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیں۔ ۶۳

۱۸۸ یوہیں قیصر روم وغیرہ سلاطین کفار کے ہدایا قبول فرمائے۔ اھدیٰ کسریٰ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقبل منہ و اھدیٰ قیصر فقبل منہ و اھدت لہ الملوك فقبل منہا۔ ۶۳

۱۸۹ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن سعد اپنی بیٹی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق کے پاس آئی اور کچھ گوشت کے زندہ جانور پنیر، گھی ہدیہ لائی بنت الصدیق نے نہ ہدیہ لیا نہ ماں کو گھر میں آنے دیا کہ تو کافرہ ہے۔ ام المومنین نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آیت اتری لا ینھکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہدیہ اور گھر میں آنے دو۔ ۶۴

۱۹۰ عیاض نے پیش از اسلام کوئی ہدیہ یا ناقہ نذر کیا فرمایا تو مسلمان ہے؟ عرض کی نہ فرمایا انی نھیت عن زبد المشرکین۔ ۶۴

۱۹۱ ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا اسلام لا انکار کیا فرمایا انی لا اقبل ھدیۃ مشرك ۶۴

۱۹۲ انا لا یقبل شیأ من المشرکین ۶۴

۱۹۳ الھدیۃ تذھب بالسمع و القلب و البصر ۶۴

۱۹۴ الھدیۃ تعورعین الحکیم ۶۵

۱۹۸ تھادوا تحابوا ۶۵

۲۰۰ تھادوا تزدادوا حبا۔ ۶۶

۹ من اعطی الدنیۃ من نفسہ طائعا غیر مکروہ فلیس منا ۳۳۶

باب الحج

۴۵۹ جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے جب لبیک کہتا ہے ھاتف غیب سے جواب دیتا ہے لا لبیك و لا سعدیك و حجك مردود علیك حتی ترد ما فی بدیك۔ ۱۴۸

باب فضیلۃ المدینۃ

۱۲۴ من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ ۴۶

۱۲۵ یقولون یثرب و ھی المدینۃ ۴۶

۱۲۶ ان اللہ تعالیٰ سمی المدینۃ طابۃ ۴۷

باب الصوم

۲۰۲ لئن عشت الی قابل لاصومن التاسع ۲۰۳

۲۷۰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جاں افروز دوشنبہ کو روزۂ شکر کیلئے خاص فرماتے اور اس کی وجہ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ فیہ ولدت و فیہ انزل علی۔ ۲۲۶

باب الدین یسر

۶۱ حدیث کا ارشاد ہے کہ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ دین کا کام بھی بے روپیہ کے نہ چلے گا۔ ۴۳۸

باب احیاء السنۃ

۳۳۷ لیس منا من عمل بسنۃ غیرنا ۱۰۱

۳۳۹ من لم یعمل بسنتی فلیس منی ۱۰۲

۳۴۰ من رغب عن سنتی فلیس منی ۱۰۲

۳۴۱ من خالف سنتی فلیس منی ۱۰۲

۳۴۲ من اخذ بسنتی فھو منی و من رغب عن سنتی فلیس منی ۱۰۲

۳۴۳ ان لکل عمل شرۃ و لکل شرۃ فترۃ فمن کانت فترتہ الی سنتی فقد اھتدیٰ و من کانت الی غیر ذلک فقد ھلک ۱۰۲

۵۲۳ اربع من سنن المرسلین الختان و التعطر و النکاح و السواک ۱۲۸

باب الضلالۃ والبدعۃ

۱۰۵ لو ان صاحب بدعۃ مکذبا لقدر قتل مظلوما صابرا محتسبا بین الرکن و المقام لم ینظر اللہ فی شیٔ من امر حتی یدخلہ جھنم ۳۰

۲۱۳ لعن اللہ من آوی محدثا۔ ۱۳۳

۶۰۰ من سن فی الاسلام سنته سیئة فعلیه وزرها ووزر من عمل بها ۲۰۱
الی یوم القیمة من دون ان ینقص من اوزارهم شیأ

۶۴۷ حدیث میں مجوس کی نسبت فرمایا سنوا بهم سنة اهل الکتاب غیر ۲۲۰
ناکحی نسائهم و لا آکلی ذبائحهم۔

۱۷۶ اذا ظهرت الفتن او قال البدع و سب اصحابی فلیظهر العالم ۳۰۳
علمه فمن لم یفعل ذلك فعلیه لعنة الله و الملئکة و الناس
اجمعین لا یقبل الله منه صرفا و لا عدلا۔

۱۷۹ من تشبه بقوم فهو منهم ۳۰۴

۱۴ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالة ۳۱۹

۱۳ ما راه المسلمون حسناً فهو عندالله حسن ۳۱۹

باب الدَّین

۱۰۶ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ادان دینا ینوی ۴۱
قضاء ه اداه الله عنه یوم القیمة

۱۰۷ من تداین بدین و فی نفسه وفاء ه ثم مات تجاوز الله عنه و ۴۱
ارضی غریمه بما شاء

۱۰۸ ان الله تعالیٰ مع الدائن حتی یقضی دینه ما لم یکن دینه فیما ۴۱
یکره الله۔

۱۰۹ رب العزت جل وعلا روز قیامت مدیون سے پوچھے گا تو نے کاہے میں ۴۲
یہ دین لیا اور لوگوں کا حق ضائع کیا عرض کرے گا اے رب میرے تو
جانتا ہے کہ میرے اپنے کھانے پینے پہننے ضائع کردینے کے سبب وہ
دین نہ رہ گیا بلکہ اتی علی اما حرق و اما سرق و اما وضیعة۔
مولیٰ عزوجل فرمائے صدق عبدی فانا احق من قضی عنك۔ پھر
مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ کوئی چیز منگا کر اس کے پلہ میزان میں رکھ دے گا کہ
نیکیاں برائیوں پر غالب آجائے گی اور وہ بندہ رحمت الٰہی کے فضل
سے داخل جنت ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی الواجد یحل عرضہ ۲۷۰

۲ مطل الغنی ظلم ۲۷۰

۳ آیۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب و اذا وعدا خلف و اذا اؤتمن خان ۲۷۰

۲۹ حدیث میں ہے لاوجع الا وجع العین ولاھم الاھم الدین ۲۴۲

باب المیراث

۹۲ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تصدق علیکم بثلث اموالکم فی آخر اعمارکم ۳۱۸

۹۳ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا لا وصیۃ لوارث الا ان یجیزھا الورثۃ ۳۲۱

۹۵ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاب احق بمال ولدہ اذا احتاج الیہ بالمعروف ۳۲۲

۹۶ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی سعد یعودہ فقال یا رسول اللہ ان لی مالا و لا یرثنی الا ابنتی۔ ۳۲۲

۹۷ ان امراءۃ اتت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ فماتت امی و بقیت الجاریۃ فقال وجب اجرک ارجعت الیک فی المیراث ۳۲۲

۹۸ فی روایۃ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لک اجرک و ردھا علیک المیراث ۳۲۳

۹۹ لما دخل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی سعد بن ابی وقاص یعودہ قال سعدا ما انہ لا یرثنی الا ابنۃ لی افاوصی بجمیع مالی قال لا فاوصی بنصفہ قال لا، الحدیث الی ان قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الثلث خیر و الثلث کثیر۔ ۳۲۳

۱۰۰ فی حدیث عمر و بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورث الملاعنۃ الی جمیع المال عن ولدھا۔ ۳۲۳

۱۰۱	فی حدیث واثلة بن الاسقع انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال تحرز المراۃ میراث لقیطها و عتیقها والابن الذی لوعنت به۔	۳۲۳
۱۰۲	کان علی کرم الله تعالیٰ وجهه یرد علی ذی سهم سهمه الا الزوج و المراۃ۔	۳۲۴
۱۰۳	ان علیا رضی الله تعالیٰ عنه قال فی ابن الملاعنة ترك اخاه و امه لامه الثلث ولاخیه السدس و ما بقی فهو رد علیهما بحساب ما ورثا۔	۳۲۴
۱۰۴	ان رجلا مات و ترك ابنته و امراۃ و مولاۃ قال سوید ابی جالس عند علی کرم الله تعالیٰ وجهه اذ جاءته مثل هده القصة فاعطی ابنته النصف و امراته الثمن ثم رد ما بقی علی ابنته و لم یعط المولیٰ شیاً۔	۳۲۴
۱۰۵	کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یعطی الابنة النصف و المراۃ الثمن و یرد ما بقی علی الابنة۔	۳۲۴
۱۰۶	و فی روایة للشعبی انه قیل له ان ابا عبیدة ورث اخا المال کله فقال الشعبی من هو خیر من ابی عبیدة قد فعل ذلك کان عبدالله بن مسعود یفعل ذلك۔	۳۲۵
۱۰۷	عن المغیرة عن اصحابه فی قول زید بن ثابت و علی بن ابی طالب و عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهم اذا ترك المتوفی اباه و لم یترك احدا غیره فله المال۔	۳۲۵
۱۰۸	عن ابن مسعود انه قضی فی ام و اخ من ام لاخیه السدس و ما بقی لامه۔	۳۲۵
۱۰۹	ان ابابکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال فی خطبة الا ان الآیة التی ختم بها سورۃ الانفال انزلها فی اولی الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله ما جرت به الرحم من العصبة، هذا مختصر۔	۳۲۸

۱۱۰	الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر	۳۲۸
۱۱۱	ما من الا و انا اولی به فی الدنیا و الاخرة فاقروءا ان شئتم النبی اولی بالمومنین من انفسهم فایما مومن مات و ترک مالا فلو رثه و عصبة من کانوا و من ترک دنیا اوضیاعا فلیاتنی فانا مولاه۔	۳۲۸
۱۱۲	ما احترز الولد او الوالد فهو لعصبة من کان۔	۳۲۹
۱۱۳	فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کل نسب توصل علیه فی الاسلام فهو وارث موروث۔	۳۲۹
۱۱۴	عن المغیرة عن اصحابه قال کان علی رضی الله تعالیٰ عنه اصحابه اذا لم یجدوا ذاسهم اعطوا القرابة و ما قرب او بعد اذا کان رحما فله المال اذا لم یوجد غیره۔	۳۲۹
۱۱۵	لا یرث المسلم الکافر و لا الکافر المسلم	۳۲۹
۱۱۶	انه (ای عمر) کان طاعون بالشام فکانت القبیلة تموت باسرها حتی ترثها القبیلة الاخریٰ۔	۳۲۹
۱۱۷	ان مولی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مات و ترک شیأ و لم یدع ولدا ولا حمیما فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعطوا میراثه من اهل قریته۔	۳۲۹
۱۱۸	ان وردان مولی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقع من عذق نخلة فمات فاتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمیراثه فقال انظروا له ذا قرابة قالوا ماله ذو قرابة قال فانظروا همشهریاله فاعطوه میراثه یعنی بلدیا له	۳۳۰
۱۱۹	تعلموا الفرائض و علموه الناس فانه نصف العلم وهو ینسیٰ وهو اول علم ینزع من امتی	۳۳۰
۱۲۰	ان الله اعطی کل ذی حقه الا لا وصیة لوارث الا ان یشاء الورثة	۳۳۱

۱۲۱ العمریٰ میراث اھلھا ۳۳۱
۱۲۲ العمریٰ لمن وھبت لہ ۳۳۱
۱۲۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ھیں اجعلوا الاخوات مع البنات عصبۃ ۳۳۱
۳۳ من زوی میراثا عن وارثہ زوی اللہ عنہ میراثہ من الجنۃ ۴۲۸
۳۴ قال علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام من قطع میراثا فرضہ اللہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ ۴۲۹

باب التوکل

۱۳۲ ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی اپنی اونٹنی یوہیں چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں؟ ارشاد فرمایا قیدو توکل۔ ۳۸۴

باب الکسب

۴۹ من کسب مالاحراما فاعتق منہ و وصل منہ رحمہ کان ذلک اصرا علیہ ۱۹
۵۰ من اکتسب مالا من مأثم فوصل بہ رحمہ او تصدق بہ او انفقہ فی سبیل اللہ جمع ذلک کلہ فقذف بہ فی جھنم ۱۹
۹۱ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمن الخبیث و مھر البغی خبیث و کسب الحجام خبیث۔ ۳۲
۱۳۳ عن صفوان بن امیۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء عمرو بن قرۃ فقال یا رسول اللہ ان اللہ کتب علی الشقوۃ و ما ارانی ارزق الا من دنی بکفی فاذن لی فی الغنأ من غیر فاحشۃ فقال لا اذن لک و لا کرامۃ و لا نعمۃ ابتغ علی نفسک و عیالک حلالا فان ذلک جھاد فی سبیل اللہ و اعلم ان عون اللہ تعالیٰ مع صبالحی التجار۔ ۳۸

۱۳۴	طلب الحلال واجب علی کل مسلم	۳۸
۱۳۵	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الذی نفسی بیدہ لان یأخذ احدکم حبلہ فیذہب بہ الی الجبل فیحتطب ثم یأتی بہ فیحملہ علی ظہرہ فیأکلہ خیر لہ من ان یسأل الناس ولان یأخذ ترابا فیجعلہ فی فیہ خیر لہ من ان یجعل فی فیہ ما حرم اللہ علیہ۔	۴۹
۵۱۵	کسب الحجام خبیث	۱۲۵
۵۱۶	قد ثبت ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احتجم و اعطی الحجام	۱۲۶
۱۳۰	طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ	۳۸۰
۱۳۱	طلب الحلال واجب علی کل مسلم	۳۸۱
۱۳۲	ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ و ان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدہ۔	۳۸۱
۱۳۳	ان اطیب ما اکلتم من کسبکم	۳۸۱
۱۳۴	کسی نے عرض کی یا رسول اللہ ای الکسب افضل، فرمایا عمل الرجل بیدہ و کل بیع مبرور،	۳۸۱
۱۳۵	ان اللہ یحب المومن المحترف	۳۸۲
۱۳۶	من امسی کالا من عمل یدہ امسی مغفورا	۳۸۲
۱۳۷	طوبی لمن طاب کسبہ	۳۸۲
۱۳۸	الدنیا حلوۃ خضرۃ من اکتسب منہا مالا فی حلہ و انفقہ فی حقہ اثابہ اللہ علیہ واوردہ جنتہ۔	۳۸۲
۱۳۹	ان من الذنوب ذنوبا لا یکفرہا الصلوۃ و لا الصیام ولا الحج ولا العمرۃ یکفرہا الہموم فی طلب المعیشۃ۔	۳۸۳

۱۴۰ صحابہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ تیز و چست کسی کام کو جارہا ہے عرض ۳۸۳
کی یارسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر اس کی یہ تیزی و چستی خدا کی راہ میں
ہوتی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کان خرج
یسعی علی نفسه یعفها فهو فی سبیل الله و ان کان خرج
یسعی علی ولده صغارا فهو فی سبیل الله و ان کان خرج
یسعی علی ابوین شیخین کبیرین فهو فی سبیل الله و ان کا
خرج یسعی ریأ و مفاخرة فهو فی سبیل الشیطان۔

۱۴۱ لیس بخیرکم من ترك دنیاه لاخرته و لا آخرته لدنیاه حتی ۳۸۳
یصیب منهما جمیعا فان الدنیا بلاغ الی الاخرة و لا تکونوا
کلا علی الناس۔

۱۴۵ اجملوا فی الدنیا فان کلا میسر لما کتب له منها۔ ۳۸۵

۱۴۶ یا ایها الناس اتقوا الله و اجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت ۳۸۵
حتی تستوفی رزقها فان ابطاء منها فاتقوا الله و اجملوا فی
الطلب خذوا ما حل و دعوا ما حرم۔

۱۴۷ ان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی ۳۸۵
تستکمل اجلها و تستوعب رزقها فاتقوا الله و اجملوا فی
الطلب و لا یحملن احدکم استبطأ الرزق ان یطلبه بمعصیة الله
فان الله تعالیٰ لا ینال ما عنده الا بطاعته۔

۱۴۸ اطلبوا الحوائج بعزة الا نفس فان الامور تجری بالمقادیر۔ ۳۸۶

باب الحلال والحرام

۷ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الحلال بین و الحرام بین و ما ۷
بینهما مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس

۲۶۵ الا انی اوتیت القرآن و مثله معه لا یوشك رجل شبعان علی ۸۵
اریکه یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال
فاحلوه و ما وجدتم فیه من حرام فحرموه و ان ماحرم رسول
الله کما حرم الله

۲۲۶	لا الفین احدکم متکئا علی اریکته یأتیه الامر مما امرت به او نهیت عنه فیقول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعناہ۔	۸۵
۲۲۷	ایحسب احدکم متکئا علی اریکته یظن ان اللہ لم یحرم شیأ الاما فی ھذا القرآن الا و انی واللہ قد امرت ووعظت و امرت و نہیت عن اشیاء انہا کمثل القرآن او اکثر۔	۸۶
۳۹۲	لیکونن فی امتی اقوام یستحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف	۱۶۰
۲۰۸	قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و الفرج یصدق ذلك او یکذب به۔	۲۰۳
۲۰۹	من قعد الی قینة یستمع منها صب اللہ فی اذنیه الآنك یوم القیٰمة۔	۲۰۳
۲۱۰	نہیت عن صوتین احمقین فاجرین	۲۰۳
۲۸۷	ترك ذرة مما نہی اللہ عنه افضل من عبادة الثقلین	۲۳۳
۲۸۸	لا ضرر و لا ضرار	۲۳۳
۲۸۹	الراشی و المرتشی کلاهما فی النار	۲۳۳
۷۳۹	الاوانی اوتیت القرآن و مثلة معه الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه و ما وجدتم فیه من حرام فحرموه و ان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السباع۔	۲۵۷
۷۴۰	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا تستضیئو بنار المشرکین۔	۲۵۹
۷۴۱	الصلح جائز بین المسلمین الاصلحا احل حراما او حرم حلالا۔	۲۶۰
۷۴۲	قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا تغدروا	۲۶۰

۱۲ قال الله عزوجل خلقكم وهو اعلم فبضعكم فبعث اليكم رسول من انفسكم و انزل عليكم كتابا وحد لكم فيه حدود امركم ان لا تعتدوها و فرض فرائض امركم ان تتبعوها و حرم حرمات نهكم ان تنتهوها و ترك اشياء لم يدعها نسيأ فلا تكلفوها و انما تركها رحمة لكم۔

باب السوال

۵ ملعون من سئل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا ۷

۸۸ ملعون من سأل بوجه الله و ملعون من سأل بوجه الله ثم منع سائله مالم يسئل هجرا ۳۱۸

۸۹ من سئل بالله فاعطى كتب له سبعون حسنة ۳۱۸

۹۰ من سألكم بالله فاعطوه و ان شئتم فدعوه ۳۱۸

۹۱ لا يسئل بوجه الله الا الجنة ۳۱۸

باب فی الله عزوجل

۱۵۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طبقات آسمان پھر ان کے اوپر عرش پھر طبقات زمین کا بیان کر کے فرمایا والذی نفس محمد بیده لو انکم دلیتم احدکم بحبل الی السابعة لهبط علی الله تبارك و تعالیٰ ثم قراء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هو الاول و الاخر و الظاهر و الباطن ۳۹۵

۱۵۴ يقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انت الظاهر فليس فوقك شئ و انت الباطن فليس دونك شئ و اذا لم يكن فوقه شئ و لا دونه شئ لم يكن فی مكان۔ ۳۹۵

۱۵۵ كان الله تعالیٰ و لم يكن شئ غيره ۳۹۶

۱۵۶ ان احدكم اذا كان فی الصلوة فان الله وجهه فلا يتخمن لحدكم قبل وجهه فی الصلاة ۳۹۶

۱۶۱ فاذا كان يوم الجمعة نزل تبارك و تعالیٰ من عليين علی كرسيه ثم صف الكرسی بمنابر من نور و جاء النبيون حتی يحلقوا عليها۔ ۳۹۷

۱۶۲ حدیث قبض روح میں ہے فلا یزال یقال لھاذلك حتی تنتھی الی السمآء التی فیھا اللہ تبارك و تعالیٰ۔ ۳۹۸

۱۶۳ حدیث جاریہ میں ہے قال لھا این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مومنۃ ۳۹۸

۱۶۴ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء۔ ۳۹۸

۱۶۵ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعوا مراء تہ الی فراشھا فتابی علیہ الا کان الذی فی السماء ساخطا علیھا حتیٰ یرضی عنھا۔ ۳۹۸

۱۶۶ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما القی ابراھیم فی النار قال اللھم انت فی السماء واحد و انی فی الارض واحد عبدك۔ ۳۹۹

۱۶۷ اللہ عزوجل نے فرمایا یا موسیٰ لو ان السموات السبع و عامرھن غیری و الارضین السبع فی کفۃ ولا الہ الا اللہ فی کفۃ مالت بھم لا الہ الا اللہ۔ ۳۹۹

۱۷۴ الساجد یسجد علی قدمی اللہ تعالیٰ۔ ۴۰۱

۱۷۵ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی اجد نفس الرحمن من ھھنا و اشار الی الیمن. ۴۰۱

۱۷۷ تفکروا فی آلاء اللہ و لا تفکروا فی اللہ۔ ۴۰۳

۱۷۸ تفکروا فی خلق اللہ و لا تفکروا فی کل شیٔ و لا تفکروا فی ذات اللہ فان بین السماء السابعۃ الی کرسیہ سبعۃ آلاف نور وھو فوق ذلك۔ ۴۰۳

باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۸۴ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی۔ ۳۱

۸۷	عن اسماء انها اخرجت جبة طیالسیة علیها لبنة شبر من دیباج کسروانی و فرجا مکفو فان به فقالت هذه جبة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یلبسها۔	۳۱
۱۴۲	(وفد عبدالقیس کی حدیث میں ہے) فجعلنا نتبادر ید رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و رجله	۵۱
۲۵۸	فضلت علی الانبیاء بست	۸۴
۲۵۹	اعطیت خمسا لم یعطهن احد من قبلی	۸۴
۲۶۰	فضلت علی الانبیاء بخصلتین	۸۴
۲۶۱	ان جبریل بشرنی بعشر لم یوتهن نبی قبلی	۸۴
۲۷۲	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کثیر شعر اللحیة	۸۸
۲۷۳	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فخما مفخما یتلا لؤ وجهه تلالؤ القمر لیلة البدر ازهر اللون واسع الجبین کث اللحیة۔	۸۸
۲۷۴	عن علی، بابی و امی کان ربعة ابیض مشربا بحمرة کث اللحیة	۸۸
۲۷۵	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضخم الهامة عظیم اللحیة	۸۸
۲۷۶	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابیض اللون مشربا حمرة ادعج العینین کث اللحیة	۸۹
۲۷۷	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احسن الناس قواما و احسن الناس وجها و اطیب الناس ریحا و الین الناس کفا و کانت له لحیة الی شحمة اذنیه و کانت لحیة قد ملأت من ههنا امر یدیه علی عارضیه۔	۸۹
۲۷۸	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابیض الوجه کث اللحیة احمر الماء فی اهداب الاشفار۔	۸۹
۳۰۸	ان لی خمسة اسماء، الحدیث۔	۱۳۲

۴۲۲ ۱۳۸ عن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ و اکرب اباہ فقال لھا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ ابتاہ الی جبرئیل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التراب۔

۴۳۲ ۱۴۱ عن عائشۃ، انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما دخل بیتی و اشتد وجعہ قال اھریقوا علی من سبع قرب لم تحلل اوکیتھن لعلی اعھد الی الناس۔

۶۶۲ ۲۲۳ حدیث میں ہے آیہ کریمہ ورفعنا لک ذکرک کے نزول کے بعد جبریل حاضر ہوئے اور عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے اتدری کیف رفعت لک ذکرک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی اللہ اعلم ، ارشاد ہوا جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک فقد ذکرنی۔

۶۹۶ ۲۳۵ ما منکم من احد الا و معہ قرینہ من الجن و قرینہ من الملئکۃ قالوا ایاک یا رسول اللہ قال وایای و لکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر۔

۶۹۷ ۲۳۶ فضلت علی الانبیاء بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم۔

۶۹۸ ۲۳۶ فضلت علی آدم بخصلتین کان شیطانی کافرا فاعاننی اللہ علیہ حتی اسلم و کن ازواجی عونالی و کان شیطان آدم کافرا و زوجتہ عونا علی خطیئۃ۔

۲۷ ۲۳۹ عن انس، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلس انور سے اٹھتے، قمنا قیاما حتی نراہ دخل بعض بیوت ازواجہ۔

۳۶ ۲۴۱ من فرح بنا فرحنا بہ

۴۰	یرغب الی فیہ الخلق حتی خلیل اللہ ابراھیم	۳۴۲
۸۴	بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرن الذی کنت فیہ	۳۶۵
۸۷	لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الطاھرۃ مصفی مھذبا لا تنشعب شعبتان الا کنت فی خیرھما۔	۳۶۵
۸۸	لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات	۳۶۶
۸۹	لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ و الارحام الطاھرۃ حتی اخرجنی من بین ابوی	۳۶۶
۹۷	روز حنین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شان جلال میں فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب	۳۶۸
۹۹	فی روایۃ، قدماھا انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب	۳۶۸
۱۰۰	فی روایۃ، انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب اللھم انصر نصرک	۳۶۸
۱۰۱	اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا۔ انا ابن العواتک من سلیم	۳۶۹
۱۰۲	بعض غزوات میں فرمایا انا النبی لا کذب۔ انا ابن عبدالمطلب۔ انا ابن العواتک من سلیم	۳۶۹
۱۰۳	نحن بنو النضر بن کنانۃ۔ لا نقفوا امنا و لا ننتفی من ابینا	۳۶۹
۱۰۶	انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان ما افترق الناس فرقتین الا جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من بین لوی فلم یصبنی شئ من عھد الجاھلیۃ و خرجت من نکاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتھیت الی ابی و امی فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا، و فی لفظ فانا خیرکم نسبا و خیرکم ابا۔	۳۷۰

۱۰۷ حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف و خشیت کا غلبہ تھا گریہ وزاری فرما رہی تھیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا ام المومنین کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں کہ رب العزت جل و علا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا ام المومنین نے فرمایا فرجت عنی فرج اللہ عنک۔ ۳۷۰

۱۰۸ ان اللہ ابی لی ان اتزوج او ازوج الامن اھل الجنۃ ۳۷۰

۱۲۳ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وقت وفات اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کر کے کہا تھا ۳۷۵

بارك اللہ فيك من غلام — يا ابن الذی من حومۃ الحمام

نجابعون الملك المنعام — فودی غداۃ الضرب بالسھام

بمائۃ من الابل السوام — و ان صح ما ابصرت فی المنام

فانت مبعوث الی الانام — تبعث فی الحل و فی الحرام

تبعث فی التحقيق والاسلام — دين ابيك البر ابراھام

فاللہ انھاك عن الاصنام — ان لا تواليھا مع الاقوام

اس کے بعد فرمایا کل حی میت و کل جدید بال و کل كبير يفنی و انا مية و ذکری باق و قد ترکت خيرا و لدت طھرا

۱ حمل برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی عاشوراء المحرم ولد یوم الاثنین ثنتی عشرۃ من رمضان ۴۱۲

۲ قال ابویزید المدینی نبئت ان عبداللہ دعتہ خثعمیۃ فقالت ھل لك فی قال نعم حتی ارمی الجمرۃ ۴۱۲

۳ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیر کے دن کو فرماتے ذاك یوم ولدت فیہ ۴۱۲

۴ مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من ربیع الاول ۴۱۳

۷	الانبیاء بنو علات	۴۱۴
۱۰	انا اولی بعیسی بن مریم فی الدنیا و الاخرۃ لیس بینی و بینہ نبی	۴۱۵
۱۱	انا دعوۃ ابراھیم و کان آخر من بشرنی عیسیٰ بن مریم	۴۱۶
۲۶	یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ	۴۳۵
۲۸	ان فاطمۃ احصنت فرجھا فحرمھا اللہ و ذریتھا علی النار	۴۳۵
۲۹	ان ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض و لم تطمث	۴۳۶
۵۶	عن ابی ذر قلت یا رسول اللہ ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یا رسول اللہ و نبی کان قال نعم نبی مکلم	۴۳۷
۵۷	اول الرسل آدم و آخرھم محمد علیہ و علیھم و افضل الصلاۃ و السلام	۴۳۷

باب حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ھیں الانبیاء احیاء یصلون فی قبورھم	۴۳۶

باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۰	من صلی علی واحد صلی اللہ علیہ عشرا	۴۳۸

باب المعجزات

۱۴۴	ان رجلا اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ارنی شیأ ازداد بہ یقیناً فقال اذھب الی تلک الشجرۃ فادعھا فذھب الیھا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یدعوک فجاء ت حتی سلمت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال لھا ارجعی فرجعت قال ثم اذن فقبل رأسہ و رجلیہ و قال لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجھا۔	۵۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ ۱۴۳
۴۴۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگل میں تشریف رکھتے تھے کہ کسی کے پکارنے کی آواز آئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کسی کو نہ پایا پھر نظر فرمایا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی پائی اور اس نے عرض کی ادن منی یا رسول اللہ۔ فرمایا تیری کیا حاجت ہے عرض کی ان لی ولدین فی ھذا الجبل فتحلنی حتی ارضعھما ثم ارجع الیک، حضور نے فرمایا تو اپنا وعدہ سچا کرے گی عرض کی عذبنی اللہ عذاب العشار ان لم افعل۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا وہ گئی۔ بچوں کو دودھ پلا کر واپس آئی۔ وہ بادیہ نشین جس نے یہ ہرنی باندھی تھی ہوشیار ہوا اور عرض کی حضور کا کوئی کام ہے کہ میں بجالاؤں فرمایا کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اس نے چھوڑ دی۔ وہ یہ کہتی ہوئی چلی گئی اشھد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ۔

۶۴۳ عن جابر، میرے والد عبداللہ بہت قرض اور تھوڑے خرمے چھوڑ کر شہید ہوئے میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور کو معلوم ہے کہ میرے باپ احد میں شہید ہوئے اور بہت قرض چھوڑ گئے ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضور قدم رنجہ فرمائیں (یہاں تک کہا کہ) فطاف حول اعظمھا بیدرا ثلث مرات ثم جلس علیہ، پھر ناپ ناپ کر انہیں دینا شروع فرمایا حتی ادی اللہ عن والد امانۃ و سلم اللہ البیادر کلھا۔ ۲۱۵

۶۵۷ جابر بن عبداللہ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر کی دعوت کی اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا کہ اہل خندق جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے وہ ایک ہزار صحابہ کرام تھے (یہاں تک فرمایا) ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا دیا اور ہانڈی ویسی ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔ ۲۲۲

باب الشفاعة

۴۱ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی مقام محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا ھو الشفاعة۔ ۳۴۳

۴۲ جب آیت کریمہ و لسوف یعطیك ربك فترضی اتری حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار ۳۴۴

۴۳ اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت۔ ۳۴۴

۴۴ لوگ عرصات محشر میں شفاعت کیلئے انبیاء کی بارگاہ میں عرض کریں گے سب کہیں گے نفسی نفسی یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لھا انا لھا فرمائیں گے، پھر آپ رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے ان کا رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمائے گا یا محمد ارفع راسك و قل تسمع و سل تعطہ و اشفع تشفع۔ ۳۴۴

۴۵ خیرت بین الشفاعة وبین ان یدخل شطر امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانھا اعم و اکفی ترونھا للمومنین المتقین لا و لکنھا للمذنبین الخطائین۔ ۳۴۵

۴۶ شفاعتی للھا لکین من امتی ۳۴۶

۴۷ شفاعتی لاھل الکبائر من امتی ۳۴۶

۴۸ شفاعتی لاھل الذنوب من امتی ۳۴۶

۴۹ انی لا شفع یوم القیٰمة لاکثرمما علی وجه الارض من شجر و حجر و مدر ۳۴۶

۵۰ شفاعتی لمن شھد لا الہ الا اللہ مخلصا یصدق لسانہ قلبہ ۳۴۶

۳۴۷ لا یشرک باللہ شیأ
۵۱ انہا اوسع لہم ھی لمن مات و لا یشرک باللہ شیأ ۳۴۷
۵۲ اتی جہنم فاضرب بابہا فیفتح لی فادخلہا فاحمد اللہ محامد
ما حمدہ احد قبلی مثلہ و لا یحمدہ احد بعدی مثلہ ثم اخرج
منہا من قال لا الہ الا اللہ مخلصا۔
۵۳ یوضع للانبیاء منابر من ذھب فیجلسون علیہا و یبقی منبری و ۳۴۷
لم اجلس لا ازال اتیم خشیۃ ان ادخل الجنۃ و یبقی امتی بعدی
فاقول یا رب امتی امتی فیقول یا محمد و ما ترید ان اصنع
بامتک فاقول یا رب عجل حسابہم فما ازال حتی اعطی و قد
بعثت بہم الی النار و حتی ان مالکا خازن النار یقول یا محمد
ما ترکت لغضب ربک فی امتک من بقیۃ۔
۵۴ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اعطیت مالم ۳۴۸
یعطہن احد قبلی الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و
اعطیت الشفاعۃ۔
۵۵ ان لکل نبی دعوۃ قد دعا بہ فی امتہ و استجیب لہ، و لفظ ابی ۳۴۸
سعید لیس من نبی الا وقد اعطی دعوۃ فتعجلہا، و لفظ ابن
عباس لم یبق نبی الا اعطی لہ، قال و انی اختبأت دعوتی
شفاعۃ لامتی یوم القیٰمۃ، زاد ابو موسیٰ جعلتہا لمن مات من
امتی لا یشرک باللہ شیأ۔
۵۶ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ۳۴۹
مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دوبار تو دنیا میں عرض کرلی اللھم
اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی، و اخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی
فیہ الخلق حتی ابراھیم۔
۵۷ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب ۳۴۹
سے عرض کی تو نے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے رب
عزمجدہ نے فرمایا اعطیتک خیرا من ذلک (الی قولہ) خبأت
شفاعتک و لم اخبأھا لنبی غیرک۔

۵۸	اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر۔	۳۴۹
۵۹	شفاعتی یوم القیٰمۃ فمن لم یؤمن بھا لم یکن من اھلھا	۳۵۰
۹۰	رب العزت جل وعلا نے فرمایا سنرضیك فی امتك و لانسؤك به	۳۶۶
۱۰۹	حدیث شفاعت میں ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گریں گے حکم ہوگا یا محمد ارفع راسك و قل تسمع و سل تعطه و اشفع تشفع، عرض کریں گے یا رب ائذن لی فیمن قال لا اله الا الله ، رب العزت ارشاد فرمائے گا لیس ذلك لك و لکن و عزتی و جلالی و کبریائی و عظمتی لا خرجن منھا من قال لا اله الا الله۔	۳۷۱
۱۲۰	حارث سعدی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے راہ میں قریش نے کہا اے حارث تم اپنے بیٹے کی تو سنو وہ کہتے ہیں مردے جئیں گے اور اللہ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اے میرے بیٹے حضور کی قوم حضور کی شاکی ہیں فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتادوں گا کہ دیکھو یہ وہی دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی روز قیامت، حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کرکے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں۔	۳۷۴
۱۵۹	حدیث شفاعت میں ہے فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ۔	۳۹۷

باب اثم الكذب على النبي صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۱	من یقل علی ما لم اقل فلیتبوء مقعدہ من النار	

باب فضیلۃ القرآن

۱۳۷	ان ھذا القرآن مأدبة الله فاقبلوا مأدبته ما استطعتم	۴۹

۱۳۸	كل مودب يحب ان يؤتى ادبه و ادب القرآن فلا تهجروه	۴۹
۱۹۵	يجئ صاحب القرآن يوم القيٰمة فيقول يا رب حله۔ الحديث	۶۵
۱۹۶	يقال لصاحب القرآن و اقراء و ارق و رتل، الحديث	۶۵
۱۹۷	مثل القرآن و من تعلمه، الحديث	۶۵
۲۳۱	خيركم من تعلم القرآن و علمه	۷۴
۲۳۲	لما سمعت الملئكة القرآن ، الحديث	۷۴
۲۳۳	تعاهدوا القرآن فوالذى نفسى بيده لهو اشد تفصيا من الابل فى عقلها۔	۷۴
۲۳۴	ان الذين ليس فى جوفه شئ من القرآن كالبيت الخراب	۷۴
۲۳۵	يا اهل القرآن لا توسدوا القرآن و اتلوه حق تلاوته آناء الليل و النهار و افشوه	۷۴
۲۳۶	الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة، الحديث	۷۵
۲۳۷	ما من امراء يقراء القرآن ثم ينسها، الحديث	۷۵
۲۳۸	عرضت على ذنوب امتى، الحديث	۷۵
۲۶۲	كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم و خبر ما بعد كم و حكم ما بينكم	۸۴
۲۶۳	عن ابن عباس، لو ضاع لى عقال بعير لوجدته فى كتاب الله	۸۵
۲۶۴	عن على، لوشئت لا وقرت من تفسير الفاتحة سبعين بعيرا	۸۵
۲۷۱	ایک بار عالم قریش سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظمہ میں فرمایا مجھ سے جو چاہو پوچھو قرآن سے جواب دوں گا کسی نے سوال کیا احرام میں زنبور کو قتل کرنے کا کیا حکم ہے فرمایا بسم الله الرحمن الرحيم ما اتكم الرسول فخذوه و ما نهكم عنه فانتهوا، و حدثنا (الى ان قال) اقتدوا باللذين من بعدى ابى بكر و عمر، و حدثنا (الى ان قال) عن عمر بن الخطاب انه امر بقتل المحرم الزنبور۔	۸۷
۴۱۴	ما اذن الله بشئ ماأذن لنبى حسن الصوت يتغنى بالقرآن يجهر به۔	۱۳۴
۴۱۵	لله اشد اذنا الى الرجل الحسن الصوت بالقرآن يجهر به من صاحب القينة الى قينة۔	۱۳۴

۴۱۶	تعلموا کتاب اللہ و تعاھدوہ و تغنوا بہ۔	۱۳۴
۴۱۷	زینوا القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یزید القرآن حسنا	۱۳۴
۴۱۸	لیس منا من لم یتغن بالقرآن	۱۳۴
۴۱۹	ان ھذا القرآن نزل بحزن و کابۃ فاذا قرأتموہ فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا و تغنوا بہ فمن لم یتغن فلیس منا۔	۱۳۵
۴۲۰	اقرؤا القرآن بلحون العرب و اصواتھا و ایاکم و لحون اھل الکتابین و اھل الفسق فانہ سیجئ بعدی قوم یرجعون بالقرآن ترجیع الغنأ و الرھبانیۃ والنوح لا یجاوز حناجرھم مفتونۃ قلوبھم و قلوب من یعجبھم شانھم۔	۱۳۵
۴۳۶	آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کلامی لا ینسخ کلام اللہ	

باب جمع القرآن

۲۵	عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ارسل الی ابوبکر مقتل اھل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ قال ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامۃ بقراء القرآن و انی اخشی ان استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذھب کثیرا من القرآن و انی اری ان تامر بجمیع القرآن قلت لعمر کیف تفعل شیأ لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال عمر ھذا و اللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری لذلک و رأیت فی ذلک الذی رأی عمر قال زید قال ابوبکر انک رجل شاب عاقل لا نتھمک و قد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتتبع القرآن و اجمعہ فواللہ لو کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی مما امرنی بہ من جمع القرآن قال قلت کیف تفعلون شیأ لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ھو واللہ خیر فلم یزل ابوبکر یراجعنی حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر ابی بکر و عمر فتتبعت القرآن و اجمعہ۔	۴۲۲

باب فضيلة العلم والعلماء

۸	ان العلماء ورثة الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا و لا درهما و انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔	۷
۲۳	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم العلم ثلثة آية محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة و ما كان سوا ذلك فهو فضل	۱۱
۳۱	من علم عبدا آية من كتاب الله تعالىٰ فهو مولاه۔	۱۳
۳۲	عن علي، من علمني حرفا فقد صيرني عبدا ان شاء باع و ان شاء اعتق	۱۳
۴۲	من اكل بالعلم طمس الله على وجهه ورده على عقبيه و كانت النار اولى به۔	۱۶
۴۳	من ازداد علما و لم يزدد في الدنيا زهدا لم يزدد من الله الا بعدا	۱۷
۱۸۵	عن سعيد بن جبير قال كنت اجلس الى ابن عباس فاكتب في الصحيفة حتى تمتلي ثم اقلب نعلي فاكتب في ظهورهما۔	۶۲
۲۲۸	لا يحل تعليم المغنيات و لا بيعهن و اثمانهن حرام	۷۳
۲۴۲	دربارۂ رمل سوال ہوا ارشاد فرمایا کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطه فذاك۔	۷۶
۳۴۷	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لمرداس المعلم اياك ان تضرب فوق الثلث فانك اذا ضربت فوق الثلث اقتص الله منك۔	۱۰۳
۳۵۴	ليس من امتي من لم يعرف لعالمنا حقه۔	۱۰۵
۳۹۹	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا تسكنوهن الغرف ولا تعلموهن الكتابة و علموهن الغزل و سورة النور۔	۱۳۳
۴۰۰	لا تسكنوا نساءكم الغرف و لا تعلمونهن الكتاب	۱۳۳
۴۰۱	لا تعلموا نساءكم الكتابة و لا تسكنوهن العلالي	۱۳۴

۴۰۲ حدیث الشفاء قالت دخل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انا عند حفصۃ فقال لی الا تعلمین ھذہ رقیۃ النملۃ کما علمتیھا الکتابۃ۔ ۱۲۹

۴۰۳ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مر لقمن علی جاریۃ فی الکتاب فقال لمن یصقل ھذا السیف۔ ۱۳۱

۴۵۳ العلم افضل من العبادۃ ۱۴۶

۴۵۴ العلم خیر من العبادۃ ۱۴۶

۴۵۵ العلم افضل من العمل ۱۴۶

۴۵۶ العلم خیر من العمل ۱۴۶

۱ المتعبد بغیر فقہ کالحمار فی الطاحون

۴ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا جعلتک ربع الاسلام ۳۳۵

۱۰ رب سامع اوعی من مبلغ ۳۳۶

۱۱ رب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ ۳۳۶

۱۸۰ ھذا سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا سئلوا ان لم یعلموا فانما شفاء العی السوال ۴۰۶

باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

۴۴۶ ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل انہ کان الرجل یلقی الرجل فیقول یا ھذا اتق اللہ ودع ما تصنع فانہ لا تحل لک ثم یلقاہ من الغد و ھی علی حالہ فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ و شریبہ و قعیدہ فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعض ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون۔ [illegible]

۴۴۷ مروی ہوا کہ اللہ عزوجل نے یوشع علیہ السلام کو وحی بھیجی میں تیری ۱۴۴
بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا
عرض کی الٰہی برے تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک ہوں گے فرمایا
انہم لم یغضبوا بغضبی و آکلوھم و شاربوھم۔

۴۹۱ من دعا الی ھدی، کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ۱۶۰
ذلک من اجورھم شیأ و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم
مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامھم شیأ

۵۲۱ کلا واللہ لتامرن بالمعروف و تنھون عن المنکر او لیضربن اللہ ۱۶۷
بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعنکم کما لعنھم

۶۷۷ ایک جوان حاضر خدمت اقدس ہوا اور آکر بے دھڑک عرض کی یا ۲۲۷
رسول اللہ میرے لئے زنا حلال فرمادیجئے۔ صحابہ نے اس کا قتل چاہا
حضور نے منع فرمادیا اور قریب بلاکر فرمایا کیا تو یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی
شخص تیری ماں سے زنا کرے۔ (یہاں تک فرمایا) جب اپنے لئے پسند
نہیں کرتا اوروں کیلئے کیوں پسند کرتا ہے پھر دست اقدس اس کے
سینہ پر ملا اور دعاء کی، وہ صاحب فرماتے ہیں اس وقت زنا سے زیادہ
مجھے کوئی چیز دشمن نہ تھی، پھر صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ اس وقت اگر تم
اسے قتل کردیتے تو جہنم میں جاتا۔ الحدیث

باب فضیلۃ امۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۴ اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین ۲۷۰

۳ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کا طواف کرتے اور فرماتے ۳۳۴
ما اطیب و اطیب ریحک ما اعظمک و ما اعظم حرمتک و الذی
نفس محمد بیدہ لحرمۃ المومن اعظم عند اللہ حرمۃ منک۔

۲۴ عبدی المومن احب الی من بعض ملائکتی ۳۲۱

۳۸ لو ان اولکم و آخرکم و انسکم و جنکم کانوا علی اتقی قلب ۳۲۱
رجل واحد منکم۔

۲۷ لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرھم من خذلھم ۴۳۲
و لا من خالفھم حتی یاتی امر اللہ و ھم علی ذلک۔

باب من یدفع البلاء

۲۱ خفاف بن نضلہ نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کی حتی وردت الی ۳۳۸
المدینۃ جاھدا کی اراک فتفرج الکربات

۲۲ حرب بن ریطہ صحابی نے عرض کی، ۳۳۸
لقد بعث اللہ النبی محمدا بحق و برھان الھد یکشف الکربا

۲۳ اسود بن مسعود ثقفی نے عرض کی، ۳۳۸
انت الرسول الذی یرجی فواضلہ عند القحوط اذا ما اخطاء المطر

۲۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کے جنازے پر ۳۳۹
فرمایا یا حمزۃ یا کاشف الکربات۔ یا ذاب عن وجہ رسول اللہ

۸۵ لم یزل علی وجہ الدھر سبعۃ مسلمون فصاعدا فلو لا ذلک ۳۶۵
ھلکت الارض و من علیھا

۸۶ ما خلت الارض من بعد نوح من سبعۃ یدفع اللہ بھم عن اھل ۳۶۵
الارض۔

باب الاولیاء

۱۱۰ قد اعطیتکم من قبل ان تسألونی و قد اجبتکم من قبل ان ۴۲
تدعونی و قد غفرت لکم من قبل ان تعصونی

۱۱۴ اللہ عزوجل فرماتا ہے، لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ ۴۴
فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و
یدہ التی یبطش بھا و رجلہ التی یمشی بھا۔

باب فی الشعر

۴۲۱ عن انس انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل مکۃ فی عمرۃ ۱۳۵
القضیۃ ، ابن رواحۃ یمشی بین یدیہ و یقول

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ   الیوم نضربکم علی تنزیلہ
ضربا یزیل الھام عن مقیلہ   یذھل الخلیل عن خلیلہ

	فقال عمر یا ابن رواحة بین یدی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی حرم الله تقول الشعر فقال صلی الله تعالیٰ عایه وسلم خل عنه یا عمر فلهی فیهم اسرع من نضح النبل	
۴۲۲	و فی روایة انه لما انکر عمر علیه قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا عمر انی اسمع فاسکت یا عمر	۱۳۶
۴۲۵	عن انس ان انجشة حدا بالنساء فی حجة الوداع فاسرعت الابل فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا انجشة رفقا بالقواریر۔	۱۳۷
۴۳۱	عن عمر ان غلاما دخل علیه فوجده یترنم او نحو ذلك معجب منه فقال اذا خلونا قلنا کما تقول الناس۔	۱۳۹
۵۶۲	و روی انه قیل لعائشة ان ابا هریرة یقول لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعراء فقالت یرحم الله ابا هریرة حفظ اول الحدیث و لم یحفظ آخره ان المشرکین کانوا یهاجون رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر له من ان یمتلی شعرا من مهاجاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ (هذه طریقة معرفة لعائشة)	۱۸۳
۵۹۶	الشعر بمنزله الکلام فحسنه کحسن الکلام و قبیحة کقبیح الکلام	۲۰۰
۵۹۷	ان من الشعر لحکمة	۲۰۰
۵۹۸	ایک تقریب شادی میں انصار کی کمسن لڑکیوں نے گانے میں مصرع پڑھا و فینا نبی یعلم ما فی غد۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا کہ دعی هذه و قولی کنت تقولین۔	۲۰۰
۵۹۹	جب مرد عاقل مالک بن عوف ہوازنی نے اپنا قصیدۂ نعتیہ حضور میں عرض کیا جس میں فرمایا۔ و متیٰ تشأ یخبرك عما فی غد۔ تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس قصیدہ کے صلہ میں ان کے لئے کلمۂ خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا۔	۲۰۱

باب فی الخلافۃ

۶۰ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب عرض کی گئی استخلف علینا ۳۵۲
فرمایا لا ولکن کما ترککم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۶۱ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ ۳۵۳
تعالیٰ علیہ وسلم فاستخلف علیکم۔

۶۲ عن علی، دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳۵۳
فقلنا یا رسول اللہ استخلف علینا قال لا ان یعلم اللہ فیکم خیرا
یولی علیکم خیرکم قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعلم اللہ فینا
خیرا فولی علینا ابابکر۔

۶۳ دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان ۳۵۳
کے زمانہ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا اعہد عہدہ الیک
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام رأی رائتہ، فرمایا بل رأی رائتہ
اما ان یکون عہد اخابنی تمیم بن مرۃ و عمر بن الخطاب یثوبان
علی منبرہ و لقاتلتہما بیدی و لو لم اجد الا بردتی ہذہ و لکن
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت
فجاء ۃ مکث فی مرضہ ایاما و لیالی یاتیہ المؤذن یوذنہ بالصلاۃ
فیامر ابابکر فیصلی بالناس و ہو یری مکانی ثم یأتیہ المؤذن
فیوذن بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی ولقد
اردت امراء ۃ من نسائہ تصرفہ عن ابی بکر فابی و غضب و قال
انتن صواحب یوسف مروا ابابکر فیلصل بالناس، فلما قبض
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا
لدنیا نامن رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا و
کانت الصلاۃ عظم الاسلام و قوام الدین فبایعنا ابابکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ و کان لذلک اہلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔
یہ سب کچھ ارشاد کرکے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی
نے فرمایا فادیت الی ابی بکر حقہ و عرفت لہ طاعتہ و غزوت
معہ فی جنودہ و کنت اخذ اذا اعطانی و اغزوا اذا اغزانی و
اضرب بین یدیہ الحدود بسوطی۔

۶۴ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے خواب ۳۵۵
دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ہوں اس پر ڈول ہے میں اس نے پانی بھرتا رہا
جب تک اللہ نے چاہا پھر ابو بکر نے ڈول لیا دو ایک بار کھینچا، پھر وہ ڈول
ایک پل ہو گیا جسے چرسہ کہتے ہیں اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سردار
زبردست کو ان کے مثل نہ دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب
کر دیا کہ پانی پی پی کر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے۔

۶۵ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ فرماتے ہیں، میں نے بارہا ۳۵۵
بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں
اور ابو بکر و عمر، کیا میں نے اور ابو بکر و عمر نے، چلا میں اور ابو بکر و عمر۔

۶۶ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات ۳۵۶
ایک مرد صالح (یعنی خود حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے
خواب دیکھا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے متعلق ہیں
اور عمر ابو بکر سے اور عثمان عمر سے، جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ
تعالٰی عنہما فرماتے ہیں جب ہم خدمت اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
سے اٹھے آپس میں تذکرہ ہوا کہ وہ مرد صالح تو حضور اقدس صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم ہیں اور بعض کا بعض سے تعلق وامر کا والی ہونا جس کے
ساتھ حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔

۶۷ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، مجھے بنی مصطلق نے خدمت ۳۵۶
اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں بھیجا کہ حضور سے دریافت کروں
حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابو بکر
کے پاس عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا
عمر کو، عرض کی جب ان کا بھی واقعہ ہو فرمایا عثمان کو۔

۶۸ ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا حضور ۳۵۶
اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پھر حاضر ہوا انہوں نے
عرض کی آؤں اور حضور کو نہ پاؤں فرمایا مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس

۶۹ یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمانا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس ۳۵۶
آنا عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ تو فرمایا عمر کے پاس، عرض کی جب
وہ نہ ملیں؟ فرمایا تو عثمان کے پاس۔

۷۰ ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں میں خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ ۳۵۶
مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ملے حال پوچھا اس نے بیان کیا، فرمایا
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو اور
عرض کر، اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آئے تو میری قیمت کون ادا
کرے گا؟ فرمایا ابو بکر پھر دریافت کرایا اور جو ابو بکر کچھ حادثہ آئے تو
کون دے گا، فرمایا عمر، پھر دریافت کرایا انہیں بھی کچھ حادثہ در پیش ہو
فرمایا ویحك اذا مات عمر فان استطعت ان تموت فمت۔

۷۱ انہیں ارشادات جلیلہ سے امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳۵۷
استناد فرمایا رضیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لدیننا
فلا نرضاه لدنیانا۔

۷۲ انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر، و ۳۵۷
فی لفظ اقتدوا بالذین من بعدی من اصحابی ابی بکر و عمر۔

۷۲ عن عائشة قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی ۳۵۷
مرضه الذی مات فیه ادعی لی اباك و اخاك حتی اکتب کتابا
فانی اخاف ان یتمنی متمن و یقول قائل انا اولی و یابی الله و
المومنون الا ابابکر۔

۷۳ فی لفظ، ادعی لی عبدالرحمن بن ابی بکر اکتب لابی بکر ۳۵۸
کتابا لا یختلف علیه احد ثم قال دعیه معاذ الله ان یختلف
المومنون فی ابی بکر۔

۸۳ انطلقت الخوارج فبراء ت ممن دون ابی بکر و عمر و لم ۳۶۱
یستطیعوا ان یقولوا فیهما شیاً و انطلقتم فتفرقتم فوق ذلك
فواللہ ما بقی احد الا برئتم منه۔

باب الامارة

۴۲ ایما رجل استعمل رجلا علی عشرۃ انفس و علم ان فی العشرۃ افضل ممن استعمل فقد غش اللہ و غش رسولہ و غش جماعۃ المسلمین ۱۸

۱۴ لا یزال امر الناس ماضیا ما ولھم اثنی عشر رجلا کلھم من قریش ۳۳۷

۱۵ عن ابن مسعود انہ سئل کم یملک ھذہ الامۃ من خلیفۃ فقال سألنا عنھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اثنا عشر کعدۃ نقباء بنی اسرائیل ۳۳۷

۱۶ لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش ۳۳۷

۱۷ لا یزال امر امتی صالحا ۳۳۷

۱۸ لا یزال ھذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم تجتمع علیہ الامۃ ۳۳۷

۱۹ انہ لا تھلک ھذہ الامۃ حتی یکون منھا اثنا عشر خلیفۃ کلھم یعمل بالھدی و دین الحق منھم رجلان من اھل بیت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۳۳۷

۱۱۰ ادرؤ الحدود ما استطعتم ان الامام لان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبۃ ۳۷۱

۵۱ من فارق الجماعۃ شبرا فمات میتۃ الجاھلیۃ ۴۳۶

۵۲ سیکون ھنات ھنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان۔ ۴۳۶

۵۳ من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یریدان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ ۴۳۶

۵۴ ان امر علیکم عبد مجدع یقرکم بکتاب اللہ فاسمعوا و اطیعوا ۴۳۷

۵۵ الائمۃ من قریش و ان امرت علیکم قریش عبدا حبشیا مجدعا فاسمعوا و اطیعوا۔ ۴۳۷

باب حقوق الزوجین

۱۴۳ عن ابن عمر ان امراء ة شكت زوجها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اتبغضینه قالت نعم قال ادنیا رؤسكما فوضع جبهتها علی جبهة زوجها ثم قال اللهم الف بینهما وحبب احدهما الی صاحبه ثم لقیته المراء ة بعد ذلك فقبلت رجلیه فقال كیف انت زوجك قالت ما طارف ولا تالد و لا ولد باحب الی منه فقال اشهد انی رسول الله قال عمرو و انا اشهد انك رسول الله۔ ۵۱

۳۵۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت جماع مرد وزن کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا و لا یتجردان تجرد العیر۔ ۱۰۵

۲۸۵ ثلثة لا یقبل الله لهم صلاة و لا تصعد لهم الی السماء حسنة العبد الآبق حتی یرجع الی موالیه فیضع یده فی ایدیهم و المراء ة الساخط علیها زوجها حتی یرضی و السكران حتی یصحو ۱۵۸

۲۸۶ اذا باتت المراءة هاجرة فراش زوجها لعنتها الملئكة حتی تصبح ۱۵۸

۲۸۷ ان المراء ة اذا خرجت من بیتها و زوجها كاره لعنها كل ملك فی السماء و كل شیٔ مرت علیه غیر الجن و الانس حتی یرجع ۱۵۹

۲۹۰ من خبب علی امراء زوجته او مملوكه فلیس منا ۱۵۹

۶۳۱ لقد طاف بآل محمد نساء كثیر یشكون ازواجهن لیس اولئك بخیاركم ۲۱۴

۶۳۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال سلیمان لاطوفن اللیلة علی تسعین امراء ة و فی روایة بمائة امراء ة كلهن تاتی بفارس یجاهد فی سبیل الله فطاف علیهن ۔ الحدیث ۲۱۶

۶۳۶ كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یطوف علی نسائه بغسل واحد ۲۱۷

باب النسب

٩٣ عم الرجل صنو ابیه

٩٦ من انتسب الی تسعة آباء کفار یرید بهم عزا و کرامة کان عاشرهم فی النار

باب حقوق الوالدین

٣٠ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا انبئکم باکبر الکبائر ثلثا قلنا بلی یا رسول الله قال الاشراك بالله و عقوق الوالدین۔ ١٣

٩٧ عن ابن مسعود، قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول انه یکون للوالدین علی ولدهما دین فاذا کان یوم القیمة یتعلقان به فیقول انا ولد کما فیودان ویتمنیان لو کان اکثر من ذلك۔ ٣٧

١١٥ طاعة الله طاعة الوالد معصیة الله معصیة الوالد ٣٣

١١٦ هما جنتك و نارك ٣٣

١١٧ الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظه ٣٥

١١٨ ایک جوان نزع میں تھا اسے کلمہ تلقین کرتے تھے نہ کہا جاتا تھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور فرمایا کہہ لا الہ الا اللہ عرض کی نہیں کہا جاتا معلوم ہوا کہ ماں ناراض ہے اسے راضی کیا تو کلمہ زبان سے نکلا۔ ٣٥

١١٩ ان ابر البر صلة الولد اهل ود ابیه ٣٥

١٢٠ اور یہ بھی شمار فرمایا، و اکرام صدیقهما ٣٥

١٢١ عن عائشة، سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای الناس اعظم حقا علی المراءة قال زوجها قلت فای الناس حقا علی الرجل قال امه ٣٥

١٤٢	جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من احق الناس بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم قال ابوک	٤٦
١٤٣	اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بامہ اوصی الرجل بابیہ	٤٦
٤٤٠	ان اللہ تعالیٰ حرم علیکم عقوق الامہات ووأد البنات و منعا وہاۃ و کرہ لکم قیل و قال و کثرۃ السوال و اضاعۃ المال	١٤٢
٤٦٠	ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں فرمایا نعم اربعۃ الصلاۃ علیہما و الاستغفار لہما و انفاذ عہدھما من بعدھما و اکرام صدیقہما و صلۃ الرحم التی لارحم لک الا من قبلہما فہذا الذی بقی من برھما بعد موتہما	١٥١
٤٦١	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایبقی للولد من بر الوالد الا اربع الصلوۃ علیہ و الدعاء لہ و انفاذ عہدہ من بعدہ و صلۃ رحمہ و اکرام صدیقہ	١٥١
٤٦٢	استغفار الولد لابیہ بعد الموت من البر	١٥١
٤٦٣	اذا ترک العبد الدعاء للوالدین فانہ ینقطع عنہ الرزق	١٥٢
٤٦٤	اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فلیجعلہا عن ابویہ فیکون لہما اجرھا و لاینقص من اجرہ شیئاً	١٥٢
٤٦٥	ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے ماں باپ کی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب وہ مر گئے ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ فرمایا ان من البر بعد الموت ان تصلی لہما مع صلوتک و تصوم لہما مع صیامک	١٥٢

۴۶۶ من حج عن والدیه او قضی عنهما مغرما بعثه الله یوم القیمة مع الابرار ۱۵۳

۴۶۷ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسّی ہزار قرض تھے وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا بع فیها اموال عمر فان وفت و الافسل بنی عدی فان وفت و الافسل قریشا و لاتعدعنهم ۱۵۳

۴۶۸ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں فرمایا نعم حجی عنها ارأیت لو کان علی امك دین اکنت قاضیه اقضوا الله فالله احق بالوفاء ۱۵۳

۴۶۹ اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و منهما و تبشر به ارواحهما فی السماء و کتب عند الله برا ۱۵۳

۴۷۰ من حج عن ابیه و عن امه فقد قضی عنه حجته و کان له فضل عشر حجج ۱۵۴

۴۷۱ من حج عن والدیه بعد وفاتهما کتب الله له عتقا من النار وکان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شیء ۱۵۴

۴۷۲ من بر قسمهما وقضی دینهما و لم یستسب لهما کتب بارا و ان کان عاقا فی حیاتهما و من لم یبر قسمهما و لم یقض دینهما و استسب لهما کتب عاقا و ان کان بارا فی حیاتهما ۱۵۴

۴۷۳ من زار قبر ابویه او احدهما فی کل یوم جمعة مرة غفر الله له کتب برا ۱۵۵

۴۷۴ من زار قبر ابویه او احدهما یوم الجمعة فقرا عنده یس غفر له ۱۵۵

۴۷۵	و فی لفظ من زار قبر والدیه او احدهما فی کل جمعة فقراء عنده یٰس غفر الله له بعدد کل حرف منها	۱۵۵
۴۷۶	من زار قبر ابویه او احدهما احتسابا کان کعدل حجة مبرورة و من کان زوارا لهما زارت الملئکة قبره	۱۵۵
۴۷۷	من احب ان یصل اباه فی قبره فلیصل اخوان ابیه من بعده	۱۵۶
۴۷۸	من البر ان تصل صدیق ابیك	۱۵۶
۴۷۹	ان ابر البر ان یصل الرجل اهل ود ابیه بعد ان یولی الاب	۱۵۶
۴۸۰	احفظ ود ابیك لاتقطعه فیطفی الله نورك	۱۵۶
۴۸۱	تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس علی الله تعالیٰ و تعرض علی الانبیاء و علی الاباء والامهات یوم الجمعة فیفرحون بحسناتهم و تزداد وجوههم بیاضا و اشراقا فاتقوا الله و لاتوذوا موتاکم	۱۵۶
۴۸۲	ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں، کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعله ان یکون بطلقة واحدة	۱۵۷
۲۹۱	لا تعقن والدیك و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك	۲۳۳
۲۹۲	واطع والدیك و ان اخرجاك من مالك و من کل شئ	۲۳۴

باب حقوق العباد

۹۲	الدواوین ثلثة فدیوان لا یغفرالله منه شیأ و دیوان لا یعبأ الله به شیأ و دیوان لا یترك الله منه شیأ فاما الدیوان لا یغفرالله منه شیأ فالاشراك بالله و اما الدیوان الذی لا یعبأ الله منه شیأ فظلم العبد نفسه فیما بینه و بین ربه من صوم یوم ترکه او صلاة ترکها فان الله تعالیٰ یغفر ذلك ان شاء و یتجاوز و اما الدیوان الذی لا یترك الله منه شیأ فمظالم العباد بینهم القصاص لا محالة۔	۳۵
۹۳	لتودن الحقوق الی اهلها یوم القیٰمة حتی یقاد للشاة الجلحاء من الشاة القرناء تنطحها۔	۳۵

٣٦

٣٦ فی روایة، حتی للذرة من الذرة۔ ٩٤

٣٦ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال تدرون من ٩٥
المفلس قالوا المفلس فینا من لا درھم لہ و لا متاع فقال ان
المفلس من امتی من یاتی یوم القیمة بصلاة و صوم و زکوة و
یاتی قد شتم ھذا و قذف ھذا و اکل مال ھذا و سفک دم
ھذا و ضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناته و ھذا من حسناته
وان فنیت حسناته قبل ان یقضی ما علیه احد من خطایاھم
فطرحت علیه ثم طرح فی النار۔

٣٦ الغیبة اشد من الزنا۔ کسی نے عرض کی یہ کیوں کر فرمایا الرجل یزنی ٩٦
ثم یتوب فیتوب اللہ علیہ و ان صاحب الغیبة لا یغفر لہ حتی
یغفرلہ صاحبہ

٣٧ بینما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالس اذا رأیناہ ٩٨
ضحک حتی بدت ثنایاہ فقال لہ عمر ما اضحکک یا رسول اللہ
بابی انت و امی، قال، رجلان من امتی جثیا بین یدی رب العزة
فقال احدھما وفاضت عینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم بالبکاء ثم قال ان ذلک لیوم عظیم یحتاج الناس الی ان
یحمل عنھم من اوزارھم فقال اللہ للطالب ارفع بصرک فانظر
ورفع فقال یا رب اری مدائن من ذھب و قصورا من ذھب مکللة
باللؤلؤ لای نبی ھذا او لای صدیق ھذا او لای شھید ھذا قال
لمن اعطی الثمن قال یا رب و من یملک ذلک قال انت تملکه
قال بماذا قال بعفوک عن اخیک قال یا رب فانی قد عفوت عنه
قال اللہ تعالیٰ فخذ بید اخیک و ادخل الجنة فقال رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عند ذلک اتقوا اللہ و اصلحوا ذات
بینکم فان اللہ یصلح بین المسلمین یوم القیمة۔

٣٨ اذا التقی الخلائق یوم القیمة نادی مناد یا اھل الجمع تدارکوا ٩٩
لمظالم بینکم و ثوابکم علی

۱۰۰ ان اللہ یجمع الاولین و الاخرین فی سعید واحد ثم ینادی مناد ۳۸
من تحت العرش یا اھل التوحید ان اللہ عزوجل قد عفا عنکم
فیقوم الناس فیتعلق بعضھم ببعض فی ضلامات فینادی مناد یا
اھل التوحید لیعف بعضکم عن بعض و علی الثواب۔

۱۰۱ عن انس قال وقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعرفات و ۳۹
قد کادت الشمس ان تؤب فقال یا بلال انصت لی الناس فقال
انصتوا لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانصت الناس
فقال یا معشر الناس اتانی جبریل آنفا فاقراء بی من ربی السلام
و قال ان اللہ عزوجل غفر لاھل عرفات و اھل المشعر و ضمن
عنھم التبعات فقام عمر بن الخطاب فقال یا رسول اللہ ھذا لنا
خاصۃ قال ھذا لکم و لمن اتی من بعدکم الی یوم القیمۃ فقال
عمر بن الخطاب کثر خیرا اللہ و طاب۔

۱۰۲ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغفر لشھید البر ۴۰
الذنوب کلھا الا الدین و یغفر لشھید البحر الذنوب و الدین

۱۰۳ قتل الصبر لا یمر بذنب الا محاہ ۴۰

۱۰۴ قتل الرجل صبرا کفارۃ لما قبلہ من الذنوب۔ ۴۰

باب الاخوت

۳۳ من اذل عندہ مؤمن فلم ینصرہ وھو یقدر علی ان ینصرہ اذلہ ۱۴
اللہ علی رؤس الاشھاد یوم القیمۃ

۳۷ لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یعرف شرف کبیرنا ۱۵

۳۸ لیس منا من لم یرحم صغیرنا و لم یوقر کبیرنا ۱۵

۳۹ لیس منا من لم یرحمنا صغیرنا و لم یعرف حق کبیرنا و لیس ۱۲
منا من غشنا و لایکون المومن مومنا حتی یحب للمومنین ما
یحب لنفسہ۔

۸۵ راس العقل بعد الایمان باللہ تعالیٰ مداراۃ الناس ۳۱

۱۳۶ عن محمد بن علی قال القی لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ وسادۃ ۴۹
فقعد علیھا و قال لایابی الکرامۃ الاحمار

۱۵۱	ذکر عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان ننزل منازلہم	۵۳
۱۵۲	ان عائشة مر بہا رجل علیہ ثیاب و ہیأة فاقعدتہ فاکل فقیل لہا فی ذلک فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلہم	۵۳
۱۸۴	لا تہاجروا ولا تدابروا و لا تباغضوا و لا تنافسوا و کونوا عباد اللہ اخوانا۔	۶۲
۳۵۳	سباب المسلم کالمشرف علی الہلکة	۱۰۵
۵۱۱	لا یقولن احدکم عبدی کلکم عبیداللہ و لکن لیقل غلامی	۱۶۴
۶۲۸	اذا قاتل احدکم اخاہ فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ	۲۱۳
۶۷۴	اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ	۲۲۷
۶۸۰	من لم یجب الدعوة فقد عصی اباالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۲۲۸
۷۴۹	من اذی ذمیا فاناخصمہ و من کنت خصمہ خصمتہ یوم القیمة	۲۶۱
۹۹	من فرج عن مسلم کربة فرج اللہ عنہ کربتہ یوم القیٰمة	
۱۴	قولہ علیہ الصلاة و السلام خالقوا الناس باخلاقہم	

باب الدعویٰ والشہادة

۴۳۹	اذا شہدت امة من الامم وہو اربعون فصاعدا اجاز اللہ تعالیٰ شہادتہم۔	۱۴۲
۵۶۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک جنازہ گزرا حاضرین نے اس کی تعریف کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت، دوسرا جنازہ گزرا اس کی مذمت کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وجبت، عمر فاروق نے عرض کی یارسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی فرمایا ھذا اثنیتم علیہ خیرا فوجبت لہ الجنة و ھذا اثنیتم علیہ شرا فوجبت لہ النار، انتم شہداء اللہ فی الارض	۱۸۶

باب الغیبة

۴۴۶ لاغیبة لفاسق ۲۶۱
۴۵۰ من اغتیب عنده اخوه المسلم فلم ینصره وهو یستطیع نصره ۲۶۲
اذله اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الاخرة

باب الحسد

۳۴ لا یجتمع فی جوف عبد الایمان و الحسد ۱۴
۳۵ الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل ۱۵
۳۶ ایاکم و الحسد فان الحسد یأکل الحسنات کما تاکل النار ۱۵
الحطب او قال العشب۔

باب التوبة

۵۲۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا الندم ۱۸۶
توبة
۵۲۵ علیک بتقوی اللہ عزوجل ما استطعت و اذکر اللہ عزوجل عند ۱۸۶
کل حجر و شجر و اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر
بالسر و العلانیة بالعلانیة
۵۲۶ اذا احدثت ذنبا فاحدث عندها توبة ان سرا فسرو ان علانیة ۱۸۶
فعلانیة
۵۲۸ کل امتی معا فی الا المجاهرین ۱۸۷
۵۲۹ لا یزال العذاب مکشوفا عن العباد لما استتروا بمعاصی اللہ ۱۸۷
فاذا اعلنوها استوجبوا عذاب النار۔
۵۹۳ ان العبد اذا اذنب ذنبا تکتب فی قلبه نکتة سوداء فان تاب و ۱۹۹
استغفر صقل قلبه و ان عاد زادت حتی تعلو قلبه فذلک الران
الذی ذکر اللہ تعالیٰ فی القرآن
۶۵۵ المستغفر من الذنب وهو مقیم علیه المستهزی بربه ۲۲۱

باب الاکل والشرب

١٢٦	اذا کثرت ذنوبك فاسق الماء تتناثر الورق من الشجر فی الریح العاصف	٥٨
١٧٣	ان الله عزوجل یباهی ملئکة، بالذین یطعمون الطعام من عبیده	٦٠
٣٤٤	عن ابن عبدالله بن السائب عن ابیه عن جده قال رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاکل تریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخاره۔	١٠٣
٣٤٥	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بطعام وضعه علی الارض	١٠٣
٣٤٦	عن ابی هریرة یرفعه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صنعها علی الحضیض انما انا عبدآکل کما یاکل العبد و اشرب کما یشرب العبد	١٠٣
٤٢٨	الضیف یأتی برزقه و یرتحل بذنوب القوم یمحص عنهم ذنوبهم	١٣٨
٤٢٩	عن علی. لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع، او صاعین من طعام احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبة فاعتقها	١٣٩
٤٣٧	من تصبح کل یوم بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلك الیوم سم ولا سحر	١٤١
٥٢٦	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، بحسب ابن آدم لقیمات یقمن صلبه، الحدیث	١٦٨
٥٥٥	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان کان فی شیئ من ادویتکم خیر ففی شرطة محجم او شربة من عسل	١٨١
٦٥٦	بلا دعوت جو دعوت میں جائے اسے صحیح حدیث میں فرمایا دخل سارقا و خرج مغیرا	٢٢٢
٦٧٥	نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یفتش التمر عما فیه	[illegible]

۲۹۵ جب کھانا کر رکھا جائے کہو بسم اللہ و باللہ خیر الاسماء فی الارض ۲۳۵
و فی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمۃ و شفاء

۳۷ من یاکل الغراب و قد سماہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم فاسقا واللہ ماھو من الطیبات

باب الشکر

۹ لایشکر اللہ من لا یشکر الناس ۸

۱۰ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ۸

۱۱ من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر ۸

۲۷ من اولی معروفا فلم یجد لہ جزاء الا الثناء فقد شکرہ و من ۱۳
کتمہ فقد کفر

۵۲۵ ان اللہ تعالیٰ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ ۱۲۸

باب شرب الخمر والمسکرات

۲ نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکر و ۲۷۲
مفتر

۷ لا یشرب الخمر حین یشربھا وھو موٴمن ۲۷۳

۸ لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ ۲۷۳
عاصرھا و معتصرھا و شاربھا و حاملھا و المحمولۃ الیہ و
ساقیھا و بائعھا و آکل ثمنا و المشتری لھا و المشتراہ

۹ من زنی او شرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع ۲۷۳
الانسان القمیص من راسہ

۱۰ ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ مدمن الخمر و قاطع الرحم و مصدق ۲۷۳
بالسحر و من مات مد من الخمر سقاہ اللہ جل و علا من نھر
الغوطۃ قیل و ما نھر الغوطۃ قال نھر یجری من فروج
المومسات توذی اھل النار ریح فروجھن ۲۷۴
... من الخمر ان مات لقی اللہ کعابد وثن

١٢ ما من احد يشربها فتقبل له صلاة اربعين ليلة و لا يموت و فی ٢٧٤
مثانته منه شيء الا حرمت بها عليه الجنة فان مات فی اربعين
ليلة مات ميتة جاهلية

١٣ فبعزتی لا يشرب عبد من عبيدی جرعة من الخمر الا ٢٧٥
سقيته مكانها من حميم جهنم معذبا او مغفورا له و لا يسقيها
صبيا صغيرا الا سقيته مكانها من حميم جهنم معذبا او مغفورا
ولا يدعها عبد من عبيدی من مخافتی الا سقيتها اياه من حظير
القدس

باب النبيذ

١٤ عن ابی ليلی قال اشهد علی البدريين من اصحاب رسول الله ٢٧٦
صلی الله تعالیٰ عليه وسلم انهم يشربون النبيذ فی الجرار الخضر

١٥ ان رجلا اتی عمر رضی الله تعالیٰ عنه بمثلث قال عمر رضی ٢٧٧
الله تعالیٰ عنه ما اشبه هذا بطلاء الابل كيف تصنعونه قال
الرجل يطبخ العصير حتی يذهب ثلثاه و يبقی ثلثه فصب عمر
رضی الله تعالیٰ عنه عليه المآ و شرب ثم ناول عبادة بن
الصامت رضی الله تعالیٰ عنه ثم قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه
اذا رابكم شرابكم فاكسروه بالما

١٦ عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه اذا ذهب ثلثا العصير ذهب ٢٧٨
حرامه و ريح جنونه

١٧ ذكر ابن قتيبة فی كتاب الاشربة باسناده عن زيد بن علی بن ٢٧٨
الحسين بن علی رضی الله تعالیٰ عنهم انه شرب هو واصحابه نبيذا
شديدا فی وليمة فقيل له يا ابن رسول الله حدثنا بحديث سمعته من
آبائك عن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی النبيذ فقال
حدثنی ابی عن جدی علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم عن
النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم انه قال ينزل امتی علی منازل بنی
اسرائيل حذو القذة بالقذة و النعل بالنعل ان الله تعالیٰ ابتلی بنی
اسرائيل بنهر طالوت و احل لهم منه الغرفة وحرم منه الری وان الله
ابتلاكم بهذه النبيذ احل منه الری وحرم منه السكر

۱۸ اخبرنا ابو حنیفة عن حماد قال کنت اتقی النبید فدخلت علی ابراهیم وهو یطعم فطعمت معه فاوتی قدحا من نبیذ فلما رای ابطای عنه قال حدثنی علقمة عن عبدالله بن مسعود انه کان ربما طعم عنده ثم دعا بنبیذ له ینبذه سیرین ام ولد عبدالله فشرب و سقانی ۲۷۸

۱۹ ان عمر بن الخطاب حین قدم الشام شکی الیه اهل الشام وباء الارض او ثقلها و قالوا لایصلح لنا الا هذا الشراب قال اشربو العسل قالوا لا یصلحنا العسل قال له رجل من اهل الارض هل لک ان اجعل لک من هذا الشراب شیئاً لایسکر قال نعم فطبخوه حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فاتوا به الی عمر بن الخطاب فادخل اصبعه فیه ثم رفع یده تبعه یتمطط فقال هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان یشربوه فقال عبادة بن الصامت احللتها والله قال کلا والله ما احللتها اللهم انی لااحل لهم شیأ حرمته علیهم و لا احرم علیهم شیأ احللته لهم ۲۷۹

۲۰ انه افطر عند عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له فکانه اخذ فیه فلما اصبح قال ماهذا الشراب ماکدت اهتدی الی منزل فقال عبدالله ما زدناک علی عجوة و زبیب ۲۸۰

۲۱ عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال ان للمسلمین جزورا لطعامهم و ان العتق منها لآل عمر و انه لایقطع هذه الابل فی بطوننا الاالنبیذ الشدید ۲۸۰

۲۲ عن ابراهیم انه کان یشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه و بقی ثلثه و یجعل له منه نبیذ فیترکه حتی اذا اشتد شربه و لم یر بذلک بأسا ۲۸۱

۲۳ عن انس بن مالک رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان یشرب الطلاء علی النصف ۲۸۱

۲۴ عن حماد بن ابراهیم قال ماأسکر کثیره فقلیله حرام خطاء من الناس انما ارادوا السکر حرام من کل شراب ۲۸۱

۲۵ ان عمر رضی اللہ تعالی عنه اتی باعرابی قد سکر فطلب له ۲۸۱
عذرا فلما اعیاہ الاذھاب عقل قال احبسوہ فاذا صحا فاجلدوہ
ودعا بفضلة فضلت فی اداوته فذاقھا فاذا نبیذ شدید ممتنع
فدعا بماء فسکرہ و کان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه یحب
الشراب الشدید فشرب وسقا جلساء ثم قال ھذا اکسروہ
بالما اذا غنسکم شیطانه

۲۶ عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال حرمت ۲۸۲
الخمر بعینھا و السکر من کل شراب

۲۷ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه انه کان فی سفر فاتی نبیذ فشرب ۲۸۲
منه فقطب ثم قال ان نبیذ الطائف له غرام فذکر شدة لااحفظھا
ثم دعا بماء فصب علیه ثم شرب

۲۸ عن عمر و بن میمون قال شھدت عمر حین طعن فجاءہ ۲۸۲
الطبیب فقال ای الشراب احب الیك قال النبیذ فاتی نبیذ
فشرب منه فخرج من احدی طعنتیه۔

۲۹ عن عمر و بن میمون مثله و زاد کان یقول انا نشرب من ھذا ۲۸۳
النبیذ شرابا یقطع لحوم الابل فی بطوننا من ان یوذینا قال و
شربت من نبیذہ فکان اشد النبیذ

۳۰ قال عمر انا نشرب ھذا الشراب الشدید لنقطع به لحوم الابل ۲۸۳
فی بطوننا ان توذینا فمن رابه من شرابه شئ فلیمزجه بالما

۳۱ عن قیس بن ابی حازم حدثنی عتبة بن فرقد قال قدمت علی ۲۸۳
عمر فدعا بشرب نبیذ قد کاد ان یصیر خلا فقال اشرب
فاخذته فشربته فما کدت ان اسیغه ثم اخذہ فشربه ثم قال
یاعتبة انا نشرب ھذا النبیذ الشدید لنقطع به لحوم الابل فی
بطوننا ان توذینا۔

۳۲ عن سعید بن ذی لعوة قال اتی عمر برجل سکران فجلدہ فقال ۲۸۴
انما شربت من شرابك فقال و ان کان

۳۳ جأ رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقاه فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فاتی به عمر فاعتذر الیه و قال انما شربت من سطیحتك فقال عمر انما اضربك علی السکر فضربه عمر ۲۸۴

۳۴ ان اعرابیا شرب من ادواة عمر نبیذا فسکر فضربه الحد فقال الاعرابی انما شربته من ادواتك فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انما جلدناك بالسکر ۲۸۴

۳۵ ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه سایر رجلا فی سفر و کان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر فضربه عمر الحد فقال انما شربته من قربتك فقال له عمر انما جلدناك لسکرك ۲۸۵

۳۶ ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب بطریق المدینة فسکر فترکه عمر حتی افاق ثم حده ۲۸۵

۳۷ عن ابن عمر قال اتی (یعنی امیر المومنین) نبیذ قد اخلف و اشتد فشرب منه ثم قال ان هذاالشدید ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو و اصحابه۔ ۲۸۵

۳۸ عن ابن عمر ان عمر انتبذ له فی مزادة فیها خمسة عشر او ستة عشر فاتاه فذاقه فوجده حلوا فقال کانکم اقللتم عکره ۲۸۶

۳۹ حدثنا ابن ابی داؤد (یبلغه الی) عبدالرحمن بن عثمن قال صحبت عمر بن الخطاب الی مکة فاهدی له رکب من ثقیف سطیحتین من نبیذ فشرب عمر احدهما و لم یشرب الاخریٰ حتی اشتد مافیه فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال اکسروه بالمأ ۲۸۶

۴۰ عن ابن عمر قال شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی بشراب فادناه الی فیه فقطب فرده فقال رجل یا رسول الله احرام هو فرد الشراب ثم دعا بمأ فصب علیه ذکر مرتین او ثلثا ثم قال اذا اغتلمت هذه الاسقیة علیکم فاکسروا متونها بلمأ ۲۸۶

۴۱ عن عبدالملک بن نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان اهلنا يسبيدون نبيذا فی سقأ لو انهكته لاخذ فیّ فقال ابن عمر انما البغی علی من اراده البغی شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند هذا الرکن و اتاه رجل بقدح من نبيذ ثم ذکر مثل حديث ابی امیة غير انه قال فاكسروها بالمأ ۲۸۷

۴۲ عطش النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حول الکعبة فاستسقی فاتی بنبيذ من نبيذ السقاية فشمه فقطب فصب علیه من مأ زمزم ثم شرب فقال رجل احرام هو فقال لا ۲۸۷

۴۳ عمد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی السقاية سقاية زمزم فشرب من النبيذ فشد وجهه ثم امر به فسکر بالمأ ثم شربه فشد وجهه ثم امر به الثالثة فسکر بالمأ ثم شرب ۲۸۸

۴۴ عن ابی موسیٰ عن ابيه رضی الله تعالیٰ عنه قال بعثنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا و معاذا الی اليمن فقلنا يا رسول الله ان بها شرابين يصنعان من البر و الشعير احدهما يقال له المزر و الاخر يقال له البتع فما نشرب فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اشربا و لاتسکرا ۲۸۸

۴۵ عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل مسکر حرام ۲۸۹

۴۶ قال عبدالله (يعنی بن مسعود) رضی الله تعالیٰ عنه ان القوم يجلسون علی الشراب وهو يحل لهم فما يزالون حتی يحرم عليهم ۲۸۹

۴۷ عن علقمة بن قيس انه اکل مع عبدالله بن مسعود خبزا ولحما قال فاتينا بنبيذ شديد نبذته سيرين فی جرة خضراء فشربوا منه ۲۸۹

۴۸ عن قيس بن حبر (حبتر) قالت سألت ابن عباس عن الجر الاخضر و الجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلک وفد عبدالقيس فقال لاتشربوا فی الدباء و فی المزفت و فی النقير و اشربوا فی الاسقية فقالوا! يا رسول الله فان اشتد فی الاسقية قال صبوا عليه من المأ وقال لهم فی الثالثة او الرابعة فاهريقوه۔ ۲۸۹

۴۹ ان اللہ حرم علیٰ او حرم الخمر و المیسر و الکوبۃ قال و کل مسکر حرام قال سفین فسألت علی بن بذیمۃ عن الکوبۃ قال الطبل ۲۹۰

۵۰ عن ابی سعید قال کنا جلوسا عندالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال جاء کم وفد عبدالقیس الحدیث بطولہ وفیہ فان رابکم فاکسروہ بالمأ۔ آہ ۲۹۰

۵۱ عن احدوفد القیس او یکون قیس بن النعمان فانی قد نسیت اسمہ انہم سألوہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الاشربۃ فقال لاتشربوا فی الدباء و لا فی النقیر و اشربوا فی السقأ الحلال الموکاء علیہا فان اشتد منہ فاکسروا بالماء فان اعیاکم فاھریقوہ ۲۹۱

۵۲ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فاطعمہ طعاما فلیاکل من طعامہ و لا یسأل شرب النبیذ ۲۹۱

۵۳ عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالمأ قال عبداللہ من قبل ان یشتد ۲۹۲

۵۴ عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا بہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالمأ فقال ھکذا فافعلوا۔ ۲۹۲

۵۵ عن سوید بن غفلۃ قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ ان ارزق المسلمین من الطلاء ذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ ۲۹۲

۵۶ عن عامر بن عبداللہ انہ قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ اما بعد فانہا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا اسود کطلاء الابل و انی سألتہم علی کم یطبخونہ فاخبرونی انہم یطبخونہ علی الثلثین ذھب ثلثاہ الاخبثان ثلث ببغیہ و ثلث بریحہ فمر من قبلک یشربونہ ۲۹۲

۵۷ عن عبداللہ بن یزید الخطمی قال کتب الینا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد فاطبخوا شرابکم حتی یذھب منہ نصیب الشیطان فانہ لہ اثنین و لکم واحد ۲۹۳

۵۸ عن الشعبی قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزق الناس الطلاء یقع فیہ الذباب و لایستطیع ان یخرج منہ ۲۹۳

۵۹ عن داؤد سألت سعیدا ماالشراب الذی احلہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الذی یطبخ حتی یذھب ثلثہ و یبقی ثلثہ ۲۹۳

۶۰ ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب ماذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ ۲۹۴

۶۱ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یشرب من الطلاء ذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ ۲۹۴

۶۲ عن یعلی بن عطاء قال سمعت سعید بن المسیب و سألہ اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف فقال لاحتی یذھب ثلثاہ و یبقی الثلث ۲۹۴

۶۳ عن سعید بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس بہ ۲۹۴

۶۴ عن بشیر بن المھاجر قال سألت الحسن عما یطبخ من العصیر قال تطبخہ حتی یذھب الثلثان و یبقی الثلث ۲۹۴

۶۵ ان نوحا علیہ الصلاۃ و السلام نازعہ الشیطان فی عودالکرم فقال ھذا لی وقال ھذا لی فاصطلح علی ان لنوح ثلثھا و للشیطان ثلثیھا۔ ۲۹۵

۶۶ عن عبدالملک بن طفیل الجزری قال کتب الینا عمر بن عبدالعزیز ان لاتشربوا من الطلاء حتی یذھب ثلثاہ و یبقی ثلثہ وکل مسکر حرام ۲۹۵

۶۷ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال حرمت الخمر بعینھا قلیلھا و کثیرھا و السکر من کل شراب۔ ۲۹۵

۶۸ عن علقمة قال رأیت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه وھو ۲۹۶
یاکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب فقلت لعمرك تشرب النبیذ و
الامة تقتدی بك فقال ابن مسعود رأیت رسول الله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم یشرب النبیذولو لا انی رأیته یشرب ماشربته

۶۹ عن انس بن مالك انه کان ینزل علی ابی بکر بن ابی موسیٰ ۲۹۶
الاشعری بواسط فبعث برسول الی السوق یشتری له النبیذ من
الخوابی

۷۰ ابوحنیفة عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراهیم ۲۹۶
فطعمت معه فناولنی قدحا فیه نبیذ فلما رأی اتقائی منه حدثنی
عن عامر بن عبدالله بن مسعود انه کان ربما طعم عنده ثم دعا
تنبذ له بنبیذه له سیرین ام ولده فشرب وسقانی۔

۷۱ ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال کتب عمربن ۲۹۷
الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن یاسر رضی الله
تعالیٰ عنهما وھو عامل له علی الکوفة اما بعد فانه انتهی الی
شراب من الشام من عصیر العنب و قد طبخ وھو عصیر قبل
ان یغلی حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فذهب شیطانه و بقی
حلوه و حلاله فهو شبیه بطلاء الابل فمر به من قبلك
فیتوسعوا به شرابهم۔

۷۲ عن الشعبی قال کتب عمر بن الخطاب الی عمار بن یاسر اما ۲۹۷
بعد فانه جائتنا اشربة من قبل الشام کأنها طلاء الابل قد طبخ
حتی ذهب ثلثاه الذی فیه خبث الشیطان و جنوده وبقی ثلثه
فاصطنعه و آمر من قبلك ان یصطنعوه۔

۷۳ عن حبان الاسدی قال اتانا کتاب عمر فذکره بلفظ ذهب شره ۲۹۷
و بقی خیره فاشربوه۔

۷۴ ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال (سأل) فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر قال القدح الاخیر الذی سکر منه هو الحرام۔ ۲۹۸

۷۵ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه ان ابا عبیدة و معاذ بن جبل و ابا طلحة رضی اللہ تعالیٰ عنه کانوا یشربون من الطلاء ماذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔ ۲۹۸

۷۶ عن ام الدرداء قالت کنت اطبخ لابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه الطلا ماذهب ثلثاه و بقی ثلثه۔ ۲۹۸

۷۷ عن ابی عبدالرحمن قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنه یرزقناالطلاء فقلت له ماهیأته قال الا سود و یأخذ احدنا باصبعه۔ ۲۹۸

۷۸ عن انس بن سیرین قال کان انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه سقیم البطن فامرنی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه و بقی ثلثه فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام ۲۹۹

۷۹ عن شریح ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنه کان یشرب الطلاء بالشام۔ ۲۹۹

۸۰ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی قوم بالمدینة قالوا یا رسول اللہ ان عندنا شرابا لنا افلا نسقیک منه قال بلی فاتی بقعب اوقدح غلیظ فیه نبیذ فلما اخذه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و قربه الی فیه فقطب قال فدعا الذی جأبه فقال خذه فاهرقه فلما ان ذهب به قالوا یا رسول اللہ هذا شرابنا ان کان حراما لم نشربه فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصب علیه ثم شرب و سقی و قال اذ کان هکذا فاصنعوا به هکذا۔ ۲۹۹

۸۱ عن الشعبی ان رجلا شرب من ادواة علی بصفین فسکر فضربه الحد۔ ۳۰۰

۸۲ عن الشعبی عن علی نحوہ و قال فضربه ثمانین۔ ۳۰۰

۸۳ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال استقیموا لقریش ما استقاموا لکم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا سیوفکم علی عواتقکم فقال المهدی انت حدثت بهذا قال لاقال ابو امية علی المشی الی بیت اللہ تعالیٰ و کل مالی صدقة ان لم اکن سمعته منه قال شریک علی مثل ذلک الذی علیه ان کنت حدثته فکان المهدی رضی فقال ابو امية یا امیرالمومنین عبدک ادهی العرب انما عنی الذی علی من الثیاب قال صدق احلف کما حلف فقال قد حدثته فقال ویل شارب الخمر یعنی الاعمش و کان یشرب المصنف لو علمت موضع قبره لاحرقته وقال شریک لم یکن یهودیا و کان رجلا صالحا الخ۔ ۳۰۰

۸۴ رای عمر و ابوعبیدة ومعاذبن جبل شرب الطلاء علی الثلث و شرب البراء و ابوجحیفة رضی اللہ تعالیٰ عنهما علی النصف۔ ۳۰۱

۸۵ الطحاوی عن علقمة سألت ابن مسعود عن قول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی السکرقال الشربة الاخیرة۔ ۳۰۱

۸۶ عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع فقال حرم اللہ الخمر بعینها و السکر من کل شراب۔ ۳۰۲

۸۷ عن ابی اسحق البیعی وفیه انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اتی بقعب من نبیذ فذاقه فقطب و رده فقام الیه رجل من آل حاطب فقال یا رسول اللہ اشراب اهل مکة قال فصب علیه المأ ثم شرب فقال حرمت الخمر بعینها و السکر من کل شراب۔ ۳۰۲

باب الذکر

۲۲۹	الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ و ما والاہ و عالما او متعلما	۷۳
۲۳۰	الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا امر بالمعروف او نھیا عن المنکر او ذکر اللہ	۷۳
۲۳۴	و ان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منھم	۷۷
۲۳۵	لا یذکرنی فی ملاء الا ذکرتہ فی الرفیق الاعلی	۷۷
۲۳۶	اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا و ما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر	۷۷
۲۳۷	یا ایھا الناس ان للہ سرایا من الملئکۃ تحل و تقف علی مجالس الذکر فی الارض فارتعوا فی ریاض الجنۃ قالوا و این ریاض الجنۃ قال مجالس الذکر	۷۷
۲۳۸	لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملئکۃ و غشیتھم الرحمۃ و نزلت السکینۃ و ذکرھم اللہ تعالیٰ فیمن عندہ۔	۷۸
۲۳۹	اکثروا ذکر اللہ حتی یقول المنافقون انکم مراؤن۔ فی لفظ ، اذکر اللہ ذکرا یقول المنافقون انکم تراؤن۔	۷۸
۵۰	غنیمۃ مجالس اھل الذکر الجنۃ	۷۸
۵۱	یقول الرب عزوجل یوم القیٰمۃ سیعلم اھل الجمع من اھل الکرم فقیل و من اھل الکرم یا رسول اللہ قال اھل مجالس الذکر فی المساجد	۷۹
۲۵۲	ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم ھھنا قالوا جلسنا نذکر اللہ تعالیٰ قال اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ عزوجل یباھی بکم الملئکۃ	۷۹
۲۵۳	یرحم اللہ ابن رواحۃ انہ یحب المجالس التی یتباھی بھا الملئکۃ	۷۹

۲۵۴ عن یمین الرحمن و کلتا یدیه یمین رجال لیسوا بانبیاء و لا ۷۹
شهداء یغشی بیاض وجوههم نظر الناظرین یغبطهم النبیون
و الشهدا بمعقدهم و قربهم من اللہ عزوجل قیل یا رسول
اللہ من هم قال هم جماع من نوارل القبائل یجتمعون علی
ذکر اللہ تعالیٰ فینتقون اطائب الکلام کما ینتقی آکل
التمر اطائبه

۲۵۵ کل مجلس یذکر اسم اللہ تعالیٰ فیه تحف الملئکة یقولوں ۸۰
زیدوا زادکم و الذکر یصعد بینهم و هم ناشروا اجنحتهم۔

۲۵۶ ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ عزوجل لا یرون بذلك الا ۸۰
وجهه الا ناداهم مناد من السماء ان قوموا معفورا لکم قد
بدلت سیئاتکم حسنات۔

۲۵۷ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم خیر الذکر الحفی ۸۱

۳۳۲ ما عمل آدمی عملا انجیٰ له من عذاب اللہ من ذکر اللہ قیل ۱۴۰
ولا الجهاد فی سبیل اللہ قال ولا الجهاد فی سبیل اللہ الا ان
یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

۳۳۳ ان کل شی صقالة و ان صقالة القلوب ذکر اللہ و ما من شئ ۱۴۰
انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ قال ولا الجهاد فی سبیل اللہ
قال نعم ولو ان یضرب بسیفه حتی ینقطع۔

۳۳۴ ما عمل آدمی عملا انجی له من عذاب من ذکر اللہ قالوا و لا ۱۴۰
الجهاد فی سبیل اللہ قال ولا الجهاد فی سبیل اللہ الا ان
تضرب بسیفك حتی ینقطع ثم تضرب به حتی ینقطع ثم
تضرب به حتی ینقطع

۳۳۵ لو تعلمون ما اعلم الی قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۱۴۱
لخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ

٥١٧ عن سعد بن ابی وقاص انه دخل مع رسول الله صلی الله تعالیٰ ١٢٦
علیه وسلم علی امراء ة و بین یدیها نوی او حصی تسبح به .
فقال الا اخبرك بما هو ایسر علیك من هذا او افضل فقال
سبحن الله عدد ما خلق فی السماء و سبحن الله عدد ما خلق
فی الارض و سبحن الله عدد ما بین ذلك و سبحن الله عدد
ماهو خالق و الله اکبر مثل ذلك و لا اله الا الله مثل ذلك و لا
حول و لا قوة الا بالله مثل ذلك۔

٥١٨ کل شئ لیس من ذکر الله فهو لهو و لعب الا ان یکون اربعة ١٢٦
ملاعبته الرجل امراء ته و تادیب الرجل فرسه و مشی الرجل بین
الغرضین و تعلیم الرجل السباحة۔

٥٩٥ عن ربه عزوجل انا مع عبدی اذا ذکرنی و تحرکت بی شفتاه ٢٠٠

٣٥ رب عزوجل فرماتا ہے انا جلیس من ذکرنی

١٧١ قال الله تعالیٰ انا خلفك و امامك و عن یمینك و عن شمالك
یا موسیٰ انا جلیس عبدی حین یذکرنی و انا معه اذا دعانی

١٧٢ انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا ذکرنی

٥٨ تعرف الی الله فی الرخا یعرفك فی الشدة

باب الصحبة والمجالسة

١٩ انا بری من کل مسلم مع مشرك لا تریٰ نارهما ١٠

٢٠ لا تصاحب الا مومنا و لا یاکل طعامك الاتقی ١١

٢١ لا تجالسوا اهل القدر و لا تفاتحوهم ١١

٢٢ ثلث احلف علیهن و عدمنها لا یحب رجل قوما الا جعله الله ١١
معهم

٢٢٩ افضل المجالس ما استقبل به القبلة ٢١٤

٢٤٣ من قعد وسط الحلقة فهو ملعون ٢١٩

٢٥٠ خالطوا الناس باخلاقهم ٢٢٠

۷۴۹ انزلوا الناس منازلهم ۲۲۸

۷۵۳ لا تصاحب الا مومنا و لا یاکل طعامك الا تقی ۲۶۲

باب التشبه

۲۳۹ لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهین من الرجال بالنساء ۷۵

۲۴۰ لعن الله الرجل یلبس لبسة المراء ة و المراء ة تلبس لبسة الرجل ۷۶

۲۴۱ قیل لعائشة ان امراء ة تلبس النعل قالت لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الرجلة من النساء ۷۶

۳۱۸ لعن الله المتشبهین من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال ۹۷

۳۱۹ ان امراء ة مرت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم متقلدة قوسا فقال لعن الله المتشبهات من النساء بالرجال و المتشبهین من الرجال بالنساء ۹۷

۳۲۰ لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المخنثین من الرجال و المترجلات من النساء و قال اخرجوهم من بیوتکم- ۹۷

۳۲۱ اخرجوا المخنثین من بیوتکم ۹۸

۳۲۲ لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الرجل یلبس لبسة المراء ة و المراء ة تلبس لبسة الرجل ۹۸

۳۲۴ لیس منا من تشبه بالرجال من النساء ولا من تشبه من النساء بالرجال ۹۸

۳۲۵ لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخنثی الرجال الذین یتشبهون بالنساء و المترلات من النساء المتشبهات بالرجال و راکب الفلاة وحده ۹۸

۳۲۶ و فی روایة، و المتبتلین الذین یقولون لا نتزوج و المتبتلات اللاتی یقلن ذلك و راکب الفلاة وحده و البائة وحده ۹۹

٣٢٧	ثلثة لا يدخلون الجنة ابدا الديوث و الرجلة من النساء و مد من الخمر	٩٩
٣٢٨	ثلثة لا ينظر الله اليهم يوم القيمة العاق لوالديه و المراء ة المترجلة المتشبهة بالرجال و الديوث	٩٩
٣٢٩	ثلثة لا يدخلون الجنة العاق لوالديه و الديوث و رجله النساء	٩٩
٣٣٠	اربعة يصحون فی غضب الله و يمسون فی غضب الله المتشبهون من الرجال بالنساء و المتشبهات من النساء بالرجال و الذی يأتی البهيمة و الذی يأتی بالرجل	١٠٠
٣٣١	اربعة لعنهم الله فرق عرشه و امنت عليهم الملئكة الذی يحصن نفسه عن النساء و لا يتزوج و لا يتبسری لئلا يولد له و الرجل تشبه بالنساء وقد خلق الله ذكرا و المراء ة تتشبه بالرجال و قد خلق الله انثی و مضلل المسكين	١٠٠
٣٣٢	اربعة لعنوا فی الدنيا و الاخرة و امنت الملئكة رجل جعل الله ذكرا و انث نفسه و تشبه بالنسأ و امراء ة جعلها الله انثی فتذكرت و تشبهت بالرجال و الذی يضل الاعمی و رجل حصور ولم يجعل الله حصورا الا يحيیٰ بن زكريا۔	١٠٠
٣٣٣	لعن الله و الملئكة ۔ رجلا تأنث و امراءة تذكر	١٠٠
٣٣٤	ابغض الناس الی ثلثة ملحد فی الحرم و مبتغ فی الاسلام سنة الجاهلية و مطلب دم امراء بغير حق ليهريق دمه۔	١٠١
٣٣٥	جعل الذل و الصغار علی من خالف امری و من تشبه بقوم فهو منهم	١٠١
٣٣٦	ليس منا من تشبه بغيرنا لا تشبهوا باليهود ولا بالنصاریٰ فان تسليم اليهود الاشارة بالاصبع و تسليم النصاریٰ الاشارة بالاكف۔	١٠١
٣٣٧	لا يحب رجل قوما	

۴۴۵	من احب قوما حشره الله فی زمرتهم	۱۴۴
۵۱۴	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الرجل اذا رضی هدی الرجل و عمله فهو مثل عمله	۱۱۵
۲۴۰	من رضی عمل قوم کان شریک من عمل به	۲۱۸
۲۴۲	کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یکره تعطر النساء و تشبههن بالرجال	۲۲۰
۲۶۹	یکون فی آخر امتی نساء یرکبن علی سرج کاشباه الرحال، و فی آخره، العنوهن فانهن ملعونات	۲۲۲
۲۷۱	عن سعد بن ابی وقاص، نظفوا افنیتکم و لا تشبهوا بالیهود	۲۲۲
۲۷۲	فاروق عادل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنیز کو دیکھا کہ بیبیوں کی طرح دوپٹہ اوڑھے جارہی ہے، اس پر درہ لیا اور فرمایا ای وفار القی عنک الخمار اتتشبهین بالحرائر	۲۲۶

باب فی الاصنام

۱۳۹	عن ابن عباس، کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلکوا اوحی الشیطان الی قومهم ان انصبوا الی مجالسهم التی کانوا یجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلك اولئك و نسخ العلم عبدت	۵۰
۱۴۰	عن عبدالله بن عبید بن عمیر قال اول ما حدثت الاصنام علی عهد نوح وکانت الابناء تبر الاباء فمات رجل منهم فجزع علیه ابنه فجعل لایصبر عنه فاتخذ مثالا علی صورته فکلما اشتاق علیه نظره ثم مات ففعل به کما فعل ثم تتابعوا علی ذلك فمات الاباء فقال الابناء ما اتخذ هذه آباء نا الا انها کانت آلهتهم فعبدوها۔	۵۰

باب الزینة واللباس

۲	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذان (ای الذهب و الحریر) حرامان علی ذکور امتی حل لاناثهم	۲

۴۷	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم لعن الله الواشمات و المستوشمات و النامصات والمتنمصات و المتلفجات للحسن المغیرات خلق الله	۱۹
۱۲۷	لا تلبسوا الحریر فانه من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة	۴۷
۱۲۸	من لبسه فی الدنیا لم یدخل الجنة	۴۷
۱۲۹	انما یلبس الحریر (فی الدنیا) من لا خلاق له فی الاخرة	۴۷
۱۳۰	من لبس ثوب حریرا لبسه الله عزوجل یوم القیمة ثوبا من النار	۴۷
۱۳۱	من لبس ثوب حریر البسه الله تعالیٰ یوما من نار و لکن لیس من ایامکم و لکن من ایام الله الطوال	۴۷
۱۳۲	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا لیا پھر فرمایا ان هذین حرام علی ذکور امتی۔	۴۸
۱۶۳	ابوہریرہ نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ سے عرض کی کیا حضور پاجامہ پہنتے ہیں فرمایا اجل فی السفر و الحضر و باللیل و النهار فانی امرت بالستر فلم اجد شیأ استر منه۔	۵۷
۱۶۴	اول من لبس السراویل ابراهیم الخلیل	۵۷
۱۶۵	عن علی، اللهم اغفر للمتسرولات من امتی یا ایها الناس اتخذوا السراویلات فانها من استر ثیابکم و خصوصا من نسائکم	۵۷
۱۶۹	کان علی موسیٰ یوم کلمه ربه کسأ صوف کمة صوف وجبة صوف و سراویل صوف و کانت نعلاه من جلد حمار میت	۵۹
۱۷۰	سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کم تجر المراء ة من ذیلها قال شبرا قالت اذا ینکشف عنها قال فذراع لا تزید علیه۔	۵۹
۱۷۱	من تأمل خلف امراء ة و رأی ثیابها حتی تبین له حجم عظامها لم یرح رائحة الجنة	۵۹

۲۰۱ لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جرازارہ بطرا ۲۶

۲۰۲ من جر ثوبہ مخیلۃ لم ینظر اللہ یوم القیمۃ ۲۶

۲۰۳ لا ینظر اللہ الی من جر ثوبہ خیلاء ۲۶

۲۰۴ من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ قال ابوبکر یا ۲۷
رسول اللہ احد شقی ازاری یسترخی الا ان انعاھد ذلک منہ
فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لست ممن یصنعہ خیلاء

۲۰۵ ما اسفل الکعبین من الازار ففی النار ۲۷

۲۰۶ عن عبداللہ ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال زد فزدت فتحرھا بعد ۲۷
فقال بعض القوم الی این فقال انصاف الساقین۔

۲۰۷ عن عکرمۃ، انہ رأی ابن عباس یأتزر فیضع حاشیۃ ازارہ من ۲۸
مقدمہ علی ظہر قدمہ و یرفع من مؤخرہ قلت لم تأتزر ھذہ
الازارۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یأتزرھا۔

۲۰۸ ازرۃ المومن الی انصاف ساقیہ ۲۸

۲۲۴ الفطرۃ خمس او خمس من الفطرۃ الختان والا ستحداد و ۴۲
تقلیم الاظفار و نتف الابط وقص الشارب

۲۲۵ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبس قمیصا و کان ۴۲
فوق الکعبین

۲۲۶ کان لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیص من قطن قصیر ۴۲
الطول قصیرالکم

۲۲۷ البسوا الثیاب البیض فانہا اطھر و اطیب و کفنوا فیہا موتاکم ۴۳

۲۷۰ عن ابن مسعود، لعن اللہ الواشمات و المستوشمات و ۸۶
المتنمصات و المتفلجات للحسن المغیرات لخلق اللہ،
یہ سن کر ایک بی بی خدمت مبارک میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں
نے سنا ہے آپ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی فرمایا مالی لا
العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، من

فی کتاب الله، ان بی بی نے کہا میں نے قرآن اول سے آخر تک
پڑھا اس میں کہیں اس کا ذکر نہ پایا فرمایا ان کنت قرأیته لقد وجدتیه،
اما قراء ت ما اتکم الرسول فخذوه و مانھکم عنه فانتھوا۔
انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا فانه قد نھی عنه۔

۲۸۶ و انتفوا الابط و قصوا الاظافیر ۹۰

۳۳۸ ایاکم وزی الاعاجم ۱۰۲

۳۴۹ نھی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الترجل الاغبا ۱۰۳

۳۵۰ نھانا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یمشط احد ۱۰۴
ناکل یوم

۳۵۱ عن ابی قتادة قال، ان لی جمة فارجلھا، قال نعم و اکرامھا، قال ۱۰۳
فکان ابوقتادة ربما و ھھنا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعم و اکرمھا

۵۲۲ من عرض علیه ریحان فلا یرده فانه خفیف المحمل طیب ۱۲۷
الریح

۵۲۳ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لا یرد الطیب ۱۲۸

۶۰۵ عن سلمة بن اکوع، قال قلت یا رسول الله انی رجل اصید ۲۰۲
افاصلی فی القمیص الواحد قال نعم وازرره و لو بشوکة

۶۴۳ ایاکم و الحمرة فانھا من زی الشیطان ۲۱۹

۶۴۵ لو کان اسامة جاریة لکسوته و حلیة حتی انفقه ۲۱۹

۶۵۲ وقت لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی قص ۲۲۱
الشارب و تقلیم الاظفار و نتف الابط و حلق العانة ان لا یترک
اکثر من اربعین لیلة

۶۵۳ الذھب و الحریر حل لاناث امتی و حرام علی ذکورھا

۶۵۴ عن علی، یا علی مـ ـسائك لا یصلین عطلا

۲۶۳	عن عائشة، قالت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین ذکر الازار فالمراء ة یا رسول الله قال ترخی شبرا قالت اذن تنکشف عنها قال فذراعا لا تزید علیه	۲۲۴
۲۶۵	عن ام سلمة، ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دخل علیها وهی تختمر فقال لیة لالیتین	۲۲۴
۲۶۶	ان هندة بنت عتبة قالت یا نبی الله بایعنی فقال لا ابایعك حتی تغیری کفك فکانهما کفا سبع	۲۲۴
۲۶۷	اومت امراء ة من واراء ستر بیدها کتاب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقبض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یده فقال ما ادری اید رجل ام ید امراء ة قالت بل ید امراء ة قال لو کنت امراء ة لغیرت اظفارك بالحناء	۲۲۵
۲۶۸	عن امراء ة صلت القبلتین مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت دخلت علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اختضبی تترك احدکن الخضاب حتی تکون یدها کید الرجل فما ترکت الخضاب و انها لابنة ثمانین	۲۲۵
۲۷۸	اتخذ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خاتما من ذهب و جعله فی یده الیمنیٰ ثم القاه، الحدیث	۲۲۸
۲۸۳	روی علی، ان تحت کل شعرة جنابة ثم قال من ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی من ثم عادیت راسی	۲۲۹
۲۸۴	المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور	۲۲۹
۷۵۲	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یحب التیامن فی کل شیئ حتی فی تنعله	۲۶۲

باب فی الخضاب

۲۷	حضرت ابوقحافہ کی داڑھی خالص سپید دیکھ کر ارشاد فرمایا غیروا ھذا بشیئ و اجتنبوا السواد —	۲۷
۲۸	غیروا الشیب و لا تقربوا السواد	۲۷
۲۹	یکون فی آخر الزمان یخضبون بهذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحة الجنة	۲۷

۷۰	ان اللہ تعالیٰ لا ینظر الی من یخضب بالسواد یوم القیمة	۲۷
۷۱	ان اللہ یبغض الشیخ الغربیب	۲۸
۷۲	الصفرة خضاب المومن و الحمرة خضاب المسلم و السواد خضاب الکافر	۲۸
۷۳	الشیب نور من خلع الشیب فقد خلع نور الاسلام	۲۸
۷۴	من شاب شیبة فی الاسلام کانت له نورا مالم یغیرها	۲۸
۷۵	اول من خضب بالحناء والکتم ابراهیم و اول من اختضب بالسواد فرعون	۲۸
۷۶	من خضب بالسواد سود الله وجهه یوم القیمة	۲۹
۷۷	من مثل بالشعر فلیس له عندالله خلاق	۲۹
۷۸	شرکهولکم من تشبه بشبابکم	۲۹
۷۹	خیر شبابکم من تشبه بشیوخکم و شرشیوخکم من تشبه بشبابکم	۲۹
۸۰	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الخضاب بالسواد	۲۹
۸۱	عن عثمن بن عبدالله بن موهب، قال دخلت علی ام سلمة فاخرجت شعرا من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مخضوبا	۳۰
۸۲	ان ام سلمة ارته شعر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احمر	۳۰
۸۳	فی روایة، شعرا احمر مخضوبا بالحناء و الکتم	۳۰
۳۱۲	عن ابن عباس، مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال هذا احسن من هذا ثم مر آخر قد خضب بالصفر فقال هذا احسن من هذا کله۔	۱۳۳

34

باب فی اللحیة

۱۳۵ من سعادة المراء خفة لحیته ۵۲

۱۳۶ عن ابن عمر انه کان یقبض علی لحیته ثم یقص ما تحت القبضة ۵۲

۱۳۷ عن مراون بن سالم، رأیت ابن عمر یقبض علی لحیته فیقطع ما زاد علی الکف ۵۳

۱۳۸ کان ابوهریرة یقبض علی لحیته فیاخذ من لحیته من عرضها وطولها ۵۳

۱۳۹ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یأخذ من لحیته من عرضها و طولها ۵۳

۱۷۲ کان ابن عمر یقول للحلاق ابلغ العظمین فانهما منتهی اللحیة ۶۰

۲۶۸ تسرولوا و اتزروا و خالفوا اهل الکتاب قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم و خالفوا اهل الکتاب ۸۶

۲۷۹ خالفوا المشرکین و احفوا الشوارب واوفروا اللحیة ۸۹

۲۸۰ انهکوا الشوارب و اعفوا اللحیٰ ۹۰

۲۸۱ احفوا الشوارب و اعفوا اللحیٰ ۹۰

۲۸۲ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امر باحفاء الشوارب و اعفاء اللحیٰ ۹۰

۲۸۳ جزوا الشوارب و ارخوا اللحیٰ خالفوا المجوس ۹۰

۲۸۴ قصوا الشوارب و اعفوا اللحیٰ ۹۰

۲۸۵ وفروا اللحیٰ وخذوا من الشوارب ۹۰

۲۸۶ واحفوا الشوارب و اعفوا اللحیٰ ۹۰

۲۸۸ احفوا الشوارب و اعفوا اللحیٰ ۹۰

۲۸۹ قصوا سبالکم و وفروا عثانینکم و خالفوا اهل الکتاب ۹۱

۲۹۰ اوفوا اللحیٰ و قصوا الشوارب ۹۱

۲۹۱ ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المجوس فقال انهم یوفرون سبالهم و یحلقون لحاهم فخالفوهم ۹۱

۹۱

۲۹۲ خذوا من عرض لحاكم و اعفوا طولها ۹۱

۲۹۳ لا یأخذن احدکم من طول لحیته ۹۱

۲۹۴ رد عمر بن الخطاب و ابن ابی لیلی قاضی المدینۃ شھادۃ من کان ینتف لحیته ۹۲

۲۹۵ شھد رجل عند عمر بن عبدالعزیز بشھادۃ و کان ینتف فنیکیه فرد شھادته ۹۲

۲۹۶ خسرو پرویز نے دو ایرانیوں کو مدینہ طیبہ روانہ کیا، انہما حین دخلا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کانا قد حلقا لحاھم و اعفیا شواربھما فکرہ النظر و قال ویلکما من امرکما بھذا قال ربنا یعنیان کسریٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی وقص شواربی ۹۲

۲۹۷ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بك بعدی فاخبر الناس انه من عقد لحیته او تقلدا وترا او استنجیٰ برجیع دابة او عظم فان محمدا بریٔ منه ۹۳

۲۹۸ یکون فی آخر الزمان اقوام یقصون لحاھم اولئك لاخلاق لھم ۹۳

۳۱۶ من مثل بالشعر فلیس له عنداللہ خلاق ۹۶

۳۱۷ ان للہ ملئکة تسبیحھم سبحن من زین الرجال باللحی و النساء بالقرون و الذوائب ۹۷

باب فی التصویر والمصور

۳۶۷ کل مصور فی النار یجعل اللہ له بکل صورۃ صورھا نفسا فتعذبه فی جھنم ۱۱۱

۳۶۸ ان اشد الناس عذابا یوم القیمة المصوررون ۱۱۱

۳۶۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فرماتے ھیں قال اللہ تعالیٰ و من اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبة او لیخلقوا شعیرۃ ۱۱۱

۳۷۰ ان الدین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیمة یقال لهم ۱۱
احیوا ما خلقتم

۳۷۱ من صور صورة فان الله معذبه حتی ینفخ فیها الروح و لیس بنافخ ۱۱۲

۳۷۲ یخرج عنق من النار یوم القیمة له عینان یبصر بهما و اذنان ۱۱۲
یسمعان و لسان ینطق یقول انی و کلت بثلثة بمن جعل مع الله
الها آخر و بکل جبار عنید و المصورین

۳۷۳ ان اشد اهل النار عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او امام ۱۱۲
جائر وهولاء المصورون، و لفظ احمد اشد الناس عذابا یوم
القیمة رجل قتل نبیا او قتله نبی او رجل یضل الناس بغیر علم او
مصور یصور التماثیل۔

۳۷۴ ان اشد الناس عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او قتل ۱۱۲
احد والدیه و المصورن و عالم لم ینتفع بعلمه

۳۷۵ عن عائشة، قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من سفر ۱۱۳
وقد سترت سهوة لی بقرام فیه تماثیل فلما راه رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم تلون وجهه و قال یا عائشة اشد الناس
عذابا یوم القیمة الذین یضاهون بخلق الله

۳۷۶ فی روایة، قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجهه الکراهیة ۱۱۳
فقلت یا رسول الله اتوب الی الله و الی رسوله ماذا اذنبت فقال
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اصحاب هذه الصور
یعذبون یوم القیمة فیقال لهم احیوا ماخلقتم و قال ان البیت
الذی فیه الصور لا تدخله الملئکة

۳۷۷ و فی اخریٰ، تناول الستر فهتکه و قال من اشد الناس عذابا یوم ۱۱۳
القیٰمة الذین یصوررون هذه الصور۔

۳۷۸	اتانی جبریل علیه الصلاة و السلام فقال لی مر برأس التمثال یقطع فتصیر کھیئة الشجرة و مر بالستر فیجعل و سادتین منبوذتین توطئان۔	۱۱۴
۳۷۹	جبریل امین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی انا لا ندخل بیتا فیه کلب و صورة	۱۱۴
۳۸۰	جبریل نے عرض کی، انها ثلث لم یلج ملك مادام فیها واحد منها کلب او جنابة او صورة روح	۱۱۴
۳۸۱	عن علی، صنعت طعاما فدعوت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فجأ فرأی تصاویر فرجع فقلت یا رسول الله مارجعك بابی و امی، قال ان فی البیت سترا فیه تصاویر و ان الملئکة لا تدخل بیتا فیه تصاویر	۱۱۴
۳۸۲	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لم یکن یترك فی بیته شیأ فیه تصاویر الا نقضه	۱۱۵
۳۸۳	عن جبان بن حصین، قال لی علی رضی الله تعالیٰ عنه الا ابعثك علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان لاتدع صورة الا طمستها و لا قبرا مشرفا الاسویته	۱۱۵
۳۸۴	عن علی، ایکم ینطلق الی المدینة فلا یدع بها و ثنا الا کسره ولا قبرا الا سواه و لا صورة الاطمحها، پھر فرمایا من عاد الی صنعة شیٔ من هذا فقد کفر بما انزل علی علی محمد	۱۱۵
۳۸۵	عن ابن عباس، ود، و سواع، و یغوث، و یعوق، و نسر، اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما هلکوا اوحی الشیطان الی قومهم ان انصبوا الی مجالسهم التی کانوا یجلسون انصابا و سموها باسمائهم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا هلك اولئك و تنسخ العلم عبدت	۱۱۶
۳۸۶	دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم البیت فوجد فیه صورة ابراهیم و صورة مریم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امالهم فقد سمعوا ان الملئکة لا تدخل بیتا فیه صورة، الحدیث	۱۱۶

۳۸۷ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی الصورۃ فی البیت ۱۱۷
لم یدخل حتی امر بہا فمحیت

۳۸۸ فی روایۃ، فاخرج صورۃ ابراھیم و اسمٰعیل علیہما الصلاۃ و السلام ۱۱۷

۳۸۹ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل البیت یوم الفتح ۱۱۷
فراہ فیہ صورۃ الملٰئکۃ و غیرھم فرأی ابراھیم علیہ السلام
مصورا الی ان قال ثم امر بتلک الصور کلہا فطمست

۳۹۰ کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمر ۱۱۷
بن الخطاب ان یمحوھا فبل عمر ثوبا و محاھابہ فدخلہا صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ما فیہما شئ

۳۹۱ فی روایۃ، و کان عمر قد ترک صورۃ ابراھیم فلما دخل صلی ۱۱۷
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأھا فقال یا عمر الم آمرک ان لا تدع فیہا
صورۃ ثم رأی صورۃ مریم فقال امسحوا ما فیہا من الصور قاتل
اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون۔

۳۹۲ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فامرنی فاتیتہ ۱۱۸
بماء فی دلو فجعل یبل الثوب و یضرب بہ علی الصور و یقول
قاتل اللہ قوما یصورون مالا یخلقون۔

۳۹۳ عن عبداللہ بن عمر، ان المسلمین تجردوا فی الازر واخذوا ۱۱۸
الدلاء وانجروا علی زمزم یغسلون الکعبۃ ظہرھا و بطنہا فلم
یدعوا اثرا من المشرکین الا محوہ و غسلوہ۔

۳۹۴ عن عائشۃ، لما اشتکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر ۱۱۸
بعض نسائہ کنیسۃ یقال لہا ماریۃ و کانت ام سلمۃ و ام حبیبۃ
اتتا ارض الحبشۃ فذکرتا من حسنہا و تصاویر فیہا فرفع راسہ
فقال اولئک اذا مات فیہم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا
ثم صوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار خلق اللہ

۳۹۵ امیر المومنین عمر ملک شام کو تشریف لے گئے ایک زمیندار نے آکر ۱۱۹
عرض کی میں نے حضور کے لئے کھانا تیار کرایا ہے، امیر المومنین نے
فرمایا انا لا ندخل الکنائس التی فیھا ھذہ الصور

۳۹۶ ایک مصور نے ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں ۱۱۹
تصویریں بنایا کرتا ہوں اس کا فتویٰ دیجئے فرمایا پاس آ (الی ان قال)
مصوروں کے جہنمی ہونے کی حدیث ارشاد فرمائی، اس نے نہایت
ٹھنڈی سانس لی، حضرت نے فرمایا ویحك ان ابیت الا ان تصنع
بھذہ الشجرۃ و کل شی لیس فیہ روح

۶۱۸ قال کان ودرجلا مسلماً وکان محببا فی قومہ فلما مات ۲۰۹
عسکروا حول قبرہ فی ارض بابل وجزعوا علیہ فلما رأی ابلیس
جزعھم علیہ تشبہ فی صورۃ انسان ثم قال اریٰ جزعکم علی
ھذا فھل لکم ان اصورلکم مثلہ فیکون فی نادیکم فتذکرونہ بہ
قالوا نعم فصورلھم مثلہ فوضعوہ فی نادیھم وجعلوا یذکرونہ
فلما رای مالھم من ذکرہ قال ھل لکم ان اجعل لکم فی منزل
کل رجل منکم تمثالا مثلہ فیکون فی بیتہ فتذکرونہ قالوا نعم
فصور لکل اھل بیت تمثالا مثلہ فاقبلوا فجعلوا یذکرونہ بہ قال
وادرك ابناء ھم فجعلوا یرون ما یصنعون بہ وتناسلوا ودرس
امرذکرھم ایاہ حتی اتخذوہ الھا یعبدونہ من دون اللہ قال وکان
اوّل ما عبد غیر اللہ فی الارض والصنم الذی سموہ بود۔

۶۱۹ امام اجل ابو جعفر طحاوی حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۱۰
سے روایۃ قال الصورۃ الرأس فکل شئی لیس لہ رأس فلیس بصورۃ

۶۲۰ عن ام المومنین انھا اتخذت علی سھوۃ لھا سترا فیہ تماثیل ۲۱۰
فھتکہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالت فاتخذت منہ
نمرقتین فکانتا فی البیت نجلس علیھا۔

۶۲۱ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں فرمایا لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة ۲۱۱

۶۲۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتانی جبرئیل قال اتیتك البارحة فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انه کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیه تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کهیئة الشجر ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطأن ومربالکلب فلیخرج ففعل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۲۱۱

۶۲۳ عند الطحاوی قالت اشتریت نمرقة فیها تصاویر فلما دخل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فراها تغیر ثم قال یاعائشة ماهذا فقلت نمرقة اشتریتها لك تقعد علیها قال انا لاندخل بیتا فیه تصاویر۔ ۲۱۲

باب فضائل الخلفاء الاربعة رضی الله تعالیٰ عنهم

۷۴ سیدنا وابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہما سے مروی قلت لابی ای الناس خیر بعدرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال عمر ۳۵۸

۷۵ خیر الناس بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابوبکر و خیر الناس بعد ابی بکر عمر ۳۵۸

۷۶ عن علقمة قال بلغ علیا ان اقواما یفضلونه علی ابی بکر و عمر فصعد المنبرفحمدالله و اثنی علیه ثم قال یا ایها الناس انه بلغنی ان اقواما یفضلوننی علی ابی بکر و عمر و لو کنت تقدمت فیه لعاقبت فیه فمن سمعته بعد هذا الیوم یقول هذا فهو مفتر علیه حد المفتری ثم قال ان خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر ثم عمر ثم الله اعلم بالخیر بعد قال و فی المجلس الحسن بن علی فقال والله لو سمی الثالث لسمی عثمان ۳۵۸

۳۵۹ المفتری حد الاجلدته عمر و بکر ابی علی افضلنی احد اجد لا ۷۷

۷۷ لا اجد احد افضلنی علی ابی بکر و عمر الاجلدته حد المفتری ۳۵۹

۷۸ عن ابی جحیفة انه کان یری ان علیا افضل الامة فسمع اقواما ۳۵۹
یخالفونه فحزن حزنا شدیدا فقال له علی بعد ان اخذ یده و
ادخله بیته ما احزنك یا ابا جحیفة فذکر له الخبر فقال الا
احبرك بخیر الامة خیرها ابوبکر ثم عمر قال ابوجحیفة
فاعطیت الله عهدا ان لا اکتم هذا الحدیث بعد ان شافهنی به
علی ما بقیت

۷۹ جاء رجل الی علی بن الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما فقال ما ۳۶۰
کان منزلة ابی بکر و عمر من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
فقال منزلتهما الساعة وهما ضجیعاه۔

۸۰ اجمع بنو فاطمة رضی الله تعالیٰ عنهم علی ان یقولوا فی ۳۶۰
الشیخین احسن مایکون من القول۔

۸۱ عن سالم بن ابی الجعد، قلت لمحمد بن الحنفیة هل کان ۳۶۰
ابوبکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبم علا ابوبکر و سبق
حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانه کان افضلهم اسلاما
حین اسلم حتی لحق بربه

۸۲ جندب اسدی نے کہا کہ امام محمد بن عبداللہ محض بن حسن مثنی بن ۳۶۱
حسن مجتبیٰ بن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم کے پاس کچھ اہل کوفہ و
جزیرہ نے حاضر ہو کر ابو بکر و عمر کے بارے میں سوال کیا امام ممدوح
نے میری طرف ملتفت ہو کر فرمایا انظر الی اهل بلادك لیسألوننی ۰۰
عن ابی بکر و عمر لهما افضل عندی من علی۔

باب فضائل الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم

۱۱۱ ستکون لاصحابی زلة یغفر الله لهم لسابقتهم معی ۴۲

۱۱۲	حضرات اہل بدر کیلئے ارشاد ہوتا ہے، اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم	۴۳
۱۱۳	حضرت عثمن غنی کیلئے بارہا فرمایا گیا ما علی عثمن ما فعل بعد هذه ما علی عثمن ما فعل بعد هذه	۴۳
۴۱۰	حدیث ابوموسیٰ، انه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال له لقد اوتیت مزمارا من مزامیر داؤد	۱۳۳
۴۱۱	ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال له لو رأیتنی و انا اسمع لقراء تك البارحة	۱۳۳
۴۲۳	قال انس، کان براء بن مالك اخوانس شهد المشاهد الا بدرا قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رب اشعث اغبر لا یؤ به له لو اقسم علی الله لابره منهم البراء بن مالك قال انس فلما کان یوم تستر من بلاد فارس انکشف الناس فقال المسلمون یا براء اقسم علی ربك فقال اقسم علیك یا رب لما منحتنا اکتانهم و الحقنی نبیك فحمل و حمل الناس معه فقتل هرمزان من عظماء الفرس و اخذ سلبه و انهزم الفرس و قتل البراء	۱۳۶
۴۲۴	عن انس قال دخلت علی البراء بن مالك وهو یتغنی فقلت له قد ابدلك الله ماهو خیر منه فقال اترهب ان اموت علی فراشی لا والله ما کان الله لیحر منی من ذلك وقد قتلت مائة متفرد اسوی من شارکت فیه۔	۱۳۷
۵	اسلم الناس و آمن عمرو بن العاص	۳۳۵
۶	عمرو بن العاص من صالح قریش	۳۳۵
۷	نعم اهل البیت عبدالله و ابوعبدالله و ام عبدالله	۳۳۵

۳۳۵ جب اہل مدینہ طیبہ کو کچھ ایسا خوف سا پیدا ہوا کہ متفرق ہو گئے ۹
حذیفہ بن ابی حذیفہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں
... مسجد شریف میں حاضر رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
... نے خطبہ فرمایا اور اس میں ارشاد کیا الا یکون فزعکم الی
... فعلا ... فعل هذان الرجلان المؤمنان

۳۳۹ ... معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت حاضر ہوئے حضور اقدس ۲۰
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کرام کو ان کے لئے قیام کا حکم فرمایا۔

۳۴۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر معاویہ کے لئے دعا فرمائی ۲۱
اللهم اجعله هاديا مهديا و اهدی به۔

۳۴۰ ... اصحابی زلة یغفرها اللہ لهم لسابقتهم معی ثم یأتی قوم ۳۰
... یکبهم اللہ علی مناخرهم فی النار۔

۳۴۰ ... اصحابی فامسکوا۔ ۳۲

۳۴۳ اشج عبدالقیس سے فرمایا ان فیک لخصلتین یحبهما اللہ و رسولہ ۱۱۸
الحلم و الاناة

۳۴۴ جن خاتون نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا وہ ۱۲۲
سعدیہ کی بیٹی ہے تیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فرماتے
... امی بعد امی

۳۳۸ صحابہ کرام کی نسبت فرمایا من احبهم فبحبی احبهم و من ۹۵
ابغضهم فببغضی ابغضهم

۳۴۲ ... القرآن من اربعة من عبداللہ بن مسعود ۹۸

۳۴۲ ... حدثکم ابن مسعود فصدقوه ۹۹

۳۴۲ ... حدثکم حذیفة فصدقوه ۹۰

باب مناقب ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۴۹ ابوبکر و عمر خیر الاولین و الآخرین و خیر اهل السموات و ۹۳
... الا النبیین و المرسلین لا تخبرهما یا علی

باب مناقب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۷ و اما تغیبه عن بیعة الرضوان فلو کان احدا اعز ببطن مکة من ۴۳۵
عثمن لبعثه فبعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عثمن
و کانت بیعة الرضوان بعد ما ذهب عثمن الی مکة فقال رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بیده الیمنی هذه ید عثمن
فضرب بها علی یده و قال هذه لعثمان

باب مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۸ حدیث میں ہے لافتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار ۴۴۲

باب فضیلة فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲۲ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول زہراء سے فرمایا ۲۵
عورت کیلئے سب سے بہتر کیا ہے عرض کی نامحرم شخص اسے نہ دیکھے
حضور نے گلے سے لگایا اور فرمایا ذریة بعضها من بعض

۲ انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال یا فاطمة ان اللہ یغضب و ۴۳۴
یرضی لرضاك فمن اذا احدا من ولدها فقد تعرض لهذا الخطر
العظیم لانه اغضبها و من احبهم فقد تعرض لرضاها

۲۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکریم حضرت بتول زہرا کے ۴۳۹
لئے قیام فرماتے اور حضرت بتول زہرا تعظیم حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قیام کرتیں۔

۴۲ انما سمیت فاطمة لان اللہ تعالیٰ حرمها و ذریتها علی النار ۴۳۴

۴۳ ان اللہ غیر معذبك و لا احد من ولدك ۴۳۴

۴۴ فاطمة بضعة منی ۴۳۴

۴۵ کل بنی اب ینتمون الی عصبتهم و ابیهم الا بنی فاطمة فانا ابوهم ۴۳۴

باب فضل اهل البیت

۴۰ من لم یعرف حتی عترتی و الانصار و العرب فهو لاحدی ثلث ۱۶
اما منافق و اما ولد زنیة و اما امراء حملت به امه فی غیر طهر

٤١	من اذی شعرة منی فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله	١٦
٢٧٣	الزموا مؤدتنا اهل البيت فانه من لقی الله و هو يؤدنا دخل الجنة بشفاعتنا و الذی نفسی بيده لا ينفع احدا عمله الا بمعرفة حقنا۔	٢٢٦

باب مناقب حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

٢٦٠	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسين منی و انا من حسين احب الله من احب حسينا حسين سبط من الاسباط	٢٢٣
٢٨	الحسن و الحسين سيدا شباب اهل الجنة	٣٣٩
٣٣	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن کو گود میں لے کر فرمایا ان ابنی هذا سيد لعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين	٣٤٠
٦٤	امام حسن کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا ارونی ابنی ماذا سميتموه عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسن ہے، پھر سیدنا امام حسین کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا، مولی علی نے عرض کی حرب فرمایا نہیں بلکہ وہ حسین ہے، پھر امام محسن کی ولادت پر وہی فرمایا مولیٰ علی نے وہی عرض کی فرمایا نہیں بلکہ وہ محسن ہے، پھر فرمایا میں نے اپنے بیٹوں کے نام ولود علیہ الصلاۃ والسلام کے بیٹوں پر رکھے شبر شبیر مشبر، حسن حسین محسن ان سے ہم وزن و ہم معنی ہیں۔	٤٣٩

باب الاسماء

٤٩٣	ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم كان يغير الاسم القبيح	١٦٠
٤٩٤	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاص و عزیز و عتلہ و شیطان و حکم و غراب و حباب و شہاب نام تبدیل فرمادیے	١٦١
٤٩٥	اصرم کا نام بدل کر زرعہ رکھا	١٦١

۴۹۶	عاصیہ کا نام جمیلہ رکھا	۱۶۱
۴۹۷	برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا لا تزکوا انفسکم و اللہ اعلم باھل البر منکم	۱۶۱
۴۹۸	انکم تدعون یوم القیٰمۃ باسمائکم و اسماء آباء کم فاحسنوا اسماء کم	۱۶۱
۴۹۹	تسموا باسماء الانبیاء	۱۶۱
۵۰۰	سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی	۱۶۱
۵۰۱	من ولد لہ مولود فسماہ محمد احبالی و تبرکا باسمی کان ھو و مولودہ فی الجنۃ	۱۶۲
۵۰۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ و عزتی و جلالی لا عذبت احدا تسمی باسمائك فی النار	۱۶۲
۵۰۳	روز قیامت دو شخص حضرت عزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے کہ الٰہی ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو کوئی کام جنت کا نہ کیا رب عزوجل فرمائے گا ادخلا الجنۃ فانی آلیت علی نفسی ان لا یدخل النار من اسمہ احمد و لا محمد	۱۶۲
۵۰۴	ما اطعم طعاما علی مائدۃ و لا جلس علیھا و فیھا اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین	۱۶۳
۵۰۵	ما من مائدۃ وضعت فحضر علیھا من اسمہ احمد او محمد الا اقدس اللہ ذلك المنزل کل یوم مرتین	۱۶۳
۵۰۶	ما ضر احدکم لو کان فی بیتہ محمد و محمدان و ثلثۃ	۱۶۳
۵۰۷	ما اجتمع قوم قط فی مشورۃ و فیھم رجل اسمہ محمد لم یدخلوہ فی مشورتھم الا لم یبارك لھم فیہ	۱۶۳
۵۰۸	اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموہ واوسعوا لہ فی المجلس و لا تقبحوا لہ وجھا	۱۶۳
۵۰۹	اذا سمیتم محمدا فلا تضربوہ و لا تحرموہ	۱۶۳
۵۱۰	من اراد ان یکون حمل زوجتہ ذکرا فلیضع یدہ علی بطنھا و یقل ان کان ذکرا فقد سمیتہ محمدا فانہ یکون ذکرا	

۱۱۱ اذا بعثتم الی رجلا فابعثوه حسن الوجه حسن الاسم ۳۷۱

۱۱۲ اعتبروا الارض باسمائها ۳۷۲

۱۱۳ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتفاؤل ولا یتطیرہ وکان یحب الاسم الحسن ۳۷۲

۱۱۴ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سمع بالاسم القبیح حولہ ما ہو احسن منہ ۳۷۲

۱۱۵ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان بغیر الاسم القبیح ۳۷۲

۱۱۶ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شئ فاذا بعث عاملا سأل عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجہہ و ان کرہ اسمہ رؤی کراہۃ ذلک فی وجہہ و اذا دخل قریۃ سأل عن اسمہا فان اعجبہ اسمہا فرح بہ و رؤی بشر ذلک فی وجہہ و ان کرہ اسمہا رؤی کراہۃ ذلک فی وجہہ ۳۷۲

۱۱۷ احب اسمائکم الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمن ۳۷۳

۱۱۸ انما سماہا فاطمۃ لان اللہ تعالیٰ فطمہا و محبہا علی النار ۳۷۳

۱۲۱ اصدقہا حارث و ہمام ۳۷۴

باب القدر

۱۲۶ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازۃ فاخذ شیأ فجعل ینکت بہ الارض فقال ما منکم من احد الا وقد کتب مقعدہ من النار و مقعدہ من الجنۃ قالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا و ندع العمل زاد فی روایۃ فمن کان من اہل السعادۃ فسیصیر الی اہل السعادۃ و من کان من اہل الشقاء فسیصیر الی عمل اہل الشقاوۃ قال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اہل السعادۃ فییسر لعمل اہل السعادۃ و اما من کان من اہل الشقاء فییسر لعمل اہل الشقاوۃ ثم قراء فاما من اعطی و صدق بالحسنی الآیۃ۔ ۳۷۹

۱۴۴ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام جارہے تھے کہ خبر ملی کہ شام میں وبا ۳۸۴
ہے امیر المومنین نے مہاجرین وانصار وغیر ہم کو بلا کر مشورہ لیا اکثر کی
رائے رجوع پر قرار پائی امیر المومنین نے بازگشت کی منادی فرمائی حضرت
ابو عبیدہ نے کہا افرا را من قدر اللہ فرمایا لو غیرك قالها یا ابا عبیدة نعم
نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ارأیت لو کان لك ابل هبطت وادیا له
عدوتان احدهما خصبة والاخری جدبة الیس ان رعیت الخصبة
رعیتها بقدر اللہ و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر اللہ۔

۱۴۹ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما بعث اللہ تعالیٰ موسیٰ ۳۸۹
علیه الصلاة و السلام الی فرعون نودی لن یفعل فلم افعل قال
فناداه اثنا عشر ملکا من علماء الملئکة۔ امض لما امرت به فانا
جهدنا ان نعلم فلم نعلمه۔

۱۵۰ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انه خطب ۳۸۹
الناس یوما (فذکر خطبته ثم قال) فقام الیه رجل ممن کان
شهد معه الجمل فقال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر فقال
بحر عمیق فلا تلجه قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال
سر اللہ فلا تتکلفه قال یا امیرالمومنین اخبرنا عن القدر قال
اما اذا ابیت فانه امر بین امرین لاجبر و لاتفویض ، قال یا
امیرالمومنین ان فلانا یقول بالاستطاعة وهو حاضرك فقال
علیؓ به فاقاموه فلما رأه سل سیفه قدر اربع اصابع فقال
الاستطاعة تملکها مع اللہ او من دون اللہ و ایاك ان تقول
احدهما فترتد فاضرب عنقك قال فما اقول یا امیرالمومنین
قال قل املکها باللہ الذی ان شأ ملکنیها۔

۱۵۱ قیل لعلی بن ابی طالب ان ههنا رجلا یتکلم فی المشیئة فقال یا ۳۹۰
عبداللہ خلقك اللہ لما شأ قال فیمرضك اذا شأ او اذا شئت قال
بل اذا شأ قال فیمیتك اذا شأ او اذا شئت قال اذا شأ قال
فیدخلك حیث شأ او حیث شئت قال حیث شأ قال واللہ لو
قلت غیر هذا لضربت الذی فیه عیناك بالسیف ثم تلا علی و
ماتشاؤن الا ان یشاء اللہ هو اهل التقوی و اهل المغفرة۔

۱۵۲ ابن عساکر نے حارث ہمدانی سے روایت کی ایک شخص آکر ۳۹۱
امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی یاامیر المومنین مجھے مسئلہ تقدیر سے
خبر دیجئے فرمایا تاریک راستہ ہے اس میں نہ چل عرض کی یاامیر المومنین
خبر دیجئے فرمایا گہرا سمندر ہے اس میں قدم نہ رکھ عرض کی یاامیر المومنین
مجھے خبر دیجئے فرمایا اللہ کا راز ہے تجھ پر پوشیدہ ہے اسے نہ کھول عرض کی یا
امیر المومنین مجھے خبر دیجئے فرمایا ان اللہ خالقك كما شأ او كما
شئت۔ اللہ نے تجھے جیسا اس نے چاہا بنایا یا جیسا تونے چاہا عرض کی جیسا
اس نے چاہا فرمایا فیستعملك كما شأ او كما شئت۔ تو تجھ سے کام
ویسا لے گا جیسا کہ وہ چاہے یا جیسا تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا
فیبعثك یوم القیمة كما شاء او كما شئت تجھے قیامت کے دن جس
طرح وہ چاہے اٹھائے گا یا جس طرح تو چاہے کہا جس طرح وہ چاہے فرمایا
ایها السائل تقول لاحول و لاقوة الابمن۔ اے سائل تو کہتا ہے کہ
نہ طاقت ہے نہ قوت ہے مگر کس کی ذات سے؟ کہا اللہ علی عظیم کی ذات
سے فرمایا تو اس کی تفسیر جانتا ہے، عرض کہ امیر المومنین کو جو علم اللہ نے
دیا ہے اس سے مجھے تعلیم فرمائیں۔ فرمایا ان تفسیرها لایقدر علی
طاعة اللہ و لایكون قوة فی معصیة اللہ فی الامرین جمیعا الا
باللہ۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ طاعت کی طاقت نہ معصیت کی قوت دونوں
اللہ ہی کے دیئے سے ہیں۔ پھر فرمایا ایها السائل الك مع اللہ مشیة او
دون اللہ مشیة فان قلت ان لك دون اللہ مشیة فقد اكتفیت بها
عن مشیة اللہ و ان زعمت ان لك فوق اللہ مشیة فقد ادعیت
مع اللہ شركا فی مشیته۔
پھر فرمایا ایها السائل اللہ یشج و یداوی فمنه الداء و منه
الدواء اعقلت عن اللہ امره۔
اے سائل بیشک اللہ زخم پہنچاتا ہے اور اللہ ہی دوا دیتا ہے تو اسی سے مرض
ہے اور اسی سے دوا کیوں تونے اب تو اللہ کا حکم سمجھ لیا۔ اس نے عرض کی
ہاں حاضرین سے فرمایا الآن اسلم اخوكم فقوموا فصافحوه۔ اب
تمہارا یہ بھائی مسلمان ہوا کھڑے ہو اس سے مصافحہ کرو۔

پھر فرمایا لو ان رجلا عندی من القدریة لاخذت برقبته ثم ازال اجوئها حتی اقطعها فانهم یهود هذه الامة و نصاراها و مجوسها۔

باب الاستمداد

۲۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نمازیوں کے اللھم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللھم فشفعه فی ۴۲۵

۲۷ ان رجلا کان یختلف الی عثمن بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فی حاجة له و کان عثمن لا یلتفت الیه ولا ینظر فی حاجته فلقی عثمن بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فشکی ذلك الیه فقال له عثمن بن حنیف ایت المیضاةفتوضا ثم آت المسجد فصل فیه رکعتین اروح معك فانطلق الرجل فصنع ما قال له ثم اتی باب عثمان فجاء ه البواب حتی اخذ بیده فادخله علی عثمن بن عفان فاجلسه معه علی الطنفسة قال حاجتك فذکر حاجته فقضاها ثم قال ما ذکرت حاجتك حتی کانت هذه الساعة و قال ما کان لك من حاجة فاتنا ثم کالرجل خرج من عنده فلقی عثمن بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه فقال له جزاك الله خیرا ما کان ینظر فی حاجتی و لا یلتفت الی حتی کلمته فی فقال عثمن بن حنیف و الله ما کلمته و لکن شهدت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و اتاه رجل ضریر فشکا الیه ذهاب بصره فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آیت المیضاة فتوضا ثم صل رکعتین ثم ادع بهذه الدعوات فقال عثمن بن حنیف فوالله ما تفرقنا و طال بنا الحدیث حتی دخل علینا الرجل کانه لم یکن به ضر قط ۴۲۵

۲۰۸ ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خدرت رجلہ فقیل لہ اذکر ۲۲۷
احب الناس الیک فصاح یا محمداہ فانتشرت

باب قتل الحیۃ

۲۰۹ قال عبداللہ بینا نحن مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲۸
فی غار اذ نزلت علیہ و المرسلت فتلقیناھا من فیہ و ان فاہ
لرطب بھا اذ خرجت حیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اقتلوھا قال فابتدرناھا فسبقتنا قال فقال وقیت شرکم
کما وقیتم شرہ۔

۲۱۰ یسأل رجل ابن عمر ما یقتل من الدواب وھو محرم قال ۲۹
حدثتنی احدیٰ نسوۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان
یأمر بقتل الکلب العقور و الفارۃ و العقرب و الحدیأ و الغراب
و الحیۃ قال وھی فی الصلاۃ ایضاً

۲۱۱ خمس یقتلھن محرم الحیۃ و الفارۃ و الحداء ۃ و الغراب الابقع ۲۹
و الکلب العقور۔

۲۱۲ خمس قتلھن حلال فی الحرم الحیۃ و العقرب و الحداء ۃ و ۲۹
الفارۃ و الکلب العقور۔

۲۱۳ امر محرما بقتل حیۃ بمنی ۲۹

۲۱۴ اقتلوا الحیات کلھا الا الجان الابیض الذی کانہ قضیب فضۃ ۷۰

۲۱۵ اقتلوا ذوا الطفیتین و الا بترو ایاکم و الحیۃ البیضاء فانھا من الجن ۷۰

۲۱۶ ان بالمدینۃ نفرا من الجن قد اسلموا فمن رأی شیأ من ھذہ ۷۰
العوامر فلیوذنہ ثلاثا فان بداء لہ بعد فیقتلہ فانہ شیطان

۲۱۷ ان لھذہ البیوت عوامر فاذا رأیتم شیأ منھا فاحرجوا علیھا ثلاثا ۷۰
فان ذھب و الا فاقتلوہ فانہ کافر

۲۱۸ ان بالمدینۃ جنا اسلموا فاذا رأیتم شیأ فاذنوہ ثلثۃ ایام فان بداء ۷۱
لکم بعد ذلک فقتلوہ انما ھو شیطان

۲۱۹ کان ابن عمر یقتل الحیات کلهن حتی حدثنا ابولبابة بن ۷۱
عبدالمنذر البدری ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نہی عن قتل جنان البیوت فامسك

۲۲۰ فی روایة، نہی عن قتل الجنان التی فی البیوت ۷۱

۲۲۱ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه یقول انشدك بالعهد ۷۱
الذی اخذ علیکم سلیمن بن داؤد ان لاتو ذونا و لا تظهرن لنا

۲۲۲ اذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها انا نسئلك بعهد ۷۱
سلیمن بن داؤد ان لاتوذینا فان عادت فاقتلوها۔

۲۲۳ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل عن حیات ۷۲
البیوت فقال اذا رأیتم مثلهن شیأ فی مسکنکم فقولوا انشدکن
العهد الذی اخذ علیکن نوح انشدکن العهد الذی اخذ علیکن
سلیمن ان لاتوذونا فان عدن فاقتلوهن

باب فی المثلة

۲۹۹ لعن اللہ من مثل بالحیوان فعلیه لعنة اللہ و الملئکة و الناس اجمعین ۹۳

۳۰۰ اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا ۹۴
تفعلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا

۳۰۱ سیروا بسم اللہ و فی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ ولا تمثلوا ۹۴
ولا تغدروا ولا تقتلوا ولیدا

۳۰۲ خذ فاغر فی سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لا تفعلوا ولا تمثلوا ۹۴
ولا تقتلوا ولیدا فهذا عهداللہ و سیرة نبیه۔

۳۰۳ لا تمثلوا بآدمی ولا بهیمة ۹۴

۳۰۴ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن النهبة و المثلة ۹۴

۳۰۵ ینهی ان یمثل بالبهائم ۹۵

۳۰۶ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المثلة ۹۵

۳۰۷ نہی عن المثلة ولو کلب العقور ۹۵

۳۰۸ لا تمثلوا بشیئ من خلق اللہ عزوجل فیه روح ۹۵

۳۰۹	كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يحث على الصدقة و يهى عن المثلة	۹۵
۳۱۰	فلما خطب خطبة الا امرنافيها بالصدقة و نهانا عن المثلة	۹۶
۳۱۱	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان بعد ذلك يحث على الصدقة و يهى عن المثلة	۹۶
۳۱۲	لا تمثلوا بعباد الله	۹۶
۳۱۳	لا امثل به فيمثل الله بى يوم القيمة	۹۶
۳۱۴	صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو سپہ سالاری پر بھیجتے وقت وصیت میں فرمایا لا تغدر و لاتمثل ولا تجبن و لا تغلل	۹۶
۳۱۵	اياك و المثلة فى الناس فانها مأثم و منفرة الا فى قصاص	۹۶

باب فی المجذوم

۱	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو اپنے ساتھ کھلایا اور فرمایا کل معى بسم الله ثقة بالله و توكلا على الله	۶
۲	فر من المجذوم كما تفر من الاسد	۶
۳	اتقوا صاحب الجذام كما يتقى السبع اذا صبط واديا فاهبطوا غيره	۶
۴	كلم المجذوم و بينك و بينه قيد رمح او رمحين	۶
۵۲۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا المجذوم كما يتقى الاسد۔	۱۷۱
۵۲۸	فر من المجذوم فرارك من الاسد۔	۱۷۱
۵۲۹	فر من المجذوم كما تفر من الاسد۔	۱۷۱
۵۳۰	اتقوا صاحب الجذام كمايتقى السبع اذا هبط واديا فاهبطوا غيره	۱۷۱
۵۳۱	لاتديموا النظر الى المجذومين۔	۱۷۱
۵۳۲	لاتحدوا النظر الى المجذومين۔	۱۷۱
۵۳۳	لاتديموا النظر الى المجذومين اذا كلمتموهم فليكن بينكم و بينهم قدر رمح۔	۱۷۲

۵۲۴	كلم المجذوم و بينك و بينه قيد رمح اور رمحين۔	۱۷۲
۵۲۵	جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے اور دست انور پر بیعتیں کیں ان میں ایک صاحب کو یہ (جذام کا) عارضہ تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرما بھیجا ارجع فقد بايعناك۔ واپس جاؤ تمہاری بیعت ہو گئی، یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ نہ ہونا مانع بیعت نہیں۔	۱۷۲
۵۲۶	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا يا انس اثن البساط لايطأ عليه بقدمه۔	۱۷۳
۵۲۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے درمیان وادی عسفان پر گزرے وہاں کچھ لوگ مجذوم پائے مرکب کو تیز چلا کر وہاں سے تشریف لے گئے اور فرمایا ان كان شيئ من الداء يعدى فهو هذا۔	۱۷۳
۵۲۸	ایک جذامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا امة الله لاتوذى الناس لو جلست فى بيتك۔	۱۷۳
۵۲۹	ان عمر بن الخطاب قال للمعيقيب رضى الله تعالىٰ عنهما اجلس منى قيد رمح و كان به ذلك الداء و كان بدريا۔	۱۷۴
۵۴۰	امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی ان میں معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کئے گئے اور امیر المومنین نے ان سے فرمایا خذ مما يليك و من شقك فلو كان غيرك ما اكلنى فى صحفة و لكان بينى و بينه قيد رمح۔	۱۷۴
۵۴۱	امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا لوگ حاضر تھے امیر المومنین بر آمد ہوئے کہ ان کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ادن فاجلس و ايم الله لو كان غيرك به الذى بك ماجلس منى ادنى من قيد رمح۔	۱۷۴

۵۴۲ محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع ۱۷۴
جرش نے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے
حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جذامی سے بچو جیسا درندے سے بچتے ہیں وہ ایک نالے میں اترے تو
تم دوسرے میں اترو میں نے کہا واللہ اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ
حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا ان سے ملا اور اس
حدیث کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے فرمایا کذ
بوا واللہ ماحدثتهم هذا و لقد رايت عمر بن الخطاب يوتى
بالاناء فيه الماء فيعطيه معيقيب فيشرب منه ثم ينا وله عمر من
يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما يصنع
عمر ذلك فرارا من ان يدخله شيء من العدوى

۵۴۳ ابن سعد کی روایت میں ایک مفید بات زائد ہے کہ عبداللہ بن جعفر ۱۷۵
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم جسے طبیب
سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اس سے علاج چاہتے دو حکیم
یمن سے آئے ان سے بھی فرمایا وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں
ہوسکتا ہاں ایسی دوا کردیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔
امیر المومنین نے فرمایا عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد بڑی
تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی
زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزے کی شکل
اور نہایت تلخ ہوتے ہیں پھر ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک
ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا جب وہ ختم ہوگیا دوسرا ٹکڑا لیا یہاں تک کہ
معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی
رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں حکیموں نے کہا اب یہ بیماری
کبھی ترقی نہ کرے گی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
فواللہ مازال معيقيب متماسكا لا يزيد وجعه حتى مات

۵۴۴ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کے 175
سفیر کی حاضری ہوئی کھانا حاضر لایا گیا وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک
صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا قریب آؤ قریب آئے فرمایا کھانا کھاؤ کھانا کھایا حضرت قاسم
بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں و جعل ابوبکر
یضع یدہ موضع یدہ فیأکل مما یأکل منہ المجذوم۔

۵۴۵ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ بید رجل مجذوم 176
فادخلھا معہ فی القصعۃ ثم قال ثقۃ باللہ و توکلا علی اللہ

۵۴۶ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مع صاحب 178
البلاء تواضعا لربک و ایمانا۔

۵۴۷ ایک بی بی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کیا 178
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے حق میں فرماتے
فروا منھم کفرا رکم من الاسد۔

۵۴۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاعدوی 178

۵۴۹ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر 179
نہیں لگتی ایک بادیہ نشین نے عرض کی یارسول اللہ پھر اونٹوں کا یہ کیا
حال ہے کہ وہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف وشفاف بدن
ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس کے خارش
ہو جاتی ہے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فمن اعدی
الاول اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی

۵۵۰ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ارشاد فرمایا ذلکم القدر 179
فمن اجرب الاول

۵۵۱ حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا الم ترو الی البعیر 179
یکون فی الصحراء فیصبح و فی کرکرتہ او فی مراق بطنہ نکتۃ
من جرب لم تکن قبل ذلک فمن اعدی الاول

۵۵۲ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لایوردن ممرض علی مصح ۱۸۰

۵۵۳ بیہقی نے سنن میں یوں مطولاً تخریج کی کہ ارشاد فرمایا لا عدوی و لایحل الممرض علی المصح و لیحل حیث شاء قبل و لم ذاك قال لانہ اذی ۱۸۰

۵۵۴ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاعدوی وفر من المجذوم کما تفر من الاسد۔ ۱۸۰

باب فی الطاعون

۵۷۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الفار من الطاعون کالفار من الزحف ۱۸۹

۵۷۲ جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو راہ شام میں خبر ملی کہ وہاں طاعون ہے صحابۂ کرام میں پہلے مہاجرین کرام پھر انصار عظام پھر مشائخ قریش مہاجرین فتح مکہ کو بلا کر مشورے لئے، سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی مگر کسی کو اس بارے میں ارشاد اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم نہ تھا نہ خود امیر المومنین کے علم میں تھا یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اس وقت اپنے کسی کام کو تشریف لے گئے تھے انہوں نے آکر ارشاد والا (یعنی جب تم کسی سرزمین میں موجود ہو اور وہاں طاعون ہونا سنو تو وہاں سے نہ بھاگو) بیان کیا اور اسی پر عمل کیا گیا۔ ۱۸۹

۵۷۳ صحیحین کی حدیث ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ احد العشرۃ المبشرۃ کو یہ ارشاد اقدس کہ جب دوسری جگہ طاعون ہونا سنو وہاں نہ جاؤ اور جب تمہارے یہاں پیدا ہو تو وہاں سے نہ بھاگو، معلوم نہ تھا یہاں تک کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ابن المحبوب اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کے بچے ہیں انہیں یہ حدیث سنائی۔ بلکہ صحیحین سے یہ بھی ثابت ہے کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سوال کر کے اس کا علم حاصل فرمایا۔ ۱۹۰

۵۷۴	الفار من الطاعون كالفار من الزحف و الصابر فيه كالصابر فی الزحف۔	۱۹۰
۵۷۵	الفار من الطاعون كالفار من الزحف و من صبر فيه كان له اجر شهيد۔	۱۹۰
۵۷۶	الفرار من الطاعون كالفرار من الزحف۔	۱۹۰
۵۷۷	الطاعون غدة كغدة البعير المقيم بها كالشهيد و الفار منها كالفار من الزحف۔	۱۹۰
۵۷۸	عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابيه انه سمع يسأل اسامة بن زيد ماذا سمعت من رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الطاعون رجز ارسل علی بنی اسرائيل او علی من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه۔	۱۹۱
۵۷۹	بعض صحابہ کو طاعون کے بارے میں پہلے کوئی ارشاد اقدس معلوم نہ تھا، جیسے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ طاعون سے بہت خوف کرتے لوگوں کو متفرق ہو جانے کی رائے دی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اعلم الناس بالحلال و الحرام و امام العلماء الی يوم القيام۔ ہیں ان کارد شدید کیا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب وحی نے نہایت شدت سے رد کیا اور فرار عن الطاعون سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا روایت کیا عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً رجوع فرمائی اور ان کی تصدیق کی اخرج ابن خزيمة فی صحيحه عن عبدالرحمن بن غنم قال وقع الطاعون بالشام فقال عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان هذا الطاعون رجس ففروا منه فی الاودية و الشعاب فبلغ ذلك شرحبيل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه غضب و قال كذب عمرو بن العاص فقد صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم و عمرو اضل من جمل اهله ان هذا الطاعون دعوة نبيكم و رحمة ربكم و وفاة الصالحين قبلكم۔	۱۹۱

۱۹۲
۵۸۰ کان عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حین احس بالطاعون فرق فرقا شدیدا فقال یا ایھا الناس تبددوا فی ھذہ الشعاب و تفرقوا فانہ قد نزل بکم امر من اللہ تعالیٰ لاارٰہ الا رجز و الطوفان قال شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد صاحبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انت اضل من حمار اھنث قال عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقت قال معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذبت لیس بالطوفان ولابالرجزولکنہا رحمۃ ربکم و دعوۃ نبیکم وقبض الصالحین قبلکم۔

۱۹۳
۵۸۱ وخزۃ نصیب امتی من اعدائہم من الجن کغدۃ الابل من اقام علیہا کان مرا بطا و من اصیب بہ کان شہیدا و الفار منہ کالفار من الزحف۔

۱۹۳
۵۸۲ الطاعون شہادۃ لامتی ووخز اعدائکم من الجن غدۃ کغدۃ البعیر تخرج فی الاباط و المراق من مات فیہ مات شہیدا و من اقام فیہ کان کالمرابط فی سبیل اللہ و من فر منہ کان کالفار من الزحف۔

۱۹۳
۵۸۳ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الطاعون فاخبرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان عذابا یبعثہ اللہ تعالیٰ علی من یشأ فجعلہ رحمۃ للمومنین فلیس من رجل یقع الطاعون فیمکث فی بیتہ صابرا محتسبا یعلم انہ لایصیبہ الاماکتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر الشہید۔

۱۹۳
۵۸۴ اتانی جبرئیل بالحمی و الطاعون فامسکت الحمی بالمدینۃ و ارسلت الطاعون الی الشام فالطاعون شہادۃ لامتی و رحمۃ لہم و رجس علی الکافرین۔

۵۸۵ عن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان الطاعون وقع ۱۹۳
بالشام فقال عمر و تفرقوا عنہ فانہ رجز فبلغ ذلک شرحبیل بن
حسنۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال قد صحبت رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فسمعتہ یقول انہا رحمۃ ربکم و دعوۃ نبیکم و
موت الصالحین قبلکم فاجتمعوا لہ و لاتفرقوا علیہ فقال عمر و
رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدق۔

۵۸۶ عن شہر بن حوشب قال فیہا فقام شرحبیل بن حسنۃ رضی اللہ ۱۹۵
تعالیٰ عنہ فقال واللہ لقد اسلمت و ان امیرکم ہذا اضل من
جمل اہلہ فانظروا مایقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اذا وقع بارض و انتم بہا فلاتہربوا فان الموت فی اعناقکم
و اذا کان بارض فلا تدخلوہا فانہ یحرق القلوب۔

۵۸۷ قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہم ان الناس ۱۹۵
زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرؤ الیک من ذلک۔

۵۸۸ کان ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا بعث الی الشام بایعہم علی ۱۹۵
الطعن و الطاعون ۔

۵۸۹ اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوہا و اذا وقع بارض و ۱۹۶
انتم بہا فلاتخرجوا منہا

۵۹۰ فاذا سمعتم بہ فی ارض فلا تدخلوہا۔ ۱۹۶

۵۹۱ اذ وقع الطاعون فی ارض و انتم بہا فلا تخرجوا منہا و ان ۱۹۶
کنتم بغیرہا فلا تقدموا علیہا ۔

۷۵۴ الطاعون شہادۃ لکل مسلم ۲۶۳

۷۵۵ من مات فی الطاعون فہو شہید ۲۶۳

۷۵۶ الطاعون شہادۃ لامتی ۲۶۳

۷۵۷ الطاعون شہادۃ ۲۶۳

۷۵۸ المطعون شہید ۲۶۳

۷۵۹ الطاعون شہادۃ لامتی و رحمۃ لہم و رجس علی الکافرین ۲۶۳

۷۶۰ الطاعون کان عذابا یبعثه الله تعالیٰ علی من شاء و ان الله تعالیٰ جعله رحمة للمومنین ۲۶۴

۷۶۱ اللهم اجعل فناء امتی قتلا فی سبیلک بالطعن ۲۶۴

۷۶۲ اللهم اجعل فناء امتی بالطعن و الطاعون ۲۶۴

۷۶۳ لا تفنی امتی الا بالطعن و الطاعون غدة کغدة الابل المقیم فیها کالشهید و الفار منها کالفار من الزحف ۲۶۴

۷۶۴ الطاعون و خز اعدائکم من الجن وهو لکم شهادة ۲۶۵

۷۶۵ فناء امتی بالطعن و الطاعون و خز اعدائکم من الجن و فی کل شهادة ۲۶۵

۷۶۶ الطاعون رحمة ربکم و دعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم وهو شهادة ۲۶۵

۷۶۷ فیستشهد الله به انفسکم و ذراریکم و یزکی به اعمالکم ۲۶۵

۷۶۸ الشهداء خمسة المطعون و المبطون و الغریق و صاحب الهدم و الشهید فی سبیل الله ۲۶۵

۷۶۹ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (نماز میں) دعا کی اللهم طعنا و طاعونا ۲۶۵

۷۷۰ قیامت میں شہید اور طاعون زدہ حاضر آئیں گے طاعون والے کہیں گے ہم شہید ہیں حکم ہوگا انظروا فان کانت جراحتهم کجراح الشهداء تسیل دما کریح المسک فهو شهداء فیجدونهم کذلک ۲۶۶

۷۷۱ روز قیامت شہدا اور وہ جو بچھونے پر مرے طاعون والوں کے بارے میں جھگڑیں گے شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں ہماری طرح مقتول ہوئے۔ بچھونے والے کہیں گے ہمارے بھائی ہیں ہمارے رب عزوجل فیصلہ کے لئے فرمائے گا انظروا الی جراحهم فان اشبه جراحهم المقتولین فانهم منهم و معهم، دیکھیں گے تو ان کے زخم انہیں کے سے ہوں گے فیلحقون بهم ۲۶۶

باب التداوی

۱۲۹ تداووا عباداللہ فان اللہ یضع داء الا وضع لہ دواء غیر داء واحد الھرم ۳۸۰

۱۴۳ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی دوا تقدیر سے کیا نافع ہوگی فرمایا الدواء من القدر ینفع من یشأ بما شأ ۳۸۴

باب الدعاء

۴۳۰ تفتح ابواب السماء نصف اللیل فینادی مناد ھل من داع فیستجاب لہ ھل من سائل فیعطی ھل من مکروب فیفرج عنہ فلا یبقی مسلم یدعوا اللہ بدعوۃ الا استجاب اللہ عزوجل لہ الا زانیۃ تسعی بفرجھا او عشارا ۱۳۹

۴۳۸ من قال عند مریض لم یحضر اجلہ اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم یشفیک سبع مرات ۱۴۱

۴۵۸ تین مسافرات کو ایک غار میں ٹھہرے پہاڑ سے ایک چٹان گر کر غار کے منہ پر ڈھک گئی آپس میں بولے خدا کی قسم یہاں سے نجات نہ پاؤ گے الا ان تدعوا اللہ بصالح اعمالکم، ان میں ایک دعا یہ تھی کہ میرے چچا کی بیٹی مجھے سب سے زیادہ پیاری تھی میں نے ان سے بدکاری چاہی وہ باز رہی یہاں تک کہ ایک سال قحط میں مبتلا ہوکر میرے پاس آئی فاعطیتھا عشرین و مائۃ دینار علی ان تخلی بینی و بین نفسھا ففعلت، دریں اثنا وہ روئی اور کہا میں نے یہ کام کبھی نہ کیا احتیاج نے مجھے مجبور کردیا اللہ سے ڈر میں اس فعل سے باز رہا اور اشرفیاں بھی اسی کو چھوڑ دیں اللھم ان کنت فعلت ذلک ابتغاء وجھک فاخرج عنا ما نحن فیہ۔ اس پر چٹان سرکی۔ ۱۴۷

۶۱۱ ادعو اللہ و انتم موقنون بالاجابۃ ۲۰۴

۶۱۲ یستجاب لاحدکم مالم یعجل یقول دعوت فلم یستجب لی ۲۰۴

۱۲۵ من لم یدع اللہ غضب علیہ ۳۷۹

۱۲۷ لا یرد القضاء الا الدعاء ۳۸۰

۱۲۸ لا یغنی حذر من قدر و الدعاء ینفع مما نزل و مما لم ینزل ان [illegible] فیلتقاہ الدعاء فیعتلجان الی یوم القیمۃ ۳۸۰

۱۵۷ ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر ۳۹۶
فیقول من یدعونی فاستجیب له

۱۲۸ یا ایها الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم ولا ۳۹۹
غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا و هو معکم

۱۲۹ ان الذین تدعون اقرب الی احدکم من عنق راحلته ۴۰۰

۱۳۰ اقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثرو الدعاء ۴۰۰

باب صفة الجنة والنار

۲۳۸ لما خلق الله تعالیٰ الجنة قال لجبریل اذهب فانظر الیها فذهب ۲۱۷
فنظر الیها و الی ما اعدالله لاهلها فیها ثم جاء فقال ای رب و
عزتك لا یسمع بها احد الا دخلها ثم حفها بالمکاره ثم قال یا
جبریلُ اذهب فانظر الیها قال فذهب فنظر الیها ثم جاء فقال ای
رب و عزتك لقد خشیت ان لا یدخلها احد قال فلما خلق الله
النار قال یا جبریل اذهب فانظر الیها قال فذهب فنظر الیها ثم جاء
فقال ای رب و عزتك لا یسمع بها احد فیدخلها فحفها
بالشهوات ثم قال یا جبریل اذهب فانظر قال فذهب فنظر الیها
فقال ای رب و عزتك لقد خشیت ان لا یبقی احد الا دخلها۔

۲۳۹ حفت الجنة بالمکارہ و حفت النار بالشهوات ۲۱۸

۳۹ تحاجت الجنة و النار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین و قالت ۳۲۲
الجنة فمالی لا یدخلنی الاضعفاً الناس

۱۶۰ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جنتان من فضة آنیتهما و ۳۹۷
جنتان من ذهب آنیتان و ما فیهما و ما بین القوم و بین ان ینظروا
الی ربهم عزوجل الا رداء الکبریاء علی وجهه فی جنة عدن

باب الرؤیا

۱۲۳ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لام المومنین رضی الله تعالیٰ
عنها رأیتك فی المنام ثلث لیال یجی بك الملك فی سرقة من ۳۷۵
حریر فقال لی هذه امراء تك فکشف عن وجهك الثوب فاذا
انت هی فقلت ان یکن هذا من عندالله یمضه

باب فی ابی طالب

۹۱	وجدته فی غمرات من النار فاخرجته الی ضحضاح	۳۶۶
۹۲	ولو لا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار	۳۶۶
۹۳	اھون اھل النار عذابا ابوطالب	۳۶۶

باب الشتیٰ

۸۸	الفتنة نائمة لعن اللہ من ایقظھا	۳۲
۸۹	من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یدہ فی لحم الخنزیر و دمه	۳۲
۹۰	من لعب بالنرد فقد عصی اللہ و رسوله	۳۲
۱۵۰	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الدیك یؤذن بالصلاة من اتخذ دیکا ابیض حفظ من ثلثة من شر کل شیطان و ساحر و کاھن	۵۳
۱۵۳	من اطلع فی بیت قوم بغیر اذنھم فقد حل لھم ان یفقوا عینه	۵۴
۱۵۹	من نظر فی کتاب اخیه بغیر اذنه فانما ینظر فی النار	۵۶
۱۶۰	ایما رجل کشف سترا فادخل بصرہ قبل ان یوذن فقد اتی حدا لایحل ان یاتیه ولو ان رجلا فقأ عینه لھدرت	۵۶
۱۶۱	ناکح الیه ملعون	۵۶
۱۶۲	ایک صاحب مشرف باسلام ہوئے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الق عنك شعر الکفرو اختتن	۵۶
۱۸۰	امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جانوران صدقہ کی رانوں پر حبیس فی سبیل اللہ، داغ فرمایا تھا۔	۶۱
۱۸۲	لعن اللہ الناظر و المنظور الیه	۶۲
۲۴۳	کل شیٔ یلھو به الرجل یاکل الارمیة بقوسه و تادیبه فرسه و ملاعبته امراته فانھن من الحق	۷۶
۲۶۹	لا صغیرة علی الاصرار	۸۶

۴۰۴ عن ابن مسعود قال اعظم الناس خطایا یوم القیمة اکثرھم خوضا فی الباطل ۱۳۱

۴۰۵ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یزال المسروق منہ فی تھمة حتی یکون اعظم جرما من السارق ۱۳۱

۴۰۶ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رأی عیسیٰ بن مریم رجلا یسرق فقال اسرقت قال کلا و اللہ الذی لا الہ الا اللہ ھو فقال عیسیٰ آمنت باللہ و کذبت عینی۔ ۱۳۱

۴۰۹ نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخذف و قال انہ لا یقتل الصید و لا ینکأ العدو و انہ یفقؤا العین و یکسر السن۔ ۱۳۲

۴۲۸ الجنة حرام علی کل فاحش ان یدخلھا ۱۳۵

۴۸۳ حدیث میں ہے جو جانور پالو دن میں ۷۰ بار اسے دانہ پانی دو کھاؤ ۱۵۸

۴۸۴ من اقتنیٰ کلبا الا کلب ماشیة او ضاریا نقص من عملہ کل یوم قیراطان ۱۵۸

۵۱۳ الطیرة شرک ۱۶۵

۵۱۹ کل لھو یکرہ الا ملاعبة الرجل امراء تہ و مشیہ بین الھدفین و تعلیمہ فرسہ ۱۶۶

۵۵۶ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کان شیٔ سابق القدر لسبقتہ العین ۱۸۱

۵۶۱ و لما بلغھا (ای عائشة) حدیث ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان الطیرة فی المراء ة و الدار و الفرس، غضبت غضبا شدیدا و قالت و الذی نزل القرآن علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما قالھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انما قال ان اھل الجاھلیة کانوا یتطیرون من ذلک۔ (ھذہ طریقة معروفة لعائشة) ۱۸۴

۵۶۳ اللہ اللہ فی من لیس لہ الا اللہ ۱۸۵

36

۵۹۲ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل لهو المومن باطل و فی روایة حرام الا فی ثلث ۱۹۹

۵۹۴ حدیث ابن مسعود،الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء العشب ۱۹۹

۶۰۲ کل شیئ من لهو الدنیا باطل الا ثلثة ۲۰۱

۶۰۳ (ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ ازواج آنے والے ایک نابینا سے پردہ نہیں کررہی ہیں تو حضور نے فرمایا کہ) افعمیا و ان انتما ۲۰۲

۶۰۴ الا لا یخلون رجل بامراء ة الا کان ثالثها الشیطان ۲۰۲

۶۰۷ لا نذر فی معصیة ۲۰۳

۶۱۳ من جامع المشرك و سکن معه فانه مثله، فی لفظ لا تساکنوا المشرکین و لا تجامعوهم فمن ساکنهم او جامعهم فهو مثلهم ۲۰۴

۶۱۴ من اعان علی خصومة بغیر حق لم یزل فی سخط الله حتی ینزع ۲۰۴

۶۳۲ صحیح حدیث میں بلی کی نسبت فرمایا انها من الطوافین علیکم و الطوافات ۲۱۵

۶۳۴ ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه طاف لیلة فاذا هو بامراء ة فی جوف دارها و حولها صبیان یبکون، الحدیث ۲۱۵

۶۵۱ ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے آخر اربعا من الشهر یوم نحس مستمر ۲۲۱

۶۵۸ (جو فال کی باتوں پر یقین کرے اس کی نسبت) حدیث میں فرمایا قد کفر بما نزل علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۲۲۲

۶۵۹ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ایک صاحبزادی کے دفن میں فرمایا ان کی قبر میں وہی اترے جو آج کی رات اپنی عورت کے پاس نہ گیا ہو۔ ۲۲۳

۶۶۱ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ دشمن تین شخص ہیں مفلس متکبر اور بوڑھا زانی اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ ۲۲۳

۶۶۳ ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم ۲۲۳

٦٨٢	من سره ان يتمثل له الرجال قياما فليتبوء مقعده من النار	٢٢٩
٦٨٥	فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اياكم ورطانة الاعاجم	٢٣٠
٦٨٦	فی رواية. فانه يورث النفاق	٢٣٠
٦٩٠	عن عائشة، و البيوت يومئذ ليس فيها مصابيح	٢٣٣
٦٩٤	ان فی المعاريض لمندوحة عن الكذب	٢٣٥
٧٣٧	ان الرجل ليتكلم بالكلمة لا يرىٰ بها بأسا يهوى بها سبعين خريفا فی النار	٢٥٦
٧٣٨	ان الرجل ليتكلم بالكلمة من سخط الله ما يظن ان تبلغ فيكتب الله بها سخطه الى يوم القيمة	٢٥٦
٧٤٣	من تواضع لله رفعه الله	٢٦٠
٧٤٧	نهى النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الخصاء و عن التبتل و الرهبانية	٢٦١
٧٤٨	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تسعروا	٢٦١
٥	اول من دخل الحمامات و صنعت له النورة سليمن بن داؤد فلما دخله وجده حره و غمه فقال اوّه من عذاب الله اوّه قبل ان لا تكون اوّه	٢٧٢
١٢٦	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استعجل اخطاء	
١٠٤	غفر الله عزوجل لزيد بن عمر و رحمه فانه مات على دين ابراهيم	٣٦٩
١٠٥	ایک حدیث میں ان کی نسبت فرمایا رأيته فی الجنة يسحب ذيولا۔	٣٦٩
٥	ان الزمان قد استدار كهيأته يوم خلق السموات و الارض	٤١٣
٦	من بدل دينه فاقتلوه	٤١٤
١٥	انما يأكل الذئب القاصية	٤١٩
٢٣	عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد میں ایک شخص کو تثویب کہتے سن کر اپنے غلام سے فرمایا اخرج بنا من عند هذا المبتدع	٤٢١
٣١	ان الله خلق آدم على صورته طوله ستون ذراعا	٤٢٨
٣٢	ما من شئ بداء يوم الاربعاء الاتم	٤٢٨

۳۵ قیل لابن مسعود ان کعبا یقول ان السماء تدور فی قطبة مثل قطبة الرحا فی عمود علی منکب ملک قال کذب کعب ان اللہ یمسک السموات و الارض ان تزولا و کفی بها زوالا ان تدور ۴۲۹

۳۶ ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا فقال حذیفة بن الیمان کذب کعب ان اللہ یمسک السموات و الارض ان تزولا۔ ۴۲۹

۳۸ ان اول شیئ خلق اللہ القلم و کان عرشه علی الماء فارتفع بخار الماء ففتقت منه السموات ثم خلق النون فبسطت الارض علیه و الارض علی ظهر النون فاضطرب النون فمادت الارض فاثبتت الجبال ۴۳۳

۳۹ خلق اللہ جبلا یقال له ق محیط بالعالم و عروقه الی الصخرة التی علیها الارض فاذا اراداللہ ان یزلزل قریة امر بذلک الجبل فحرک العرق الذی یلی تلک القریة فیزلزلها و یحرکها فمن ثم تحرک القریة دون القریة ۴۳۳

۴۰ الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله.و اذا فسدت فسد الجسد کله الا و هی القلب ۴۳۴

۴۱ المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور ۴۳۴

۶۰ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام باقر کا ذکر فرمایا کہ ان سے ہمارا سلام کہنا سیدنا امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب علم کے لئے جابر کے پاس آئے انہوں نے ان کی غایت تکریم کی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسلم علیکم۔ ۴۳۸

۴۲ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لابی ذر حین غربت الشمس اتدری این تذهب قلت اللہ و رسوله اعلم قال فانها تذهب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیوذن بها و یوشک ان تسجد فلا یستقبل منه و تستاذن فلا یوذن لها یقال لها ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربها فذلک قوله تعالیٰ و الشمس تجری لمستقر لها ذلک تقدیر العزیز العلیم ۴۴۳

۴۴۴

۷۳ حدیث میں ہے لکل حد مطلع ۴۴۴

۷۴ جاء رجل الی عبداللہ فقال من این جئت قال من الشام فقال
من لقیت قال کعبا فقال ما حدثك کعب قال حدثنی ان
السموات تدار علی منکب ملك فقال صدقته او کذبته قال ما
صدقته و لا کذبته قال لودوت انك افتدیت من رحلتك الیه
براحلتك ارحلها کذب کعب ان اللہ یقول ان اللہ یمسك
السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکها من احد من
بعدہ زاد غیر ابن جریر و کفی بها زوالا ان تدورا۔

۷۵ ذهب جندب البجلی الی کعب الاحبار ثم رجع فقال له ۴۴۴
عبداللہ حدثنا ما حدثك فقال حدثنی ان السماء فی قطب
کقطب الرحا قال عبداللہ لودوت ان افتدیت رحلتك بمثل
راحلتك ثم قال ما تنکب الیهودیة فی قلب عبد فکادت ان
تفارقه ثم قال ان اللہ یمسك السموات و الارض ان تزولا و
کفی بها زوالا ان تدورا۔

۷۶ ان کعبا یقول ان السماء تدور علی نصب مثل نصب الرحا ۴۴۵
فقال حذیفة بن الیمان کذب کعب ان اللہ یمسك السموات
و الارض ان تزولا۔

المآخذ

۱	فتاوی رضویه جلد نہم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲	حك العيب في حرمة تسويد الشيب	مشمولہ جلد نہم
۳	اعجب الامداد في مكفرات حقوق العباد	
۴	لمعة الضحىٰ في اعفاء اللحى	
۵	شفاء الواله في صور الحبيب مزاره و نعاله	
۶	مشعلة الارشاد في حقوق الاولاد	
۷	الحق المجتلي في المبتلي	
۸	تيسير الماعون للسكن في الطاعون	
۹	الكشف شافيا في حكم فونو جرافيا	
۱۰	جلي النص في املكن الرخص	
۱۱	الزبدة الزكية في تحريم سجودالتحية	
۱۲	عطايا القدير في حكم التصوير	
۱۳	الرمز المرصف على سوال مولانا السيد آصف	رضا اکیڈمی بمبئی
۱۴	فتاوی رضویه جلد دہم	مشمولہ جلد دہم
۱۵	حقة المرجان لمهم حكم الدخان	
۱۶	الفقه التسجيلي في عجين النار جيلي	
۱۷	الشرعية البهية في تحديد الوصية	
۱۸	المقصد النافع في عصوبة الصنف الرابع	

١٩	فتاوی رضویه جلد یازدهم	رضا اکیڈمی بمبئی
٢٠	اسماع الاربعین فی شفاعة سید المحبوبین	مشمول جلد یازدہم
٢١	غاية التحقيق فی امامة العلی و الصديق	
٢٢	شمول الاسلام لاصول الرسول الكرام	
٢٣	التحبير بباب التدبير	
٢٤	ثلج الصدر لايمان القدر	
٢٥	قوارع القهار علی مجسمة الفجار	
٢٦	مقامع الحديد علی خد المنطق الجديد	
٢٧	اطائب الصيب علی ارض الطيب	
٢٨	فتاوی رضویه جلد دوازدهم	رضا اکیڈمی بمبئی
٢٩	نطق الهلال بارخ ولادالحبيب و الوصال	مشمول جلد دوازدہم
٣٠	اقامة القيامة علی طاعن القيام لنبی تهامه	
٣١	انوارالانتباه فی حل نداء يا رسول الله	
٣٢	رساله تدبیر فلاح و نجات و اصلاح	
٣٣	نزول آيات فرقان بسكون زمين و آسمان	

المراجع

(امام احمد رضا نے جن کتابوں سے حدیثیں اخذ کی ہیں)

الالف

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات هجری
١	الادب المفرد للبخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری	٢٥٦
٢	الاصابه فی معرفة الصحابه	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی	٤٣٠
٣	اصطناع المعروف	ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا	٢٨١
٤	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبد البر	٤٦٣
٥	القاب الرواة	احمد بن عبد الرحمن الشیرازی	٤٠٧
٦	اخبار المدینه	زبیر بن بکار الزبیری	٢٥٦
٧	اعتلال القلوب	محمد بن جعفر الخرائطی	٣٢٧
٨	امثال النبی ﷺ	الحسن بن عبد الرحمن الرامہرمزی	٣٦٠
٩	الاکتفاء فی فضل الاربعة الخلفاء	ابراہیم بن عبد اللہ الیمنی مدنی شافعی	١٣٠٤
١٠	الابانة عن اصول الدیانة	ابو نصر السجزی	
١١	اربعین سمی بالماء المعین	برہان بلخی تقریبا	١٠٠٠
١٢	احیاء العلوم	امام محمد بن محمد الغزالی	٥٠٥
١٣	امالی فی الحدیث	قاضی عبد الجبار بن احمد	٤١٥
١٤	امالی فی الحدیث	ابو القاسم عبد الملک بن محمد بن بشران	٤٣٢
١٥	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی	٩١١
١٦	اربعین طائیه		
١٧	الأم للشافعی	محمد بن ادریس الشافعی	٢٠٤
١٨	اقتباس الانوار	ابو عبد اللہ محمد بن علی رشاطی	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
١٩	اخبار مدینہ	محمد بن حسن المدنی ابن زبالہ	٢٠٠
٢٠	ارشاد الساری شرح بخاری	شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی الشافعی	٩٢٣
٢١	الاطراف	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	٩٧٣
٢٢	الاجرا لجزل فی الغزل	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	٩١١
٢٣	اشعة اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی	١٠٥٢
٢٤	الاتحاف السادة المتقین		

البا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
٢٥	بہجة المجالس	احمد بن محمد عبدربہ	٨٦٠
٢٦	الباب المزبور	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	٩١١
٢٧	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (البدائع)	علاء الدین بن ابی بکر بن مسعود الکاسانی	٥٨٧
٢٨	بلوغ المرام	حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	٩٧٣
٢٩	البنایہ شرح الہدایہ	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	٨٥٥

التا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
٣٠	تاریخ البخاری	امام محمد بن اسمٰعیل البخاری	٢٥٦
٣١	تاریخ نیشا پور	امام احمد بن محمد بن حنبل	٢٤١
٣٢	تاریخ للحاکم	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	٤٠٥
٣٣	تلخیص المتشابہ	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	٢٦٣
٣٤	تفسیر ابن حبان	ابوالشیخ محمد بن حبان	٥٤
٣٥	تفسیر ابن ابی حاتم	ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد الرازی	٢٧
٣٦	تفسیر ابن جریر	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	٣١٠
٣٧	تاریخ الطبری	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	٣١٠
٣٨	تہذیب الآثار	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	٣١٠
٣٩	تاریخ دمشق	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	٥٧١

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۴۰	تاریخ بغداد	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱
۴۱	التحقیق فی فضل الصدیق	ابراہیم بن عبداللہ الیمنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۴۲	الترغیب والترہیب	حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری	۶۵۶
۴۳	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی	۳۷۳
۴۴	تعظیم الصلاۃ	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۴۵	تاریخ بغداد	محمد بن محمود حسن بغدادی ابن نجار	۶۴۳
۴۶	ترغیب الذکر	ابوحفص محمد بن احمد بغدادی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۴۷	تبیین الحقائق	فخرالدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳
۴۸	التعقبات علی الموضوعات	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۹	تفسیر ابن مردویہ	احمد بن موسیٰ بن مردویہ	۴۱۰
۵۰	تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق (التبیین)	فخرالدین عثمان بن علی زیلعی	۷۴۳
۵۱	تفسیر جویبر	جویبر	
۵۲	التیسیر للمناوی	عبدالرؤف المناوی	۱۰۳۱
۵۳	تفسیر ثعلبی	ابواسحٰق احمد بن محمد	۴۲۷
۵۴	تاریخ ابی اسحٰق	ابواسحٰق جوزجانی	۲۸۰
۵۵	تفسیر واحدی	ابوالحسن علی بن احمد الواحدی	۴۶۸
۵۶	تفسیر لباب التاویل فی معانی التنزیل	علاء الدین علی بن محمد بغدادی معروف بہ خازن	۷۴۱
۵۷	التجرید للصحاح والسنن	ابوالحسن احمد بن رزین	۵۳۵
۵۸	التحریر المختار	امام عبدالقادر رالرافعی الفاروقی	۱۳۲۳
۵۹	تقریرات الرافعی	امام عبدالقادر رالرافعی الفاروقی	۱۳۲۳
۶۰	ترجمان التراجم	ابوعبداللہ القمری بستی	
۶۱	التفسیر الکبیر	امام فخرالدین رازی	۶۰۶
۶۲	تحفۃ الزائر	علی بن الحسن الدمشقی معروف بابن عساکر	۵۷۱
۶۳	التاریخ	شمس الدین محمد بن صالح مدنی	
۶۴	تخریج احیاء العلوم	حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۶۵	التہذیب	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۶۶	التقریب	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۶۷	تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی (التدریب)	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۶۸	تہذیب التہذیب	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۶۹	التہذیب	ابوالشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۷۰	تذکرۃ الحفاظ	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۷۱	التاریخ	الحافظ ابو بکر بن ابی خیثمہ	۲۷۹

الجیم

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۷۲	الجامع الصحیح للبخاری اول وثانی	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶
۷۳	الجامع الصحیح للمسلم	امام مسلم بن حجاج القشیری	۲۶۱
۷۴	جامع الترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۷۵	الجعدیات	عبداللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۷۶	جزء حدیثی	ابو عبداللہ محمد بن مخلد دوری بغدادی	۲۳۱
		شاذان الفضلی	
۷۷	جزء رباالشمس		
۷۸	الجامع الکبیر	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۷۹	الجامع الصغیر	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۸۰	جمع الجوامع	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۸۱	جزء حدیثی حسن بن عرفہ	ابو علی حسن بن عرفہ	بعد از ۲۵۶
۸۲	جزء ابی معاذ مروزی	ابی معاذ مروزی	
۸۳	جامع الرموز	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی	تقریباً ۹۶۲
۸۴	جزء املا	محمد بن المبارک بن الصباح	
۸۵	جزء حدیثی	ابو حاتم محمد بن عبدالواحد خزاعی	
۸۶	جزء حدیثی	ابوالعباس اصم	
۸۷	جزء مطعم	شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۸۸	جذب القلوب الی دیار المحبوب	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲
۸۹	جزء حدیثی	قاضی ابو بکر محمد بن عبدالباقی الانصاری	۵۳۵

الحا

۹۰	حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۹۱	حملۃ القرآن	ابو بکر محمد بن الحسین الاجری	۳۰۶
۹۲	حرزحدیثی	ابو احمد دہقان	
۹۳	الحرز المعانی		
۹۴	الحدیقۃ الندیہ شرح طریقہ محمدیہ	شیخ اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی	۱۱۴۳
۹۵	الحلیہ	علامہ ابراہیم الحلبی	۹۷۱
۹۶	الحمام	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹

الخا

۹۷	الخلافیات	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۹۸	الخصائص الکبریٰ	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۹۹	الخمیس فی احوال انفس نفیس	حسین بن محمد بن حسن ویار بکری	
۱۰۰	خزانۃ الروایات مستند مائۃ مسائل	قاضی جن الحنفی	
۱۰۱	خالصۃ الحقائق		
۱۰۲	الخلاصۃ	محی الدین ابو زکریا یحیٰی بن شرف النووی	۶۷۶
۱۰۳	خلاصۃ الاخبار ترجمہ خلاصۃ الوفا	محمد العاشق بن عمر الحافظ الرومی الحنفی	

الدال

۱۰۴	دلائل النبوۃ	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۰۵	دلائل النبوۃ	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۰۶	الدرالثمینہ فی تاریخ المدینہ	محمد بن محمود بن حسن بغدادی ابن نجار	[illegible]
		محمد بن ابو الحسین مکی	
۱۰۷	دقائق الطریقۃ		

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۰۸	درمنظم	امام ابوالقاسم محمد لولوی سبتی	
۱۰۹	الدلائل (دلائل الخیرات)	محمد بن سلیمان جزولی	۸۷۰
۱۱۰	الدرالمنثور	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱

الرا

۱۱۱	الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ	ابو جعفر احمد بن احمد الشہیر بالمحب الطبری	۶۹۴
۱۱۲	رسالہ قشیریہ	عبدالکریم بن ہوازن القشیری	۴۶۵

الزا

۱۱۳	زوائد کتاب الزہد	عبداللہ ابن الامام احمد	۲۹۰
۱۱۴	زوائد مسند	عبداللہ ابن الامام احمد	۲۹۰
۱۱۵	زیادت مسند مسدد	معاذ بن المثنی	
۱۱۶	زواجر	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳

السین

۱۱۷	السنن لابی داؤد — اول، دوم	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵
۱۱۸	السنن للنسائی — اول، ثانی	ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳
۱۱۹	السنن الکبری للنسائی	ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳
۱۲۰	السنن لابن ماجہ — اول، ثانی	ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳
۱۲۱	السنن الطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۱۲۲	السنن الکبری للبیہقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۲۳	السنن للدارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی	۳۸۵
۱۲۴	السنن للدارمی	عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی	۲۵۵
۱۲۵	السیرۃ الکبری لابن اسحٰق	محمد بن اسحٰق بن یسار	۱۵۱
۱۲۶	سیرت عمر بن محمد ملا	عمر بن محمد ملا	
۱۲۷	سنن سعید بن السکن	ابن السکن سعید بن عثمان	۳۵۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۲۸	السنن لابن منصور	سعید بن منصور الخراسانی	۲۷۳
۱۲۹	سیرت ابن ہشام	ابو محمد عبدالملک بن ہشام	۲۱۳
۱۳۰	سنن عثمان بن ابی شیبہ	عثمان بن ابی شیبہ کوفی	۲۳۹
۱۳۱	سراج منیر شرح جامع صغیر		

الشین

۱۳۲	شرح معانی الاثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۱۳۳	شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۱۳۴	شرح السنۃ	عبداللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۱۳۵	شرف النبوۃ	ابو سعید عبدالملک بن عثمان	
۱۳۶	شرف المصطفیٰ	حافظ ابو سعید	
۱۳۷	الشہاب	قضاعی	
۱۳۸	شرح الشفاء	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴
۱۳۹	شرح الصدور	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۱۴۰	شفا السقام فی زیادۃ خیر الانام	تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی	۷۵۶
۱۴۱	الشفافی تعریف حقوق المصطفیٰ	ابو الفضل عیاض بن موسیٰ قاضی	۵۴۴
۱۴۲	شرح علامہ ابن قاصح		
۱۴۳	شرح البردۃ	ابو العباس قصار	
۱۴۴	شرح شفاء شریف	محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی	۷۸۱
۱۴۵	شرح مواہب اللدنیہ	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲
۱۴۶	شرح السیر الکبیر		
۱۴۷	شرح المہذب	محی الدین ابو زکریا یحیٰی بن شرف النووی	۶۷۶
۱۴۸	شرح مسند	عبدالقادر الرافعی الفاروقی	۱۳۲۳
۱۴۹	شرح الطیبی علی مشکوۃ المصابیح	شرف الدین حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی	۷۴۳
	... احیاء العلوم	سید المرتضیٰ بلگرامی	۱۲۰۵

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
١٥١	شرح المصابیح	شہاب الدین فضل بن حسین تور پشتی حنفی	٦٦١
١٥٢	شرح منتقی	قاضی ناصرالدین ابو الخیر عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی الشیرازی البیضاوی	٦٨٥یا٦٩١
١٥٣	شرح المصابیح	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	١١٢٢
١٥٤	شرح المؤطا		

الصاد

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
١٥٥	الصحیح المستدرک علی البخاری ومسلم	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	٤٠٥
١٥٦	صحیح ابن حبان	ابو الشیخ محمد بن حبان	٣٥٤
١٥٧	صحیح التقاسیم والانواع	ابو الشیخ محمد بن حبان	٣٥٤
١٥٨	صحیح ابو عوانہ	یعقوب بن اسحٰق اسفرائنی	٣١٦
١٥٩	صحیح ابن خزیمہ	محمد بن اسحٰق بن خزیمہ	٣١١
١٦٠	صحیح ابن ابان	عیسیٰ بن ابان بن صدقہ	٢٢١
١٦١	صحیح ابن السکن	ابن السکن سعید بن عثمان	٣٥٣
١٦٢	الصواعق المحرقہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	٩٧٣
١٦٣	صفۃ قبر النبی ﷺ	ابو بکر محمد بن الحسین الاجری	٣٠٦
١٦٤	الصحاح	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	٤٠٥

الضاد

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
١٦٥	الضعفاء	امام موسیٰ کاظم	

الطا

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
١٦٦	طریق ابن الاعرابی	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	٢٧٥
١٦٧	الطب النبوی	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	٤٣٠
١٦٨	الطیوریات	ابو طاہر سلفی	٥٧٦
١٦٩	الطحطاوی علی الدر	سید احمد الطحطاوی (١٢٣١)	١٣٠٢
١٧٠	طبقات ابن سعد	محمد بن سعد	٢٣٠

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۷۱	طبقات الحفاظ	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸

العین

۱۷۲	علوم الحدیث	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۱۷۳	عوالی سعید بن منصور	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۷۴	عمل الیوم واللیلۃ	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴
۱۷۵	عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری	علامہ بدر الدین ابی محمود بن احمد العینی	۸۵۵
۱۷۶	عوالی الفرش الی معالی العرش		
۱۷۷	العنایہ	اکمل الدین محمد بن محمد البابرتی	۷۸۶
۱۷۸	عینی	بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵

الغین

۱۷۹	غرائب امام مالک	امام ابو الحسن علی بن عمر الدار قطنی	۳۸۵
۱۸۰	غریب الحدیث	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۱۸۱	غایۃ البیان	شیخ قوام الدین امیر کاتب بن امیر الاتقانی	۷۸۵
۱۸۲	غریب الحدیث	ابراہیم الحربی	
۱۸۳	الغیلا نیات	ابو بکر الشافعی	
۱۸۴	غایہ سمعانیہ		
۱۸۵	غریب الحدیث	ابو الحسن علی بن مغیرہ البغدادی المعروف بأثرم	۲۳۰
۱۸۶	غنیہ	حسن بن عمار بن علی ابو الاخلاص الشرنبلالی	۱۰۶۹
۱۸۷	الغنیہ شرح المنیہ	علامہ ابراہیم الحلبی	۹۵۶

الفا

۱۸۸	فضائل الصحابہ	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۱۸۹	فتاوی امام سخاوی	شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی	۹۰۲
۱۹۰	فضل لباس العمائم	ابو عبداللہ محمد بن وضاح	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۱۹۱	فضائل القرآن	ابو عبیدہ معمر بن المثنی	۲۲۸
۱۹۲	فضائل القرآن لابن ضریس	ابو عبداللہ محمد بن ایوب بن ضریس البجلی	۲۹۴
۱۹۳	فتوح المصر	ابو القاسم بن عبدالحکیم	
۱۹۴	فتوح الشام	ابو حذیفہ	
۱۹۵	الفوائد	تمام بن محمد بن عبداللہ البجلی	۴۱۴
۱۹۶	فتح اللہ المعین	السید ازہری ابو منصور محمد بن احمد	۹۸۰
۱۹۷	فضائل الصحابہ	خیثمہ بن سلیمان طرابلسی	
۱۹۸	فضائل الصدیق	ابو طالب العشاری	
۱۹۹	فوائد ثقفیات	ابو عبداللہ ثقفی	
۲۰۰	فتح الملک المجید		
۲۰۱	فوائد نہاد		
۲۰۲	فتح القدیر	کمال الدین محمد بن عبدالواحد بابن الھمام	۸۶۱
۲۰۳	فوائد الخلعی	ابو الحسن علی بن الحسین الموصلی	۴۹۲
۲۰۴	فضائل مکہ	خلیل بن اسحق الجندی	۷۷۹
۲۰۵	فتوح الغیب	شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی	۵۶۱
۲۰۶	فوائد سمویہ	اسماعیل بن عبداللہ الملقب بسمویہ	۲۶۷
۲۰۷	الفتوحات المکیہ	امام محی الدین محمد بن علی ابن عربی	۶۳۸
۲۰۸	فتح الباری	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۰۹	فوائد سورۃ الاخلاص	ابو بکر غلام الخلال	۴۳۹
۲۱۰	الفجر المنیر	امام تاج الدین خاکمانی	
۲۱۱	فتاوی حدیثیہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۱۲	فوائد ابوبکر بن خلاد	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۲۱۳	فتح القدیر	محمد بن علی شوکانی	۱۲۵۵

القاف

۲۱۴	قصر الامل	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۱۵	قضاء الحوائج	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۱۶	قضاء الحوائج	ابو الغنائم النرسی	
۲۱۷	قمع الحرص	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۲۱۸	القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب	ابراہیم بن عبداللہ الیمنی مدنی شافعی	۱۳۰۴
۲۱۹	قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب	ابو طالب محمد بن علی المکی	۳۸۶
۲۲۰	قرۃ العینین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۱۷۶

الکاف

۲۲۱	کتاب المراسیل	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵
۲۲۲	کتاب الشمائل	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۲۲۳	کتاب العلل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹
۲۲۴	کتاب المناقب	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۲۲۵	کتاب الزہد	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۲۲۶	کتاب الآثار	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹
۲۲۷	کتاب البعث والنشور	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۲۲۸	کتاب المعرفۃ	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۲۲۹	کتاب الاسماء والصفات	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۲۳۰	کتاب الدعاء	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۲۳۱	کتاب الکنی والالقاب	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵
۲۳۲	کتاب المعجزات	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۵۰
۲۳۳	کتاب التاریخ	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۴	کتاب الرواۃ عن مالک بن انس	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۵	کتاب الجامع لآداب الراوی والسامع	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۶	کتاب القنوت	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۲۳۷	کتاب المتفق والمفترق	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۳۸	کتاب الریاضۃ	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۲۳۹	کتاب الافراد	امام ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنی	۳۸۵
۲۴۰	الکامل لابن عدی	ابو احمد عبداللہ بن عدی	۳۶۵
۲۴۱	کتاب الضعفاء	ابو الشیخ محمد بن حیان	۳۵۴
۲۴۲	کتاب التوبیخ	ابو الشیخ محمد بن حیان	۳۵۴
۲۴۳	کتاب الثواب	ابو الشیخ محمد بن حیان	۳۵۴
۲۴۴	کتاب العظمۃ	ابو الشیخ محمد بن حیان	۳۵۴
۲۴۵	کتاب العلل علی ابواب الفقہ	ابو محمد عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم محمد الرازی	۳۲۷
۲۴۶	کتاب الادب	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰
۲۴۷	کتاب ذم الغیبۃ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸:
۲۴۸	کتاب الاخوان	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۴۹	کتاب التہجد	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۵۰	کتاب القبور	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۱۵۱	کتاب فضل الصمت	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۵۲	کتاب العقوبات	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۲۵۳	کتاب الاخوۃ	حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴
۲۵۴	کتاب الطب	حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴
۲۵۵	کتاب السنۃ	ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حسن المعروف محدث لالکائی	۴۱۸
۲۵۶	کتاب السنۃ	ابن ابی عاصم	
۲۵۷	کتاب المعالم	عبداللہ بن محمد بغوی (حسین بن منصور البغوی)	۵۱۶
۲۵۸	کتاب الامثال	حسن بن عبداللہ ابو احمد عسکری	۳۸۲
۲۵۹	کتاب المواعظ	حسن بن عبداللہ ابو احمد عسکری	۳۸۲
۲۶۰	کتاب الاحکام	ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بضیاء مقدسی	۶۴۳
۲۶۱	کتاب المعرفۃ	ابن مندہ	
۲۶۲	کتاب الصحابہ	ابن مندہ	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۲۶۳	کتاب الاستذکار والتمہید	ابو عمر یوسف بن عبدالبر	۴۶۳
۲۶۴	کتاب العلم	ابو عمر یوسف بن عبدالبر	۴۶۳
۲۶۵	کتاب التمہید	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰
۲۶۶	کتاب الوفاء	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۷	کتاب العلل	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۸	کتاب الصفوۃ	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۲۶۹	کتاب الاعتدال	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۲۷۰	کتاب الھواتف	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۲۷۱	کتاب فضل العلم	موہبی	
۲۷۲	کتاب العاقبۃ	امام عبدالحق اشبیلی	۵۸۲
۲۷۳	کتاب العقل	ابوالحسن التیمی	
۲۷۴	کتاب الترغیب	امام ابوالقاسم اصبہانی	۵۳۵
۲۷۵	کتاب الحجۃ	امام ابوالقاسم اصبہانی	۵۳۵
۲۷۶	کتاب اللہ	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۲۷۷	کتاب الصلاۃ	محمد بن نصر المروزی	۲۹۴
۲۷۸	کتاب الایمان	عمر بن رستہ	۳۰۰
۲۷۹	کتاب الطھور	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۲۸۰	کتاب الالمام فی دخول الحمام	ابوالمحاسن محمد بن علی	
۲۸۱	کتاب الصفین	یحییٰ بن سلیمان الجعفی	
۲۸۲	کتاب الفوائد	ابو سعید ہیثم بن کلیب الشاشی	۳۳۵
۲۸۳	کتاب الفوائد	الشیخ المخلص	۹۳۰
۲۸۴	کتاب الفوائد	ابوالحسن بن بشران	
۲۸۵	کتاب الفوائد	حسن بن سفین النسوی	۳۰۳
۲۸۶	کتاب الفوائد	ہناد	
۲۸۷	کتاب الزہد	ہناد	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
		عبداللہ بن المبارک	۱۸۰
۲۸۸	کتاب الزہد	ابوحفص محمد بن احمد بغدادی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۲۸۹	کتاب الافراد	ابوحفص محمد بن احمد بغدادی معروف بابن شاہین	۳۸۵
۲۹۰	کتاب السنۃ		۵۰۵
۲۹۱	کیمیائے سعادت	امام محمد بن محمد الغزالی	
۲۹۲	کتاب الفتوح	سیف	
۲۹۳	کتاب الغریب	احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی	۳۸۸
۲۹۴	کتاب الجیس والانیس	معافی	
۲۹۵	کتاب الصلاۃ	ابو محمد الابراہیمی	
۲۹۶	کتاب الضعفأ الکبیر	ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی المکی	۳۲۲
۲۹۷	کتاب الفرائض	سفین ثوری کوفی	۱۶۱
۲۹۸	کف الرعاع عن محرمات الھوو السماع	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۲۹۹	کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ	شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳
۳۰۰	کتاب المجالس	ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم دینوری	۲۷۶
۳۰۱	کتاب الطاعۃ والمعصیۃ	علی بن معبد	
۳۰۲	کتاب المصاحف	ابن الانباری	
۳۰۳	کتاب المغازی	محمد بن عمر بن واقد الواقدی	۲۰۷
۳۰۴	کتاب المغازی	حافظ محمد بن عائذ	
۳۰۵	کتاب الناسخ والمنسوخ	محمد بن موسیٰ حازمی	۵۸۴
۳۰۶	کتاب الاشربہ	ابن قتیبہ عبداللہ بن مسلم دینوری	۲۷۶
۳۰۷	کتاب الروضۃ	ابوالحسن بن البراء	
۳۰۸	کتاب اتباع الاموات	ابراہیم الحربی	
۳۰۹	کتاب الشافی	ابو بکر غلام الخلال	۴۳۹
۳۱۰	کتاب الفتن	نعیم بن حماد استاذ بخاری	۲۲۵
۳۱۱	کتاب المعرفۃ	ابوالحسن علی بن محمد ماوردی (باوردی) بصری	۴۵۰
۳۱۲	کتاب الصحابہ		

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۳۱۳	کتاب المروۃ	ابو بکر بن المرزبان	
۳۱۴	کتاب السنۃ	ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل بلخی	
۳۱۵	کتاب الفوائد	ابو بکر عاقولی	
۳۱۶	کتاب السنۃ	ابوالقاسم طلحی	
۳۱۷	کنز العمال	علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین السندی	۹۷۵
۳۱۸	کنز العباد	علی بن احمد غوری	
۳۱۹	کتاب الحجہ علی تارک المحجہ	نصر بن ابراہیم المقدسی	۴۹۰
۳۲۰	کتاب الاموال	ابو عبید القاسم بن سلام	۲۲۴
۳۲۱	کتاب التذکرہ	ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی	۶۷۱
۳۲۲	کتاب الفوائد	حاجب طوسی	
۳۲۳	کتاب الاحکام	ابن خراط امام عبدالحق اشبیلی	۵۸۲
۳۲۴	کتاب الفضائل	درلائی	
۳۲۵	کتاب التلخیص	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۳۲۶	کتاب الوفاء	سید نور الدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی	۹۱۱

اللام

۳۲۷	اللالی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعۃ	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۳۲۸	لسان المیزان	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۳۲۹	لمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی	۱۰۵۲

المیم

۳۳۰	مسند امام اعظم	امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰
۳۳۱	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۳۲	مسند ذی الیدین	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱
۳۳۳	مؤطا امام محمد	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۳۳۵	مبسوط امام محمد (الاصل)	ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹
۳۳۶	مؤطا امام مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹
۳۳۷	مرسل وبلاغ مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹
۳۳۸	معانی الآثار	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۳۳۹	مصنف الطحاوی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱
۳۴۰	المدخل	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸
۳۴۱	المعجم الکبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۲	المعجم الاوسط	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۳	المعجم الصغیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۴۴	المؤتلف	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۳۴۵	مسند الفردوس	شہردار بن شیرویہ الدیلمی	۸۵۸
۳۴۶	مصنف عبد الرزاق	ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی	۲۱۱
۳۴۷	مصنف ابن ابی شیبہ	ابو بکر عبداللہ بن محمد احمد العبسی	۲۳۵
۳۴۸	مکارم الاخلاق	ابو الشیخ محمد بن حبان	۳۵۴
۳۴۹	مکائد الشیطان	ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن ابی الدنیا القرشی	۲۸۱
۳۵۰	المختارة فی الحدیث	ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بضیاء مقدسی	۶۴۳
۳۵۱	المقاصد الحسنة فی الاحادیث الدائرة علی الالسنة	شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی	۹۰۲
۳۵۲	موجبات الرحمة وعزائم المغفرة	ابو العباس احمد بن ابو بکر رواد صوفی	
۳۵۳	المائتین	ابو عثمان اسماعیل بن عبدالرحمن الصابونی	۴۴۹
۳۵۴	مکارم الاخلاق	محمد بن جعفر الخرائطی	۳۲۷
۳۵۵	المسند فی الحدیث	حسن بن سفیان النسوی	۳۰۳
۳۵۶	معجم شیوخ	ابو سعید نقاش	
۳۵۷	المطالب العالیہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی المکی	۹۷۳
۳۵۸	مشیخہ	ابو علی الحسن بن شاذان	
۳۵۹	مشیخہ	[illegible]	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۳۶۰	المولد	ابوزکریا یحییٰ بن عائذ	
۳۶۱	مسند البزار	ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار	۲۹۲
۳۶۲	مسند ابن منیع	ابن منیع	
۳۶۳	مسند اسحق بن راھویہ	حافظ اسحاق بن راہویہ	۲۳۸
۳۶۴	مسند ابن سخبر (مسند سخبری)	ابواسحاق ودعلج	۳۵۱
۳۶۵	مسند عبد بن حمید	ابومحمد عبد بن محمد حمید الکشی	۲۹۴
۳۶۶	مسند قضاعی	ابوعبداللہ محمد بن سلامہ قضاعی	۴۵۴
۳۶۷	مسند مسدد	مسدد بن مسرہد	۲۲۸
۳۶۸	مسند کبیر	مسدد کی استاذ بخاری و مسلم	
۳۶۹	معجم ابن منیع	ابن منیع	
۳۷۰	معجم ابن قانع (معجم الصحابہ)	ابوالحسین عبدالباقی بن قانع	۳۵۱
۳۷۱	مسند ابی یعلی	احمد بن علی الموصلی	۳۰۷
۳۷۲	مشکوۃ المصابیح	شیخ ولی الدین العراقی	۷۴۲
۳۷۳	مستخرج اسماعیلی	ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی	۳۷۱
۳۷۴	مدارک التنزیل (تفسیر النسفی)	ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی	۷۱۰
۳۷۵	مسند ابی داؤد	سلیمان بن داؤد الطیالسی	۲۰۴
۳۷۶	مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴
۳۷۷	موضوعات کبیر	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴
۳۷۸	موضوعات ابن جوزی	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی	۵۹۷
۳۷۹	المنتقی فی الحدیث	عبداللہ بن علی بن جارود	۳۰۷
۳۸۰	منح المدح	ابوالفتح محمد بن محمد بن سید الناس	۷۳۴
۳۸۱	مؤطا ابن ابی ذئب	محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب	۱۵۸
۳۸۲	المھرانیات		۲۴۳
۳۸۳	مسند عدنی	محمد بن یحییٰ عدنی	
۳۸۴	مدخل الشرع الشریف	ابن الحاج ابی عبداللہ محمد بن محمد بن العبدری	۷۳۷

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۳۸۵	المواہب اللدنیہ	شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی الشافعی	۹۲۳
۳۸۶	مطالع المسرات	ابو حامد بن ابی المحاسن یوسف بن محمد الفاسی	۱۰۵۲
۳۸۷	مائتین	محمد بن یحیٰ عدنی	۲۴۳
۳۸۸	مقدمہ عربویہ		
۳۸۹	مصنف وکیع	وکیع بن الجراح	۱۹۸
۳۹۰	مسند سراج	احمد بن ملقن سراج الدین عمر	۸۰۵
۳۹۱	مختصر ابی داؤد للحافظ المندری	عبدالعظیم بن عبدالقوی المدری	۶۵۶
۳۹۲	مصنفات ابن بشکوال	امام ابوالقاسم بن بشکوال	۵۷۸
۳۹۳	مصنفات مغلطائی	حافظ علاء الدین مغلطائی	۷۶۲
۳۹۴	میزان الشریعۃ الکبریٰ	شیخ امام عبدالوہاب بن احمد شعرانی	۹۷۳
۳۹۵	المغنی عن حمل الاسفار (تخریج احیاء العلوم)	حافظ عبدالرحیم بن حسین عراقی	۸۰۶
۳۹۶	مسند شامیین	ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی	۳۶۰
۳۹۷	مقدمہ ابن الصلاح (علوم الحدیث)	ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبدالرحمٰن صلاح الدین	۶۴۳
۳۹۸	مسند رویانی	الرویانی	
۳۹۹	مرقاۃ الصعود	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۰۰	مسابل	جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱
۴۰۱	المیزان	امام ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸
۴۰۲	مجمع البحار (مجمع بحار الانوار)	علامہ محمد بن طاہر الفتنی (پٹنی) ہندی	۹۸۶
۴۰۳	معرفۃ الاصحاب	حافظ ابو موسیٰ مدینی	۲۳۴
۴۰۴	مسند مدینی	علی بن مدینی	۲۳۴

النون

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۴۰۵	النجلاء	ابو بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی	۴۶۳
۴۰۶	نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول	ابو عبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی	۲۵۵
۴۰۷	نسخہ	کامل جحدری	

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	سن وفات ہجری
۴۰۸	النهایه فی غریب الحدیث والاثر	مجدالدین مبارک بن محمد الجزری ابن اثیر	۶۰۶
۴۰۹	نسیم الریاض	علامہ شہاب الدین خفاجی	۱۰۶۹
۴۱۰	نصب الرایه فی تخریج احادیث الهدایه	عبداللہ بن یوسف زیلعی	۷۶۲
۴۱۱	نیل الاوطار	محمد بن علی شوکانی	۱۲۵۵

الواو

۴۱۲	وصایا العلماء عند العلماء	ابن زہیرہ	
۴۱۳	الوجیز فی الفروع	ابو حامد محمد بن محمد الغزالی	۵۰۵
۴۱۴	وفاء الوفاء	سید نورالدین علی بن احمد سمہودی مدنی شافعی	۹۱۱

الہا

۴۱۵	الهدایه	برہان الدین علی ابوالحسن الفرغانی ۵۹۳ یا	۵۹۶

الیا

۴۱۶	الیواقیت والجواہر	شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳

نوٹ: امام احمد رضا بریلوی نے حوالہ دیتے وقت کہیں کہیں صرف مصنف کے نام پر اکتفاء کیا ہے اور کتاب کا نام تحریر نہیں فرمایا، تو ہم نے بعض جگہ مصنف کے ساتھ ان کی کتاب بھی تحریر کردی ہے مگر جن مصنفین کی تصنیفات کا ہمیں علم نہیں ہوسکا ان کے اسماء یہ ہیں۔

۴۱۷		ابوالفضل المرسی	
۴۱۸		الفریابی	
۴۱۹		محمد ابو منصور ماتریدی سمرقندی	۳۳۳
۴۲۰		حافظ رضی الدین ابوالخیر احمد بن محمد اسماعیل القزوینی المالکی	
۴۲۱		ابو عبداللہ محمد بن اسحٰق فاکہی	بعد ۲۷۲
۴۲۲		الودمانی	
۴۲۳		حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر	
		[illegible]	

	حسین بن علی الحلوانی استاذ مسلم	
۴۲۵	علی بن منذر الکوفی	۲۵۶
۴۲۶	ابراہیم بن محمد بن عثمان خلیلی	۷۴۸
۴۲۷	احمد بن یحییٰ بلاذری	۲۷۹
۴۲۸	ابن دحیہ	
۴۲۹	ابوالمحاسن رویانی	
۴۳۰		
۴۳۱	ابوجعفر بن محمد طبری	
۴۳۲	ابوبکر مطیری	
۴۳۳	ابوذر ہروی	
۴۳۴	دورقی	
۴۳۵	حافظ عمرو بن ابی شیبہ	
۴۳۶	خشیش	
۴۳۷	ابن لالی (ابن لال ابوبکر احمد بن علی)	۳۹۸
۴۳۸	ابوبکر برقی	
۴۳۹	امام قطب خیضری	
۴۴۰	ابوجعفر احمد بن محمد النحاس	۳۳۸
۴۴۱	ابن علی خشنی	
۴۴۲	حمید بن زنجویہ	
۴۴۳	ابن حجر الہیثمی	۹۷۴
۴۴۴	عمرو الناقد	
۴۴۵	ابن موہب المعنی	
۴۴۶		
۴۴۷	الطاوسی	
۴۴۸	ابوالحسن ابن القطان	
۴۴۹	علامہ سید میرک	
۴۵۰	ابوالعالیہ رفیع بن مہران الریاحی تابعی	۹۰

[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	۲۸۱
[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	۲۹۰

حوالجات

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع	
۱	الجامع الصحیح للبخاری اول ، ثانی	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶	رضا اکیڈمی	ممبئی
۲	الجامع الصحیح للمسلم اول ، ثانی	امام مسلم بن حجاج القشیری	۲۶۱	رضا اکیڈمی	ممبئی
۳	السنن لابی داؤد اول ، ثانی	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵	رشیدیہ	دہلی
۴	کتاب المراسیل	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی	۲۷۵	رشیدیہ	دہلی
۵	جامع الترمذی اول ثانی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ	دہلی
۶	کتاب الشمائل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ	دہلی
۷	کتاب العلل للترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی	۲۷۹	رشیدیہ	دہلی
۸	السنن للنسائی اول ، ثانی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی	۳۰۳	رشیدیہ	دہلی
۹	السنن لابن ماجہ اول ، ثانی	ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ	۲۷۳	رشیدیہ	دہلی
۱۰	مسند الامام اعظم	امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰	لولی دنیا	دہلی
۱۱	مسند الامام احمد بن حنبل اول تا ہفتم	امام احمد بن محمد بن حنبل	۲۴۱	دار احیاء التراث	بیروت
۱۲	موطا امام محمد	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	اشرفی بکڈپو	دیوبند
۱۳	کتاب الآثار الجزء الاول	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی	۱۸۹	المجلس العلمی	کراچی
۱۴	موطا امام مالک	امام مالک بن انس المدنی	۱۷۹	اشرفی بکڈپو	سہارنپور
۱۵	شرح معانی الآثار اول ، ثانی	ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی	۳۲۱	مختار بکڈپو	دیوبند
۱۶	کنز العمال مکمل بائیس جلدیں	علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی	۹۷۵	دائرۃ المعارف العثمانیہ	حیدر آباد
۱۷	الاستیعاب فی اسماء الاصحاب	ابو عمر یوسف بن عبد البر	۴۶۳	دار الفکر	بیروت
۱۸	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	۶۰۶	دار الفکر	بیروت
۱۹	تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی	۷۱۰	اصح المطابع	ممبئی
۲۰	عمل الیوم واللیلۃ	حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحٰق بن السنی	۳۶۴	دائرۃ المعارف العثمانیہ	حیدر آباد
۲۱	الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف	حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری	۶۵۶	دار احیاء التراث العربی	بیروت
۲۲	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	علی بن سلطان ملا علی قاری	۱۰۱۴	مکتبہ لدلو	ملتان
۲۳	تاریخ الامم والملوک (تاریخ الطبری) اول ثانی	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰	دار الکتب العلمیہ	بیروت
۲۴	الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ اول ثانی	قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ		اصح المطابع	ممبئی
۲۵	احیاء العلوم ثالث	ابو حامد محمد بن محمد غزالی	۵۰۵	جالی محلہ	ممبئی
۲۶	کیمیائے سعادت	ابو حامد محمد بن محمد غزالی	۵۰۵	لولی دنیا	دہلی

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع
۲۷	عمدة القاري شرح بخاری	علامہ بدرالدین ابی محمد محمود بن احمد العینی	۸۵۵	مکتبہ مدینہ اردو بازار لاہور
۲۸	الاتقان فی علوم القرآن	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	سہیل اکیڈمی لاہور
۲۹	فتح القدیر	الامام کمال الدین محمد بن عبداللہ	۶۸۱	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۰	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین المعروف بالشامی	۱۲۵۲	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۱	بحرالرائق شرح کنزالدقائق	شیخ زین الدین بن نجیم	۹۷۰	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۳۲	الاشباہ والنظائر	شیخ زین الدین بن نجیم	۹۷۰	ادارہ شرکت دیوبند
۳۳	مصنف عبدالرزاق اول، ثانی، سوئم، یازدہم	ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی	۲۱۱	بیروت
۳۴	مصنف ابن ابی شیبہ اول، دوم، سوم، ہشتم	ابوبکر عبداللہ بن محمد احمد العبسی	۲۳۵	کراچی
۳۵	دارقطنی، اول، دوم، سوم، یازدہم	امام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی	۳۸۵	ملتان
۳۶	تبیین الحقائق اول	فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی	۷۴۳	بولاق مصر
۳۷	مستخلص الحقائق			لاہور
۳۸	کتاب الضعفاء الکبیر اول	ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی المکی	۳۲۲	بیروت
۳۹	الریاض النضرة فی فضائل العشرة اول	ابو جعفر احمد بن احمد الشہیر بالمحب طبری المکی	۶۹۴	فیصل آباد
۴۰	مسند ابی یعلی دوم، سوم، چہارم	احمد بن علی الموصلی	۳۰۷	جدہ- بیروت
۴۱	مسند ابی داؤد طیالسی	سلیمان بن داؤد الطیالسی	۲۰۴	بیروت
۴۲	نسیم الریاض شرح الشفاء اول	علامہ شہاب الدین خفاجی	۱۰۶۹	بیروت
۴۳	رسالہ قشیریہ	عبدالکریم بن ہوازن القشیری	۴۶۵	البابی مصر
۴۴	شرح المواہب للزرقانی پنجم ششم ہفتم	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی	۱۱۲۲	مصر
۴۵	نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ اول	عبداللہ بن یوسف زیلعی	۷۶۲	بیروت
۴۶	الصحاح سوم	ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری	۴۰۵	بیروت
۴۷	المیزان الکبری اول	امام عبدالوہاب بن احمد شعرانی	۹۷۳	البابی مصر
۴۸	الصواعق المحرقہ	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳	
۴۹	جامع الرموز اول	شمس الدین محمد خراسانی قہستانی	۹۶۲	ایران
۵۰	الام للشافعی اول	محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۴	بیروت
۵۱	الجامع الصغیر دوم	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	بیروت
۵۲	الدر المنثور اول، چہارم، پنجم	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	ایران
۵۳	الخصائص الکبری اول، دوم	جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی	۹۱۱	تحریر - مصر
۵۴	کشف الغمہ عن جمیع الامۃ اول	عبدالوہاب بن احمد الشعرانی	۹۷۳	بیروت
۵۵	تاریخ بغداد سوم	محمد بن محمود بن حسن بغدادی ابن النجار	۶۴۳	بیروت
۵۶	المقاصد الحسنہ	شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی	۹۰۲	بیروت

نمبر شمار	اسماء کتب	اسماء مصنفین	متوفی	مطبع
۵۷	نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول	ابو عبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی	۲۵۵	بیروت
۵۸	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی	۳۷۳	بیروت
۵۹	التمہید چہارم	ابن عبداللہ		لاہور
۶۰	کتاب الوفا دوم	ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی	۵۹۷	لاہور
۶۱	الکامل فی ضعفاء الرجال اول، چہارم	ابو احمد عبداللہ بن عدی	۳۶۵	مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل
۶۲	تفسیر ابن جریر ہشتم، پانزدہم	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	۳۱۰	میمنہ مصر
۶۳	مسند الفردوس دوم	شہردار بن شیرویہ الدیلمی	۸۵۸	بیروت
۶۴	السنن الکبریٰ للبیہقی اول، دوم	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸	بیروت
۶۵	کتاب الزہد الکبیر للبیہقی	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸	دار القلم کویت
۶۶	شعب الایمان، دوم، سوم، پنجم	ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیہقی	۴۵۸	بیروت
۶۷	المستدرک للحاکم اول، سوم، چہارم	ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری	۴۰۵	بیروت
۶۸	المعجم الکبیر اول تا ہشتم	ابو القاسم سلیمان ابن احمد الطبرانی	۳۶۰	موصل بیروت
۶۹	المعجم الصغیر اوّل	ابو القاسم سلیمان ابن احمد الطبرانی	۳۶۰	بیروت
۷۰	حلیۃ الاولیاء دوم	ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی	۴۳۰	بیروت
۷۱	الادب المفرد	امام محمد بن اسماعیل البخاری	۲۵۶	
۷۲	مجمع الزوائد اول تا دہم			بیروت
۷۳	صحیح ابن خزیمہ اول، چہارم	محمد بن اسحاق بن خزیمہ	۳۱۱	بیروت
۷۴	خلاصۃ الفتاویٰ اوّل			لکھنؤ
۷۵	مراقی الفلاح مع الطحاوی			کراچی
۷۶	کتاب الموضوعات سوم	ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی	۵۹۷	بیروت
۷۷	موارد الظمآن			سلفیہ
۷۸	الطریقۃ المحمدیہ دوم			لاہور
۷۹	لسان المیزان سوم			حیدرآباد
۸۰	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ سوم، چہارم	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳	بیروت
۸۱	تفسیر البغوی مع تفسیر الخازن پنجم ہفتم	الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی	۹۷۳	البابی مصر
۸۲	شرح السنۃ اوّل	عبداللہ بن محمد بغوی	۵۱۲	بیروت
۸۳	کشف الاستار عن زوائد البزار اول	عبداللہ بن محمد بغوی	۵۱۲	بیروت
۸۴	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان چہارم			سانگلہ ہل
۸۵	تذکرۃ الحفاظ اوّل			حیدرآباد
۸۶	الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ	ابو عبداللہ ذہبی	۷۴۸	بیروت